ادبِ سیرت میں منفرد کاوش

علوم السیرۃ

www.KitaboSunnat.com

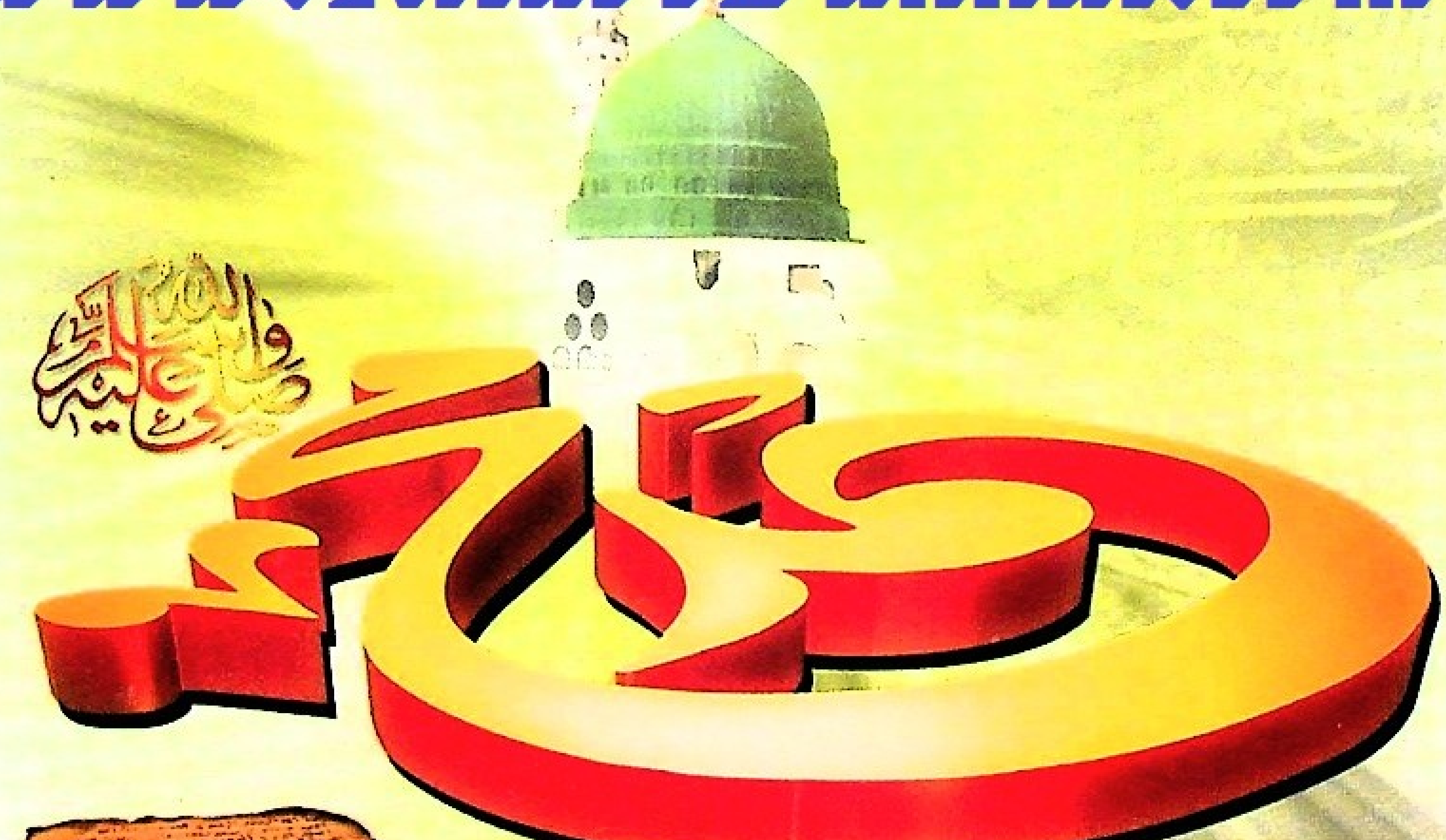

تالیف

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

پروگریسو بکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

ادبِ سیرت میں منفرد کاوش

علوم السیرۃ

تالیف

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ۰ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جمیع حقوق الطبع محفوظۃ جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ھیں

علوم السیرۃ

تالیف

ڈاکٹر محمد ھمایوں عباس شمس

بار اول .... نومبر 2020ء

پرنٹرز .... آر، آر پرنٹرز، لاہور

ناشر .... چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول
میاں شہزاد رسول

قیمت .... /= روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

ملت پبلی کیشنز (شوروم)
دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

اسلام بک ڈپو
۱۲- گنج بخش روڈ لاہور
فون 042-37112941 0323-8836776

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ۰ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء۔۱۴۴۲ھ/۲۰۲۰ء)

کے نام

جو

عارفِ رموزِ سیرت

اور

رمز شناسِ سیرت نگاری

تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

پیش گفتار 13

باب اول: سیرت نگاری: تعارف، مآخذ، کتب سیرت کی انواع، ارتقاء 31

☆ تعارف 33

☆ مترادفاتِ سیرت 39

☆ سیرت، حدیث اور تاریخ 44

☆ سیرت النبی ﷺ کے مصادر 52

☆ (i) قرآنِ کریم 54

☆ (ii) کتبِ حدیث 67

☆ (iii) کتبِ سیرت 69

☆ (iv) کتبِ تاریخ 70

☆ (v) ادبِ عربی 74

☆ (vi) سابقہ الہامی کتب 77

☆ مؤلفاتِ سیرت کی اقسام / کتبِ سیرت کی انواع 82

☆ (i) زمانی سیرت 82

☆ (ii) موضوعی سیرت 83

☆ (iii) موسوعی سیرت 87

☆ (iv) تشریحی سیرت 88

☆ (v) مستخرج سیرت 91

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ (vi) منظوم سیرت 92

☆ (vii) مختصراتِ سیرت 93

☆ کتبِ سیرت کی کارِ سیرت کے اعتبار سے تقسیم 95

کتبِ سیرت کے ادوار / مراحل / تدریجی ارتقاء 96

☆ دکتور محمد انور محمد علی البکری 96

☆ دکتور فاروق حمادہ 99

☆ دکتور عطیہ مختار عطیہ حسین 100

☆ محمد یسریٰ سلامۃ 103

☆ دورِ اول / مرحلۂ شفوی 105

دورِ دوم / مرحلۂ تشکیل وتدوین 106

دورِ سوم / مرحلۂ توضیح وتشریحِ سیرت 107

دورِ چہارم / مرحلۂ اعتذاری ودفاعی سیرت 107

دورِ پنجم / مرحلۂ مغربی فکر 109

باب دوم۔ علوم السیرۃ: تاریخ وتدوین 111

☆ علوم السیرۃ کا ارتقاء 113

باب سوم۔ علوم السیرۃ کی انواع 133

سیرتِ ذاتیہ 135

☆ سیرتِ قبل از ولادت 136

☆ میلاد النبی ﷺ 137

☆ شبابِ محمد عربی ﷺ 140

☆ اعلانِ نبوت کے بعد قیامِ مکہ 141

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ قیامِ مدینہ 145
اوصافِ سیرتِ ذاتیہ 151
☆ اثبات النبوۃ 153
☆ اسماء النبی ﷺ 154
☆ شمائل النبی ﷺ 155
☆ دلائل النبوۃ 158
☆ خصائص النبی ﷺ 160
☆ حقوق مصطفیٰ ﷺ 163
☆ الصلوۃ علی النبی ﷺ 165
☆ ختمِ نبوت 170
متعلقاتِ سیرتِ ذاتیہ: ذوات/افراد، اشیاء 173
ذوات/افراد 175
☆ اجداد النبی ﷺ 177
☆ آباء النبی ﷺ 178
☆ امہات النبی ﷺ 178
☆ ابوی النبی ﷺ 179
☆ اعمام النبی ﷺ 184
☆ مرضعات النبی ﷺ 185
☆ عمات النبی ﷺ 185
☆ ازواج النبی ﷺ 185
☆ اولاد النبی ﷺ 188

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ اسباط النبی ﷺ	190
☆ ربائب النبی ﷺ	190
☆ اصہار النبی ﷺ	191
☆ سِلف النبی ﷺ	196
☆ سفراء النبی ﷺ	204
☆ اصحاب النبی ﷺ	206
☆ نقباء النبی ﷺ	211
☆ کُتّاب النبی ﷺ	212
☆ حداۃ النبی ﷺ	214
☆ وفود النبی ﷺ	214
☆ خدام النبی ﷺ	215
☆ حراس النبی ﷺ	217
☆ مؤذنین نبوی ﷺ	218
☆ مکی مسلمان	218
☆ مدنی مسلمان	221
☆ اعداء النبی ﷺ	222
☆ شعراء النبی ﷺ	225
☆ ارداف النبی ﷺ	226
اشیاء	227
☆ لباس النبی ﷺ	228
☆ طعام النبی ﷺ	229

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ سلاح النبی ﷺ 230
☆ دواب النبی ﷺ 231
☆ اماکن النبی ﷺ 234
☆ آثار و تبرکاتِ نبوی ﷺ 243
اطرافِ سیرت 247
☆ ضرورتِ وحی 251
☆ طرقِ وحی 252
☆ نزولِ وحی کے وقت آپ ﷺ کی کیفیت 254
☆ مکی اور مدنی سورتیں / آیات 256
☆ حضری اور سفری آیات 259
☆ صیفی اور شتائی آیات 259
☆ اسبابِ نزول 263
☆ تفسیر النبی ﷺ 267
☆ حدیث النبی ﷺ 271
☆ غریب الحدیث 276
☆ جوامع الکلم 278
☆ امثال النبی ﷺ 282
☆ کلامِ نبوی میں معرب الفاظ 283
☆ قسم اور کلامِ نبوی ﷺ 288
☆ قصص بہ زبانِ نبوی ﷺ 295
☆ توسل بالنبی ﷺ 296

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ زیارت روضۂ نبوی ﷺ 298

☆ منام النبی ﷺ 299

☆ رؤیۃ النبی ﷺ فی المنام 303

☆ ادعیہ نبوی ﷺ 303

☆ طبِ نبوی ﷺ 306

☆ وصایا النبی ﷺ 310

☆ عبادات النبی ﷺ 311

☆ غزوات النبی ﷺ 314

☆ مکی الزامات (اہلِ مکہ کے الزامات) 316

☆ مدنی الزامات (اہلِ مدینہ کے الزامات) 316

☆ اسالیبِ دعوت 317

☆ معاجم/فہارسِ سیرت (معاجمِ قرآن، معاجم حدیث) 319

☆ غریب السیرة 323

☆ فقہیاتِ سیرت 323

☆ اجتہاد النبی ﷺ 328

☆ اتفاق/اجماع اہلِ سیر 329

☆ الروایات الموضوعة فی السیرة/ دخیلات فی السیرة 332

☆ (i) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے متعلق قصے 333

☆ (ii) تاریخِ ولادتِ نبوی ﷺ 334

☆ (iii) میلاد منانے کی فضیلت میں روایات 335

☆ (iv) میلاد کی تین روایات 336

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ (v) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا شین ادا کرنا 340

☆ (vi) انقطاعِ وحی کا سبب 343

☆ (vii) نبی کریم ﷺ کا خود کو پہاڑی سے گرانے کا ارادہ کرنا 343

☆ (viii) بحیرا راہب کا قصہ 347

☆ (ix) واقعہ غرانیق 348

☆ (x) ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ۔صحابی کا واقعہ 350

☆ (xi) حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔معراج کا واقعہ 352

☆ (xii) معراج میں نعلین شریف کا قصہ 353

☆ (xiii) معراج کا ایک واقعہ 356

☆ (xiv) حضرت اویس قرنی کے دانت توڑنے کا قصہ 357

☆ (xv) بڑھیا کا واقعہ 359

☆ (xvi) حضرت حسان رضی اللہ عنہ اور منبر رسول 359

☆ (xvii) صفر کا آخری بدھ (آخری چہار شنبہ) 360

☆ رواتِ سیرت 360

☆ اصولِ سیرت 364

☆ (i) جمیع کمالات وکرامات اصلاً نبی کریم ﷺ کے لیے ہیں 364

☆ (ii) الفاظ کا انتخاب 366

☆ (iii) معارضة الروايات والترجيح منها 368

☆ (iv) روایات میں تطبیق 375

☆ (v) روایاتِ سیرت کے مآخذ کی درجہ بندی 378

☆ (vi) روایاتِ سیرت میں تلقی بالقبول 383

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ (vii) واقعہ کا امہات کتبِ سیرت میں ذکر ہونا 384

☆ (viii) رد النص بالقیاس کا عدم جواز 386

☆ (ix) واقعاتِ سیرت سے عبر ونصائح کا استنباط 388

☆ (x) بلاغاتِ سیرت 388

☆ (xi) کثرتِ طرق سے قبولیت کا جواز 390

☆ (xii) المحاکمۃ العقلیۃ للحوادث / مشکلات السیرۃ / درایتِ سیرت 390

☆ (xiii) معجزات کے لیے قبولِ روایات کا معیار 399

☆ (xiv) اہلِ سیر کے اقوال میں ترجیح 400

☆ (xv) نصوص سے متصادم روایت کی عدم قبولیت 401

☆ (xvi) متنی تحقیق 402

☆ (xvii) اعتذاری اسلوب سے اجتناب 403

☆ (xviii) غیر مسلم کی روایاتِ سیرت کی قبولیت 404

☆ اسناد الجمعی 406

☆ مکاتبِ سیرت 409

☆ (i) مدنی مکتب 409

☆ (ii) اندلسی مکتب 415

☆ (iii) ہندی مکتب 418

☆ مستشرقین سیرت 425

☆ اطلاقیاتِ سیرت 429

☆ عرفانیاتِ سیرت 431

تاثرات 445

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ (i) پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ (انڈیا) 447
☆ (ii) پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی (پاکستان) 448
☆ (iii) پروفیسر ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی (انڈیا) 450
☆ (iv) پروفیسر ڈاکٹر سید علیم اشرف جائسی (انڈیا) 453
☆ (v) پروفیسر ڈاکٹر اسرار احمد خان (ترکی) 458
☆ (vi) ڈاکٹر غلام زرقانی قادری (امریکہ) 459
☆ (vii) پروفیسر ڈاکٹر دُرمش بُلگر (ترکی) 460
☆ (viii) پروفیسر ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم السید (مصر) 461
☆ (ix) محمد رضی الاسلام ندوی (انڈیا) 463
☆ (x) ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن (پاکستان) 464
☆ (xi) ڈاکٹر طاہر حمید تنولی (پاکستان) 467
☆ (xii) ڈاکٹر عمر حیات (پاکستان) 470
☆ (xiii) ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی (پاکستان) 472
☆ مصادر و مراجع 475

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

پیش گفتار

نقوش پائے محمد (ﷺ) کی جستجو شرعی و فطری تقاضا ہے اور انسانی رویوں کی تشکیل کے لیے بنیادی ضرورت بھی۔ اس لازمی تقاضے کی تکمیل کے لیے علمی سطح پر کی جانے والی سعی کو سیرت کے نام سے یاد اور عملی پہلو کو اسوۂ حسنہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ عشاق نے آپ ﷺ کو خاتم النبیین رحمۃ للعالمین اور جمیع الحسنات کا یقینی مصداق سمجھ کر "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" قرار دیتے ہوئے نقوش سیرت رسول ﷺ مرتب کیے اور ایک گروہ نے صرف عظیم انسان سمجھ کر اس موضوع پر اپنی علمی صلاحیتیں صرف کیں، ان دونوں گروہوں کے مناہج واسالیب میں واضح فرق محسوس کیا جا سکتا ہے۔ سیرت نگار ہونا اس لیے باعث اعزاز ہے کہ اس کی علمی کاوش کا محور، فکری جولانیوں کا مرکز، توانائیوں کا مصرف، صلاحیتوں کا استعمال اور قلم کا حیاتِ ذات رسالت مآب ﷺ سے مستفیض و مستنیر ہونا ہے۔ ایک صاحب ایمان کا قلم جب سیرت رسول ﷺ کے لیے محوِ خرام ہوتا ہے تو سیرت نگار علم، عقل اور عشق کی ساری قوتیں صرف کر رہا ہوتا ہے تو دراصل یہ لمحات مقبول عبادت کے ہوتے ہیں۔ اس لیے ہر دور میں اس موضوع کی مختلف جہات پر اہل قلم نے لکھا۔ سیرت نگاری کے محرکات پر حضرت استاذی المکرّم ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی مدظلہ العالی نے روشنی ڈالتے ہوئے لکھا کہ:

"(۱) اُسوۂ رسول اکرم ﷺ سے باخبری کہ یہ نجات کا ذریعہ اور مومنانہ زندگی کا معیار ہے۔

(۲) تاریخی تسلسل سے آگہی کا شعور کہ کس طرح تاریخ خمول سے اجالوں میں نمودار ہوئی۔

(۳) ایک کامیاب مشن کے اسباب و محرکات کو جاننے کی کوشش تا کہ راہنمائی حاصل کی جا سکے۔

(۴) نسل آدم کے سفرِ حیات میں ایک اہم موڑ جس نے انسانی زندگی کا روح سے جسد تک کا رویہ بدل ڈالا اس کے بارے میں حقائق کی تلاش کا جذبہ۔

(۵) معاندین کا تجسس کہ کس طرح اس قافلۂ خیر کی رفتار کو روکا جا سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۶) اسلام کے مقابل مذاہب کا ردّ عمل۔

(۷) ایک روحانی تحریک کے خلاف مادی روش کی مخاصمت۔'' [نفحاتِ سیرت، ص:۳۸۲]

یہی محرکات تھے کہ جن کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ''ادبِ سیرت'' سے زیادہ کسی ادب کا وجود نہیں اور نہ ہی کوئی دوسرا ادب ایسی توجہ حاصل کر سکا۔

نبی کریم ﷺ کے وجودِ مسعود کی برکات سے جو علوم وجود میں آئے ان میں علوم التفسیر، علوم الحدیث اور علوم الفقہ نمایاں ہیں۔ یہ سارے علوم وفنون اہمیت کے حامل مگر سیرت اصل الاصول فن/ علم ہے۔ اسی لیے ''جو سیرت قرآن میں بصورت متن، حدیث میں بصورت شرح، فقہ میں بصورت مسائل، اصول فقہ میں بصورت دلائل اور علماء کی بے شمار تصانیف میں بصورت اجزاء و تفاصیل موجود ہے اسے کسی تحریر میں کس کا یارا ہے کہ سما کر پیش کرے اور سارے قرآن و حدیث اور فقہ و اصول فقہ کا عطر کھینچ کر ایک کاغذ پر رکھ دے۔'' [نقوش، جلد اول، ص:۵۱]

گویا اصولیین کے مباحث بھی دراصل اسی وجود اطہر کی ضوافشانی ہے۔ علمی حوالے کے علاوہ عملی طور پر دیکھا جائے تو:

تجھ سے پہلے کا جو ماضی تھا، ہزاروں کا سہی
اب جو تا حشر کا فردا ہے، وہ تنہا تیرا
(احمد ندیم قاسمی)

سیرت کے معجزات حیاتِ انسانی کے تمام میادین میں جاری و ساری ہیں اور ہر انسان اس چشمہ صافی سے سیراب ہو رہا ہے۔

راقم نے مطالعۂ سیرت کا باقاعدہ آغاز علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۹۴۸ء) کی کتاب ''سیرت رسول عربی'' سے کیا۔ پھر مفتی احمد یار خاں نعیمی (م:۱۹۷۱ء) کی ''شان حبیب الرحمٰن من آیات القرآن'' اور قاضی سلیمان منصور پوری (م:۱۹۳۰ء) کی ''رحمۃ للعالمین'' اول تا آخر پڑھیں۔ بعد ازاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عنایات ربی سے سیرت کے مختلف بنیادی اور ثانوی مآخذ زیر مطالعہ رہے۔

۲۰۰۲ء میں جی سی یونیورسٹی، لاہور سے بطور لیکچرر ملازمت کا آغاز کیا۔ رفقاء کار میں سے محترمہ ڈاکٹر نائلہ صفدر، ڈاکٹر حافظ محمد نعیم اور ڈاکٹر محمد فاروق حیدر، سب کو مطالعۂ سیرت کا شغف تھا۔ اول الذکر دونوں حضرات نے بعدازاں سیرت میں ہی پی ایچ ڈی کی سعادت حاصل کی۔ ۲۰۰۵ء میں راقم کی کتاب ''سماجی بہبود تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں'' کو سیرت ایوارڈ ملا۔ اس وقت اندازہ ہوا کہ ''حسنات دنیا و آخرت'' ذات رسالت مآب ﷺ کی نسبت عالی ہی سے جڑی ہوئی ہیں۔ اس وجہ سے راقم کی دلچسپی کا میدان سیرت النبی ﷺ رہا۔ ''مذہبی انتہا پسندی کا خاتمہ تعلیمات نبوی کی روشنی میں'' (۲۰۰۶ء) بھی میری نگارشاتِ سیرت کی ایک کڑی ہے۔ ۲۰۱۱ء میں جی سی یونیورسٹی فیصل آباد آیا تو یہاں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے نصاب میں سیرت اور تصوف (راقم کے خیال میں صوفیہ، سیرت النبی ﷺ کی حقیقی تصویر پیش کرنے والے لوگ ہیں۔) کے کورسز شامل کروائے۔ ایم فل اور پی ایچ ڈی میں سیرت اور تصوف پر مقالات کے لیے خصوصی توجہ دی گئی۔ اس ساری جدوجہد کا مقصد بھی پیغام سیرت کو عام کرنا تھا۔ سیرت اور تصوف کے مطالعات کے مراکز بھی اس وقت کے وائس چانسلر ڈاکٹر ذاکر حسین نے منظور کیے۔ ششماہی ''ضیائے تحقیق'' اور ششماہی ''الاحسان'' کے سیرت نمبرز کا مقصد بھی مطالعہ سیرت کی دلچسپیوں میں اضافہ کرنا تھا۔ سیرت کانفرنسز / سیمی نارز کا شعبہ علوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں انعقاد اور راقم کا پاکستان کی مختلف جامعات میں سیرت کانفرنسز میں شرکت اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

راقم نے اب تک سیرت النبی ﷺ اور تصوف کے حوالہ سے جو مضامین لکھے اور راقم کی نگرانی میں جو تحقیقی سندی مقالات لکھے گئے ان کا اجمالی جائزہ درج ذیل ہے:

مضامین:

(i) دلائل النبوۃ وخصائص النبوۃ (تاریخی وتحقیقی مطالعہ): (ششماہی فکر ونظر، اسلام آباد)

(ii) یا ایھا الرسول اور یا ایھا النبی کے قرآنی خطابات اور ان کی معنویت: (ششماہی القلم، لاہور)

(iii) معاشرتی استحکام کے لیے رہنما اصول: (ششماہی پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ، ملتان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(iv) استہزاء بالرسل (جاہلیت قدیم وجدید اور ہماری ذمہ داریاں): (ششماہی الایام، کراچی)

(v) مطالعہ سیرت سے فقہی احکام کا استنباط (فقہ السیر ۃ) ''زاد المعاذ'' کا خصوصی مطالعہ:

(ششماہی القلم، لاہور) (حافظ محمد نعیم / ڈاکٹر ہمایوں عباس)

(vi) شرح سفر السعادت میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اسلوب کا تحقیقی جائزہ:

(ششماہی معارف اسلامی، اسلام آباد) (زنیرہ گل / ڈاکٹر ہمایوں عباس)

(vii) کتبِ شروحِ حدیث کی اہمیت بطور مصدرِ کتبِ سیرت:

(ششماہی جہات الاسلام، لاہور) (عبدالقوی / ڈاکٹر ہمایوں عباس)

(viii) مسئلہ شفاعت۔ شیخ کوثری کا انداز استدلال:

(ششماہی ضیائے تحقیق، فیصل آباد) (عاصم شفیق / ڈاکٹر ہمایوں عباس)

(ix) نہایۃ السول فی خصائص الرسول ﷺ (ابن دحیہ) کا اسلوب واستدلال:

(ششماہی جہات الاسلام، لاہور) (محمد رمضان / ڈاکٹر ہمایوں عباس)

(x) عصرِ شعرانی میں مصر کی تہذیبی وعلمی روایت:

(ششماہی ضیائے تحقیق، فیصل آباد) (ذوالفقار علی / ڈاکٹر ہمایوں عباس)

(xi) مکی عہدِ رسالت میں دعوتی حکمتِ عملی

(ششماہی راحۃ القلوب، کوئٹہ) (محمد عارف کوریجہ / ڈاکٹر ہمایوں عباس)

(xii) تجلی اور رویتِ باری تعالیٰ کے متعلق شیخ احمد سرہندی کا نقطہ نظر۔ ایک تحقیقی جائزہ:

(ششماہی تہذیب الافکار، مردان) (عطاء المصطفیٰ / ڈاکٹر ہمایوں عباس)

(xiii) عصرِ حاضر پر مجددی فکر کے اثرات۔ ایک تحقیقی مطالعہ:

(ششماہی ہزارہ اسلامیکس، ہزارہ) (رفعت اویس / ڈاکٹر ہمایوں عباس)

(xiv) سولہویں صدی ہجری میں صیانتِ عقیدہ وعمل کے لیے مجددی تحریک کا کردار:

(ششماہی الاحسان، فیصل آباد) (رفعت اویس / ڈاکٹر ہمایوں عباس)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(xvi) احادیث کی مکی مدنی تقسیم۔ایک جائزہ:

(ششماہی افکار، کراچی) (شاہین شہزادی/ڈاکٹر ہمایوں عباس)

(xvii) طلع البدر علینا: (ماہنامہ ضیائے حرم، بھیرہ)

(xviii) سیرت نگاری کا جغرافیائی اسلوب: (ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، انڈیا)

(xix) عہدِ رسالت میں معاندین قرآن کے اعتراضات اور ان کے جوابات: (ششماہی علوم القرآن، انڈیا)

(xx) عہدِ نبوی میں جناب رسالت مآب ﷺ پر مشرکین کے اعتراضات: (ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، انڈیا)

ایم اے/ایم فل/پی ایچ ڈی کے مقالات کی نگرانی:

ایم اے:

(i) سیدہ اویس: حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے میر نعمان بدخشی کے نام مکاتیب

ایم فل:

(ii) زنیرہ گل: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت سیرت نگار

(iii) اقراء جاوید: خواجہ محمد صادق صدیقی کا منہج تربیت واصلاح

(iv) صومیہ محبوب: صدرِ اسلام میں خواتین کی معاشی سرگرمیاں

(v) صدف صابر: عہدِ نبوی وخلفائے راشدین کی شاعری میں مباحث سیرت

(vi) فارینہ امبرین: اُردو مجموعہ ہائے نعت میں شمائل نبوی ﷺ کا مطالعہ (نگران-II)

(vii) ناظرہ پروین: اُردو مجموعہ ہائے نعت میں اسماء النبی ﷺ کا مطالعہ

(viii) حافظ محمد عارف: امام ابن تیمیہ کا نظریہ تصوف۔تجزیاتی مطالعہ

(ix) راحیلہ عباس: مطالعہ سیرت کے فروغ میں ماہنامہ "ضیائے حرم" کا کردار

(x) صفیہ بیگم: سید نصیر الدین نصیر کی شاعری میں مباحثِ تصوف وسلوک کا جائزہ

(xi) عثمان غنی: علومِ سیرت: اصول ومصطلحات

(xii) سید صداقت علی شاہ بخاری: "تحقیق الحق فی کلمۃ الحق" کا تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(xiiii) محمد آصف نواز: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر اُردو مقالات کا توضیحی اشاریہ

(xiv) شمع ناز: استہزاء بالرسل کے اسباب واثرات (عصر جدید کے تناظر میں)

(xv) شاہین شہزادی: مکی احادیث کے مضامین۔ مطالعہ وجائزہ

(xvi) عطاء المنعم: بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمات اسلام

(xvii) فوزیہ اقبال: تفسیر صدیقی میں مباحثِ سیرت (مطالعہ وجائزہ)

(xviii) فرزانہ گل رُخ: اسماء النبی الکریم ﷺ از صوفی برکت علی لودھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کا منہج واسلوب

(xix) محمد شہباز: سیرت ابن ہشام کے رجال کے احوال وآثار (تعارف وجائزہ)

(xx) محمد عارف کوریجہ: مکی عہدِ رسالت میں دعوتِ دین کا اسلوب: اعراض عن المشرکین

(xxi) محمد اویس طاہر: شمائل انبیاء: اسلامی ادب کا اختصاصی مطالعہ

(xxii) سویرہ ارشد: پاکستانی جامعات کے منتخب رسائل وجرائد کے سیرت نمبرز کا تجزیاتی مطالعہ واشاریہ (۲۰۱۱ء۔۲۰۱۸ء)

(xxiii) حافظ بلال احمد: انوار البیان فی کشف اسرار القرآن میں مباحث سیرت

پی ایچ ڈی:

(xxiv) سید اظفار رحید نقوی:

الأدب الصوفی فی ضوء الرسالة القشیریة وعوارف المعارف (النقد والمقارنة) (نگران-اا)

(xxv) حافظ محمد نعیم:

سیرت نگاری میں فقہ السیر ۃ کے اسلوب کا تحقیقی، تنقیدی وتقابلی جائزہ۔ امہات کتب سیرت کی روشنی میں

(xxvi) محمد عظیم فاروقی: مشائخ نقشبند پنجاب کی علمی ودینی خدمات

(xxvii) نوید اقبال: تفسیر مظہری میں مباحثِ سیرت کا تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

(xxviii) محمد عبد القوی: عمدۃ القاری میں مباحث سیرت

(xxix) حافظ ذوالفقار علی: امام عبد الوہاب شعرانی کا تصور میزان اور عصر حاضر میں اس کا اطلاق

(xxx) محمد رمضان: کتب خصائص نبوی ﷺ کے مناہج واسالیب (تحلیلی مطالعہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(xxxi) رفعت اویس: برصغیر میں مجددی صوفیہ کی علمی و دینی خدمات (مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تا شاہ عبد الغنی مجددی)

کتب:

☆ سماجی بہبود تعلیمات نبوی کی روشنی میں (قومی سیرت ایوارڈ یافتہ)

☆ مذہبی انتہا پسندی اور اس کا تدارک تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں

☆ مقالاتِ سیرت ۳ جلدیں (ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کے سیرت پر لکھے گئے مقالات کا مجموعہ ہے۔)

درج بالا سندی مقالات میں سے صدر اسلام میں خواتین کی معاشی سرگرمیاں (صومیہ محبوب)، مکی احادیث کے مضامین (شاہین شہزادی)، عہد نبوی اور خلفائے راشدین کی شاعری میں مباحث سیرت (صدف صابر) کتابی شکل میں شائع ہوئے اور وزارت مذہبی امور اسلام آباد کی طرف سے سیرت ایوارڈ بھی حاصل کیا۔ علاوہ ازیں مباحث سیرت تبیان القرآن کی روشنی میں (اختر حسین)، علوم السیرۃ اصول و مصطلحات (عثمان غنی) بھی ترامیم کے بعد کتابی شکل میں شائع ہوئے۔ پاکستان میں سیرت پر ہونے والے کام کے معیار کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی نے شاہین شہزادی کے کام کو سراہا۔ ان سے سوال کیا گیا: پاکستان اور بھارت کی سیرت نگاری میں کوئی فرق ہے؟ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا: ''زمین آسمان کا فرق ہے جدید تقاضوں کے مطابق جو تحقیقات ہو رہی ہیں وہ پاکستان میں بھارت کے مقابلہ میں کہیں معیاری اور بلند تر ہیں۔۔۔ حالیہ دنوں میں فیصل آباد کی ایک خاتون نے مکی روایات سیرت پر انتہائی معیاری کام کیا ہے۔'' [جنگ ۷ تا ۱۳ جون، ۲۰۲۰ء]

سب کاموں کا مقصود یہی تھا کہ ذات رسالت مآب ﷺ کے فیضان/ عنایات/ نظر شفقت کا حصول ہو سکے۔ قدرت نے ڈاکٹر حافظ محمد سجاد، ڈاکٹر محمد عبد اللہ صالح اور ڈاکٹر حافظ سعد اللہ جیسے محبانِ سیرت بھی عنایت فرمائے جو خاص فضل ربی ہے۔ ڈاکٹر حافظ سعد اللہ نے سیرت نگاری کے نئے عنوانات/ موضوعات پر کتب تحریر کیں۔ یہ کتب برصغیر کی سیرت نگاری کے موضوعات میں تنوع کی عکاس ہیں۔

استاذی المکرم ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی مدظلہ العالی کی عنایات سے مطالعات سیرت کا ذوق پیدا ہوا۔ انڈیا سے ہر سال ممتاز سیرت نگار، سیرت کے عصری رجحانات کے پیشوا، ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ممتاز ماہر سر سید ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی کی آمد سے بھی مطالعہ سیرت کے نئے پہلوؤں پر غور وفکر کا موقعہ ملا۔

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنی

منت شناس ازو کہ بہ خدمت بداشتت

(سعدی)

''بادشاہ پر احسان نہ جتلاؤ کہ تم اس کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہے ہو۔ یہ بادشاہ کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں اپنی خدمت کے لیے قبول کر لیا۔''

طالب علمی کی اس زندگی میں بہت کچھ سیکھا۔ حافظ ڈاکٹر افتخار احمد خاں، ڈاکٹر عمر حیات اور حافظ ڈاکٹر آصف رضا جیسے محسنین و معاونین کی مدد سے بہت سے علمی کام پایہ تکمیل کو پہنچے۔

سیرت و تصوف کے میدان میں ان کاموں سے یہ احساس قوی ہوا کہ زمانہ کے گذرنے سے سیرت النبی کی نئی جہات انسانی رہنمائی کے لیے موجود ہوتی ہیں۔ اس بات کو البتہ ضرور محسوس کیا گیا کہ سیرت نگاری کو بطور فن بہت کم زیر بحث لایا گیا ہے۔ متقدمین کی زیادہ تر توجہ سیرت ذاتیہ اور موضوعاتی مطالعہ پر رہی۔ علوم القرآن، علوم الحدیث اور علوم الفقہ کی طرح ایک فن کے طور پر مدوّن نہ کیا گیا۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ علوم القرآن، علوم الحدیث اور علوم الفقہ کو سیرت ہی کے پہلو سمجھا گیا۔

گویا فروعی علوم تو مرتب ہو گئے۔ ''اصل الاصول'' پر توجہ نہ دی گئی یا کوئی اور وجہ بھی ہو سکتی ہے۔ علوم السیرۃ / اصول السیرۃ سے متعلق علمی کام بہت کم ہوئے۔ فنِ سیرت نگاری کے ان واقعات کے لیے اصول و قواعد وضع کرنا ضروری تھے۔

راقم نے اسی بات کے پیش نظر، زیر نظر کتاب کی ترتیب کا آغاز ۲۴ / مارچ ۲۰۲۰ء بروز منگل / ۲۸ رجب المرجب ۱۴۴۱ھ کو کیا۔ اس کتاب کا بنیادی مقصد مطالعہ سیرت کے فنی / اصولی / عملی پہلو زیر بحث لانا ہے۔ اس کا اجمالی خاکہ درج ذیل ہے:

پہلا باب: سیرت کی تعریف، علمی حوالہ سے تحدید، سیرت کے بنیادی و ثانوی مآخذ، کتب سیرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی انواع پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

دوسرے باب میں علوم السیر ۃ کے تاریخی وتدوینی مراحل کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

تیسرے باب میں علوم السیر ۃ کو چار ابواب / گروپس میں تقسیم کیا ہے اوراس کے ضمن میں دیگر انواع/فصول ترتیب دی ہیں۔ان کی ترتیب اس طرح ہے۔

(الف) سیرتِ ذاتیہ اس کو پہلا بنیادی باب سمجھا گیا اوراس کے تحت (۵) انواع/فصول ذکر کی ہیں۔

(ب) اوصافِ سیرت، ذاتیہ دوسرا بنیادی باب اوراس کے تحت (۸) انواع/فصول ذکر کی ہیں۔

(ج) متعلقاتِ سیرت (ذوات، اشیاء)، تیسرا باب اوراس کے تحت (۴۱) انواع/فصول درج کی ہیں۔

(د) اطرافِ سیرت، چوتھا باب اوراس کے تحت (۴۵) انواع کا تعارف کروایا ہے۔

ہر نوع/فصول کے مختصر تعارف کے بعد اس نوع سے متعلقہ کتب کی فہرست دی گئی ہے۔اس فہرست کے حوالہ سے درج ذیل چند امور پیش نظر رکھے ہیں:

(i) ایک موضوع پر تمام کتب کا احصاء نہیں کیا گیا۔نوع/فصل میں نمائندگی کے لیے بطور نمونہ لکھی ہیں۔

(ii) عموماً عربی کتابوں کے نام درج کیے ہیں البتہ بعض مقامات پر فارسی اوراُردو کتب کے نام بھی آئے ہیں۔

(iii) اکثر کتابوں کے نام مؤلفین کے سنین وفات کی ترتیب سے لکھے ہیں۔بعض مؤلفین کے سنین نہ مل سکے (کوتاہی کے باعث)، ان کو فہرست کے آخر میں درج کیا ہے۔

(iv) فہرست کی تکمیل کے لیے اصل کتب دیکھیں اوراکثر معاجم/فہارس سے مدد لی ہے۔عموماً ان کا حوالہ دے دیا ہے۔اگر کہیں رہ گیا تو ان فہارس/معاجم کی تفصیلات مصادر ومراجع میں درج ہے وہاں سے مدد لی جاسکتی ہے۔

(v) فہرست کی تیاری میں المکتبۃ الشاملۃ اور دیگر برقی ذرائع (*Internet Sources*) سے بھی مدد لی گئی ہے۔

اطرافِ سیرت میں بعض اصول وقواعد کا ذکر کیا ہے۔یہ اصول پہلے کسی کتاب میں مرتب شکل میں موجود نہ تھے ان پر مزید کام کی ضرورت ہے۔اس سے سیرت پر کام کی نئی جہات سامنے آئیں گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مگر واضح رہے کہ ان انواع/ابواب اور ذیلی انواع/فصول کی تقسیم قطعی و حتمی نہیں۔

اس میں تقسیم/ترتیب کے اعتبار سے مزید انواع کی تقسیم ممکن ہے۔ یہ کام ایک ادنیٰ/ابتدائی/سطحی طالب علم کی فیضان سیرت کے حصول کی کاوش اور خواہش کا مظہر ہے۔ اس لیے راقم نے اس میں سیرت نگار، مفسرین، محدثین، فقہاء اور صوفیہ کی روایات کو جمع کر کے ترتیب دیا ہے۔ میرا اس میں کچھ حصہ نہیں ہے سب اس طائفہ علمی کے ثمرات و حسنات ہیں۔ میرا فخر یہ کہ اس طائفہ علمی کا کفش بردار ہوں ان کے واسطہ سے علوم السیر ۃ سے جڑا ہوں۔

روایاتِ سیرت/کارِ سیرت میں لفظوں کی رعایت اور جملوں کی احتیاط اساسی تقاضا ہے۔ میں نے اپنی بے بضاعتی اور کم علمی کے باوجود یہ کوشش کی کہ کوئی ایسا لفظ استعمال نہ کروں جس سے خدانہ خواستہ کوئی بدذوقی پیدا ہو۔ اس کے باوجود اگر کسی لفظ میں سوءِ فہم کا احتمال ہو تو اس کی نشاندہی میرے لیے سامان نجات اور فکری درستی کا ذریعہ ہوگی۔ قارئین سے گذارش ہوگی کہ میری فروگذاشتوں کی نشاندہی کر کے اس کارِ سیرت کو معیاری بنانے میں میری معاونت فرمائیں۔ کوئی لفظ/عبارت جو غیر مناسب ہو اس کو تبدیل/ختم کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کروں گا۔

علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالاتا ہوں کہ اس کی عنایات سے اس کام کی تکمیل ہوئی۔ صلوٰۃ وسلام رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی نگاہ کرم اور نظر عنایت کے بغیر ایمان کی سلامتی ممکن ہی نہیں۔ مجھے میرے شیخ ومرشد محمد کریم سلطانی مدظلہ العالی، والدین اور اساتذہ کی دعاؤں کے سہارے زندگی کی دشوار راہوں پر چلنے اور جینے کا حوصلہ ملا۔ جامعہ ریاض العلوم فیصل آباد کی لائبریری میرے لیے ہمیشہ وسیلہ ظفر بنی۔ استاذ گرامی قدر پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی مدظلہ العالی کے جذبہ علم پروری کو بیان کرنے سے زبان عاجز ہے۔ اہلیہ اور بیٹی بریعہ فاطمہ کا اس کام کی تکمیل میں بھرپور حصہ ہے۔ بریعہ فاطمہ دن رات آنے والے مہمانوں کے لیے چائے کا اہتمام کرتی ہے جو ''لازمۂ کارِ علمی'' ہے۔ برادرم خواجہ محبوب الٰہی نے اس کام کی تکمیل کے لیے بڑا وقت دیا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم رانا، پروفیسر حافظ عبدالمجید (دارالعلوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدنیہ، بٹالہ کالونی، فیصل آباد)، ڈاکٹر عمر حیات، ڈاکٹر افتخار احمد خان، ڈاکٹر حامد رضا، ڈاکٹر نعیم محسن، جناب ماجد مشتاق، ڈاکٹر سعید احمد، محمد عثمان صدیقی، ڈاکٹر محمد اکرم ورک، ڈاکٹر حافظ محمد نعیم، ڈاکٹر فاروق حیدر، محترمہ ڈاکٹر نائلہ صفدر، ڈاکٹر محمد سجاد، ڈاکٹر عبداللہ، ڈاکٹر عمران نظامی، ڈاکٹر مفتی محمد کریم خان اور ڈاکٹر مطلوب رانا جیسے محبان علمی کی ہمہ وقتی مشاورت بھی اس کام میں شامل رہی۔

بہت سے تلامذہ جن سے اس کام کے لیے ترغیب ملتی رہتی ہے ان کا جذبہ بھی لائقِ تحسین ہے۔ فخر زمان، ڈاکٹر ذوالفقار علی، ڈاکٹر عبدالقوی، عمران سلیم، حافظ عطاء المصطفیٰ، امیر حمزہ، علامہ جہانگیر احمد، ذاکر الہاشمی اور عثمان غنی، ان سب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ محمد زید صادق نے بڑی عقیدت سے اس کام کی مشینی کتابت (Composing) کی اور محمد عارف کوریجہ فیصل آباد مقیم ہوئے اور میری معاونت کی۔ جناب شاہد حسین نے اس مسودہ کا تنقیدی نظر سے مطالعہ کیا۔ محمد قاسم نے فنی رہنمائی کی اور پروگریسو بکس کے جواد رسول اور برادران کا بڑے اہتمام سے اس کام کو شائع کرنا سب لائق تحسین و تسکین ہے۔

اس بات کا اعتراف بھی اور اظہارِ تشکر بھی کہ پروفیسر ڈاکٹر ذاکر حسین (۲۵/اکتوبر ۲۰۱۰ء سے ۲۴/اکتوبر ۲۰۱۴ء تک جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے وائس چانسلر رہے۔) نے جی سی یونیورسٹی میں مطالعات سیرت کے فروغ کی سعی کی۔ ملازمت کی زندگی میں ایک دور ایسا بھی آیا کہ کچھ علمی کام نہ کر سکا۔ نامساعد حالات کے باعث کارِ علمی کے لیے وقت نہ نکلتا۔ مگر ۲۰۱۹ء میں پروفیسر ڈاکٹر شاہد کمال کی بطور شیخ الجامعہ تقرری کے بعد قدرے سکون کے لمحات میسر آئے اور یہ کام تکمیل کو پہنچا۔ مثبت فکر کی جس روایت کا وہ عزم کیے ہوئے ہیں اللہ کرے اس روش کے اثر دائمی ہوں اور اساتذہ "انتقامی رویوں" کی بھینٹ چڑھنے کی بجائے کارِ تحقیق پر توجہ دے سکیں۔ پنجاب یونیورسٹی کی علمی روایت کو اگر وہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں پروان چڑھا سکیں (جس کی قوی اُمید ہے) تو یہ ان کا عظیم علمی صدقہ ہوگا۔ لمحۂ موجود تک اُن کی علم دوست پالیسیاں تحقیق و تدریس کو مہمیز کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ آج ایک سال کے بعد ریسرچ کلچر کے فروغ کے لیے قوی امید ہے کہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے۔ اللہ کریم ان کے علمی قدردانی کے ذوق میں اضافہ کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رب کائنات کی بارگاہ میں عرض ہے کہ وہ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔میرے والدین، اساتذہ اور متعلقین کے لیے اسے توشہ آخرت بنائے۔ مجھے نبی کریم ﷺ کے اُسوہ حسنہ پر چلنے اور نورِ سیرت نبوی کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

drhumayunabbas@gcuf.edu.pk

۲۳ر جولائی ۲۰۲۰ء/ یکم ذوالحجہ ۱۴۴۱ھ بروز جمعرات

یہ کتاب تکمیل کے آخری مراحل میں تھی کہ ممتاز سیرت نگار ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ انتقال کر گئے۔وہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۴۴ء کو اتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ندوۃ العلماء لکھنؤ یونیورسٹی اور علی گڑھ سے تعلیم حاصل کی پھر طویل عرصہ تک علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ بنیادی طور پر تاریخ کے استاد تھے،انہوں نے اپنے اس ''تاریخی فکر'' کو سیرت نگاری کے لیے استعمال کیا تو سیرت میں معتبر حوالہ ٹھہرے۔

جزئیاتِ سیرت پر ان کی گہری نظر تھی۔ان جزئیات کو پھیلا کر سیرت کے کئی گوشوں پر تحقیقات کیں۔مکی عہد کا عمیق مطالعہ ان کا خاصہ تھا۔چند مقالات (۵۱) راقم نے مقالاتِ سیرت کے نام سے جمع کیے تھے ابھی ان پر مزید کام ہو سکتا ہے۔یہ تین جلدوں میں مکتبہ اسلامیہ لاہور سے شائع ہو چکے ہیں۔کتب سیرت کی کثیر تعداد ہے جو ان کے قلم گوہر بار سے منصۂ شہود پر آئیں۔چند کتب کے نام درج ذیل ہیں۔ان تفصیلات سے یہ حقیقت سامنے آئے گی کہ انہوں نے سیرت پر کس قدر تحریری سرمایہ چھوڑا اور موضوعات سیرت میں تنوع کو دیکھا جا سکتا ہے:

۱۔ مکی عہدِ نبوی میں احکام کا ارتقاء

۲۔ مکی اُسوۂ نبوی: مسلم اقلیتوں کے مسائل کا حل

۳۔ وحی حدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ عہدِ نبوی کا تمدن

۵۔ رسول اللہ ﷺ کی رضاعی مائیں

۶۔ رسول اکرم ﷺ اور خواتین

۷۔ غزواتِ نبوی ﷺ کی اقتصادی جہات

۸۔ سنتوں کا تنوع

۹۔ عہدِ نبوی میں تنظیمِ ریاست وحکومت

۱۰۔ عہدِ نبوی ﷺ کا نظامِ حکومت

۱۱۔ مصادرِ سیرتِ نبوی ﷺ

موضوعاتِ سیرت کی تفصیل انہوں نے خود بیان کی:

۱۔ مصادرِ سیرت کے قدیم واصلی کے مؤلفین وکتب

۲۔ ثانوی/عہدِ حاضر وجدید کے سیرت نگاران عالم اسلامی

۳۔ قبل بعثت ونبوتِ محمدی سے متعلق مقالات وتحقیقات

۴۔ مکی دورِ نبوی سے مربوط سوانح وواقعات وتجزیات پر مقالات

۵۔ مکی دور کی شخصیات جاہلی اور اسلامی پر کتب ومقالات

۶۔ مدنی دورِ نبوی پر مقالات وکتب

۷۔ مجموعی عہدِ نبوی پر مقالات وتحقیقات اور کتب

۸۔ صحابہ کرام میں سے متعدد جلیل القدر پر مقالات وکتب

۹۔ متعدد صحابیات طاہرات پر مقالات اور کتابچے

۱۰۔ ازواجِ مطہرات کی سیرت نگاری

۱۱۔ عام اُردو عربی انگریزی سیرت نگاری کا ارتقا اور عطیہ

۱۲۔ خواتین عہدِ نبوی کا سماجی ودینی کردار [سیرت نگاری نذر پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی، ص:۳۴]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خطباتِ سیرت کی زریں روایت کو بھی انہوں نے آگے بڑھایا۔ درج ذیل خطبات اہمیت کے حامل ہیں:

۱۔ خطباتِ سرگودھا (سرگودھا یونیورسٹی) مکی عہد کے دینی، سماجی، تمدنی اور سیاسی و معاشی مباحث پر ایک بھرپور تجزیہ

۲۔ خطباتِ سیرت بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے موضوع کا محور مصادرِ سیرت کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ ہے۔

۳۔ خطباتِ اسلام آباد، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے کلیہ تاریخ و تہذیب و فکر اسلامی اور ادارہ علوم اسلامیہ پر مصادر اور مباحث سیرت۔

۴۔ خطباتِ سیرت: مدنی عہد کی تعمیر میں مکی دور کا کردار، سرگودھا یونیورسٹی اور ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ پاکستان

۵۔ خطباتِ سیرت۔ مآخذ و نگارش سیرت کا تجزیہ، دارالعلم والتحقیق کراچی

۶۔ عہدِ نبوی میں قریش و ثقیف کے تعلقات۔ مند سیرت وفاقی اُردو یونیورسٹی کراچی

۷۔ خطباتِ سیرت: غیر روایتی مآخذ سیرت، زوار اکیڈمی کراچی

[سیرت نگاری نذر پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی، ص: ۳۵۔۳۶]

راقم پر ان کی بڑی شفقتیں/عنایات تھیں۔ ۲۰۰۲ء کے بعد جب بھی پاکستان تشریف لاتے تو راقم کی ان سے ضرور ملاقات ہوتی۔ آخری ملاقات ۵/ مارچ ۲۰۲۰ء کو علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے گیسٹ ہاؤس میں ہوئی۔ ہم ویمن یونیورسٹی سیالکوٹ کی کانفرنس سے فارغ ہو کر اسلام آباد گئے تھے۔ ''علوم السیرۃ'' کے حوالہ سے ہر موقعہ پر ان سے تبادلہ خیال ہوتا، وہ رہنمائی فرماتے۔ Covid-19 کی وجہ سے دوبارہ ملاقات نہ ہوئی، انڈیا واپس چلے گئے تو ٹیلی فون پر بات ہوتی رہی، اس کتاب کا مسودہ بھیجا تو اس پر مختصر رائے ارسال کی اور بالآخر اس کی اشاعت سے پہلے ہی وہ بارگاہ صاحب سیرت علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ۱۵/ ستمبر ۲۰۲۰ء/ ۲۶/ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ بارہ بجے دن بروز منگل حاضر ہو گئے۔ ساری عمر سیرت پر لکھتے رہے۔ یقیناً وہ اس شعر کا مصداق ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

؎ میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِ علیٰ کہتے کہتے
(اقبال عظیم)

سیرت النبی ﷺ پر کام کرنے سے انسان کو دنیوی و اُخروی انعامات ملتے ہیں۔ Covid-19 کے آغاز میں اس کام کا آغاز کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ذکر رسول ﷺ کی برکت سے اعزاء واقربا سمیت سب کو خیر وعافیت سے رکھا۔ جس پروردگار نے ذکر رسول ﷺ کی برکات سے اس فانی دنیا میں عنایات سے نوازا، اس کی رحمت عمیم سے قوی امید ہے کہ روز آخرت، اس کی رحمتوں اور کرم فرمائیوں کی فراوانی ہوگی۔

''علوم السیر ۃ'' پر کام کا آغاز کیا تو اندازہ تھا کہ ۱۰۰/۱۵۰ صفحات تک لکھ پاؤں گا۔ جیسے جیسے لکھتا گیا پتا چلا کہ سیرت النبی ﷺ کا ہر پہلو ایک بحر ناپیدا کنار ہے۔ کائنات ارضی وسمائی مل کر بھی جس ذات کے محامد ومحاسن بیان کرنے سے عاجز ہو ایک خالی دامن تہی دست غلام، اپنے آقا کی عظمت وثنا کیا لکھ سکتا ہے۔ جس ذات کی بارگاہ کے آداب پروردگار عالم سکھائے، کمالات وعظمتیں آخری کتاب بیان کرے، اس کی ذات بابرکات کی بارگاہ میں عاجز وناتواں امتی نذرانہ عقیدہ ہی پیش کرسکتا ہے۔ یہاں یہ بھی اطمینان محسوس کرتا ہوں کہ جب رؤف ورحیم نبی ﷺ کی نگاہ رحمت اس قطار پر پڑے جس میں عروہ بن زبیر اسدی، ابان بن عثمان، محمد بن اسحاق، عبدالملک بن ہشام، محمد بن عمرو واقدی، قاضی عیاض مالکی، ابوالقاسم عبدالرحمٰن السہیلی، ابن سید الناس، علامہ قسطلانی، محمد بن یوسف الصالحی الشامی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مخدوم ہاشم ٹھٹھوی، مولانا نقی علی خاں، علامہ شبلی نعمانی، قاضی سلیمان منصور پوری، مولانا عبدالرؤف دانا پوری اور پیر محمد کرم شاہ الازہری جیسے اہل علم ودانش، صاحبان فکر وعمل اصحاب سیر کھڑے ہیں ان سے بہت پیچھے کہیں میں بھی موجود ہوں۔

؎ کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
(امام احمد رضا خاں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور کھڑا بارگاہِ رسالت میں عرض کر رہا ہوں:

؎ تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

(امام احمد رضا خاں)

یہ کام پھیلتا گیا اور چار سو صفحات جناب محمد زید صادق نے کمپوز کر لیے تو ابھی بہت سارا کام باقی تھا۔ کئی نئے پہلو بھی سامنے آئے جن پر کام کی ضرورت ہے۔ کتاب میں موقع کی مناسبت سے ایسے موضوعات کا ذکر کر دیا ہے۔ کل ۹۹/انواع کا ذکر چار عنوانات کے تحت کیا ہے۔ تمام انواع کا مختصر تعارف اور ان پر کتب کی فہرست درج کی ہے۔ مگر درج ذیل انواع کی تفصیل ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں آ جائے گی:

[اماء النبی ﷺ، رسائل النبی ﷺ، المشبھون بالنبی ﷺ، خطیب النبی ﷺ، موالی النبی ﷺ، عیون النبی ﷺ، ضیوف النبی ﷺ، مضیفو النبی ﷺ، ظروف النبی ﷺ، سنن نبوی ﷺ، آداب و شرائط سیرت نگاری]

کتاب کے آخر پر مزید انواع کا ذکر بھی کیا ہے۔ ان سے ''علوم السیرۃ'' پر مزید تحقیقی کام کی راہیں وا ہوں گی۔ ترکی سے ڈاکٹر اسرار، ڈاکٹر درمش بلگر، کی تجاویز کا شکریہ۔ حافظ محمد سجاد نے اس پورے مسودہ کا بنظرِ عمیق مطالعہ کیا۔ ڈاکٹر حافظ محمد نعیم نے مسودہ کو پڑھ کر بہتری کے لیے تجاویز دیں، ڈاکٹر حامد رضا، ڈاکٹر عمر حیات، ڈاکٹر آصف علی رضا، فخر زمان اور ممتاز عالم و محقق علامہ عبدالحکیم شرف قادری کے لختِ جگر علامہ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی زید مجدہ نے بہت سے اصلاح طلب پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی۔ مصر کے ممتاز دانشور پروفیسر ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم السید کا بھی شکریہ، ان کا فیصل آباد سے خاص رشتہ محبت ہے، انہوں نے عربی زبان میں وقیع رائے تحریر کر کے ارسال کی۔ برصغیر میں ''علم مکالمہ'' کو نیا آہنگ دینے والے ہندوستان کے معروف عالم دین علامہ ارشد القادری (م:۲۰۰۲ء) رحمۃ اللہ علیہ کے لختِ جگر ڈاکٹر غلام زرقانی قادری زید مجدہ نے اپنی دینی محبت کے جذبات فراواں کا اظہار کیا۔ دل کی گہرائیوں سے ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبتوں کا بھی شکریہ۔ جناب ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی نے جس محنت سے اس مسودہ کے لیے تجاویز دیں وہ لائقِ تحسین ہے۔

میرے کریم اللہ! میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔ اسے میرے والدین، اساتذہ، مشائخ کے درجات کی بلندی کا ذریعہ بنا۔ مجھے، میرے اہلِ خانہ اور تلامذہ/متعلقین کو اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں حیات فانی کے لمحات گذارنے کی توفیق عطا فرما اور آخرت میں نبی کریم ﷺ کے قدموں میں جگہ عطا فرما۔

"فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِيّٖ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ"

"رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ"

وصلی اللہ علی حبیبه سیدنا محمد و آله وسلم.

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

۱۹/نومبر ۲۰۲۰ء/ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ بروز جمعرات

شعبہ علومِ اسلامیہ و عربی جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب اول

سیرت نگاری

(تعارف، مآخذ، کتبِ سیرت کی انواع، ارتقاء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعارف:

اللہ سے بندوں کے تعلق کو صحیح / حقیقی بنیادوں پر قائم کرنے کے لیے قرآن کریم میں انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر بکثرت کیا گیا ہے۔ معاشرہ کی اصلاح اور انسانی رویوں کی تشکیل صرف انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرتوں پر عمل سے ممکن ہے۔ سب انبیاء کرام کے پیغام اور سیرت کو جامعیت کے ساتھ سیرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں رکھ دیا گیا اور قیامت تک کے لیے انسانیت کی رہنمائی کو ''اُسوۂ حسنہ'' سے مربوط کر دیا ہے۔ سیرت کا لفظ دنیا کی ہر زبان میں مستعمل ہے، بنیادی طور پر عربی الاصل ہے۔ قرآن کریم میں یہ لفظ سورۃ طٰہٰ کی آیت ۲۱ ر میں آیا ہے ''سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى '' یہاں مترجمین نے عموماً اس کا ترجمہ حالت / صورت/Form/Way/State سے کیا ہے۔ ابن فارس کے بقول:

''السین، والیاء، والراء اصل یدل علی المضی والجریان''

[معجم مقاییس اللغۃ، جلد ۳، ص: ۱۲۰]

''لفظ مادہ ''س، ی، ر'' دراصل گذر جانے اور جاری رہنے پر بولا جاتا ہے۔''

علامہ المصطفوی نے لکھا:

''والسیرۃ فعلۃ لبناء النوع فیدل علی نوع مخصوص من السیر، فیمتاز بنوع من الھیئۃ او الحالۃ او الجریان او الکیفیۃ''[التحقیق فی کلمات القرآن، جلد ۵، ص: ۳۵۱]

''لفظ ''السیرۃ'' فِعلۃ کے وزن پر ہے اور کسی خاص نوعیت کے لیے آتا ہے۔ یعنی چلنے کی خاص نوعیت پر دلالت کرتا ہے۔ جو ایک خاص ہیئت، حالت، وقوع پذیری یا کیفیت ہوتی ہے۔''

اگر مختلف کتبِ سیر کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے احوال، قبل از ولادت سے وصال تک ''سیرت النبی ﷺ'' کہلاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک اصطلاح / فن کا جب آغاز ہوتا ہے تو اس کی حدود اور دائرہ کار محدود ہوتا ہے۔ مرور زمانہ سے جب علم / فن فروغ پاتا ہے تو اس کے دائرہ کار میں وسعت آتی ہے۔

ابن ہشام (م: ۲۱۸ھ) نے پہلی بار اس لفظ کو اصطلاحی طور پر استعمال کیا، [السیرۃ النبویۃ، جلد

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اول، ص: ۴۰]، اگر چہ قتادہ (م: ۱۱۷ھ) نے، عکرمہ مولی ابن عباس (م: ۱۰۴ھ) کے بارے میں کہا تھا: ''اعلمھم بسیرۃ النبی... '' [تدریب الراوی، جلد ۲، ص: ۳۸۲] کہ وہ لوگوں میں سے سیرت کے بڑے عالم تھے گویا اس لفظ کا استعمال قدیم ہے، ان کے ہاں لوازماتِ سیرت یوں تشکیل پائے:

''وانا ان شاء اللّٰہ مبتدئ ھذا الکتاب بذکر اسماعیل بن ابراھیم، ومن ولد رسول اللّٰہ ﷺ من ولدہ واولادھم لاصلابھم، الاول فالاول، من اسماعیل الی رسول اللّٰہ ﷺ وما یعرض من حدیثھم. وتارک ذکر غیرھم من ولد اسماعیل علی ھذہ الجھۃ للاختصار الی حدیث سیرۃ رسول اللّٰہ ﷺ وتارک بعض ماذکرہ ابن اسحاق فی ھذا الکتاب مما لیس لرسول اللّٰہ ﷺ فیہ ذکر، ولا نزل فیہ من القرآن شیء، ولیس سببا لشیء من ھذا الکتاب. '' [السیرۃ النبویۃ، جلد اول، ص: ۴]

''میں ان شاء اللہ اس کتاب کو اسماعیل بن ابراہیم (علیہما السلام) کے تذکرہ سے شروع کر رہا ہوں پھر (حضرت) اسماعیل کی اولاد میں سے ان لوگوں کا ذکر کروں گا جو آپ ﷺ کے آباؤ اجداد میں سے ہیں۔ یہ ذکر اسماعیل علیہ السلام سے آپ ﷺ تک ترتیب سے ہوگا۔ ذکر سیرت رسول اللہ ﷺ کی خاطر، اختصار کرتے ہوئے اسماعیل علیہ السلام کی دیگر اولاد کا ذکر ترک کر دوں گا۔ اور میں ابن اسحاق کی ذکر کردہ باتوں میں سے بعض کو اس کتاب میں نقل نہیں کروں گا جن میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر نہیں ہے اور نہ اس بارے میں قرآن کا کوئی حصہ نازل ہوا ہے اور نہ اس کتاب میں سے کسی چیز کا سبب ہیں، میں نے اختصار کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی سیرت بیان کرنے کے لیے ایسی باتوں کو ذکر نہیں کیا۔''

گویا ابن ہشام نے رسول اللہ ﷺ کی سیرت بیان کرنے میں چار نکات پر اپنی توجہ مرکوز کی اور یہی نکات سیرت کے اہم اجزاء ہیں:

(۱) نسب نبوی ﷺ

(۲) وہ اخبار جن میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہو۔

(۳) وہ واقعہ یا خبر جس کے بارے میں قرآن کا کوئی حصہ نازل ہوا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) وہ واقعات جو سیرت کے سمجھنے کے لیے سبب کے درجے میں ہوں۔

متاخرین میں سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م:۱۰۵۲ھ) نے ان کی پانچ حصوں میں تقسیم کی ہے:

قسم اول: حضور اکرم ﷺ کے فضائل و کمالات کا بیان، یہ قسم گیارہ ابواب پر منقسم ہے۔ اس میں (۱) آپ کی حسنِ خلقت، جمالِ صورت (۲) اخلاق عظیمہ، صفات کریمہ (۳) وہ فضل و شرف جو آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہیں۔ (۴) آپ کا اور آپ کی اُمتِ مرحومہ کا وہ ذکر جو گذشتہ کتابوں میں مذکور ہے۔ (۵) آپ کے ان فضائل کا تذکرہ جو آپ کے اور انبیاء سابقین علیہم السلام کے درمیان مشترک ہیں۔ (۶) ان کمالات کا ذکر جو صرف آپ ہی کے ساتھ مخصوص ہیں مثلاً معراج وغیرہ۔ (۷) معجزات قاہرہ اور آیاتِ باہرہ کا ذکر (۸) آپ کے اسماء گرامی کا ذکر (۹) ان فضائل و کرامات اور درجات و مقامات کا بیان جو روز آخرت آپ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہوں گے۔ جیسے عمومی شفاعت اور مخصوص وسیلہ وغیرہ۔ (۱۰) آپ کے ان حقوق کا تذکرہ جن کی رعایت و پاسداری تمام مخلوق پر واجب ہے۔ مثلاً ایمان، طاعت اور اتباع وغیرہ۔ (۱۱) اور آپ کی ان معظم عبادتوں کا تذکرہ جو بارگاہِ الٰہی میں تقرب کا موجب ہیں اور ان مکرم عادتوں کا ذکر جو حق تعالیٰ کو محبوب و پسند ہیں۔

قسم دوم: یہ قسم چار ابواب پر منقسم ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے نسب شریف، حمل، ولادت، شیر خوارگی (رضاعت) کا بیان، حضرت عبدالمطلب کی کفالت اور ان کی وفات، حضرت ابوطالب کی امداد واعانت، ان کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کا ملک شام کی جانب سفر کرنا، وہاں بحیرہ راہب کا آپ کو پہچاننا اور اس کا آپ کی نبوت پر ایمان لانا، ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے آپ کا نکاح، بنائے کعبہ کا تذکرہ، ابتدائے وحی، ظہور دعوتِ اسلام، ابوطالب کی رحلت، کفار کی ایذا رسانی، صحابہ کی بجانب حبشہ ہجرت، حضور ﷺ کا طائف تشریف لے جانا، جنات اور انصار مدینہ کا بیعت کرنا، وہ وجوہات جو ہجرت کا باعث بنیں اور آپ ﷺ کا مدینہ منورہ پہنچنا۔

قسم سوم: یہ قسم باعتبارِ معنی گیارہ ابواب پر مشتمل ہوگی مگر ابواب کے عنوانات کا ذکر نہ ہوگا۔ ان ابواب کا ذکر و بیان جو باعتبار سن و سال ابتداء ہجرت سے مرضِ وفات تک وقوع پذیر ہوئے۔ چونکہ ہر سال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دن کے واقعات جداگانہ ہیں۔

قسم چہارم: یہ قسم تین ابواب پر مشتمل ہے۔ حدوث و امتدادِ مرض اور ان واقعات کا بیان جو ایامِ مرض اور روزِ وفات وقوع پذیر ہوئے۔ اس میں غسل، تجہیز و تکفین، نماز، دفن اور اثباتِ حیات انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے۔

قسم پنجم: یہ قسم گیارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی اولادِ اطہار، ازواجِ مطہرات اور اہل بیت سکن (باندیاں وغیرہ) کا ذکر۔ اس میں آپ کے چچا، پھوپھیاں، اجداد اور دودھ شریک (رضاعی) بھائی بہن، خدام و موالی نگہبان و دبیر، امراء، ایلچی، عمال، خطباء، شعراء، مؤذنین اور جنگی ساز و سامان وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ [مدارج النبوۃ، جلد اول، ص: ۳۔۴]

اس طرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م: ۱۰۵۲ھ) کے ہاں سیرت کا ایک جامع خاکہ مرتب ہوتا ہے۔

ڈاکٹر عصام بن عبدالمحسن الحمیدان نے مباحث سیرت کے عناصر خمسہ کا ذکر کیا ہے:

الاول: السيرة الذاتية: وهي ما يتعلق به ﷺ من ولادة، ونشأة، وزواج، وخدم، ومتاع.

پہلا عنصر: سیرتِ ذاتیہ، یہ آپ کی ولادت، پرورش، شادی، روزمرہ کے خدام اور ساز و سامان سے متعلق ہے۔

الثاني: النبوة والرسالة وهو ما يتعلق بالوحي، الدعوة ومواقف الناس منها.

دوسرا عنصر: نبوت و رسالت، اس کے متعلقات میں وحی، دعوتِ دین اور لوگوں کا اس پر ردِ عمل شامل ہیں۔

والثالث: الغزوات والسرايا.

تیسرا عنصر: غزوات و سرایا ہیں۔

الرابع: الشمائل وهي الآداب والاخلاق.

چوتھا عنصر: شمائل، اس کا تعلق آداب و اخلاق کے ساتھ ہے۔

الخامس: الخصائص: وهي ما امتاز به ﷺ عن بقية الخلق.

[السيرة النبوية من خلال اهم كتب التفسير، ص: ۱۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچواں عنصر: خصائص، جن کے ذریعے باقی مخلوق سے آپ ممتاز ہیں۔

ڈاکٹر عبدالرزاق ھرماس نے جب سیرت کی تعریف کی تو دائرہ کار میں اس طرح وسعت دی:

''العلم الذی تدرس فیہ حیاۃ رسول اللہ ﷺ من مولدہ الی وفاتہ، مع التعریف باصولہ، ونسبہ ونشاتہ وبعثتہ ومعجزاتہ ودعوتہ واخلاقہ وجھادہ''

[مصادر السیرۃ النبویۃ بین المحدثین والمؤرخین، ص:۱۳]

یعنی علم سیرت وہ ہے جس میں آپ کی ولادت سے وفات تک، اور آپ کے آباء، نسب، پرورش، بعثت، معجزات، دعوت، اخلاق اور جہاد کے متعلق پڑھا جاتا ہے۔

شہید مرتضیٰ مطہری نے سیرۃ کے لغوی مفہوم کے ضمن میں جو تحریر کیا اس سے سیرت النبی ﷺ کی دیگر جہات بھی سامنے آتی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

''سیرہ بروزن فعلہ است وفعلہ درزبان عربی دلالت می کند بر نوع۔ مثلاً جلسہ یعنی نشستن وجلسہ یعنی سبک ونوع نشستن، واین نکتہ ذقیق است۔ سیر یعنی رفتن، رفتار، ولی سیرہ یعنی نوع وسبک رفتار۔ آنچہ مھم است شناختن سبک رفتار پیغمبر است۔ آنھا کہ سیرہ نوشتہ اند رفتار پیغمبر را نوشتہ اند۔ این کتابھا کہ مابہ نام سیرہ داریم سیر است نہ سیرہ۔ مثلاً سیرہ حلبیہ سیر است نہ سیرہ، اسمش سیرہ ھست ولی واقعش سیر است۔ رفتار پیغمبر نوشتہ شدہ است نہ سبک پیغمبر در رفتار، نہ اسلوب رفتار پیغمبر، نہ متد پیغمبر۔'' [سیری در سیرۃ نبوی ﷺ، ص:۴۶]

''سیرۃ، فِعلۃ کے وزن پر ہے اور عربی زبان میں فعلۃ نوعیت پر دلالت کرتا ہے مثلاً جَلسۃ یعنی بیٹھنا اور جِلسۃ یعنی بیٹھنے کا انداز اور نوعیت اور یہ ایک باریک نکتہ ہے۔ سیر کے معنی چلنا اور رفتار لیکن سیرۃ کے معنی ہیں چلنے کی نوعیت۔ اہم چیز نبی کریم ﷺ کے انداز عمل کی شناخت ہے۔ جن لوگوں نے سیرت لکھی ہے، انہوں نے پیغمبر ﷺ کے عمل کو تحریر کیا ہے، سیرت کے عنوان سے جو کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں، یہ سیر ہیں نہ کہ سیرت۔ مثلاً سیرۃ حلبیہ، سیر ہے، سیرت نہیں۔ اس کا نام تو سیرت ہے لیکن اس کی حقیقت سیر ہے۔ اس میں پیغمبر ﷺ کے عمل کو لکھا گیا ہے، آپ ﷺ کے انداز عمل کو نہیں، پیغمبر ﷺ کے اسلوب وروش کو نہیں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اسلوب'' کیا ہوتا ہے؟ کی وضاحت کرنے کے بعد وہ لکھتے ہیں:

''سیرہ پیغمبر یعنی سبک پیغمبر، متودی کہ پیغمبر در عمل و در روش برای مقاصد خودش بہ کاری برد۔ بحث ما در مقاصد پیغمبر نیست، مقاصد پیغمبر عجالتا برای ما محرز است۔ بحث ما در سبک پیغمبر است، در روشی کہ پیغمبر بہ کاری برد برای ھدف و مقصد خودش۔ مثلا پیغمبر تبلیغ می کرد۔ روش تبلیغی پیغمبر چہ روشی بود؟ سبک تبلیغی پیغمبر چہ سبکی بود؟۔'' [سیری در سیرۃ نبوی ﷺ، ص:۴۹]

''سیرت پیغمبر ﷺ، یعنی اسلوب و انداز پیغمبر ﷺ وہ طریق، سلیقہ اور اسلوب ہے جس سے نبی اکرم ﷺ اپنے عمل اور اپنی پرورش میں اپنے مقاصد کے حصول کے لیے بروئے کار لاتے تھے۔ ہماری گفتگو نبی کریم ﷺ کے مقاصد کے بارے میں نہیں ہے۔ پیغمبر ﷺ کے مقاصد فی الحال ہمارے لیے واضح ہیں۔ ہماری گفتگو پیغمبر ﷺ کے انداز و اسلوب کے بارے میں ہے اس روش کے بارے میں ہے جسے پیغمبر اکرم ﷺ اپنے مقصد اور ہدف کے لیے استعمال کرتے تھے۔ مثلاً پیغمبر ﷺ تبلیغ کرتے تھے۔ پیغمبر ﷺ کی تبلیغی روش کیا تھی؟ پیغمبر ﷺ کا انداز تبلیغ کیا تھا؟۔۔۔''

مندرجہ بالا ماہرین سیرت اور مفکرین کی آراء کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ بات بڑی واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ سیرت النبی ﷺ کا دائرہ کار اب بہت وسیع ہے۔ یہ صرف قبل از ولادت کے واقعات، ارہاصات، ولادت سے وفات تک کے احوال/واقعات تک ہی محدود نہیں بلکہ اس سارے عرصہ میں آپ ﷺ کی حکمت عملی/اسلوب کے علاوہ آپ ﷺ کے شمائل، خصائل، فضائل اور دلائل بھی شامل ہیں۔ آپ ﷺ کی ذات اقدس سے انتساب رکھنے والے افراد/اشیاء/اماکن/ملبوسات/ہتھیار/اسفار بھی حیطۂ سیرت میں ہی آتے ہیں۔ ان امور کی روشنی میں عصری مسائل میں رہنمائی کے اسالیب بھی اب سیرت کا ایک اہم باب ہے۔ سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ بھی اس کا ایک زاویہ ہے۔ احوالِ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی باب سیرت کا اہم حصہ ہیں۔

سیرت کے مفہوم میں جیسے جیسے وسعت آتی گئی علمی اور فنی طور پر اس کی تدوین ہوتی گئی۔ اب تعریف کے اعتبار سے ''سیرت'' کی حدود وہ نہیں جو ابن ہشام نے متعین کی تھیں یا ابتدائی سیرت نگاروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ہاں ملتی ہیں۔علوم وفنون کی تقسیم، انسانی ضروریات کے تنوع، فکری میلانات کے اختلاف، عالمی تبدیلیاں اور دیگر معاشرتی، معاشی، ماحولیاتی اور سیاسی مسائل کی پیچیدگیوں سے مطالعۂ سیرت کی جہات و سعات میں وسعت آئی ہے۔کیوں کہ ان سب کا قابل عمل حل سوائے تعلیماتِ سیرت کے کہیں بھی نہیں ہے۔

مترادفاتِ سیرت:

لفظ''سیرت'' اصطلاحی مفہوم میں استعمال ہوتا ہے مگر اس کے علاوہ دیگر الفاظ بھی مستعمل رہے، چند درج ذیل ہیں:

(i) مغازی:

ابتدا میں سیرت کے لیے مغازی کا لفظ استعمال کیا گیا۔مگر اس کا قطعی یہ مطلب نہ تھا کہ اس میں صرف عسکری مہموں کے بارے میں معلومات تھیں۔موسیٰ بن عقبہ (م:۱۴۱ھ) کے استاد امام ابن شہاب زہری (م:۱۲۴ھ) کے ہاں بھی اس لفظ کا استعمال رہا ہے جبکہ تابعین کی ایک کثیر تعداد کے ہاں لفظ مغازی مستعمل رہا ہے۔فواد سیزگین کتب مغازی کو بحیثیت کتبِ سیرت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''وموضوع تلك الكتب لا يقتصر على العملات العسكرية للرسول ﷺ[فحسب] بل تتضمن ايضاً تسجيلات لحياة الرسول ﷺ بصفة عامة، وهذا ماسمي بعد ذلك باسم السيرة''[تاريخ التراث العربي، جلد۲، ص:۱۹]

''اُن کتب کا موضوع بس رسول اللہ ﷺ کی عسکری مہمات پر اکتفاء کرنا نہیں ہے بلکہ اس کے ضمن میں آپ ﷺ کی تمام حیاتِ مبارکہ کو محفوظ کرنا بھی شامل ہے۔اسی کو بعد میں ''سیرت'' کا نام دیا گیا۔''

اس حوالہ سے عموماً امام واقدی (م:۲۰۷ھ) کی کتاب ''المغازی'' کا ذکر بھی کیا جاتا ہے۔اگر اس کتاب کے پورے نام''كتاب التاريخ والمبعث والمغازی'' کو ذہن میں رکھا جائے تو اس سے بھی اشارہ ملتا ہے کہ مغازی پر لکھی گئی کتب میں صرف ذکر مغازی پر اکتفا نہ تھا۔

[تفصیل کے لیے دیکھیے ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی، سیرت نگاری کا صحیح منہج، ''درمقالات سیرت'' مرتب ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس، جلد اول، ص:۳۷]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسی لیے سلیمان بن طرخان التیمی کی کتاب ''مغازی سلیمان التیمی'' کو امام سہیلی نے ''سیر'' کا عنوان دیا[جلد اول، ص:۱۷۱، ۲۷۳،۲۷۲]، ابن قیم نے ''المغازی'' کہا[زاد المعاد، جلد۳، ص:۶۰۰] اور امام ابن حجر کبھی سیرت اور کبھی مغازی کا نام دیتے ہیں۔

[فتح الباری، جلد اول، ص:۲۳/ جلد۷، ص:۴۹۷/ جلد۸، ص:۵، ۶، ۲۹/ جلد۱۳، ص:۲۷۴]

صلاح الدین المنجد نے ''المغازی'' کے نام سے جن قدیم اولین سیرت نگاروں کا ذکر کیا وہ درج ذیل ہیں:

(i) سھل بن ابی حثمہ (م:۴۱ھ)

(ii) عروہ بن زبیر (م:۹۳ھ)

(iii) عبیداللہ بن کعب (۹۷ھ)

(iv) عامر بن شراحیل (۱۰۳ھ)

(v) ابان بن عثمان (۱۰۵ھ)[معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص:۱۳۳۔۱۳۸/ مغازی کی تفصیلات کے لیے قاضی اطہر مبارکپوری کی کتاب ''تدوینِ سیر ومغازی'' ملاحظہ فرمائیں۔]

(ii) ایام النبی ﷺ:

سیرت کے لیے اصطلاح کے طور پر ایام النبی ﷺ کی ترکیب بھی استعمال ہوتی رہی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (م:۲۵۶ھ) نے حدیث کی معروف کتاب کا مکمل نام ''الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ'' رکھا۔ ''ایامہ'' کی وضاحت کرتے ہوئے، ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے جو تحریر کیا اس سے سیرت نگاری کی حدود کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے اور سیرت کے لیے اس لفظ کے استعمال کا علم بھی ہوتا ہے، وہ لکھتے ہیں:

''وفیہ ذکر ایامہ وما حدث فی عصرہ الشریف لا فقط من احوال المسلمین اوالعرب، بل ایضاً معلومات من البلاد المجاورۃ، مثل الحبشۃ، والروم وفارس وغیر ذالک'' [مقدمہ سیرت ابن اسحاق، ص:ط]

اسی طرح (صحیح بخاری میں) آپ ﷺ کے ایام اور ان وقائع کا ذکر ہے جو آپ کے مبارک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمانہ میں پیش آئے۔ان واقعات کا دائرہ کار مسلمانوں اور عرب کے احوال تک ہی محدود نہ تھا بلکہ ہمسایہ ممالک حبشہ، روم، فارس وغیرہ کی معلومات کو بھی شامل ہے۔

''ایامہ'' کی تشریح کرتے ہوئے مولانا زکریا سہارنپوری لکھتے ہیں:''ایامہ'' سے مراد وہ وقائع اور حالات ہیں جو حضور اکرم ﷺ کے مقدس زمانے میں پیش آئے۔ بہت سی احادیث امام نے ایسی ذکر فرمائی ہیں جو نہ تو قولی ہیں نہ فعلی اور نہ تقریری، وہاں بہت سے شراح کو اشکال ہو رہا ہے۔بعض جگہ میں وہ اشکالات بتا بھی دوں گا لیکن اگر وہ لوگ بخاری شریف کا پورا نام ذہن میں رکھتے تو ان کو یہ اشکال پیش نہ آتا۔[تقریر بخاری شریف،ص:۳٦]

ڈاکٹر فاروق حمادہ نے اس حوالہ سے لکھا:

''والایام هی سیرته وحیاته ﷺ''[مصادر السیرۃ النبویة وتقویمها،ص:۵۷]

''ایام سے مراد آپ کی سیرت طیبہ اور حیاتِ مبارکہ ہے۔''

''ایام النبی ﷺ'' کا سیرت کے لیے استعمال ہونے کا اندازہ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے ان الفاظ سے بھی لگایا جا سکتا ہے، اور امام بخاری کے سیرت کے مآخذ کا علم بھی ان سے ہوگا۔

ابن اسحاق کے بارے میں وہ لکھتے ہیں:

''وقد استشهد به واکثر عنه فیما یحکی فی ایام النبی ﷺ واحواله''

[تهذیب التهذیب،جلد۹،ص:۳٦]

اور انہوں (امام بخاری) نے ابن اسحاق سے استشہاد کیا ہے۔اور استشہاد اکثر ان مرویات سے ہے جو آپ ﷺ کے ایام واحوال سے متعلق ہیں۔

صلاح الدین المنجد نے موسیٰ جاراللہ ترکستانی (م:۱۳٦۹ھ) کی ایک کتاب''ایام النبی ﷺ الکریم'' کا ذکر کیا ہے۔[معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ،ص:۱۰۴] یہ قاہرہ سے ۱۹۳۵ء میں شائع ہوئی۔

(iii) مشاہد النبی ﷺ:

اس عنوان کے تحت غالباً ان اماکن کا تذکرہ مقصود ہے جن کی نسبت نبی کریم ﷺ سے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن شہاب زہری کی ایک کتاب ''مشاہد النبی ﷺ'' کا ذکر کیا گیا ہے۔

[معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص:۱۳۹]، [تہذیب التہذیب، جلد ۱۱، ص:۴۵۰]

محمد یسری سلامہ کی رائے میں اہل مشرق جس کو مغازی کہتے ہیں اندلسی ان کو مشاہد کا نام دیتے ہیں۔[مصادر السیرۃ النبویۃ و مقدمۃ فی تدوین السیرۃ، ص:۶۸، ۱۷۵]

(iv) اخبار النبی ﷺ:

کتب سیرت کے لیے یہ عنوان بھی متقدمین کے ہاں ملتا ہے۔ اس ضمن میں ''اخبار النبی والصحابۃ'' از واقدی (م:۲۰۷ھ) کا ذکر صلاح الدین نے کیا ہے۔

[معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص:۱۰۱]

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے احوال پر لکھی گئی کتب کے نام بھی اخبار مکہ / اخبار مدینہ کے عنوان سے ملتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے احوال و کیفیات، اذواق و میلانات، منسوبات اور تعلیمات کے اطلاقات کے لیے لفظ سیرت ہی معروف ہوا مگر سیرت کے کسی جزوی پہلو / خاص زاویہ کے لیے اہل سیر نے مختلف تعبیراتِ علمی اختیار کی ہیں جن کا اندازہ ان کتابوں کے ناموں سے لگایا جا سکتا ہے۔ مگر مجموعی طور پر یہ سارا ''ادب سیرت'' ہی ہے۔ کتب سیرت کے ناموں سے نبی کریم ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں / خصائص / فضائل / صفات، کے ساتھ ساتھ مصنف کی آپ سے عقیدت و محبت کے اظہار کا اسلوب بھی سامنے آتا ہے۔

اس حقیقت کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے کہ انگریزی کا لفظ *Biography* اور *Life* سیرت کے مفہوم کو کما حقہ ادا نہیں کرتا کیوں کہ سیرت صرف شخصی خاکہ نہیں۔ اس کی جہات کے ابعاد کثیر ہیں۔

سیرت اور دوسرے افراد کے احوال حیات میں فرق محمد انور محمد علی البکری کے بیان کردہ ان نکات سے بخوبی سمجھ آ سکتا ہے۔

والخلاصۃ: أننا لو أردنا أن نجمل مزایا ھذہ السیرۃ النبویۃ العطرۃ لأکمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان على ظهر الوجود فاننا لن نستطيع أن نجملها في عبارات أو حتى في أشعار أو صفحات، لكن هذا كله لا يعفينا من أن نذكر قدر المستطاع أهم مميزات هذا العلم المبارك - علم السيرة النبوية- في نقاط محدودة لتكون واضحة يمكن استيعابها، وتكون ضوءاً لكل ما تقدم في هذا البحث عن السيرة النبوية ومباحثها المختلفة على النحو الآتي:

أولاً- أنها أصح سيرة لتاريخ نبي مرسل، فقد وصلت الينا عبر أُصح الطرق دقة وضبطاً ووضوحاً، بما لا يترك مجالاً للشك في وقائعها البارزة، وأحداثها الكبرى.

ثانيًا - أنها واضحة كل الوضوح في جميع مراحلها منذ زواج أبيه عبدالله بأمه آمنة وحتى وفاتهﷺ مما يجعل سيرته واضحة وضوح الشمس وضياء القمر.

ثالثًا- أنها سيرة واقعية تحكي سيرة انسان أكرمه الله بالرسالة فلم تخرجه عن انسانيته، ولم تلحق حياته بالأساطير، ولم تُضفِ عليه الألوهية قليلاً ولا كثيرًا، ولهذا ظلت سيرته المثل النموذجي للانسان الكامل، وهي القدوة لكل من أراد أن يعيش سعيدًا كريمًا في نفسه وأسرته ومرضياً لربه عزوجل.

رابعًا - أنها سيرة شاملة لكل النواحي الانسانية، كأب وزوج وقائد وصديق، ومربّ وداعية وسياسي وقبل كل ذلك نبي ورسولﷺ.

خامسًا- أنها سيرة تعطي الدليل الذي لا ريب فيه عن صدق نبوته ورسالته لأنها سيرة انسان سار بدعوته من نصر الى نصر، ودعا الناس الى ربه في تأدب وخشية وشفقة ورأفة ورحمة حتى أتاه اليقين.

سادسًا- أنها مستوفية لكل الجزئيات والكليات التي تحويها السيرة بأدق العبارات وأشمل الأوصاف لحياتهﷺ

[مصادر نلقى السيرة النبوية والعناية بها عبر القرون الثلاثة الأولى، ص:١٨-١٩]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ صفحۂ ہستی پر کامل ترین انسان کی سیرت معطرہ کے امتیازات وخصائص کا مختصر احاطہ کرنا چاہیں تو چند عبارات، اشعار یا چند صفحات میں ہم اس کا اجمالی تذکرہ نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کے باوجود اس علم مبارک ''علمِ سیرت'' کے چند اہم نکات بقدرِ استطاعت ہم ضرور ذکر کریں گے تاکہ اس کے احاطہ کے امکانات واضح ہوں اور سیرت کے مختلف مباحث کے لیے روشنی ملے۔ وہ نکات درج ذیل ہیں:

(۱) کسی بھی نبی کی صحیح ترین سیرت جو محنت سے مرتب ہو کر ہم تک پہنچی وہ آپ ﷺ کی ہے۔

(۲) آپ کے والد گرامی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے نکاح سے لے کر آپ ﷺ کے وصال تک تمام ادوار سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی کی طرح واضح ہیں۔

(۳) یہ اس انسان کامل کی سیرت ہے جسے اللہ رب العزت نے رسالت سے سرفراز فرمایا۔ اس حیاتِ مبارکہ کا کوئی اساطیری پہلو نہیں۔ آپ کی حیات کو تھوڑا یا زیادہ الوہیت کا رنگ نہیں چڑھایا گیا۔ جو کوئی خود اور اس کا خاندان سعادت کی زندگی، اللہ کی رضا کے مطابق گذارنا چاہتا ہے اس کے لیے آپ نمونہ ہیں۔

(۴) حیات انسانی کے ہر پہلو جیسے باپ، بیوی، قائد، دوست، رہنما، داعی اور سیاست دان سب کے لیے یہ سیرت ہے اور ان سب سے پہلے آپ نبی اور رسول ہیں۔

(۵) آپ کی سیرت مبارکہ نبوت ورسالت کے صدق کی ایسی دلیل ہے جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ آپ نے لوگوں کو اپنے رب کی طرف ادب، خشیت، شفقت، مہربانی اور رحمت سے بلایا کہ لوگوں کو یقین آ گیا۔

(۶) سیرت آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کی تمام کلیات وجزئیات کا بنظر عمیق اور جامعیت کے ساتھ احاطہ کرتی ہے۔

سیرت، حدیث اور تاریخ:

سیرت، حدیث اور تاریخ مختلف میادین علم ہیں۔ ان میں جز اور کل کی نسبت تو موجود ہے مگر ان کو ایک سمجھنا اور ایک جیسے اصول وقواعد کے تناظر میں دیکھنا صحیح نہیں۔ تینوں کے موضوع، مصادر اور کتابوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ناموں کا اسلوب مختلف ہے۔ اگر حدیث اور سیرت کا ہی جائزہ لیں تو احادیث میں سیرت کا بیان ہے مگر تمام احادیث سیرت نہیں ہیں۔ محدثین روایاتِ سیرت کو اپنی ترتیب، جامع، سنن اور مصنف وغیرہ کی روشنی میں جمع کرتے ہیں مگر سیرت میں روایات کی اس طرح جمع آوری نہیں ہوتی بلکہ واقعہ نگاری کی ضرورت پیش آتی ہے اس لیے ہوسکتا ہے کہ بہت سی روایات کے اجزاء کو جمع کر کے ایک واقعہ کی صورت گری ہو۔ اسی لیے ڈاکٹر عطیہ مختار نے لکھا:

"والخلاصة ان السيرة جزء من الحديث النبوى، انه الجزء الذى يستطيع أن يعطى صورة عن حياة النبى ﷺ على نحو متسلسل ومتتابع من المولد الى الوفاة"

[مصادر السيرة النبوية بين المحدثين والمؤرخين، ص:۱۱]

"خلاصہ یہ ہے کہ سیرت، حدیث نبوی کا ایک حصہ ہے، ایسا حصہ کہ جسے پیدائش سے لے کر وفات تک مسلسل اور مربوط حیاتِ مبارکہ کی صورت میں پیش کیا جاسکتا ہے۔"

حدیث اور سیرت کے مابین مشترک اور مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر عبدالرزاق ہرماس لکھتے ہیں:

"والخلاصة ان الحديث مرادف للسيرة من حيث العموم والشمول، ويختلفان فى المنهج، وطريقة التصنيف، ويعتبر جانب كبير من السيرة النبوية مصدراً من مصادر التشريع الاسلامى، تؤخذ منه الاحكام اسوة بالسنة" [مصادر السيرة النبوية بين المحدثين والمؤرخين، ص:۷۵]

"خلاصہ کلام یہ ہے کہ عموم اور شمول (اطلاق) کے اعتبار سے سیرت اور حدیث ہم معنی ہیں مگر منہج اور طریقۂ تصنیف کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ سیرت نبویہ کا ایک بڑا حصہ اسلامی شریعت کے ایک مصدر کے طور پر معتبر مانا جاتا ہے جس سے اسوۂ سنت کے طور پر احکام اخذ کیے جاتے ہیں۔"

اصحاب حدیث اور اصحاب سیرت کے مناہج کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا عبدالرؤف دانا پوری نے تفصیلی بحث کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

"اصحاب حدیث دراصل تین امور کو جمع کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا۔ (۲) رسول اللہ ﷺ نے کیا کام کیا۔

(۳) رسول اللہ ﷺ کے سامنے یا رسول اللہ کے وقت میں کیا کیا گیا۔

اصحاب سیرۃ بھی انہی تین امور کو جمع کرتے ہیں۔ اس لیے اصل کام دونوں کا ایک ہے۔ مگر باوجود اس کے دونوں میں بڑا فرق ہے۔ اصحاب حدیث کا مقصود بالذات احکام کو جاننا ہوتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی ذات سے ان کی بحث ضمناً یا التزاماً ہوتی ہے اور اصحاب سیر کا مقصود بالذات رسول اللہ ﷺ کو جاننا ہے۔ احکام پر ان کے یہاں بحث ضمناً ہوتی ہے۔ اس لیے محدثین کا مدار بحث یہ ہوتا ہے کہ یہ فعل یا یہ قول رسول اللہ ﷺ کا ہے یا نہیں۔ ان کی تمام تر قوت اس تحقیق میں صرف ہوتی ہے کہ اس قول یا فعل کا انتساب رسول اللہ کی طرف صحیح ہے یا نہیں لیکن اصحاب سیرۃ کو یہ بھی کرنا پڑتا ہے اور اس کے سوا اس کے ساتھ دو باتیں اور معلوم کرنی پڑتی ہیں، ایک یہ کہ حضور ﷺ نے کب ایسا کہا یا کیا۔ دوم یہ کہ ایسا کہنے یا کرنے کی وجہ کیا ہوئی۔ اصحاب سیرۃ حضور ﷺ کے اقوال و افعال کو مسلسل اور مربوط بتانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کے اسباب و علل کو بھی جاننا چاہتے ہیں۔ اصحاب حدیث کہتے ہیں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے جب صحت کے ساتھ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ قول یا یہ فعل رسول اللہ کا ہے تو وہ رسول اللہ کی سنت اور آپ ﷺ کا طریقہ ہو گیا۔ گو یہ نہ معلوم ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے کب، کس دن، کس تاریخ ایسا کہا یا ایسا کیا۔

اس فرق کی وجہ سے اصحاب سیرۃ اور اصحاب حدیث کی دو جماعتیں الگ الگ بن گئیں اور معیار تحقیق بھی دونوں کا جدا ہو گیا۔ محدثین رواۃ کی ثقاہت، تقویٰ اور دیانت کی کمی زیادتی کی بناء پر مقبول رواۃ کی روایتوں میں اختلاف کے وقت ترجیح دیتے ہیں اور اصحاب سیرۃ حالات کی موافقت اور واقعات کے علم کی بناء پر ترجیح دیتے ہیں۔

محدثین نے رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل کی صحت دریافت کرنے کے لیے جیسے احتیاط سے قواعد بنائے ہیں اس کی نظیر عالم میں نہیں مل سکتی۔ وہ بے سند کسی بات کو قبول نہیں کرتے۔ رواۃ حدیث میں سے ایک ایک کے حالات کی نہایت احتیاط سے تنقیح کی ہے، مدارج مقرر کر دیے ہیں اور بتا دیا ہے کہ کس کی بات کہاں تک قابل قبول ہے اور کہاں تک قابل رد۔ اصحاب حدیث ہوں یا اصحاب سیرۃ جھوٹوں کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

روایتیں کوئی قبول نہیں کرتا۔ جس راوی پر جرح شدید ہو اس کی بات کو کوئی قبول نہیں کرتا مگر جہاں فرق ہوتا ہے وہ ذیل کے بیان سے سمجھ میں آئے گا۔ امام مسلم اپنے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ:

''معتبر اور مقبول رواۃ میں بھی مراتب کا فرق ہے۔ مثلاً حسن بصری اور ابن سیرین کے دو شاگرد ہیں جو تقویٰ، امانت اور احتیاط میں بہت عالی مرتبہ ہیں۔ ابن عون اور ایوب سختیانی اور انہیں کے دو شاگرد اور ہیں عوف بن جمیلہ اور اشعث الحمرانی جو معتبر تو ہیں مگر مرتبہ میں ابن عون اور ایوب سختیانی سے کم ہیں اگر کوئی روایت عوف اور اشعث کی ابن عون اور ایوب کے خلاف ہو تو محدثین اس بناء پر اس سے انکار کر دیں گے کہ ان سے بڑے مرتبہ کے لوگوں نے ان کے خلاف روایت کیا ہے مگر اصحاب سیرۃ یہ نہیں کریں گے۔ وہ کہیں گے کہ سب معتبر ہیں جس کی روایت کی تصدیق واقعات سے ہوگی اس کی روایت معتبر ہوگی اور مثلاً عطاء ابن السائب، یزید بن ابی زیاد اور لیث بن سلیم محدثین کے نزدیک معتبر اور مستند ہیں۔ لیکن ان کا مرتبہ اسمٰعیل ابن ابی خالد سلیمان الاعمش اور منصور المعتبر کے مثل نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی روایت عطاء، یزید اور لیث کی ان کے خلاف ہو تو محدثین کے نزدیک مقبول نہ ہوگی۔ مگر اصحابِ سیرۃ واقعات سے جانچ کر کے ترجیح دیں گے۔''

بہت سے رواۃ محدثین کے نزدیک اس وجہ سے متروک یا منکر ہیں کہ ان کی روایتیں مشاہیر اہل علم و دیانت کے خلاف ہیں۔ مثلاً عبداللہ بن محرر تبع تابعین رقہ کے قاضی تھے، حسن قتادہ، زہری اور نافع مولی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ اسی بناء پر متروک ہیں۔ ابو العطوف اور جراح بن منہال، حکم بن عتبہ اور زہری کے شاگرد ہیں اور یزید بن ہارون کے استاد۔ وہ اسی بناء پر منکر الحدیث ہیں۔ اس طرح ترجیح کے بارہ میں اصحابِ سیر اور اصحابِ حدیث کا راستہ مختلف ہو گیا۔

یہاں پر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اصحابِ سیر اور اصحابِ حدیث واقعی دو جماعتیں نہیں ہیں جتنے اصحابِ سیر ہیں وہ اصحابِ حدیث بھی ہیں اور جتنے اصحابِ حدیث ہیں وہ اصحابِ سیر بھی۔ مگر سیرت پر جب ان کو واقعات جمع کرنے پڑتے ہیں اور سیرۃ کے مقاصد کو پورا کرنا ہوتا ہے تو اس کے شرائط اور وجوہ ترجیح میں مناسب تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔ اصل یہ ہے کہ ہر زمانہ میں بڑے بڑے اصحابِ تقویٰ و دیانت ان امور کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ جس کا اصحابِ سیرت کو بیان کرنا ضروری ہے اور جس کو اصحابِ حدیث نے بھی ناسخ ومنسوخ سمجھنے کے لیے احکام کی ترتیب کو جاننے کے لیے اور بہت سی احادیث کا صحیح مطلب سمجھنے کے لیے ضروری سمجھا ہے۔ اس لیے اصحاب سیرۃ کو ایسی معلومات کا اخذ کرنا ضروری ہو گیا گو وہ ایسے لوگوں سے ملے جو ثقاہت اور تدین میں بہت اعلیٰ پایہ کے نہ ہوں مگر معتبر ہوں اور ان پر شدید جرح نہ ہوئی ہو۔

اصحاب سیر لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت یا اس کے قریب حجاز کی معاشرتی یا مذہبی حالت کیا تھی۔ اس کے لکھنے کا منشا یہ ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی تعلیمات سے حالات میں کیا تغیرات ہوئے اور کون سا حکم کس کس مناسبت سے دیا گیا۔ یہ بغیر ان حالات کو جانے ہوئے معلوم نہیں ہو سکتا۔ محدثین کی شرائط کے موافق ایک روایت بھی ان معلومات کے متعلق نہیں مل سکتی اِلّا یہ کہ وہ خود جناب رسول اللہ ﷺ نے بیان کی۔ پیدائش سے نبوت تک کے حالات کی بھی یہی حالت ہے۔ بڑے سے بڑے محتاط محدثین نے بھی یہی کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بیان کے علاوہ صحابہ اور کبار تابعین کے صحیح اقوال کو جمع کیا ہے۔ گو واقعہ کے وقت وہ موجود نہ تھے کیونکہ اس کے سوا چارہ نہیں ہے۔

مغازی کے حالات دونوں لکھتے ہیں، محدثین بھی اور اصحاب سیرۃ بھی۔ مگر دونوں کے لکھنے میں فرق ہے۔ فتح مکہ کے متعلق محدثین اتنا لکھتے ہیں کہ:

''قریش نے حدیبیہ کے معاہدہ کو توڑا اور بنی خزاعہ پر ظلم کیا جو رسول اللہ کے حلیف تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے حملہ کیا اور فتح مکہ ہوا۔''

لیکن اصحاب سیرۃ اتنا ہی نہیں لکھتے وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ:

''یہ معاہدہ کتنا اہم تھا، بنی بکر اور بنی خزاعہ کی جنگ عرصہ سے چلی آرہی تھی۔ اس معاہدہ کی وجہ سے وہ جنگ رک گئی تھی۔ قریش نے عہد توڑ کر پھر اس جنگ کو مشتعل کر دیا تھا۔''

اس کی توضیح اسی طرح ممکن تھی کہ بنی بکر اور بنی خزاعہ کے نزاعات کی کچھ تاریخ بیان کریں۔ مگر اس باب میں محدثین کے شرائط کے موافق واقعات تک متدین مسلمانوں کی متصل روایت کیوں کر مل سکتی تھی اور ایسی روایت نہ ملنے کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ بنی الدیل کے لوگوں نے جو کچھ اپنے کافر باپ دادا سے سنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا اور جس میں عرصہ تک وہ خود مبتلا رہ چکے تھے وہ سب قابل اعتبار نہ ہوا ور رد کر دیا جائے۔

نجران کے نصاریٰ اور خیبر کے یہود کے متعلق بہت سی اہم باتیں تھیں جو انہیں کے ذریعہ سے معلوم ہو سکتی تھیں۔ محدثین اس کی اجازت کیوں کر دیتے۔ مگر اہل سیرۃ نے ان کے واسطہ سے بھی روایتیں جمع کیں۔

الغرض محدثین کے یہاں جو صحیح روایتیں ہیں۔ اصحاب سیرۃ کو ان کی ترجیح میں کلام نہیں ہے لیکن ان کو اپنی ضروریات کے لیے اور روایتیں بھی لینی پڑتی ہیں۔ جس کے لیے وہ اپنا معیار الگ قائم کرتے ہیں۔ بلاشبہ جس طرح حدیث کی کتابوں میں محدثین کے شدید احتیاط کے باوجود بہت سی غلط اور موضوع روایتیں داخل ہوگئی ہیں اس طرح سیرۃ میں بھی بہت سی موضوع روایات ہیں۔ لیکن ان موضوعات کو خارج کر دیا جائے تو دنیا کی کسی قوم کی کوئی تاریخ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس لیے کہ اور کہیں نہ سند ہے نہ موضوعات کو جدا کیا جا سکتا ہے۔

اصحاب سیرۃ جو باتیں بتاتے ہیں وہ تاریخ وار مسلسل اور مربوط ہوتی ہیں۔ احادیث صحیحہ کے تمام واقعات بھی سیرۃ کی اس توضیح کی وجہ سے اپنی اپنی جگہ نمایاں نظر آتے ہیں۔ محدثین اپنے اسانید عالیہ کے باوجود۔ واقعات کو سمجھنے کے لیے اصحاب سیر کے محتاج ہوتے ہیں بلکہ بعض جگہ اپنے نقص کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

صحیح مسلم کی روایت ہے جس کی سند عالی ہونے میں شبہ نہیں کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ:

"میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو آپ کے عقد میں دیتا ہوں۔"

اور آپ نے قبول کیا۔ اصحاب سیرۃ کہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ باتفاق اہل سیرۃ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا [عقد] حبشہ میں ہوا اور اس وقت ہوا جب ابوسفیان کافر اور محارب تھا۔ جمہور محدثین تسلیم کرتے ہیں کہ صحیح مسلم کی یہ روایت قابل قبول نہیں ہے۔

بخاری کی روایت ہے کہ افک عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضور ﷺ نے مسجد میں فرمایا کہ:

"کون ہے جو ان منافقوں کے مقابلہ میں مستعد ہو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ: ''میں مستعد ہوں یا رسول اللہ۔''

اصحاب سیرۃ کہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ اصحاب سیرۃ متفق ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا غزوہ احزاب کے بعد بنی قریظہ کا فیصلہ کر کے انتقال ہو گیا اور صحیح یہ ہے کہ غزوہ مریسیع جس میں افک کا قصہ ہوا وہ اس کے بعد ہوا۔ اس لیے حضرت سعد رضی اللہ عنہ تو افک کے وقت تھے ہی نہیں۔ اکثر محدثین تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا نام اس روایت میں رواۃ کا تسامح ہے۔'' [اصح السیر، ص: ۳۷۔۴۰]

اس اقتباس سے واضح ہوا کہ:

(۱) حدیث اور سیرت دو جداگانہ علوم وفنون ہیں۔

(۲) دونوں میں ایک نسبت ضرور موجود ہے۔

(۳) روایات کے اخذ وقبول میں دونوں کے معیارات اور ضروریات جداگانہ ہیں۔

(۴) ایسی مثالیں بھی موجود ہیں جس میں ایک ہی مسئلہ میں محدثین اور سیرت نگاروں کی روایات مختلف ہیں۔

اس کے بعد اس حقیقت کا اظہار بے جا نہ ہوگا کہ علامہ شبلی نے روایات حدیث اور سیرت کو پرکھنے کا جو ایک سا اسلوب متعارف کروایا وہ لائق اعتناء اور قابل تقلید نہیں۔ ضرورت تو اس امر کی تھی کہ روایات سیرت کے لیے علیحدہ اصول وضوابط ترتیب دیے جاتے نہ کہ علم حدیث کے اصولوں کو برتا جاتا۔ کیا ضروری ہے کہ محدثین اور اہل سیر میں اگر کسی روایت میں اختلاف ہو جائے تو محدث کی رائے کو ترجیح دی جائے۔ سیرت النبی ﷺ کا مقدمہ دیکھ کر لگتا ہے کہ ضعیف اور موضوع روایات کے اصول ایک جگہ جمع کر دیے گئے ہیں، مگر ان کو سیرت نگاری کے لیے کیسے استعمال کیا جاسکتا ہے؟ اس پر کچھ نہیں لکھا۔

اس طرح سیرت اور تاریخ کے مابین نقطہ ہائے اشتراک واختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر عطیہ مختار لکھتے ہیں:

''اذن فان السيرة والتاريخ يجمعهما قاسم مشترك وهو الترتيب على السنين اجمالاً والعناية بتاريخ الواقعة والحادثة وتفاصيلها، لكن السيرة تتميز عن أحداث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

التاریخ واخبار السابقین بکثرۃ تفاصیلها وغنی أحداثها وتنوع وقائعها وانسیاب تسلسلها ووضوح مراحلها فضلاً عن الوثوق بمعظم اخبارها، وهذه میزۃ لا تتوافر في اي سیرۃ اخری.

والخلاصة أن السیرۃ جزء من التاریخ، لکنه جزء متمیز جدًا منه. یقول الدکتور تقي الدین الندوي: "ان سیرۃ محمد ﷺ هي السیرۃ الکاملة الشاملة لجمیع أطوار الحیاۃ ولا یمکن أن تکون حیاۃ أحد - کائناً من کان - مثالاً یحتذی به الا اذا توافر لها عنصران: أولهما: الدقة والصحة في نقل تفاصیل تلك الحیاۃ، والآخر أن یکون صاحبها متصفاً بالکمال في جمیع جوانب حیاته. وهذان الأمران لم یتوفرا لأحد في التاریخ البشري المدون کما توافر النبی الاسلام محمد ﷺ. وحیاۃ رسولنا الأعظم ﷺ من میلاده الی ساعة وفاته معلومة للذین عاصروہ وشاهدوہ وحفظها التاریخ عنهم لمن بعدهم ومعلومة تفاصیل حیاته ﷺ لیلها کنهارها"۔

[مصادر السیرۃ النبویة بین المحدثین والمؤرخین، ص:۱۲]

"یوں سنین کی اجمالاً ترتیب اور کسی واقعہ کی تاریخ، وقوع اور تفاصیل کے اعتبار سے سیرت اور تاریخ مشترک ہیں۔لیکن تاریخی واقعات اوراخبارِسابقین سے سیرت کثرتِ تفاصیل واحداث، وقائع کے تنوع اور تسلسل، مراحل کی وضاحت کے ساتھ اکثر واقعات میں وثوق کی بناپر ممتاز ہے۔ یہ امتیاز کسی دوسری میں نہیں پایا جاتا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ سیرت، تاریخ کا ایک حصہ ہے لیکن ایسا حصہ جو تاریخ سے بہت منفرد ہے۔ ڈاکٹر تقی الدین ندوی لکھتے ہیں: "آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ایک کامل سیرت ہے جو زندگی کے ہر شعبہ کو محیط ہے۔ یہ بے مثل حیاتِ مبارکہ ہے۔ دو عناصر اس میں وافر ہیں۔ پہلا یہ کہ اس حیاتِ مبارکہ کی تمام تر تفاصیل انسانی استطاعت کے مطابق ممکنہ دقت وصحت سے نقل کی گئی ہیں اور دوسرا یہ کہ صاحب سیرت ﷺ اپنی حیاتِ مبارکہ کے ہر گوشے میں صاحب کمال ہیں۔ یہ دونوں امور تاریخ انسانیت میں کہیں اس قدر نہیں پائے جاتے، صرف ہمارے رسول ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ہی پیدائش سے وقت وفات تک مکمل ہے۔ لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا مشاہدہ کیا اور تاریخ نے تمام تفاصیل بعد کے لوگوں کے لیے محفوظ کر لیں۔ گویا سیرتِ طیبہ کی رات بھی دن کی طرح واضح اور روشن ہے۔"

سیرت النبی ﷺ کے مصادر:

سیرت النبی ﷺ کے مصادر و مراجع کی تفصیلات اور تقسیمات پر ماضی میں کم کام ہوا ہے۔ متقدمین نے مصادر کو استعمال تو کیا مگر ان کی درجہ بندی دورِ حاضر کی فنی ترقیوں کا کمال ہے۔ عصرِ حاضر میں بعض سیرت نگاروں نے اپنی کتب سیر کے مقدمہ میں ان تفاصیل کو ذکر کیا اور کچھ نے اس موضوع پر مستقل تالیفات و تصنیفات تحریر کی ہیں۔ اول الذکر کی دو مثالیں پیش خدمت ہیں۔ ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری اپنی کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"تعتمد دراسة السيرة النبوية على مصادر متنوعة، منها الأصلية ومنها التكميلية، فمن المصادر الأصلية في دراسة السيرة النبوية القرآن الكريم والحديث الشريف وكتب الدلائل والشمائل وكتب السيرة المختصة والتواريخ العامة، أما المصادر التكميلية فهي لا تختص بالسيرة أو التاريخ، بل تتناول موضوعات أخرى لكنها تفيد في حقل دراسة السيرة، مثل كتب الأدب ودواوين الشعر وكتب الرجال والتراجم وكتب الجغرافية التاريخية وكتب الفقه وكتب الأنساب ومعاجم اللغة..." [السيرة النبوية الصحيحة، ص:۴۷]

"سیرت النبی ﷺ کی تحقیق کا انحصار مختلف مصادر پر ہے ان میں سے کچھ تو بنیادی ہیں اور کچھ تکمیلی، پس سیرت نبویہ کی تحقیق میں بنیادی مصادر میں سے قرآن کریم، حدیث شریف، کتب دلائل و شمائل، سیرت کی مختص اور عمومی تواریخ کی کتابیں ہیں، جہاں تک تکمیلی مصادر کا تعلق ہے وہ سیرت یا تاریخ سے مختص نہیں بلکہ وہ دوسرے موضوعات سے متعلق ہیں لیکن سیرت کی تحقیق کے لیے مفید ہیں مثلاً ادبی کتابیں، شاعری کے دیوان، رجال، سوانح، جغرافیہ، تاریخ، فقہ اور انساب کی کتابیں اور لغت کی معاجم۔۔۔"

ڈاکٹر مہدی رزق اللہ نے اپنی کتاب "السيرة النبوية في ضوء المصادر الاصلية" میں ۹ مختلف مصادر کی تفصیلات مصادر السیرۃ النبویۃ کے تحت دی ہیں۔ [السيرة النبوية في ضوء المصادر الاصلية، ص:۱۸-۴۲] ۔ ان تفصیلات کے آخر پر وہ لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وما دامت مادة السيرة النبوية الموجودة في المصادر المحترمة التي أشرنا اليها غزيرة جداً وصحيحة، فينبغي الاعتماد عليها، اذ لا توجد ضرورة للاعتماد على الروايات الضعيفة، مع وجود الروايات الصحيحة" [ایضاً جلد اول،ص:۴۲]

یہ بات بھی لائق توجہ ہے کہ جب سیرت نبوی کی معلومات صحیح اور معتبر کتابوں میں موجود ہیں تو یہی قابل اعتماد ہیں۔صحیح اور مستند روایات کی موجودگی میں ضعیف روایات سے اعتناء کا جواز نہیں۔

ثانی الذکر میں درج ذیل کتب کے اسماء ذکر کیے جا سکتے ہیں:

(i)مصادر السيرة النبوية بين المحدثين والمؤرخين: ڈاکٹر یاسر بن احمد نور

(ii)مصادر السيرة النبوية بين المحدثين والمؤرخين: ڈاکٹر عبدالرزاق ھرماس

(iii)مصادر السيرة النبوية وتقويمها: ڈاکٹر فاروق حمادہ

(iv)مصادر السيرة النبوية: ضیف اللہ بن یحییٰ الزہرانی

(v)مصادر تلقى السيرة النبوية والعناية بها عبر القرون الثلاثة الاولى: محمد انور محمد علی البکری

(vi)مصادر سیرت نبوی ﷺ ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

ان کتب کی روشنی میں سیرت کے درج ذیل مصادر سامنے آتے ہیں۔ان کو بعض نے بنیادی، تکمیلی/بنیادی،ثانوی/روایتی اور غیر روایتی میں تقسیم کیا ہے۔

(الف)بنیادی مآخذ:

(i) قرآن کریم　(ii) کتبِ حدیث (مع کتبِ دلائل،شمائل،خصائص،فضائل)

(iii) کتب سیرت (امہات)　(iv) کتب تاریخ (امہات)

(v) ادب عربی　(vi) سابقہ الہامی کتب

(ب)ثانوی مآخذ:

(i) کتب علوم القرآن　(ii) تفاسیر　(iii) شروح حدیث

(iv) کتب سیرت (متاخرین عربی)　(v) کتب سیرت (اُردو)　(vi) کتب سیرت (غیر مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(vii) کتب سیرت (مستشرقین) (viii) فقہ السیرۃ (ix) کتب جغرافیہ
(x) دواوین شعری (xi) کتب تصوف (xii) فہارس کتب
(xiii) لغات (xiv) مناظراتی ادب (xv) نعتیہ ادب
(xvi) حرمین کے سفرنامے (xvii) کتب فقہ وفتاویٰ (xviii) کتب عقائد

کتب سیرت کے درج بالا مصادر یا مزید مصادر کا انحصار اس بات پر ہے کہ سیرت نگار کے پیش نظر کون سے خاص امور ہیں جن کو وہ شرح وبسط سے بیان کرنا چاہتا ہے۔ اس اعتبار سے مصادر کی تفصیل اور ترتیب میں تبدیلی آتی جائے گی۔ یہاں صرف بنیادی مصادر کے حوالہ سے چند معروضات پیش خدمت ہیں:

(ا) قرآن کریم:

بقول مولانا ابوالکلام آزاد: ''اور دراصل قرآن اور حیات نبوت معناً ایک ہی ہیں۔ قرآن متن ہے اور سیرۃ اس کی تشریح۔ قرآن علم ہے اور سیرت اس کا عمل، قرآن صفحات وقراطیس ما بین الدفتین اور فی صدور الذین اوتو العلم میں ہے اور یہ ایک مجسم ومتمثل قرآن تھا جو یثرب کی سرزمین پر چلتا پھرتا نظر آتا تھا۔ کما قالت الصدیقة رضی الله تعالٰی عنها كان خلقه القرآن. [رسول رحمت، ص:١١]
قرآن اور صاحب قرآن کا یہی تعلق تھا کہ صحابہ نے چہرہ نبوی کو مصحف کا ورق قرار دیا: ''كَأَنَّ وجهه ورقة مصحف'' [صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اهل العلم والفضل احق بالامامة، رقم الحدیث:٦٨٠] کہا۔

قرآن واحد الہامی کتاب ہے کہ اس نے صاحب قرآن کی حیات کے اہم، نمایاں اور ضروری گوشوں کی رہنمائی فراہم کی ہے۔ حیات نبی، فضائل، شمائل، خصائص اور دیگر تمام موضوعات جو خاصہ سیرت ہیں ان کی اساس قرآن ہی ہے اور ہر سیرت نگار نے اس سے مکمل استفادہ کیا۔ بعض امور جن کو شاید انسان دیکھ اور محسوس نہ کر سکے، جیسے قلبی کیفیات، قرآن کریم نے سیرت کی ان اداؤں کو بھی محفوظ کر دیا۔ شیخ حاجی عبدالوہاب نے ایک تفسیر لکھی۔ بقول شیخ عبدالحق محدث دہلوی: ''اکثر قرآن بلکہ تمام آنرا ارجاع بنعت پیغمبر وذکر او کردہ ﷺ وبسیاری از دقائق عشق واسرار محبت در آنجا درج کردہ است۔'' [اخبار الاخیار، ص:٢١٥]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اس میں اکثر بلکہ تمام قرآن کی تفسیر نبی کریم ﷺ کی نعت و توصیف سے کی ہے اور اس میں بہت سے دقائق عشق اور اسرار محبت کو جمع کیا ہے۔''

ڈاکٹر عصام بن عبدالمحسن الحمیدان نے سیرت کو پانچ عناصر میں تقسیم کرکے آیات قرآنی کے پانچ چارٹ دیے ہیں۔ وہ نقل کیے جاتے ہیں مگر یہ نہ سمجھا جائے کہ سیرت سے متعلقہ محض یہی آیات ہیں۔

اول: سیرت ذاتیہ:

نام سورت	آیت / آیات قرآن	موضوع
آل عمران	۱۴۴	آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ
آل عمران	۱۶۴	آپ ﷺ کا خاندان
الأعراف	۱۵۷،۱۵۸	آپ ﷺ کا اُمی ہونا
یونس	۲	آپ ﷺ کی بشریت
النحل	۱۰۳	آپ ﷺ کی عربیت
الرعد	۳۷	آپ ﷺ کی عربیت
ابراهیم	۴	آپ ﷺ کی عربیت
الاسراء	۹۳	آپ ﷺ کی بشریت
الکهف	۱۱۰	آپ ﷺ کی بشریت
النور	۱۱۔۱۶،۲۲۔۲۶	واقعہ افک
الشعراء	۱۹۵	آپ ﷺ کی عربیت
الشعراء	۲۱۴	آپ ﷺ کا خاندان
العنکبوت	۴۸	آپ ﷺ کا اُمی ہونا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الأحزاب	۶، ۲۸_۳۴، ۳۷، ۳۸، ۵۰_۵۵، ۵۹	ازواج مطہرات
الأحزاب	۴۰	ختم نبوت
الأحزاب	۴۰	آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ
الأحزاب	۴	آپ ﷺ کا خاندان
یس	۶۹	آپ ﷺ شاعر نہیں
الزمر	۲۸	آپ ﷺ کی عربیت
الشوریٰ	۷	آپ ﷺ کی عربیت
الشوریٰ	۲۳	آپ ﷺ کا خاندان
محمد	۲	آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ
الفتح	۲۹	آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ
الصف	۶	آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ
الجمعة	۲	آپ ﷺ کا اُمی ہونا
التحريم	۱_۵	ازواج سے سلوک
الضحى	۶	آپ ﷺ کا یتیم ہونا
لهب	۱_۵	عدوِ نبی کو تہدید

دوم: نبوت ورسالت

البقرة	۱۱۸	قریش کا سوالِ معجزات
البقرة	۱۱۹	آپ ﷺ کی رسالت کا ثبوت
آل عمران	۸۱، ۱۶۴	آپ ﷺ کی رسالت کا ثبوت
النساء	۶۱	منافقین کی اذیت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

النساء	۷۹،۱۶۶،۱۷۰	آپ ﷺ کی رسالت کا ثبوت
المائده	۱۵،۱۹	آپ ﷺ کی رسالت کا ثبوت
المائده	۴۱	منافقین کی اذیت
الأنعام	۸،۳۷،۱۰۹،۱۱۱	قریش کا سوال معجزات
الأنعام	۲۵،۲۶،۳۳،۳۵،۵۷،۶۶،۱۴۸،۱۵۰	قریش کی تکذیب
الأنعام	۱۰۵	دوسروں سے سیکھنے کا الزام
الأعراف	۱۵۸	آپ ﷺ کی رسالت کا ثبوت
الأعراف	۲۰۳	قریش کا سوال معجزات
التوبة	۳۳	آپ ﷺ کی رسالت کا ثبوت
التوبة	۵۸،۶۱،۷۴	منافقین کی اذیت
یونس	۱۵،۳۹،۴۱	قریش کی تکذیب
یونس	۲۰	قریش کا سوال معجزات
هود	۱۲	قریش کا سوال معجزات
الرعد	۷،۲۷	قریش کا سوال معجزات
الرعد	۴۳	قریش کی تکذیب
الحجر	۷	قریش کا سوال معجزات
الحجر	۹۴	اعلانیہ دعوت
النحل	۱۰۳،۱۱۳	قریش کی تکذیب
الاسراء	۹۰_۹۳	قریش کا سوال معجزات
طه	۱۳۳	قریش کا سوال معجزات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الأنبياء	۲،۳،۵،۶	قریش کی تکذیب
الأنبياء	۵	قریش کا سوالِ معجزات
النور	۱۱	منافقین کی اذیت
الفرقان	۴	قریش کی تکذیب
الفرقان	۷،۸	قریش کا سوالِ معجزات
القصص	۴۸	قریش کی تکذیب
العنكبوت	۵۰	قریش کا سوالِ معجزات .
السجدة	۳	قریش کی تکذیب
سبا	۷،۸،۴۳،۵۳	قریش کی تکذیب
فاطر	۴،۴۲	قریش کی تکذیب
یٰس	۳	قریش کی تکذیب
یٰس	۷۶	قریش کی تکذیب
الصافات	۱۲،۳۶،۱۷۰	قریش کی تکذیب
ص	۴-۸،۶۸	قریش کی تکذیب
الزمر	۶۴	قریش کی تکذیب
فصّلت	۴،۵	قریش کی تکذیب
الشوریٰ	۱۳،۲۴	قریش کی تکذیب
الشوریٰ	۵۱	صور الوحي
الزخرف	۲۴،۳۰،۵۷،۵۸،۸۸	قریش کی تکذیب
الدخان	۱۴	قریش کی تکذیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الأحقاف	۷، ۸، ۱۰	قریش کی تکذیب
الأحقاف	۲۹-۳۲	جنوں کو دعوت
محمد	۲	آپ ﷺ کی رسالت کا ثبوت
الفتح	۲۸	آپ ﷺ کی رسالت کا ثبوت
الفتح	۲	قریش کی تکذیب
النجم	۵-۱۸	وحی
الطور	۳۰-۴۳	قریش کی تکذیب
القمر	۲،۳	قریش کی تکذیب
المزمّل	۵	وحی کی شدت
المدّثر	۵۳	تکذیب قریش
الجن	۱-۱۷	جنوں کو دعوت
المنافقون	۸	منافقین کی اذیت
القلم	۸	قریش کی تکذیب
المعارج	۳۶، ۳۷	قریش کی تکذیب
عبس	۵، ۲	قریش کی تکذیب
التکویر	۲۳	وحی
البینة	۱	قریش کا سوالِ معجزات

سوم: غزوات وسرایا:

البقرة	۲۱۷	سریۂ عبداللہ بن جحش
آل عمران	۱۲۱، ۱۲۲، ۱۴۰، ۱۴۳، ۱۵۲-۱۵۵، ۱۶۵، ۱۶۸	احد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آل عمران	۱۳،۱۲۳ـ۱۲۸	بدر
آل عمران	۱۷۲ـ۱۷۵	حمراء الأسد
المائدة	۲	حدیبیہ
المائدة	۷	بيعة العقبة
المائدة	۱۱	ذات الرقاع، بنونضیر
الأنفال	۱ـ۱۴،۳۶ـ۴۴،۴۷ـ۵۱،۶۷ـ۷۱	بدر
الأنفال	۳۰	ہجرت
التوبة	۱ـ۳	حجة الوداع
التوبة	۲۵ـ۲۷	حنین
التوبة	۴۰	ہجرت
التوبة	۴۱ـ۶۶،۸۱ـ۸۳،۹۰ـ۹۶،۱۱۷ـ۱۲۱	تبوک
الحج	۱۹	بدر
القصص	۸۵	ہجرت
الأحزاب	۹ـ۲۵	احزاب
الأحزاب	۲۶،۲۷	بنوقریظہ
محمد	۱۳	ہجرت
الفتح	۱ـ۲۳	صلح حدیبیہ
الفتح	۱۵	خیبر
الفتح	۲۴ـ۲۷	فتح مکہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

القمر	۴۵	بدر
الحشر	۲۔۶،۱۱۔۱۴	بنونضیر
الممتحنة	۱۔۹	فتح مکہ
الممتحنة	۱۰۔۱۲	ہجرت
المنافقون	۱۔۸	بنومصطلق
النصر	۱	فتح مکہ

چہارم: شمائل:

آل عمران	۱۵۳	آپ ﷺ کی ثابت قدمی
آل عمران	۱۵۹	آپ ﷺ کی رحمت
المائدة	۱۵	نور محمدی
التوبة	۶۱	آپ ﷺ کی رحمت
التوبة	۱۲۸	آپ ﷺ کی رحمت
الأنبياء	۱۰۷	آپ ﷺ کی رحمت
الأحزاب	۴۶	نور محمدی
الزمر	۳۳	آپ ﷺ کا صدق
القلم	۴	خلق عظیم
التكوير	۲۲	عقلہ

پنجم: خصائص:

البقرة	۱۴۴	قبلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آل عمران	۸۱	انبیاء سے میثاق
آل عمران	۱۱۰	آپ ﷺ کی امت کا خیر الامم ہونا
آل عمران	۱۴۴	ختم رسالت
آل عمران	۱۵۱	رعب سے مدد
المائدة	۴۸	سابقہ کتب کی تصدیق
الأنعام	۱۶۳،۱۴	آپ ﷺ کا اول مسلم ہونا
الأنعام	۹۰	رسالت کا عموم
الأعراف	۱۵۷	تورات اور انجیل میں ذکر
الأعراف	۱۵۸	رسالت کا عموم
الأنفال	۱۲	رعب سے مدد
الأنفال	۳۳	آپ کی وجہ سے عذاب نہ ہونا
الأنفال	۶۹	مال غنیمت کا حلال ہونا
التوبة	۳۳	رسالت کا عموم
یونس	۱۰۸	رسالت کا عموم
الحجر	۹	دین اور قرآن کی محفوظیت
الحجر	۸۷	سبع مثانی اور قرآن
الاسراء	۱،۶۰	معراج
الاسراء	۷۹	مقام محمود
الاسراء	۷۹	تہجد کا واجب ہونا
الأنبياء	۱۰۷	رسالت کا عموم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الحج	۴۹	رسالت کا عموم
الفرقان	۱	رسالت کا عموم
الأحزاب	۶	امہات المومنین
الأحزاب	۴۰	ختم نبوت
الأحزاب	۵۰	نکاح کی اجازت
الأحزاب	۵۳	کاشانۂ نبوی میں داخلہ کے آداب
الأحزاب	۵۶	صلوٰۃ وسلام
سبأ	۲۸	رسالت کا عموم
الزمر	۱۲	آپ کا اول المسلمین ہونا
الزمر	۴۱	رسالت کا عموم
الفتح	۲	ذنوب کی مغفرت
الفتح	۲۸	رسالت کا عموم
الفتح	۲۹	تورات اور انجیل میں ذکر
الحجرات	۲	آپ سے گفتگو میں جہر کی ممنوعیت
النجم	۱۳۔۱۸	معراج
المجادلة	۱۲،۱۳	آپ سے ہم کلامی کے لیے صدقہ
القلم	۵۲	رسالت کا عموم
المزمّل	۲	تہجد کا واجب ہونا
الانسان	۲۶	تہجد کا واجب ہونا
التكوير	۲۷	رسالت کا عموم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البلد	۲	مکہ میں قتال
الانشراح	۴	رفعت ذکر رسول
الکوثر	۱	کوثر کا عطا کرنا

[السيرة النبوية من خلال اهم كتب التفسير، ص:۱۲۔۲۲]

اس فہرست کی روشنی میں مزید آیات تلاش کی جا سکتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے ''تفسیر ضیاء القرآن'' کی ہر جلد کے ساتھ شائع ہونے والی فہرست اور دیگر تفاسیر کی فہارس مفید ثابت ہوں گی۔ قرآن کریم سیرت نگاروں کا اولین مصدر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جدید سیرت نگاری میں ایک نئے رجحان کا اضافہ ہوا۔ عصر حاضر میں بعض سیرت نگاروں نے فقط قرآن کریم کی روشنی میں سیرت کے مباحث ذکر کیے ہیں۔

امام بخاری کی الجامع الصحیح پر نظر ڈالیں تو سیرت کے ابواب میں ان کا اسلوب یہی ہے کہ روایات یا اقوال درج کرنے سے پہلے وہ قرآن کریم کی آیت لکھتے ہیں۔ اس سے سیرت نگاری کے اس قدیم اسلوب کا اظہار ہوتا ہے کہ مصدر اول قرآن ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

(i) باب قصة غزوة بدر. وقول الله تعالى: ''وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ. بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ. وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ.'' [آل عمران:۱۲۳۔۱۲۷]

(ii) باب غزوة احد. وقول الله عزوجل: ''وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ.'' [آل عمران:۱۲۱]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(iii) وقولہ جل ذکرہ: "وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ. وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ. أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ. وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ." [آل عمران:۱۳۹-۱۴۳]

(iv) وقولہ: "وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ ۚ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ." [آل عمران:۱۵۲]

(iv) وقولہ تعالٰی: "وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا" [آل عمران:۱۶۹]

صرف قرآن کریم کو بنیاد بنا کر لکھی جانے والی چند عربی اور اردو کتب سیرت درج ذیل ہیں:

(i) شخصية الرسول فی القرآن الکریم: محمد علی الهاشمی

(ii) سيرة الرسول: صور مقتبسة من القرآن الكريم: محمد عزة دروزة

(iii) سيرة الحبيب الشفيع من الكتاب العزيز الرفيع: عبدالشکور فاروقی

(iv) السيرة المحمدية فی ظلال القرآن الکریم: احمد حسن الباقوری

(v) السيرة النبوية فی القرآن الکریم: محمد علی الحرکان

(vi) دلالة القرآن المبين على ان النبی ﷺ افضل العالمين: عبداللہ بن صدیق الغماری

(vii) شان حبیب الرحمن من آیات القرآن: مفتی احمد یار خاں نعیمی

(viiii) مقام محمد ﷺ قرآن کے آئینے میں: ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ix) حیات رسول اُمّی: خالد مسعود

(x) قرآن مجید بحیثیت مآخذ سیرت: مولانا محمد عمر اسلم اصلاحی

ان کتب کے حوالہ سے یہ احتیاط ملحوظ خاطر رہے کہ بعض منکرین حدیث نے انکار حدیث کی دلیل کے طور پر بھی یہ اسلوب اختیار کیا ہے، اس لیے اس اسلوب پر لکھی گئی کتب کے حوالہ سے اس پہلو کو ضرور ذہن میں رکھنا چاہیے۔

قرآنی سیرت نگاری کے امتیازات وخصائص کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر ھرماس نے لکھا:

(الف) الصحة.

صحت۔

(ب) عموم لفظه و خطابه.

الفاظ اور خطاب کا عمومی آہنگ۔

(ج) النفاذ الی شخصیات السیرة ووصف سرائرها.

شخصیاتِ سیرت اور ان کے رموز کا بیان۔

(د) مواکبة الاحداث طیلة مراحل السیرة.

سیرت کے تمام مراحل تک کے واقعات کا تسلسل۔

(ہ) الوصف الدقیق للأحداث.

واقعاتِ سیرت کا باریک بینی سے بیان۔

(و) تفصیل الاحداث والالمام بالواقعة من جمیع الجوانب.

واقعاتِ سیرت کی تفصیل اور کسی واقعہ کے تمام پہلوؤں کا احاطہ۔

(ز) الایجاز لحکمة ارادها اللّٰه سبحانه.

اللہ تعالیٰ کی مرادی حکمت کا مختصر اور جامع بیان۔

(ح) الترکیز علی مشاهد الاعتبار من احداث السیرة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وقائع سیرت میں عمق نظری کے مظاہر پر ارتکاز۔

(ط) التنبیه الی عنایة الله تعالٰی برسوله الکریم.

اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کریم ﷺ پر لطف وعنایت پر متوجہ کرنا۔

[مصادر السیرۃ النبویة بین المحدثین والمؤرخین، ص: ۳۷-۴۵]

(ii) کتب حدیث:

احادیث کی حفاظت، جمع آوری، تدوین اور تبویب، اس امت کا وہ کارنامہ ہے جس میں کوئی اُمت بھی شریک وسہیم نہیں۔ احادیث کے اس ذخیرہ میں حیات نبوی کے کئی گوشے اور باب سمٹے ہوئے ہیں۔ بقول امام ابن تیمیہ:

''وقد یدخل فی الاحادیث بعض اخبارہ قبل النبوۃ، وبعض سیرته قبل النبوۃ، مثل تحنثه فی غار حراء، ومثل: حسن سیرته... [اس کے بعد حضرت خدیجہ کے پہلی وحی کے بعد کے الفاظ اور آپ کے صدق وامانت کا تذکرہ] وامثال ذلك، مما یستدل به علی احواله التی تنفع فی المعرفة بنبوته وصدقه، فهذه الامور ینتفع بها فی دلائل النبوۃ کثیرا، ولهذا یذکر مثل ذلك فی کتب سیرته، کما یذکر فیها نسبه واقاربه وغیر ذلك، بما یعلم احواله، وهذا ایضاً قد یدخل فیما یسمی الحدیث.''

[مجموع فتاویٰ ابن تیمیه، جلد۱۸، ص:۱۰]

''احادیث میں آپ ﷺ کی اعلان نبوت سے قبل کی خبر میں واقعات اور سیرت کے پہلو بھی موجود ہیں۔ مثلاً غارِ حرا میں مصروفِ عبادت رہنا، حسنِ سیرت واخلاق وغیرہ۔۔۔ اور ان جیسے دیگر امور جن سے آپ کے ان احوال کا پتا چلتا ہے جو آپ کی نبوت اور صداقت کو پہچاننے میں مفید ہیں۔ ایسے امور سے آپ کی نبوت کے دلائل میں بہت استفادہ ہوا۔ اسی لیے ان جیسے امور آپ کی سیرت کی کتب میں بیان کیے جاتے ہیں مثلاً آپ کا نسب شریف، رشتے دار وغیرہ جن سے آپ کے احوال معلوم ہوئے، حدیث میں یہ امور بھی داخل ہیں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

احادیث میں سیرت کا اتنا بڑا ذخیرہ ہے کہ بعض نے کہا کہ: ''اصل سیرت تو پوری حدیث ہے۔'' [سیرت المصطفیٰ، ص: ۳۰]۔ حدیث کی مختلف کتب میں سیرت سے متعلقہ مختلف عنوانات کے تحت جو احادیث درج ہیں فقط وہی سیرت نگاری کا مصدر نہیں بقیہ ذخیرہ احادیث جو احکامات وغیرہ سے متعلق ہیں میں بھی سیرت سے متعلقہ مباحث مل سکتے ہیں، کیوں کہ کتب احادیث کی تقسیم سیرت سے مختلف ہے۔ اس حوالہ سے کتب حدیث کی درج ذیل اقسام سے مدد لی جاسکتی ہے۔

(i) کتب تسعۃ (مع معاجم/المصنفات/المستدرکات/اجزاء/احادیث قدسیہ۔۔۔)

(ii) کتب دلائل (iii) کتب خصائص (iv) کتب شمائل

علامہ شبلی کا یہ کہنا کلی طور پر درست نہیں۔ ''سیرت پر جو کتابیں لکھی گئیں وہ زیادہ تر اس قسم کی کتابوں (طبرانی، بیہقی، ابونعیم وغیرہ) سے ماخوذ ہیں۔'' اس سے پہلے لکھا ''۔۔۔لیکن صحیح بخاری اور صحیح مسلم بلکہ صحاح ستہ کی کسی کتاب میں اس کا پتہ نہیں۔'' [سیرت النبی ﷺ، جلد اول، ص: ۶۲] علامہ شبلی نے خود ''الفاروق'' میں واقعہ قرطاس کو ماننے سے انکار کردیا۔ [الفاروق، ص: ۷۵۔۷۸]

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ واقعات کا قبول وعدم قبول روایت اور درایت دونوں کی بنیاد پر ہے نہ کہ صرف کسی کتاب میں نقل ہونا۔

یہ حقیقت ہے کہ تمام احادیث ایک درجہ کی نہیں، مگر سیرت نگاری کے لیے کس درجہ کی روایات ضروری ہیں؟ کیا بخاری اور مسلم کے علاوہ کسی اور کتاب میں روایات صحیحہ کا وجود نہیں؟ بطور مثال صرف، دلائل النبوۃ امام بیہقی (م: ۴۵۸ھ) میں مندرج روایات کی تعداد ۲۹۹۳ ہے۔ سید ابراہیم کی تحقیق سے شائع ہونے والے ایڈیشن میں ۱۴۵۴ ایسی روایات ہیں جن پر اسنادہ صحیح/ صحیح/ حسن/ حسن لغیرہ/ جید کا حکم لگایا گیا ہے اور کتنی ہی روایات سیرت پر کوئی حکم نہیں لگایا۔ موضوع کا حکم ۳۰ سے بھی کم پر لگایا ہے۔ تو کیا اس کتاب کو سیرت نگاری کے ماخذ کے طور چھوڑنا مناسب ہے؟ اسی طرح واقعات کی ترتیب اور خلا کو پُر کرنے کے لیے اگر عام ضعیف روایت سے بھی استفادہ کرلیا جائے تو اس سے نفس مضمون کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

احادیث صحیحہ کو بنیاد بنا کر سیرت نگاری کے رجحان میں جو ادب سیرت سامنے آیا ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

(i) الصادق الامین: ڈاکٹر محمد لقمان السّلفی

(ii) السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ: ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری

(iii) الصحیح من احادیث السیرۃ النبویۃ: ڈاکٹر محمد صویانی

(iv) السیرۃ النبویۃ کما جاء ت فی الاحادیث الصحیحۃ: ڈاکٹر محمد صویانی

(v) صحیح السیرۃ النبویۃ: محمد ناصر الدین البانی

(vi) الجامع الصحیح للسیرۃ النبویۃ: سعد المرصفی

(vii) صحیح السیرۃ النبویۃ: ابراہیم العلی

(viii) صحیح السیرۃ النبویۃ المسماۃ السیرۃ الذھبیۃ: محمد بن رزق الطرہونی

(ix) صحیح تاریخ اسلام والمسلمین: مسعود احمد

مسند احمد کی تمام روایات سے انتخاب کر کے مولانا محمد ابراہیم فیضی نے ۷۲۸ صفحات کی کتاب مرتب کی جو دار العلم والتحقیق کراچی سے شائع ہوئی۔ اسی طرح علامہ عبدالرسول ارشد کی کتاب ”شان حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثنا صحاح ستہ کی روشنی میں“ مرتب کی گئی ہے۔ مستدرک حاکم سے روایات کا انتخاب کر کے فاروق علی نے پی ایچ ڈی کا مقالہ ڈاکٹر عمر حیات زید مجدہ (ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات جی سی یونیورسٹی فیصل آباد) کی نگرانی میں تحریر کیا۔

احادیث بطور مصدر کتب سیرت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ علماء نے کتب سیرت کی احادیث کی تخریج کے حوالہ سے بھی تحقیقی کام کیا، جیسے:

(i) تخریج احادیث الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی للقاضی عیاض: ابن قطلوبغا

(ii) مناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفا فی تعریف حقوق المصطفٰی: جلال الدین سیوطی

(iii) کتب سیرت (امہات):

یہاں صرف چند کتب کے اسماء ذکر کیے جاتے ہیں جن کو امہات کتب سیرت میں شمار کیا جا سکتا ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(i)	كتاب المبتداء والمبعث والمغازى	محمد بن اسحاق بن یسار (م:۱۵۰ھ)
(ii)	كتاب المغازى:	محمد بن عمر واقدی (۲۰۷ھ)
(iii)	السيرة النبوية:	عبدالملک ابن ہشام (م:۲۱۸ھ)
(iv)	الطبقات الكبرىٰ:	ابن سعد (م:۲۳۰ھ)
(v)	جوامع السيرة:	ابن حزم (۴۵۶ھ)
(vi)	الدرر فى اختصار المغازى والسير:	امام ابن عبدالبر قرطبی (م:۴۶۳ھ)
(vii)	الشفاء بتعريف حقوق المصطفى:	قاضی عیاض (م:۵۴۴ھ)

یہ صرف چند اہم اور بنیادی کتب کے اسماء ہیں۔ ان کے اسالیب/اہمیت/منہج وغیرہ کا ذکر طوالت کے خوف سے چھوڑ رہا ہوں۔ ان کی تفصیلات ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کی کتاب مصادر سیرت نبوی میں دیکھی جا سکتی ہے۔

(iv) کتب تاریخ (امہات):

مؤرخین اپنے زمانے تک کے احوال و واقعات کو تاریخی ترتیب سے بیان کرتے ہیں۔ تاریخ انسانی کا اہم ترین، خوشگوار ترین اور عظیم ترین واقعہ آمد رسول ﷺ ہے۔ مؤرخین نے اپنے اسلوب سے اس دور کا ذکر کیا ہے۔ یہاں چار قسم کی کتب کو تاریخ میں شمار کر کے ذکر کیا جائے گا۔

☆ عام کتب تاریخ
☆ کتب انساب
☆ کتب تراجم و فضائل صحابہ
☆ تاریخ الحرمین

☆ عام کتب تاریخ:

(i)	التاريخ:	علامہ خلیفہ بن خیاط (م:۲۴۰ھ)
(ii)	المعارف:	ابن قتیبہ (م:۲۷۶ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(iii) فتوح البلدان: احمد بن یحییٰ البلاذری (م:۲۷۹ھ)

(iv) مروج الذھب: علامہ مسعودی (م:۲۸۰ھ)

(v) تاریخ یعقوبی: احمد بن جعفر (م:۲۹۲ھ)

(vi) التاریخ: ابن ابی الازھر (م:۳۰۸ھ)

[حافظ مغلطائی نے ''الاشارۃ الٰی سیرۃ سیدنا محمد المصطفٰی'' میں اس سے استفادہ کیا۔]

(vii) تاریخ الامم والرسل والملوک: ابوجعفر محمد بن جریر الطبری (م:۳۱۰ھ)

[اس کا سیرت والا حصہ علیحدہ سے ۱۹۹۴ء میں قاہرہ سے جمال بدوان کی تحقیق سے ایک جلد میں شائع ہوا۔]

(viii) البدء والتاریخ: ابن طاہر المقدسی (م:۳۵۵ھ)

(ix) تاریخ القضاعی: محمد بن سلامۃ بن جعفر (م:۴۵۴ھ)

(x) تاریخ دمشق: ابن عساکر (م:۵۷۱ھ)

کتبِ تاریخ سے استفادہ کرتے ہوئے مؤلف کی مذہبی اور سیاسی وابستگی کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہیے۔علاوہ ازیں اسلوب کو بھی بغور دیکھ لینا چاہیے۔

☆ کتبِ انساب:

اس علم کے ذریعہ رشتوں کی پہچان ہوتی ہے۔اس علم کا تعارف کرواتے ہوئے نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا کہ اس سے لوگوں کے انساب معلوم کیے جاتے ہیں۔اس کے قواعد معلوم ہوتے ہیں۔ اس علم کا مقصد کسی کے نسب میں غلطی سے بچنا ہے۔یہ نفع بخش اور قدر وشان والا علم ہے۔قرآن کریم کی آیت ''وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا'' [الحجرات:۱۳] (اور باہمی پہچان اور تعارف کی خاطر تمہارے خاندان اور قبیلے بنا دیے۔) میں اس علم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔اور حدیث ''تعلموا انسابکم تصلوا ارحامکم'' (انساب کا علم حاصل کرو تا کہ صلح رحمی کرو۔) میں اس کی رغبت دلائی گئی ہے۔[ابجد العلوم،جلد اول،ص:۳۰۲]

عرب میں اس علم کا رواج تھا۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عقیل بن ابی طالب رضی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہ کا شمار ممتاز ماہرین انساب میں ہوتا تھا۔ عرب کے مختلف قبائل کی پہچان، اجداد رسول ﷺ کے تعارف، خانوادۂ رسول ﷺ کا علم، قبائل صحابہ کی معرفت، اسی علم سے حاصل ہوگی۔ چند معروف کتب درج ذیل ہیں:

(i) حذف من نسب قریش: مؤرج بن عمرو بن الحارث (م:۱۹۵ھ)

(ii) جمهرة الانساب: ہشام بن محمد ابن السائب الکلبی (م:۲۰۴ھ)

(iii) کتاب نسب قریش: عبداللہ بن المصعب الزبیری (م:۲۳۶ھ)

(iv) کتاب المنمق فی اخبار قریش: محمد بن حبیب البغدادی (م:۲۴۵ھ)

(v) انساب الاشراف: احمد بن یحییٰ بلاذری (م:۲۷۹ھ)

(vi) جمهرة انساب العرب: ابومحمد علی بن احمد (م:۴۵۶ھ)

(vii) کتاب الانساب: عبدالکریم بن محمد بن منصور السمعانی (م:۵۶۲ھ)

(viii) اللباب فی تهذیب الانساب: ابن الاثیر الجزری (م:۶۳۰ھ)

کتب انساب، سیرت نگاری میں اہم حیثیت رکھتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کی خاندانی تاریخ، رشتوں کی تفاصیل، کا واحد ذریعہ یہ کتب ہیں۔ مؤرخین اور سیرت نگاروں نے یہ نسبی معلومات کتب انساب ہی سے نقل کی ہیں۔

☆ کتب تراجم وفضائل صحابہ:

اصحاب النبی ﷺ کے احوال اور فضائل کے ضمن میں سیرت کا وسیع ذخیرہ موجود ہے۔ صحابی کے قبول اسلام کا واقعہ، نام کی تبدیلی، کسی ذمہ داری کا تفویض کیا جانا، کسی موقعہ پر صحابی سے اظہار شفقت کا اسلوب، کسی سے ناراضی کا انداز، کسی کے گھریلو تنازع کا حل، کسی کی شادی میں شرکت یا شادی کا اہتمام، جنازہ پڑھانا۔۔۔ وغیرہ۔ حیات صحابہ کے صدہا لمحات میں جوزات رسالت مآب ﷺ سے منسلک ہیں ان سب کو کتب تراجم اور فضائل صحابہ سے اکٹھا کیا جائے تو سیرت کی ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے۔ ایسی چند کتب درج ذیل ہیں:

(i) معرفة من نزل من الصحابة سائر البلدان: علی بن المدینی (م:۲۳۴ھ)

(ii) فضائل الصحابة: امام احمد بن حنبل (م:۲۴۱ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(iii) معرفة الصحابة: ابو محمد عبداللہ بن محمد (م:۲۹۳ھ)

(iv) معجم الصحابة: قاضی ابوالحسین عبدالباقی بن قانع (م:۳۵۱ھ)

(v) فضائل الصحابة: ابونعیم الاصبہانی (م:۴۳۰ھ)

(vi) الاستیعاب فی معرفة الاصحاب: ابن عبدالبر (م:۴۶۳ھ)

(vii) اسد الغابة فی معرفة الصحابة: ابن الاثیر (م:۵۵۵ھ) [اس کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ کتاب کا آغاز حصول برکت کے لیے آپ ﷺ کے اسم شریف سے کیا جا رہا ہے۔] [جلد اول، ص:۲۰]

(viii) الاصابة فی تمییز الصحابة: ابن حجر العسقلانی (م:۸۵۲ھ)

☆ تاریخ الحرمین:

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی تاریخ پر لکھی گئی کتب کا سیرت النبی ﷺ سے گہرا تعلق ہے۔ واقعہ فیل سے پہلے آپ ﷺ کی ولادت مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ زندگی کے ۵۲ سال یہیں گذارے، آپ ﷺ کے خاندان کو کعبہ کی نسبت کے حوالہ سے شرف حاصل تھا، قبل از بعثت تعمیر کعبہ میں حصہ لیا، سماجی اور معاشی سرگرمیوں میں فعال کردار ادا کیا۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ مقامات سفر کا تعلق بھی اسی خطہ سے ہے۔ آپ ﷺ کے ننھیال شہر مدینہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اوس وخزرج آپ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے یہاں کی ایک تاریخ تھے، گویا تاریخی طور پر اس خطے سے آپ ﷺ کا تعلق رہا اس لیے ان شہروں کے احوال پر لکھی گئی کتب سے سیرت نگاری میں بنیادی مصادر کے طور پر استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ چند نام درج ذیل ہیں:

(i) اخبار المدینة: محمد بن الحسن ابن زبالة (م:۱۹۹ھ)

(ii) الاوس والخزرج: ابوعبیدہ معمر بن المثنی (م:۲۱۰ھ)

(iii) المنتقی فی اخبار ام القریٰ: محمد بن اسحاق الفاکھی (م:۲۲۷ھ)

(iv) اخبار مکه شرفها الله تعالی وما جاء فيها من الآثار: محمد بن عبداللہ بن احمد ازرقی (م:۲۲۳ھ)

(v) فضائل مکه: مفضل بن محمد الجندی (م:۳۰۸ھ)

(vi) اخبار مکه والمدینة وفضلهما: رزین بن معاویہ (م:۵۳۵ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(vii) نزهة الوری فی اخبار ام القریٰ: ابن نجار (م:٦٤٣ھ)

(viii) الدر الثمینة فی اخبار المدینة: محمد بن محمود ابن النجار (م:٦٤٣ھ)

ان کتب سے استفادہ کرتے ہوئے اس بات کو ضرور ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ اماکن کے اسماء اور ان کی جغرافیائی حیثیت اس وقت کیا تھی اور اب کیا ہے تا کہ غلطیوں سے بچا جا سکے۔

(v) ادب عربی:

(الف) جاہلی ادب:

دور جاہلیت کی شاعری سے قبائلی روایات عرب کے سماجی رویے، ثقافتی سرگرمیوں، فکری زاویوں اور معاشی سرگرمیوں کا پتا چلتا ہے۔ اس شاعری کے اہم مصادر درج ذیل ہیں:

(i) انفرادی دواوین (ii) قبائلی دواوین (iii) معلقات

(iv) المفضلیات (v) الاصمعیات (vi) دیوان الحماسہ

[عربی ادب قبل از اسلام، ص:٢٩٠ و مابعد۔۔۔]

یہاں ڈاکٹر خورشید رضوی کی کتاب سے چند اقتباسات نقل کیے جاتے ہیں جن سے اندازہ ہوگا کہ ان اشعار سے کس قسم کی معلومات جمع کی جا سکتی ہیں۔ لبید کے بارہ میں لکھتے ہیں:

”لبید کے کلام میں فکری، علمی اور تاریخی نوعیت کا مواد بھی ملتا ہے۔ مثال کے طور پر مقامات کی جغرافیائی تحدید کا ذکر ہوا۔ دیوان لبید کے مرتب یوسف ضیاء الدین الخالدی نے یہاں تک کہا ہے کہ لبید کے بعض قصائد کی مدد سے مرکزی بلادِ عرب سے لے کر ساحل خلیج فارس تک سفر کے لیے اچھا خاصا رہنما نقشہ مرتب کیا جا سکتا ہے۔“

”اسی طرح لبید کے صرف ایک لامیہ قصیدے میں لبد، لقمان، آل محرق، تبع، ہرقل، ابرسہ، الحارث الحراب، مرقش اور مہلہل کا تذکرہ عربوں کی قدیم روایات و اشخاص کے بارے میں ادبی حوالہ مہیا کرتا ہے۔“ [عربی ادب قبل از اسلام، ص:٥١٣]

عمرو بن کلثوم کے بارہ میں لکھتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''عمرو کے معلقے میں تاریخی و ثقافتی مواد بھی ملتا ہے۔ خزازی اور اراطی کی لڑائیوں کا حوالہ گذر چکا ہے۔ عورتوں کے جنگ میں ساتھ جانے کا دستور بھی مذکور ہوا۔ جہاں وہ گھوڑوں کو کھلانے پلانے کا کام سنبھالتی تھیں اور مردوں کو جوش دلا کر آمادہ جنگ رکھتی تھیں۔ اسی طرح نیزے سیدھے کرنے کے لیے شکنجے اور کپڑے رنگنے کے لیے گل ارغوان کے استعمال نیز بچوں کے مختلف کھیلوں مثلاً گیند، یا گلی ڈنڈا یا کپڑے کے بنے ہوئے کوڑوں کا پتا بھی چلتا ہے۔ اس نوع کے اشارات معلقے کے علاوہ بھی عمرو بن کلثوم کے کلام میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً وہ اشعار نقل ہو چکے ہیں جن میں سنار کے دھونکنی دھونکنے اور زیورات ڈھالنے کا ذکر ملتا ہے۔'' [عربی ادب قبل از اسلام، ص:۵۴۹]

حارث کے بارہ میں لکھا:

''دیوان میں بعض معاملات، واقعات یا اشخاص کی طرف جو اشارے ملتے ہیں، گو فوری طور پر قابل فہم نہ ہوں، جاہلی معاشرت کی امکانی تحقیق کے لیے قابل قدر مواد کے حامل ہیں۔''

[عربی ادب قبل از اسلام، ص:۶۲۵]

(ب) صدرِ اسلام کا ادب:

صدرِ اسلام میں شاعر صحابہ نے نبی کریم ﷺ کی مدح و توصیف میں جو کہا وہ بھی بنیادی مصادر میں شمار ہوتا ہے۔ کتبِ سیر، تاریخ اور تفسیر میں ان شعراء کے کلام کے نمونے نقل کیے گئے ہیں۔ مگر ان شعراء کے مجموعی دیوان کو دیکھا جائے تو سیرت پر براہِ راست صحابہ کی شعری روایات کا اچھا مجموعہ تیار ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر ابو سفیان اصلاحی کے بقول:

''آپ ﷺ کے ایام طفولیت کے جاننے کا ایک صحت مند راستہ یہی شاعری ہے۔ اسی میں آپ کے خاندان، آپ کے آباؤ اجداد اور ان کے کارناموں نیز مفاخر لٹریچر کی داستان بیان کی گئی ہے۔''

[سیرت پاک۔ مسائل و مباحث، ص:۳۷۴]

چند شعراء اور ان کے دیوان درج ذیل ہیں جن کے کلام سے مواد جمع کیا جا سکتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(i) دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ:

حضرت حسان (م:۵۴ھ) کی شاعری پر ابوعبیدہ کا یہ تبصرہ، سیرت میں ان کے اشعار کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

"کان شاعر الانصار فی الجاهلیة وشاعر النبی فی ایام النبوة وشاعر الیمن کلها فی الاسلام"۔

"حضرت حسان بن ثابت زمانہ جاہلیت میں انصار کے شاعر تھے۔ دورِ نبوت میں نبی پاک ﷺ کے شاعر تھے اور زمانہ اسلام میں پورے یمن کے شاعر تھے۔" [الاستیعاب، جلد۲، ص:۱۹۵]

آپ کو شاعر رسول ﷺ کا خطاب بھی ملا۔ [الاستیعاب، جلد۲، ص:۱۹۳]

آپ کی شاعری کے بنیادی موضوعات مدح رسول ﷺ، مرثیہ، مدح صحابہ اور دفاع اسلام ہیں۔

(ii) دیوان عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ:

حضرت عبداللہ بن رواحہ (م:۸ھ) کی شاعری میں ہجو، مرثیہ اور رجزیہ اشعار پائے جاتے ہیں۔

(iii) دیوان کعب بن مالک رضی اللہ عنہ:

حضرت کعب بن مالک (م:۵۰ھ) کی شاعری میں کفار کے اعتراضات کے جواب، رزمیہ انداز کے علاوہ حماسہ کا عنصر ملتا ہے۔

اس کے علاوہ دیگر شعراء کے دواوین میں سیرت / متعلقاتِ سیرت کے حوالہ سے مواد مل جاتا ہے۔ جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد میں صدف صابر نے راقم اور ڈاکٹر عمرانہ شہزادی کی نگرانی میں "عہد نبوی اور خلفائے راشدین کی شاعری میں مباحث سیرت" کے عنوان سے ایم فل کا مقالہ تحریر کیا۔ ڈاکٹر حافظ محمد سجاد کی نگرانی میں "صحابہ کا نعتیہ کلام بطور مآخذ سیرت" کے عنوان سے حافظ نثار مصطفیٰ نے ایم فل کا مقالہ لکھا۔ جبکہ انہیں کی نگرانی میں محمد افضل نے "عہد نبوی کی نعتیہ شاعری میں نقوش سیرت" کے عنوان سے پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا۔ الدکتور محمد احمد دریقہ نے "معجم الاعلام شعراء المدح النبوی" میں ان ۴۵۴ عرب شعراء کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے مدحت پیغمبر سے فیض اٹھایا ہے۔ ان شعراء میں خاندان نبوت کے بہت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اکابر کے صرف وہ شعری نمونے دیے گئے ہیں جو آپ ﷺ کی مدحت و توصیف میں کہے گئے ہیں۔

اسی طرح ڈکتور محمد التونجی نے ''شاعرات فی عصر النبوۃ'' میں آپ ﷺ کے عہد مبارک کی ۲۱۱ شاعرات کا ذکر کیا جن میں آپ ﷺ کے خاندان کی بعض قریبی خواتین نے بھی شاعری کی اور آپ ﷺ کی محبت و عقیدت میں شعر کہے۔ [مرقع سیرت، ص: ۲۸۸] اس نقطۂ نظر سے لکھی گئی کتاب ''منح المدح او الشعراء الصحابة من مدح الرسول او رثاہ'' از ابو سید الناس فتح الدین محمد بن محمد الاندلسی (م: ۷۳۴ھ) بھی اہم ہے۔

(vi) سابقہ الہامی کتب:

انبیاء سابقین پر نازل ہونے والی کتب میں نبی کریم ﷺ کی ذات وصفات سے متعلقہ مواد موجود تھا۔ تحریف کتب اور تعبیرات کے الجھاؤ سے سیرت نبوی پر اس مواد کو ختم کرنے کی سعی مذمومہ ہوئی۔ چونکہ قرآن سابقہ کتب کا مھیمن ہے اس لیے قرآن کریم کے یہ اشارے ان کتب پر اہل سیر کے غور و فکر کے لیے بڑے اہم ہیں۔ سورۃ الاعراف میں ہے:

''اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ'' [الاعراف: ۱۵۷]

(یہ وہ ہیں) جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی اُمی ہے جس (کے ذکر) کو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس تورات اور انجیل میں۔)

اس کی تشریح میں مولانا نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں:

''کتب الٰہیہ حضور سید عالم کی نعت وصفت سے بھری ہوئی تھیں۔ اہل کتاب ہر قرن میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے اور ان کی یہ بڑی کوشش اس پر مسلط رہی کہ حضور ﷺ کا ذکر اپنی کتابوں میں نام کو نہ چھوڑیں توریت، انجیل وغیرہ ان کے ہاتھ میں تھیں اس لیے انہیں اس میں کچھ دشواری نہ تھی۔ لیکن ہزاروں تبدیلیاں کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانے کی بائبل میں حضور ﷺ کی بشارت کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ ہی گیا۔'' [خزائن العرفان، جلد ۲، ص: ۳۲۱]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ کہنا:

''وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ'' [الصف:٦]

(اور یاد کرو جب عیسیٰ فرزند مریم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی اور مژدہ دینے والا ہوں ایک رسول کا جو میرے بعد تشریف لائے گا اس کا نام (نامی) احمد ہوگا۔)

محمد صادق فخر الاسلام جو مسیحیت سے مسلمان ہوا، نے اپنی کتاب ''انیس الاعلام'' میں اپنے مسلمان ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میرے مسیحی استاد نے اس شرط پر کہ میں کسی کو نہ بتاؤں دو کتابیں مجھے دکھائیں جو رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے کی لکھی ہوئی تھیں ان دونوں کتابوں میں فارقلیط کا ترجمہ احمد اور محمد سے کیا ہوا تھا۔ [قاموس القرآن، جلد اول، ص:١٧٧]

نہ صرف رسول اللہ ﷺ بلکہ آپ کے اصحاب کا تذکرہ بھی ان کتب میں تھا۔ سورۃ الفتح کی آیت کے حصہ ''ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ...'' [الفتح:٢٩] (صحابہ کی یہ صفت تورات میں ہے اور انجیل میں اُن کی صفت۔۔۔) کی وضاحت کرتے ہوئے امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:

''ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ'' یعنی محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی یہ تمثیل تورات میں بیان ہوئی ہے۔ یہ اشارہ ان پیشن گوئیوں کی طرف ہے جو آنحضرت ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے باب میں تورات، زبور اور یسعیاہ نبی کے صحیفوں میں ہیں اگرچہ یہود نے قطع و برید کر کے ان کو بالکل مسخ کر دیا ہے اور مسخ کرنے کا یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ جن الفاظ کی نسبت بھی ان کو گمان ہو جاتا ہے کہ مسلمان ان کو اپنے حق میں استعمال کر سکتے ہیں ان پر فوراً تحریف کی قینچی چلا دی جاتی ہے۔ تاہم آج بھی تورات اور انجیل دونوں میں ایسی چیزیں موجود ہیں جن کا مصداق آنحضرت ﷺ کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ مثلاً استثنا۔ باب ٣٣۔٢ میں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا، دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لیے تھی۔''

اس پیشن گوئی کا مصداق آنحضرت ﷺ کے سوا ظاہر ہے کہ دوسرا نہیں ہوسکتا۔ اس میں جبل فاران کا ذکر بھی ہے اور دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آپ ﷺ کے نمودار ہونے کا صریح الفاظ میں حوالہ بھی ہے۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ یہاں قرآن نے اس پیشن گوئی کا حوالہ مسلمانوں کے جلسہ و تمکّن ہی کے پہلو سے دیا ہے اور یہ ایک مسلم تاریخی حقیقت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر دس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے ہم رکاب تھے۔

یہ تو صرف خدائے علام الغیوب ہی کو علم ہے کہ اس پیشن گوئی میں کتنی تحریفیں ہو چکی ہیں لیکن ایک تازہ مثال اس میں تحریف کی یہ ہے کہ ''دس ہزار قدوسیوں'' کے الفاظ جو اس میں وارد ہیں اب بعض نسخوں میں بدل کر وہ ''دس لاکھ'' کر دیے گئے ہیں جس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا کہ مسلمان اس کو فتح مکہ پر منطبق نہ کرسکیں۔ تاہم اس پر اچھی طرح غور کیجیے تو اس میں ان تمام باتوں کی طرف اشارہ ہے جن کا قرآن نے حوالہ دیا ہے۔

اس میں دس ہزار قدوسیوں، کا حوالہ ہے۔ ''قدوسیوں'' سے مراد ظاہر ہے کہ پاکیزہ صفات، نیک نہاد، خداترس اور عبادت گزار بندے مراد ہیں۔ قرآن میں اس کی جگہ ''تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ز سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ'' [الفتح:٢٩] کے الفاظ ہیں۔ اب یا تو یہ ہوا ہے کہ قرآن نے تورات کے لفظ ''قدوسیوں'' کو قدوسیوں کی صفات بیان کر کے اچھی طرح شناخت کرادی ہے تاکہ اہل کتاب پہچان لیں کہ جن قدوسیوں کا ان کے صحیفوں میں ذکر آیا ہے وہ یہی لوگ ہیں جو محمد ﷺ کے ساتھ ہیں اور جو عنقریب دس ہزار کے لشکر کی صورت میں ظاہر ہو کر اس پیشن گوئی کی تصدیق کر دیں گے۔ یا پھر یہ ہوا ہے کہ تورات میں بھی یہ تمام صفات بیان ہوئی ہوں لیکن یہود نے جس طرح آنحضرت ﷺ سے متعلق دوسری پیشن گوئیوں کو چھپانے کی کوشش کی اسی طرح یہاں بھی تمام صفات کو غائب کر کے ''قدوسیوں'' کا لفظ رکھ دیا تاکہ اس کی تاویل اپنے منشا کے مطابق کرسکیں۔ امکان ان دونوں ہی باتوں کا ہے لیکن کوئی منصف اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ تورات کی اس پیشن گوئی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مصداق ہو سکتے ہیں تو صرف رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہی ہو سکتے ہیں۔

دوسری خاص بات جو اس پیشن گوئی میں ہے وہ یہ ہے کہ اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لیے تھی۔ ''آتشی شریعت'' ہمارے نزدیک تعبیر ہے اس مضمون کی جو قرآن میں ''اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ '' کے الفاظ سے بیان ہوا ہے۔ اس کی وضاحت حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے الفاظ میں یوں فرمائی ہے کہ:

''اس کے ہاتھ میں (یعنی پیغمبر خاتم ﷺ کے ہاتھ میں) اس کا چھاج ہوگا، وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کرے گا، دانے کو بھُس سے الگ کرے گا، پھر دانے کو محفوظ کرے گا اور بھُس کو جلا دے گا۔'' [یہاں اصلاحی صاحب کو غلط فہمی ہوئی۔ یہ دراصل حضرت یحیٰ کا قول ہے۔ اصل عبارت اس طرح ہے: ''میں تو تمہیں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں، مگر وہ مجھ سے زور آور ہے، وہ آنے والا ہے، میں اس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں، وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ اس کا چھاج اسی کے مقاصد میں ہے تا کہ وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کرے اور گیہوں کو اپنے کھتے میں جمع کرے، مگر بھوس کو اس آگ میں جلائے گا جو بجھنے کی نہیں۔'' لوقا: ۱۶-۱۷/ متی ۳: ۱۱-۱۲ میں بھی اسی طرح ہے۔]

یہی حقیقت حضرت مسیح علیہ السلام نے دوسرے الفاظ میں یوں بیان فرمائی ہے:

''جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔۔۔ اسی لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی اور جو اس پتھر پر گرے گا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔''

[متی، باب ۲۱: ۴۳-۴۵]

کتاب استثناء کی مذکورہ بالا پیش گوئی میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''وہ بے شک قوموں سے محبت رکھتا ہے۔ اس کے سب مقدس لوگ تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں میں بیٹھے ایک ایک تیری باتوں سے مستفیض ہوگا۔'' [استثناء ۳۳:۳]

خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ اگرچہ ترجمہ نے کلام کے رُخ کو مبہم بنا دیا ہے تاہم یہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وہی بات فرمائی گئی ہے جس کا سراغ قرآن نے ''تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا'' کے الفاظ میں دیا ہے۔

''وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ'' تورات کی تمثیل کے بعد یہ انجیل کی تمثیل کا حوالہ ہے۔ تورات کی تمثیل میں اہل ایمان کے زہد و تبتل، ان کے غلبہ و تمکن اور امتوں کے ساتھ ان کے عدل اور رحم کی تصویر ہے۔ انجیل کی تمثیل میں ان کے تدریجی ارتقاء کو نمایاں فرمایا گیا ہے کہ ان کی ابتداء اگرچہ نہایت کمزور ہوگی لیکن بالآخر وہ ایک ایسے تناور درخت کی شکل اختیار کریں گے کہ ان کے سایہ میں بڑی بڑی قومیں پناہ لیں گی۔ [متی، باب ۱۳: ۳-۹] میں یہ تمثیل یوں بیان ہوتی ہے:

''اُس نے ایک اور تمثیل پیش کر کے کہا کہ آسمان کی بادشاہی اس رائی کے دانے کی مانند ہے جسے کسی آدمی نے لے کر اپنے کھیت میں بو دیا۔ وہ سب بیجوں سے چھوٹا تو ہے لیکن جب بڑھتا ہے تو سب ترکاریوں سے بڑا اور ایسا درخت ہو جاتا ہے کہ ہوا کے پرندے آکر اس کی ڈالیوں میں بسیرا کرتے ہیں۔''

یہ تمثیل معمولی تغیر الفاظ کے ساتھ ''مرقس'' باب ۴ اور ''لوقا'' باب ۸ میں بھی آئی ہے۔ اسی تمثیل کی قرآن نے یوں وضاحت فرمائی کہ جو حال کھیتی کے نشو و نما کا ہوتا ہے وہی حال اسلام کے تدریجی عروج و کمال کا ہوگا، کھیت میں جو دانے بوئے جاتے ہیں اوّل اوّل وہ باریک سوئیاں سی نکالتے ہیں پھر ان کو مزید سہارا ملتا ہے جس سے سوئیاں موٹی اور قوی ہو جاتی ہیں اور کھیتی اپنے تنا پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ایک دن آئے گا کہ جو تخمِ حق عرب کی سرزمین میں بویا گیا ہے اس کی فصل شباب پر آئے گی جو اپنے بونے اور آبیاری کرنے والوں کے دلوں کو تو موہ لے گی اور ساتھ ہی ان لوگوں کے دلوں کو غم و غصہ سے جلائے گی جنہوں نے اس کے نشو و نما کو روکنے کے لیے اپنا ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔

''لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ'' میں ''ل'' غایت و انجام کے اظہار کے لیے ہے اور لفظ ''کفار'' تمثیل کے اصل مفہوم پر روشنی ڈال رہا ہے۔ تمثیل میں یہاں مراد چونکہ اہل ایمان ہیں اس وجہ سے آخر میں یہ ظاہر کر کے کہ ان کا عروج بالآخر ایک دن کفار کے لیے باعث حسرت و حسد ہوگا گویا اس تمثیل کے ممثل کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظاہر کر دیا۔ عربی زبان میں تمثیلات واستعارات کے اندر یہ طریقہ معروف ہے کہ آخر میں کسی لفظ کے ذریعہ سے تمثیل یا استعارے کے مثل یا مستعارلہ کو واضح کر دیتے ہیں تاکہ اصل مدعا واضح ہو جائے۔

[تدبر قرآن، جلد ۶، ص: ۴۷۳۔۴۷۶]

ان وجوہ کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ سیرت النبی ﷺ کے بعض گوشے سابقہ الہامی کتب میں موجود تھے۔ اسی لیے امہات کتب سیرت اور تاریخ میں ان کو بطور مصدر استعمال کیا گیا، جن میں ابن اسحاق، ابن قتیبہ اور یعقوبی کے نام لیے جا سکتے ہیں۔

سیرت میں ان مصادر کے حوالہ سے یہ نکتہ قابل ذکر ہے کہ کس سیرت نگار کے لیے کون سے مصادر اہم ہیں؟ اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ سیرت کے کس موضوع کو کس حد تک حیطۂ تحریر میں لا رہا ہے۔ کس خاص موضوع پر لکھتے ہوئے وہ سیرت کے درج بالا مصادر کے علاوہ کسی اور سے بھی استفادہ کر سکتا ہے۔ یہ تقسیم حتمی نہیں ہے۔

مؤلفاتِ سیرت کی اقسام / کتب سیرت کی انواع:

کتبِ سیرت کی درج ذیل اقسام کی جا سکتی ہیں:

(۱) زمانی سیرت:

اس میں وہ کتابیں شامل ہیں جن میں ترتیب ماہ وسال کو پیش نظر رکھ کر واقعات سیرت بیان کیے جاتے ہیں۔ سیرت کے بنیادی اور ثانوی مصادر میں اکثر اسی ترتیب کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اُردو سیرت نگاروں نے بھی اسی کی پیروی کی۔ اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ حیاتِ رسول ﷺ کی سال وار کی ترتیب، تاریخی توقیت سے نظروں کے سامنے آتی ہے۔ امامان سیرت ابن اسحاق وابن ہشام سے اب تک اسی ترتیب کی پیروی کی جا رہی ہے البتہ بعض اوقات کہیں کہیں ترتیب میں جزوی فرق ضرور سامنے آتا ہے۔

ادب سیرت میں "بذل القوة في حوادث سني النبوة" کی ترتیب منفرد ہے کہ وہ آغاز ہی بعثت سے کرتے ہیں۔ ایسی کتب چونکہ عام ہیں اس لیے ان کی مثالوں کا تذکرہ نہیں کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲) موضوعی سیرت:

سیرت موضوعی سے مراد حیات نبوی/ متعلقات نبوی/ واقعات نبوی/ تعلیمات نبوی کے کسی ایک پہلو پر تحریر کردہ ادب سیرت ہے۔ معروف روایت کے مطابق سیرت کا آغاز ہی ''موضوعی سیرت'' سے ہوا جب ''مغازی'' پر کتب منظر عام پر آئیں۔ کتب دلائل، خصائص، شمائل، مولود، معراج ۔۔۔ تاریخ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ اور دیگر موضوعات سیرت فقہ السیرۃ، مصادر و مراجع سیرت، معاجم، فہارس پر لکھی گئی کتب اسی زمرے میں شامل ہیں۔ گویا سیرت زمانی، سیرت اخلاقی، سیرت اجتماعی، سیرت ترتیبی اور سیرت سیاسی، تمام کا شمار سیرت موضوعی ہی میں ہوتا ہے۔ سیرت موضوعی کا مقصد حیات رسول ﷺ کے کسی ایک پہلو کے ہر گوشے کی معلومات، معلومات کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ اور اس موضوع کی عصری معنویت کو سامنے لانا ہے۔

موضوعی سیرت پر لکھی گئی چند معروف کتب کے نام درج ذیل ہیں:

(i) ازواج النبی ﷺ: ابن زبالہ محمد بن الحسن (۱۹۹ھ)

(ii) مزاح النبی ﷺ: زبیر بن بکار (۲۵۶ھ)

(iii) اسماء رسول اللہ ﷺ و معانیھا: احمد محمد فارس (م: ۲۹۵ھ)

(iv) المجازات النبویۃ: شریف الرضی محمد بن الحسین (۴۰۶ھ)

(v) اسماء آلات النبی وسلاحہ: علی بن حسین الکوفی (۷۶۸ھ)

(vi) الاطلاع علی حجۃ الوداع: برہان الدین ابراہیم بن عمر البقاعی (۸۸۵ھ)

(vii) تحفۃ المسلمین فی تقدیر مھور امھات المومنین: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (م: ۱۱۷۴ھ)

(viii) صفات النبی فی القرآن الکریم: ایمان بنت عبداللہ

(ix) ما ذا یحب النبی وما ذا یکرہ: عدنان الطرشۃ

(x) منامات الرسول ﷺ: مجدی فتحی السید

(xi) سیرۃ النبی ﷺ فی بیتہ: صالح احمد الشامی

(xiii) اولاد النبی ﷺ: محمد حمزہ السعداوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیرت کے کسی ایک موضوع پر مرویات کی جمع آوری بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔

(i) مرویات آل البیت فی فضائل الصحابة مرویات الخلیفة الراشد علی بن ابی طالب وذریته جمعاً وتخریجاً ودراسة: عبدالاحد بن عبدالقدوس

(ii) مرویات استشارة النبی بشأن غزوة اسدی بدر الکبری: فایز عبدالفتاح

(iii) مرویات غزوة احد جمع و تحقیق ودراسة: حسین احمد الباکری

(iv) مرویات غزوة فتح مکة جمع ودراسة وتحقیق: محسن احمد الدوم

(v) مرویات غزوة الخندق: ابراہیم بن محمد المدخلی

(vi) الذھب المسبوك فی تحقیق روایات غزوہ تبوك: عبدالقادر حبیب اللہ السندی

(vii) مرویات ابو ایوب الانصاری فی السنن الاربعة جمع ودراسة وتخریج: غالب بن محمد

(viii) مرویات غزوہ خیبر جمع و تحقیق ودراسة: عوض احمد الشہری

(ix) مرویات غزوة الحدیبیة جمع و تخریج ودراسة: حافظ بن محمد الحکمی

(x) مرویات عروة بن الزبیر فی السیر والمغازی: عادل عبدالغفور عبدالغنی

اُردو کی چند کتب درج ذیل ہیں:

(i) آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں: محمد عاشق الٰہی بلند شہری

(ii) اخلاق پیغمبری: طالب الہاشمی

(iii) اسماء النبی الکریم ﷺ: صوفی محمد برکت علی لودھیانوی

(iv) پیغمبر اسلام اور رزق حلال: حکیم محمود احمد ظفر

(v) عہد نبوی کا نظام حکومت: ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی

(vi) مکی اسوۂ نبوی: مسلم اقلیتوں کے مسائل کا حل: ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی

(vii) رسول اکرم ﷺ کی رضاعی مائیں: ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی

(viii) غزوات نبوی کی اقتصادی جہتیں: ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ix) عہد نبوی ﷺ کا تمدن: ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی

(x) اُردو میں میلاد النبی ﷺ: ڈاکٹر مظفر عالم جاوید

(xi) رسول عربی ﷺ اور حسن کاری: ڈاکٹر حافظ محمد سعد اللہ

(xii) غریبوں کے والی ﷺ: ڈاکٹر حافظ محمد سعد اللہ

(xiii) حُبِ رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم: ڈاکٹر حافظ محمد سعد اللہ

پاکستان اور دنیا بھر کی جامعات میں ہونے والی سندی تحقیق کے اکثر مقالات بھی اسی دائرہ میں آتے ہیں۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔ اس حوالہ سے مسرت شوکت نے استاد گرامی ڈاکٹر نورالدین جامی رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں ایم فل کا مقالہ بعنوان ''موضوعاتی سیرت نگاری پر پاکستان میں ہونے والے کام کا تحقیقی جائزہ'' بھی لکھا۔

(i) واقعات و مسائل غزوات صحاح ستہ کی روشنی میں: سید محمد ظاہر شاہ

(ii) ابن سید الناس بحیثیت سیرت نگار (عیون الاثر کے تناظر میں خصوصی مطالعہ): محمد وسیم مختار

(iii) حقوق مصطفی ﷺ تعامل صحابہ کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ: محمد عثمان

(iv) مغرب میں مطالعہ سیرت: بیسویں صدی کے مدافعانہ افکار کا جائزہ: صائمہ منیر

(v) سیرت نگاری میں فقہ السیرۃ کے اسلوب کا تحقیقی، تنقیدی و تقابلی جائزہ: حافظ محمد نعیم

پاکستان میں وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام مضمون نویسی کا ہونے والا سالانہ مقابلہ بھی موضوعی دائرے میں شامل ہے۔ چند موضوعات درج ذیل ہیں:

(i) لسانی و گروہی اختلافات کا خاتمہ۔ تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں (۱۹۹۰ء)

(ii) اسلامی فلاحی مملکت اور اس کے قیام کے لیے عملی تجاویز۔ اُسوۂ نبوی ﷺ کی روشنی میں (۱۹۹۲ء)

(iii) اسلام کا نظام عدل و احسان اور برائیوں کا انسداد (۱۹۹۸ء)

(iv) تعلیم و تربیت میں ہم آہنگی۔ تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں (۲۰۱۱ء)

(v) سرکاری مناصب و ذرائع کا ذمہ دارانہ استعمال۔ تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں (۲۰۱۴ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(vi) اسلامی ریاست میں عوام الناس کو نظم وضبط کا پابند بنانے کے طریقے۔ تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں (۲۰۱۴ء)

(vii) ذرائع ابلاغ کا کردار اور ذمہ داریاں۔ تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں (۲۰۱۵ء)

(viii) ختم نبوت اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں۔ تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں (۲۰۱۸ء)

سیرت النبی ﷺ کے حوالہ سے ہونے والی مختلف کانفرنسز / سیمینارز میں پڑھے جانے والے مقالات کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا رجحان بھی اسی درجہ کتب میں شامل ہے، چند مثالیں درج ذیل ہیں:

(i) دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے زیر اہتمام ۷۔۸/اپریل ۲۰۱۴ء کو قومی کانفرنس ہوئی۔ اس کے منتخب اُردو، عربی اور انگریزی مقالات کا مجموعہ ''حقوق مصطفیٰ ﷺ اور ان کے تقاضے'' کے عنوان سے عبدالرحمٰن صالح نے مرتب کیا۔

(ii) گورنمنٹ کالج فیصل آباد (موجودہ جی سی یونیورسٹی) میں شعبہ عربی کے زیر اہتمام قومی کانفرنس ۲۷۔۲۸/مئی ۱۹۹۸ء کو منعقد ہوئی۔ اس کے مقالات کا مجموعہ ممتاز دانشور ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے ترتیب دیا اور مکتبہ زاویہ لاہور نے ۱۹۹۸ء میں ''پیغمبر امن وسلامتی'' کے نام سے شائع کیا۔

(iii) مرکز تحقیق کے زیر اہتمام ۲۳۔۲۴/مئی ۲۰۰۴ء کو فیصل آباد میں سیرت سیمینار ہوا۔ اس کے مقالات ''سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں مصطفائی معاشرہ'' کے نام سے شائع ہوئے۔ ان مقالات کو استاد گرامی پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے ترتیب دیا۔

(iv) انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو سٹڈیز نئی دہلی کے زیر اہتمام ۱۰۔۱۱/مارچ ۲۰۱۸ء کو ''جدید ہندوستان میں اُردو سیرت نگاری'' کے موضوع پر ہونے والے سیمینار کے مقالات کو ''ہندوستان میں سیرت نگاری'' کے نام سے عبید اللہ فہد اور ضیاء الدین فلاحی نے مرتب کیا۔ انہی دونوں اصحاب علی گڑھ نے ادارہ علوم اسلامیہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی سیرت نگاری کے تناظر میں ''نذر پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی'' ترتیب دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) موسوعی سیرت:

انسائیکلوپیڈیا/ دائرۃ المعارف/ اور موسوعۃ قاموس العلم/ دانش خانہ/ مترادفات سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا مقصد کہ معلومات کو ایک خاص اسلوب و ترتیب اور جامعیت سے مرتب کرنا ہے۔ موسوعی سیرت سے مراد یہ کہ سیرت کی وہ کتب جن میں سیرت کے ابعاد و جہات کو مربوط انداز سے ایک کتاب میں پیش کر دیا جائے۔ سیرت نگاری کا جب تصنیفی و تالیفی دور آیا تو اس میں احمد بن علی المقریزی (م:۷۶۶ھ) اور محمد بن یوسف دمشقی شامی (م:۹۴۲ھ) نے موسوعاتی طرز پر اپنی سیرت کی کتاب کو مدوّن کیا۔ کتانی کا شامی کے بارہ میں کہنا ہے:

”وهو صاحب السيرة النبوية المعروفة بالسيرة الشامية التي هي اجمع وافيد ما الفه المتاخرون في السيرة النبوية والاحوال المصطفوية“

[فہرس الفهارس والاثبات، جلد۲، ص:۱۰۶۳]

سیرت اور احوال النبی ﷺ پر متاخرین نے جو لکھا ان میں جامع اور مفید ترین ”سبل الهدیٰ والرشاد“ ہے۔ اسی طرح ”انسان العيون في سيرت الامين المامون“ جو سیرت حلبیہ کے نام سے معروف ہوئی، اسے بھی موسوعاتی ادبِ سیرت میں شمار کرنا چاہیے۔ یہ سیرت شامیہ کی تلخیص بھی ہے اور شرح بھی۔

عصر حاضر میں جب موسوعات کا باقاعدہ رواج شروع ہوا تو سیرت پر درج ذیل اہم موسوعات سامنے آئے۔

(i) الموسوعة في صحيح السيرة النبوية: ابو ابراہیم محمد الیاس عبدالرحمن

(ii) موسوعة نضرة النعيم في مكارم اخلاق الرسول الكريم ﷺ صالح بن عبداللہ بن حمید

(iii) موسوعة سيرة سيد الانام ﷺ جعفر مصطفیٰ سبیہ

(iv) موسوعة تاريخ المدينة المنورة قديماً وحديثاً: عبداللہ فرج ظاہر زائل

(v) موسوعة غزوات الرسول ﷺ: محمود شاکر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(vi) موسوعة آل النبی ﷺ: عائشہ عبدالرحمٰن (بنت الشاطی)

(vii) اللؤلؤ المکنون: محسن فارانی۔۔۔

(viii) سیرت النبی ﷺ انسائیکلوپیڈیا: ڈاکٹر حبیب الرحمٰن۔۔۔

(ix) سیرت انسائیکلوپیڈیا: پروفیسر سید عبدالرحمٰن بخاری

(۴) تشریحی سیرت:

سیرت کی بہت سی کتب کسی کتاب کی شرح / مشکل مغلق الفاظ کی تشریح پر مشتمل ہیں۔ اس کا مقصد قاری کو تسہیل، تفہیم اور اضافی معلومات بہم پہنچانا ہے۔ بعض کتب، سیرت کے مضامین کی ثقاہت، استنباط، نتائج اور دیگر معلومات کی بنا پر خاص توجہ کا مرکز رہی ہیں۔ اس نوعیت کی کتب میں وہ کتب سیرت بھی آئیں گی جن میں بعض غریب الفاظ کی شرح کی گئی ہے۔ ان کتب کے زمرہ میں شامل چند کتب سیرت کے اسماء درج ذیل ہیں:

(الف) سیرت ابن ہشام کی شروح:

(i) شرح السیرة النبویة لابن هشام: ابوالقاسم الحسین بن علی (م: ۴۱۸ھ)

(ii) الروض الانف فی شرح سیرة ابن هشام: عبدالرحمٰن بن عبداللہ السهیلی (م: ۵۸۱ھ)

(iii) شرح السیرة النبویة (روایة ابن هشام): ابوذر محمد بن مسعود الخشنی (م: ۶۰۴ھ)

(iv) شرح السیرة النبویة لابن هشام: شمس الدین محمد بن عمر (م: ۹۵۶ھ)

(ب) الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ کی شروح:

(i) شرح الشفا: علی بن محمد بن اقبرس (م: ۸۶۲ھ)

(ii) شرح الشفا: محمد بن ابوشریف المقدسی (م: ۹۵۱ھ)

(iii) شرح الشفا: عیسیٰ بن محمد الصفوی (م: ۹۵۳ھ)

(iv) شرح الشفا: نورالدین علی بن سلطان (م: ۱۰۱۴ھ)

(v) شرح الشفا: یوسف بن ابوالفتح الدمشقی (م: ۱۰۵۷ھ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(vi) نسیم الریاض فی شرح الشفا القاضی عیاض: شہاب الدین الخفاجی (م:۱۰۶۹ھ)

(vii) شرح الشفا: عمر بن عبدالوھاب (م:۱۲۰۴ھ)

(viii) شرح الشفا: عبداللہ بن نجیب العیتانی (م:۱۲۱۹ھ)

(ix) حاشیۃ علی الشفا: محمد احسن لطف علی (م:۱۳۱۸ھ)

[دکتور عبدالحمید بن علی الفقہی نے صرف آٹھویں اور نویں صدی کی ۱۹ شروح/اختصارات شفا کی فہرست دی ہے۔][جھود العلماء فی تصنیف السیرۃ النبویۃ فی القرنین الثامن والتاسع الھجریین عرض تاریخی، ص:۴۷-۴۰]

بعض احباب نے سیرت کے کسی ایک پہلو کی شرح کی ہے جیسے:

(i) وسیلۃ الفقیر فی شرح اسماء الرسول البشیر: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (م۱۱۷۴ھ)

(ii) شرح اسماء اھل بدر و اُحد: بدرالدین محمد بن مصطفیٰ النعسانی (م:۱۳۶۲ھ)

(iii) شرح طب النبی لابی العباس المستغفری: سید علی شرف الدین

(iv) شرح اقضیۃ الرسول ﷺ: ابوعبداللہ محمد فرج المالکی

(v) شرح طب النبی ﷺ: محمد شریف بن محمد صادق

اسی طرح شمائل ترمذی کی شروح کثیر ہیں۔ چند درج ذیل ہیں:

(i) جمع الوسائل فی شرح الشمائل: علی بن سلطان القاری (م:۱۰۱۴ھ)

(ii) اسنی الوسائل بشرح الشمائل: اسماعیل بن محمد العجلونی (م:۱۱۶۲ھ)

(iii) الاتحافات الربانیۃ بشرح الشمائل المحمدیۃ: محمد عبدالجواد الدومی

(ج) منظومات کی شرح:

(i) شرح نظم السیرۃ: احمد بن الحسین (م:۸۴۴ھ)

(ii) شرح المنظومۃ الحلبیۃ فی السیرۃ النبویۃ: ابن شحنۃ عبدالبر بن محمد (م:۹۰۹ھ)

(iii) شرح نظم السیر: ابراہیم بن محمد الحلبی (م:۹۵۶ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف مدحیہ قصائد کی شروح اس کے علاوہ ہیں۔

(د) متفرق:

(i) شرح حدیث ام زرع: قاضی عیاض بن موسیٰ (م:۵۴۴ھ)

(i) شرح فتح القریب فی سیرة الحبیب ﷺ شہاب الدین احمد بن حجی (م:۸۱۶ھ)

(ii) شرح سیرة ابن سید الناس: عز الدین محمد بن ابی بکر (م:۸۱۹ھ)

(iii) نور النبراس فی شرح سیرة ابن سیدالناس: ابراہیم بن محمد بن خلیل (م:۸۴۱ھ)

(iv) شرح سیرة مغلطائی: عینی محمود بن احمد (م:۸۵۵ھ)

(v) شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة والمنح المحمدیة للقسطلانی: محمد بن عبدالباقی الزرقانی (م:۱۱۲۰ھ)

(vi) شرح الخصائص الصغریٰ: محمد بن احمد الأہدل (م:۱۲۹۸ھ)

(vii) شرح المواہب اللدنیة بالمنح المحمدیة فی السیرة النبویة: احمد بن محمد الحسینی

(viii) شرح نور الیقین فی سیرة سیدنا محمد سید المرسلین ﷺ: محمد خضری

اُردو زبان میں ڈاکٹر عمران نظامی نے ''الاشارة الی سیرة سیدنا محمد المصطفی'' کے اُردو ترجمہ کے ساتھ شرح بھی کی ہے۔ مختلف کتب سیرت کے غریب الفاظ پر جو کتابیں تحریر کی گئی ہیں وہ ''مفردات سیرت'' کا خوبصورت مجموعہ ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ''غریبِ سیرت'' کے فہم کے بغیر سیرت کا فہم ممکن نہیں۔ مفردات کی یہ شرح اگرچہ کتب حدیث اور لغات میں موجود ہے مگر اسے سیرت کے تناظر میں بہت کم دیکھا گیا ہے۔ غریب سیرت پر سید فضل الرحمٰن کی ''فرہنگ سیرت'' ایک خوبصورت کتاب ہے۔

(i) تفسیر مغازی الواقدی: ابوالولید عبدالملک بن قطن (م:۲۵۶ھ)

''...والکتاب المفقود، ولعله اقتصر علی ما فی المغازی من غریب اللغة والاسماء والاشعار...'' [مصادر السیرة النبویة ومقدمة فی تدوین السیرة، ص:۱۹۰]

(ii) شرح غریب کلام ہند بن ابی ہالة فی صفة رسول اللّٰہ ﷺ ابوبکر محمد بن القاسم بن بشار الانباری (م:۳۲۸ھ)

(iii) شرح غریب السیرة: ابوذر مصعب بن محمد الخشنی (م:۶۰۴ھ)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(iv) مزيل الخفا عن الفاظ الشفا: احمد بن احمد شمنی (م:۸۷۲ھ)

(v) الاقتباس لحل مشكل سيرة ابن سيد الناس: جمال الدین یوسف بن حسن (م:۹۰۹ھ)

(۵) مستخرج سیرت:

مستخرجِ سیرت سے مراد وہ کتب سیرت، جو کسی دوسرے علم/فن کی کتاب سے اخذ و تلاش کے بعد خاص ترتیب سے مرتب کی گئی ہوں۔ جیسے کتب تفاسیر، شروح احادیث، کتب فتاویٰ، لغات، تصوف اور علم کلام سے مرویات/واقعات/مسائل سیرت کو جمع کرنے کے رجحان سے "مستخرج سیرت" کی کتب تشکیل پاتی ہیں۔

چند مثالیں درج ذیل ہیں:

(i) السيرة النبوية فی فتح الباری: دکتور محمد الامین بن محمد

(ii) السيرة النبوية من خلال اهم كتب التفسير: دکتور عصام بن عبدالمحسن الحمیدان

(iii) السيرة النبوية من خلال تفسير الثعلبي: (مقالہ پی ایچ ڈی) سلطان بن غدیری بن عتیق القاطی

(iv) سیرت سرور عالم ﷺ: سید ابوالاعلیٰ مودودی [مولانا مودودی کی مختلف کتب سے نعیم صدیقی اور عبدالوکیل علوی، سیرت سے متعلقہ مباحث کو جمع کیا۔]

(v) عمدۃ القاری میں مباحثِ سیرت: محمد عبدالقوی

[پی ایچ ڈی کا مقالہ راقم کی نگرانی میں مکمل ہوا۔]

(vi) تفسیر مظہری میں مباحثِ سیرت: نوید اقبال

[غیر مطبوعہ مقالہ پی ایچ ڈی، راقم کی نگرانی میں لکھا گیا۔]

(vii) مباحثِ سیرت۔ تبیان القرآن کی روشنی میں: اختر حسین

[ایم فل کا مقالہ راقم کی نگرانی میں مکمل ہوا۔]

(viii) سیرتِ مصطفیٰ جان رحمت: محمد عیسیٰ قادری رضوی

[مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی مختلف تحریرات خصوصاً فتاویٰ رضویہ سے جمع شدہ۔]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعض حضرات نے کتبِ سیرت سے اشعار کو جمع کر کے سیرت کا مطالعہ کرنے کی کوشش کی جیسے:

(i) شخصیۃ الرسول الکریم فی شعر السیرۃ النبویۃ لابن ھشام: علی محمد الحبولی

(ii) اُردو نعت میں تجلیاتِ سیرت: سید صبیح الدین رحمانی (مرتب)

(iii) مجموعہ ہائے نعت میں اسماء النبی ﷺ کا مطالعہ: ناظرہ پروین

(iv) اُردو کی نعتیہ شاعری میں مباحثِ سیرت: اسماء حسین

(۲) منظوم سیرت:

نظم کو عرب وعجم میں فنی اور یادداشت کے اعتبار سے ہمیشہ اہمیت حاصل رہی ہے۔ اس لیے سیرت نگاروں نے اس پہلو کے پیش نظر بھی کتب تحریر کیں۔ بعض نے مستقلاً نظم میں کل سیرت / کوئی خاص پہلو / واقعہ کو تحریر کیا یا کسی کتاب کو منظوم صورت میں پیش کیا۔ قدیم اور جدید اہل علم میں یہ روایات موجود رہی ہیں۔

(i) نظم السیرۃ: عراقی بن محمد الطاووسی (م: ۶۰۰ھ)

(ii) الوصول الی السول فی نظم سیرۃ الرسول: فتح بن موسیٰ المغربی الاندلسی (م: ۶۶۳ھ)

(iii) نظم السیرۃ: عبدالعزیز بن احمد الدیرینی (م: ۶۹۴ھ)

(iv) الفیۃ السیرۃ النبویۃ: حافظ زین الدین عراقی (م: ۸۰۶ھ)

(v) نظم السیرۃ: برہان ابراہیم بن عمر البقاعی (م: ۸۸۵ھ)

(vi) الدر المنظوم فی سیرۃ النبی المعصوم: محمد مصطفیٰ النجار و محمد جبر ابوسعدہ

جن کتب کو منظوم تحریر کیا گیا چند درج ذیل ہیں:

(i) نظم سیرۃ ابن ھشام: فتح بن موسیٰ الجزیری (م: ۶۶۳ھ)

(ii) المنظومۃ الحلبیۃ فی السیرۃ: ابوالولید محمد بن محمد الحلبی (م: ۸۱۵ھ)

(iii) نظم السیرۃ (سیرۃ مغلطائی): شمس الباعونی

کسی ایک واقعہ / موضوع کو نظم کرنے کی مثالیں بھی موجود ہیں۔

(iii) قوت العاشقین: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (م: ۱۱۷۴ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(i) منظومة فی البدریین: محمد مانی الصنہاجی (م:۱۳۳۳ھ)

(ii) منظومة فی حلیة النبی: سیدنا محمد علی ابن عبدالسبحان

اُردو، فارسی اور پنجابی میں منظومات کی مثالیں ملتی ہیں۔

(i) شاہنامہ اسلام: حفیظ جالندھری

(ii) سیرت طیبہ: علامہ جاوید القادری [یہ کتاب ضیاء النبی ﷺ کی روشنی میں ترتیب دی گئی ہے۔]

(iii) تاریخ منظوم زندگانی پیامبر اسلام از ولادت تا رحلت: علی دموتی

[''فہرست منظوم کتب سیرت'' از حافظ محمد عارف گھانچی ملاحظہ فرمائیں، ششماہی السیرة، شمارہ:۲۴]

(۷) مختصرات سیرت:

اختصار نویسی کا مقصد قاری کو قلیل وقت میں کثیر معلومات پہنچانا ہے۔ مؤلفین و مصنفین کے ہاں یہ طریقہ رہا کہ ایک ضخیم کتاب مرتب کرتے اور اس کا مخاطب اہل علم ہوتے، پھر اسی کتاب کی تلخیص کرتے اور مقصد عوام الناس یا تدریسی ضروریات ہوتا۔ زمانہ قدیم میں بعض فنون کے متون کو حفظ کرنے کا رواج بھی تھا اس لیے مختصرات اس مقصد کے لیے بھی استعمال ہوتے۔ اپنی مختصر تالیف کی شرح کی روایت بھی اسلاف میں موجود تھی۔

سیرت میں اختصار نویسی کی روایت ابن ہشام (م:۲۱۸ھ) نے ڈالی مگر ابن ہشام کی کتاب اپنی خوبیوں کی بناء پر مستقل اہمیت کی کتاب بن گئی بلکہ ابن اسحاق کی تخفیظ کا ذریعہ بھی۔ بعدازاں یہ مستقل روایت بنی تو ایک کتاب کے مندرجات یا دو تین کتب کے مندرجات کو سامنے رکھ کر بہت سے اہل علم نے مختصرات سیرت تیار کیے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

(i) مختصر اخلاق النبی لابی الشیخ الاصفهانی: ابوبکر محمد بن الولید (م:۵۲۰ھ)

(ii) تلخیص السیرة النبویة لابن هشام: جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمن (م:۵۹۷ھ)

(iii) ملخص السیرة النبویة: علی بن محمد الخلاطی (م:۷۰۸ھ)

(iv) مختصر سیرة ابن هشام: عماد الدین احمد بن ابراہیم (م:۷۱۱ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(v) مختصر عیون الاثر فی فنون المغازی والسیر :ابن سیدالناس (م:۷۳۴ھ)

(vi) خلاصة السیرۃ النبویة وزبدۃ القصص المحمدیة: یحیٰی بن حمزہ (م:۷۳۹ھ)

(یہ سیرت ابن ہشام کا اختصار ہے۔)

(vii) الاشارۃ الی سیرۃ سیدنا محمد المصطفی: علاؤالدین مغلطائی (م:۷۶۲ھ)

(یہ مغلطائی کی الزھر الباسم فی سیرۃ ابی القاسم کی تلخیص ہے۔)

(viii) مختصر الروض الانف للسھیلی: محمد بن ابوبکر ابن جماعۃ (م:۸۱۹ھ)

(ix) زھر الروض: شمس الدین محمد بن احمد الکفیری (م:۸۳۱ھ)

(x) الجواھر النسبة فی السیرۃ النبویة: تقی الدین ابوطیب محمد بن احمد الفاسی (م:۸۳۲ھ)

(یہ مغلطائی کی الزھر الباسم کا خلاصہ ہے۔)

(xi) المختار فی اختصار الطب النبوی: نجم الدین محمد بن محمد (م:۱۰۶۱ھ)

(xii) مختصر السیرۃ الحلبیة: احمد بن محمد الدمیاطی (م:۱۱۱۷ھ)

(xiii) مختصر الھدی النبوی (لابن القیم الجوزیة): حسین بن احمد بن صلاح (م:۱۱۴۱ھ)

(xiv) خلاصة الاثر فی سیرۃ سید البشر: احمد بن ابوبکر بن احمد (م:۱۱۴۷ھ) (سیرت حلبیہ کی تلخیص)

(xv) فتح العلی فی حوادث سنی نبوۃ النبی ﷺ: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (۱۱۷۴ھ)

[یہ کتاب آپ کی دوسری جامع کتاب ''بذل القوۃ'' کا اختصار ہے۔]

(xvi) مختصر الھدی النبوی (لابن القیم الجوزیة): عبداللہ بن حسین دلامہ (۱۱۷۹ھ)

(xvii) عقود الدرر فی تلخیص سیرۃ سید البشر: محمد بن عبدالقادر حسینی

(xviii) مختصر مولد البر زنجی: احمد جمال الدین

(xix) تھذیب سیرۃ ابن ھشام: عبدالسلام ہارون

(xx) مختصر الشفاء: محمد بن احمد الاسنوی

کتبِ سیرت کی ان انواع سے اندازہ ہوتا ہے علماء سیر نے سیرت اور پیغام سیرت کو ہر انداز میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اُمت تک پہنچانے کی سعی کی ہے۔ یہ تقسیم وقت/ حالات/ زمانہ کے تغیرات اور مؤلف کے ذوق کی عکاس بھی ہے۔

کتب سیرت کی کارِ سیرت کے اعتبار سے تقسیم:

کارِ سیرت کو انجام دینے کے لیے سیرت نگاروں کی تعداد کے اعتبار سے دو قسمیں ہو سکتی ہیں:

(الف) سیرتِ انفرادی:

جو ایک فرد کی نگارشات/ تحقیقات کا مجموعہ ہو۔ سیرت النبی ﷺ پر ہونے والا کام عموماً اسی نوعیت کا ہے۔

(ب) سیرتِ اجتماعی:

جن تحقیقات میں ایک سے زائد افراد شامل ہوں۔ اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں:

(i) متقدمین کی کتب پر تحقیق/ تخریج/ مقدمہ نگاری کا کام۔

- مغازی ابن اسحاق (جزء منها): تحقیق الدکتور سہیل زکار
- الفصول فی اختصار سیرۃ الرسول ﷺ (ابن کثیر): تحقیق محمد العید الخطر اوی ومحی الدین مستو
- تھذیب الخصائص الکبریٰ للسیوطی: عبداللہ التلیدی

(ii) کسی کتاب کو ایک مصنف مکمل نہ کر سکا۔ تو اس کی وفات کے بعد دوسرے نے اس کی تکمیل کی۔ جیسے شبلی نعمانی کی "سیرت النبی ﷺ"

(iii) عصری جامعات میں سیرت النبی ﷺ پر لکھے جانے والے سندی مقالات اور ان میں سے رسائل وجرائد میں شائع ہونے والے مضامین۔

(iv) سیرت مستخرج اور سیرت اختصار بھی اسی زمرہ میں شمار ہوتی ہیں۔

(v) عصری موسوعات کو اہل علم کی پوری جماعت تحریر کرتی ہے۔

(vi) کسی مصنف کے تحقیقی مقالات کی تدوین/ تحقیق/ ترتیب کے ساتھ اشاعت

- رسولِ رحمت (مولانا ابوالکلام آزاد کے مقالات): مولانا غلام رسول مہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- مقالاتِ سیرت: مرتب ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

(ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے سیرت پر لکھے گئے مقالات کا مجموعہ)

(vii) بعض کتب کے مصنفین کی تعداد ہی زیادہ ہوتی ہے۔

- دراسة تاريخية في السيرة النبوية: محمد مصطفیٰ النجار و محمد جبر ابو سعدہ

[معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص:۱۰۹]

- تاریخ و تحلیل پنج سال ہجرت پیامبر: جماعت المدرسین فی الحوزۃ العلمیہ، قم

[معجم ما کتب عن الرسول و اھل البیت، جلد اول، ص:۳۴۲]

- ضیاء النبی ﷺ (جلد ۶، ۷): پیر جسٹس محمد کرم شاہ الازہری، علامہ عبدالرسول ارشد

کتبِ سیرت کے ادوار / مراحل / تدریجی ارتقاء:

جدید سیرت نگاروں نے کتب سیرت کے ارتقائی مراحل کا تذکرہ کیا ہے۔ یہاں چار کا نقطہ نظر پیش کرنے کے بعد ان سے اخذ و استفادہ کرتے ہوئے کتب سیرت کے ادوار کو متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ چار صاحبان سیرت درج ذیل ہیں:

(الف) دکتور محمد انور محمد علی البکری

(ب) دکتور فاروق حمادہ

(ج) دکتور عطیہ مختار

(د) محمد یسریٰ سلامۃ

(الف) دکتور محمد انور محمد علی البکری

دکتور محمد انور محمد علی البکری کے بقول کتب سیرت تین مراحل سے گذری ہیں:

پہلا مرحلہ: زبانی روایات:

اس مرحلہ میں لوگ اپنے گھروں، اجتماعات، مساجد میں احادیث بیان کرتے ہوئے تذکار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیرت کرتے۔ یہ دور آغاز کتابت سیرت سے قبل کا ہے۔اس زبانی دور کی روایات کے جائزے کے بعد ہمیں اس دور کی روایاتِ سیرت کی درج ذیل خصوصیات کا پتا چلتا ہے:

۱۔ ان روایات کے راوی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، جن میں اکثریت بذاتِ خود ان واقعات کے عینی شاہد ہیں۔

۲۔ یہ محدود روایات ہیں جن کا تعلق چند خاص واقعات سے ہے۔

۳۔ ان میں زیادہ تفصیلات نہیں۔

۴۔ ان میں اکثر کا تعلق شرعی احکام کے معاملات سے ہے۔

۵۔ ان میں اکثر روایات مرفوع ہیں، جنہیں صحابی آنحضرت ﷺ سے براہِ راست نقل کرتا ہے۔

۶۔ یہ روایات ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں، اسی خصوصیت کی وجہ سے اگلے دور والوں کو ان روایات کو جمع کر کے ایک پورا واقعہ بنانے میں سہولت ملی۔

۷۔ ان میں سے اکثر روایات حالات و کیفیات یا پھر وقوعات سے متعلق ہیں۔

۸۔ ان میں سے اکثر روایات حدیث کی مختلف کتابوں میں، مختلف ابواب میں متفرق طور پر کافی فاصلے کے ساتھ منقول ہیں۔

۹۔ ان میں سے اکثر روایات قرآن مجید کی مختلف آیات کی تفسیر ہیں، جن کا تعلق واقعاتِ سیرت و مغازی سے ہوتا ہے۔

دوسرا مرحلہ: جزئی تدوین:

اس مرحلہ میں سیرت کے بعض اطراف و واقعات کو صحابہ کے قریبی رشتہ داروں نے مدون کیا۔ یہ مجموعۂ روایات بعد میں قرن اوّل اور آغاز قرن ثانی میں کتب سیرت کی بنیادی روایات کا حصہ بنے۔اس دور ثانی کی روایات اور مرتب شدہ کتابوں کا جائزہ لینے کے بعد اس دور کی درج ذیل خصوصیات سامنے آتی ہیں:

۱۔ اس دور کے سیرت نگار حضرات نے روایات کا بیشتر حصہ اپنے مشائخ کے واسطے سے کبار صحابہ سے نقل کیا ہے، جیسے عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، زبیر بن عوام اور علی بن ابی طالب رضی اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عنہم، جبکہ کچھ مرویات بعد کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہیں۔

۲۔ اس دور کی مرویات کی اسناد پچھلے دور کے مقابلے میں نسبتاً طویل ہیں۔

۳۔ اس دور کی مرویات میں واقعات کی تمام تر تفصیلات بمع سن، مہینہ اور دن کی تعیین سے مذکور ہیں۔

۴۔ ان مرویات میں اعلام، اماکن اور اعداد کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

۵۔ اس دور کی مرویات میں کسی واقعہ یا غزوہ کے شروع میں ہی اس کی تمام اسناد ذکر کردی گئی ہیں۔

۶۔ اس دور کی مرویات میں باہمی تاریخی یکجہتی ہے، جیسے موضوع اور تفصیل میں یگانگت وغیرہ۔

۷۔ ان روایات میں واقعات کا تسلسل برقرار ہے، نیز جو راوی اصل مرجع ہیں ان کی تعیین بھی کی گئی ہے۔

۸۔ ان روایات میں قرآن مجید کی آیات اور خاص کروہ آیات جن کا تعلق مختلف غزوات، ہجرت اور مراحلِ دعوت سے ہے، شامل ہیں۔

۹۔ ان روایات کا ایک بڑا حصہ صحیحین میں اور صحاح ستہ کی دیگر کتابوں میں مذکور ہے۔

۱۰۔ یہ روایات صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتب حدیث جیسے مسانید وغیرہ میں بکثرت منقول ہیں۔

۱۱۔ ان روایات میں کچھ مرفوع اور کچھ مرسل ہیں۔

۱۲۔ اس دور کا علمی ذخیرہ مدینہ منورہ کے علمی حلقے کی خدمات کا مرہونِ منت ہے، حتی کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ مدینہ منورہ کا علمی حلقہ ہی دراصل تاریخ اسلامی کی اوّلین درس گاہ ہے۔

۱۳۔ اس دور کے علماء نے علم حدیث اور مغازی دونوں طرف توجہ دی اور دونوں میں مہارت حاصل کی، جیسے عروہ، ابان، شرحبیل، سعید بن المسیب اور عامر بن شراحیل رحمہم اللہ وغیرہ۔

تیسرا مرحلہ: تصنیف وتالیف کا مرحلہ:

دوسری صدی کے نصف آخر سے لے کر اب تک کا دور اس مرحلہ میں آتا ہے۔ اس تیسرے دور کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱۔ اس طبقے میں حدیث کے مشہور ائمہ حضرات جیسے امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداود، امام ترمذی اور امام احمد رحمہم اللہ وغیرہ شامل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اس دور میں ایک خاص موضوع پر تصنیف کا التزام کیا گیا، جیسے مغازی، سیر، جہاد، معجزات، دلائل اور شمائل وغیرہ، کبھی الگ شکل میں اور کبھی بڑی کتابوں کے ضمن میں۔

۳۔ حدیث کی دیگر کتابوں میں مغازی کی روایات مختلف ابواب کے تحت متفرق طور پر مذکور ہیں۔

۴۔ اس دور کی مرویات سند و متن کے حوالے سے صحیح ہیں۔

۵۔ اس دور میں مغازی کے معتمد ائمہ ظہور میں آئے جیسے محمد بن سعد، عبدالرزاق، محمد بن عمر واقدی، زبیر بن بکار اور سعید بن یحیٰی اموی رحمہم اللہ وغیرہ۔

۶۔ ان میں سے بعض حضرات کی ضخیم کتابیں مغازی کے موضوع پر مشہور ہیں، جیسے واقدی اور محمد بن سعد کی کتابیں وغیرہ۔

۷۔ ان میں سے بعض حضرات دلائل نبوت کے باب میں سند کی حیثیت رکھتے ہیں، جیسے فریابی، ترمذی، ابوبکر بن ابی شیبہ وغیرہ۔

۸۔ اس دور میں تصنیف شدہ کتب سیرت و مغازی جامعیت اور استیعاب کے ساتھ موجود ہیں۔

۹۔ اس دور کی مرویات طبقات اور رجال کی کتابوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔

۱۰۔ اس دور میں مؤرخین کی روایات میں تاریخی روح پائی جاتی ہے، یعنی واقعات میں تسلسل اور زمانی ترتیب کا لحاظ، جیسے واقدی، ابن سعد اور عبدالرزاق کی روایات وغیرہ۔

۱۱۔ اس دور کے بعض مؤرخین حضرات ضعیف روایات نقل کر دیتے ہیں۔

۱۲۔ اس دور کے اکثر علماء فن ثقاہت، مضبوط حافظے اور شہرت کے حامل ہیں۔

۱۳۔ اس دور کی مرویات بکثرت مصادر سیرت میں پائی جاتی ہیں، چاہے وہ تالیفات ہوں، شروحات ہوں یا پھر تلخیصات۔

[مصادر تلقی الیسرۃ النبویۃ و العنایۃ بھا عبر القرون الثلاثۃ الاولی، ص:۳۶ ومابعد...]

(ب) دکتور فاروق حمادہ:

دکتور فاروق حمادہ۔ نے چار ادوار کی تفصیل اس طرح دی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا دور مؤسسینِ سیرت کا ہے۔ ان کی وجہ سے سیرت کا ذخیرہ محفوظ ہوا۔ عاصم بن عمر بن قتادہ (م:۱۲۰ھ)، شرحبیل بن سعد (م:۱۲۳ھ)، زہری محمد بن مسلم (م:۱۲۴ھ)، یزید بن رومان (م:۱۳۰ھ)، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد (۱۳۰ھ) کا شمار اس دور کے سیرت نگاروں میں ہوتا ہے۔ یہ سارے کے سارے تابعی اور مدنی ہیں۔ ان میں سے اکثر کی مدوّن کتب ہم تک نہ پہنچ سکیں۔ یہ دور دوسری صدی کے ربع اول تک کا ہے۔

دوسرے دور میں اس علم کی تشکیل ہوئی۔ اس دور کے نمایاں سیرت نگار موسیٰ بن عقبہ (م:۱۴۱ھ)، مجالد بن سعید بن عمیر الھمدانی (م:۱۴۴ھ)، سلیمان بن طرخان التیمی (م:۱۴۳ھ)، محمد بن اسحاق بن یسار (م:۱۵۱ھ)، معمر بن راشد الازدی (م:۱۵۳ھ) ہیں۔ آنے والے سیرت نگار انہیں کے نقوش پر چلے۔ فاروق حمادہ کا کہنا ہے کہ ''ویمکن ان نسمیھم جیل البناۃ المصنفین۔ ''

تیسرے دور میں محمد بن صالح بن دینار (م:۱۶۸ھ)، ابو معشر نجیح بن عبدالرحمٰن (م:۱۷۰ھ)، عبدالملک بن محمد ابی بکر (م:۱۷۶ھ) جیسے سیرت نگار شامل ہیں۔ ان لوگوں نے سابقہ گروہ کے کام کو وسعت دی، نامکمل واقعات وحوادث کو مکمل کیا۔ اس لیے اس دور کو ''الجیل المکمل'' کا نام دیا ہے۔

تدوینِ سیرت دوسری صدی کے آخری ربع اور تیسری صدی کے آغاز میں سیرت کے جس دور میں داخل ہوئی اس میں ھشیم بن بشیر (م:۱۸۳ھ)، ابراہیم بن سعد (م:۱۸۳ھ)، علی بن مجاہد، ابراہیم بن محمد (م:۱۸۶ھ)، یحییٰ بن سعید بن ابان (م:۱۹۴ھ)، الولید بن مسلم القرشی (م:۱۹۵ھ)، عبداللہ بن وھب بن مسلم (م:۱۹۷ھ)، محمد بن عمر بن واقدی (م:۲۰۷ھ)، عبدالرزاق بن ھمام بن نافع (م:۲۱۱ھ) شامل ہیں۔ اس گروہ نے کوشش کی کہ سیرت سے کچھ نہ رہ جائے۔ اس دور پر تبصرہ کرتے ہوئے فاروق حمادہ نے کہا:

''وھذا الجیل خاتمۃ اجیال بناۃ علم السیرۃ ومصنفاتھا۔ ''[تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو: أعلام السیرۃ النبویۃ في القرن الثاني للهجرۃ مصنفاتهم ومناهجهم، صفحہ ۶ ومابعد۔]

(ج) دکتور عطیہ مختار عطیہ حسین:

دکتور عطیہ مختار نے ادوارِ سیرت کی تقسیم یوں کی ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(i) عصرِ تابعین میں سیرت پر جس کام کا آغاز ہوا وہ محمد بن عمر الواقدی (م: ۲۰۷ھ) سے تکمیل کو پہنچا۔ ڈاکٹر عطیہ مختار نے موسیٰ بن عقبہ (م: ۱۴۱ھ) سے محمد بن عمر الواقدی (م: ۲۰۷ھ) تک کے مرحلے کو تفصیل سے بیان کیا۔

(ii) دوسرا مرحلہ تدوین حدیث کا ہے۔ مختلف حدیث کی کتابوں میں سیرت النبی ﷺ کے ابواب موجود ہیں۔ اس ضمن میں ڈاکٹر عطیہ کی تفصیلات [مع اضافہ جات] اس چارٹ سے سمجھی جاسکتی ہیں:

نمبر شمار	محدث	کتاب	سیرت سے متعلقہ مباحث
۱	امام مالک (م: ۱۷۹ھ)	مؤطا	كتاب صفة النبی، باب اصحاب الصفة، باب اصحاب بئر معونة، كتاب اسماء النبی، كتاب الجامع، كتاب الجهاد
۲	عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی (م: ۲۱۱ھ)	المصنف	كتاب الجهاد، كتاب المغازی
۳	ابوبکر بن ابی شیبۃ (م: ۲۳۵ھ)	المصنف فی الاحادیث والآثار	كتاب الفضائل، كتاب الجهاد، كتاب التاريخ، كتاب المغازی
۴	محمد بن اسماعیل بخاری (م: ۲۵۶ھ)	الجامع الصحيح المسند المختصر من امور رسول الله ﷺ وسننه وايامه	كتاب المناقب، كتاب فضائل الصحابة، كتاب مناقب الانصار، كتاب المغازی، وفاة النبی، بعث النبی ﷺ اسامة بن زيد، كم غزا النبی ﷺ، كتاب فرض الخمس
۵	مسلم بن حجاج (م: ۲۶۱ھ)	صحيح مسلم	كتاب الجهاد والسير، كتاب الامارة، كتاب الفضائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶	سلیمان بن اشعث (م:۲۷۵ھ)	سنن ابی داؤد	کتاب الجهاد، کتاب الخراج والامارة والفئی
۷	محمد بن یزید (م:۲۷۳ھ)	سنن ابن ماجه	باب فضائل اصحاب رسول اللهﷺ، کتاب الجنائز، کتاب الجهاد
۸	احمد بن شعیب (م:۳۰۳ھ)	سنن نسائی	کتاب الجهاد، کتاب البیعة، کتاب الزینة
۹	محمد بن عیسیٰ (م:۲۷۹ھ)	سنن ترمذی	کتاب السیر وفضائل الجهاد، کتاب المناقب
۱۰	ابوالحسن الدار قطنی (م:۳۰۶ھ)	السنن	کتاب السیر، کتاب السبق بین الخیل
۱۱	ابوجعفر الطحاوی (م:۳۲۱ھ)	شرح معانی الآثار	کتاب السیر، کتاب وجوه الفئی وخمس الغنائم
۱۲	ابوعبداللہ الحاکم النیسابوری	المستدرك	کتاب الجهاد، کتاب قسم الفئی، کتاب قتال اهل البغی، کتاب تواریخ المتقدمین من الانبیاء والمرسلین، کتاب الهجرة، کتاب المغازی، کتاب معرفة الصحابة
۱۳	ابوبکر البیهقی (م:۴۵۸ھ)	السنن الکبریٰ	کتاب الفئی والغنیمة، کتاب السیر، کتاب الجزیة، کتاب السبق والرمی

(iii) تیسرے مرحلے میں کتب تواریخ کا ذکر ہے جس میں خلیفہ بن خیاط (م:۲۴۰ھ)، ابن ابی خیثمہ (م:۲۷۹ھ)، احمد بن یحییٰ بلاذری (م:۲۷۹ھ)، محمد بن جریر (م:۳۱۰ھ) جیسے ابتدائی مؤرخین کا ذکر کیا۔ البتہ بعدازاں چھٹی ساتویں صدی کے اہل تاریخ کے اسماء لکھے۔

(iv) اس میں وہ ان کتب کا ذکر کرتے ہیں جو موسوعی اسلوب پر لکھی گئیں اور بتایا کہ ان میں ولادت نبوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے وصال تک کے واقعات کے علاوہ خصائص، دلائل، اعلام اور دیگر متعلقات نبوی کا ذکر ہوتا ہے۔

(v) ''الکتابة فی السیرة فی العصر الحدیث'' کے عنوان سے آخری مرحلہ ذکر کیا ہے۔ اس میں ان کے خیال میں مجرد سیرت پر زیادہ زور دیا گیا اور جوانب سیرت جیسے موالی خدام وغیرہ پر کم توجہ دی گئی ہے۔ اس دور میں جس چیز پر زور دیا گیا وہ اخلاقی اقدار کو ابھارنا ہے کیوں کہ موجودہ دنیا کو اس کی سخت ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں رد استشراق بھی قابل توجہ رہا۔ [مصادر السیرة النبویة بین المحدثین والمؤرخین، ص:۳۳۔۵۰]

(د) محمد یسریٰ سلامة:

محمد یسریٰ سلامة نے پانچ طبقات کی تقسیم اس طرح کی ہے:

(i) پہلا طبقہ صحابہ کا ہے جنہوں نے سیر و مغازی کی روایت کا اہتمام کیا۔ یہ دو طرح کے ہیں:

(الف) المکثرون من روایة السیر والمغازی: ان میں عبداللہ بن عباس (م:۶۸ھ)، عبداللہ بن عمر (م:۷۳ھ)، عبداللہ بن عمرو بن العاص (م:۶۵ھ)، انس بن مالک (م:۹۲ھ)، جابر بن عبداللہ (م:۷۰ھ کے بعد)، براء بن عازب (م:۷۲ھ)، عائشہ بنت ابی بکر (م:۵۷ھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین شامل ہیں۔

(ب) المقلون: ان میں حضرت علی (م:۴۰ھ)، عبداللہ بن مسعود (م:۳۲ھ)، ابوہریرۃ (م:۵۹ھ)، ابوموسیٰ الاشعری (م:۵۰ھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین شامل ہیں۔

(ii) دوسرا ''طبقہ وسطی'' ہے۔ تابعین کے اس طبقہ نے جمع اور تصنیف کی خدمت سرانجام دی۔ ''طبقہ وسطی'' اس لیے کہا گیا کہ یہ صحابہ اور بعد میں آنے والے اصحاب سیرت میں واسطہ ہے۔ یہی طبقہ اصول ہے کیوں کہ روایات اور اخبار کو آگے پہنچانے والے یہی ہیں۔ اس طبقہ میں درج ذیل اصحاب شامل ہیں: سعید بن مسیب (م:۹۴ھ)، عروۃ بن الزبیر (م:۹۴ھ)، عبداللہ بن کعب بن مالک (م:۹۲ھ)، عامر بن شراحیل (م:۱۰۴ھ)، ابان بن عثمان (م:۱۰۵ھ)، سلیمان بن بریدۃ بن الحصیب (م: ۱۰۵ھ)، محمد بن عمرو بن عطاء (م: ۱۰۵ھ)، قاسم بن محمد بن ابی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بکر (م: ۱۰۷ھ)، عبداللہ بن بریدہ بن الحصیب (م: ۱۱۵ھ)، عمرو بن شعیب بن محمد (م: ۱۱۸ھ)، محمد بن کعب بن سلیم القرظی (م: ۱۱۸ھ)، عاصم بن عمر بن قتادہ (م: ۱۲۰ھ)، محمد بن یحییٰ بن حبان (م: ۱۲۱ھ)، شرحبیل بن سعد المدنی (م: ۱۲۳ھ)، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری (م: ۱۲۴ھ)، ابواسحاق عمرو بن عبداللہ (م: ۱۲۷ھ)، یعقوب بن عتبہ بن المغیرہ (م: ۱۲۸ھ)، یزید بن رومان (م: ۱۳۰ھ)، عبداللہ بن ابی نجیح مکی (م: ۱۳۲ھ)، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد (م: ۱۳۵ھ)، داؤد بن الحصین (م: ۱۳۵ھ)، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن المسور (م: ۱۳۵ھ)، مجالد بن سعید الھمدانی (م: ۱۴۴)، عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ (م: ۱۵۳ھ)، عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز (م: ۱۶۲ھ)، محمد بن صالح بن دینار المدنی (م: ۱۶۸ھ)، عبدالرحمٰن بن ابی الزناد (م: ۱۷۴ھ)

اس طبقہ کی اکثریت کا تعلق مدینہ منورہ سے ہے۔

(iii) تیسرا طبقہ مؤلفین سیر و مغازی کا ہے۔ یہ طبقہ دراصل ''المصادر الاصلیة'' کا طبقہ ہے۔ اس میں درج ذیل اصحاب سیر شامل ہیں: موسیٰ بن عقبہ بن ابی عیاش المدنی (م: ۱۴۱ھ)، ابوالمعتمر سلیمان بن طرخان البصری (م: ۱۴۳ھ)، محمد بن اسحاق بن یسار (م: ۱۵۱ھ)، معمر بن راشد الازدی (م: ۱۵۳ھ)، ابومعشر السندی المدنی (م: ۱۷۰ھ)، یحییٰ بن سعید بن ابان الاموی الکوفی (م: ۱۹۴ھ)، عبداللہ بن وہب (م: ۱۹۷ھ)، محمد بن عمر الواقدی (م: ۲۰۷ھ)

(iv) چوتھا طبقہ ان اہل سیر کا ہے جنہوں نے سیر و مغازی سے متعلقہ احکام پر کتب تحریر کیں۔ ان میں ابوعمرو عبدالرحمٰن بن عمرو بن یحمد اوزاعی، امام اہل شام (م: ۱۵۷ھ)، ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن الحارث (م: ۱۸۵ھ)، محمد بن الحسن الشیبانی (م: ۱۸۹ھ)

(v) پانچواں طبقہ ان اہلِ علم کا ہے جنہوں نے سابقہ کتب کے نسخے تیار کیے اور اولین کتب پر اضافے کیے۔ اس طبقہ کے نمایاں اعلام درج ذیل ہیں:

یزید بن ابی حبیب المصری (م: ۱۲۸ھ)، ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن (م: ۱۳۱ھ)، یونس بن یزید الایلی (م: ۱۵۷ھ)، جریر بن حازم البصری (م: ۱۷۰ھ)، عبدالملک بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم (م: ۱۷۶ھ)، علی بن مجاہد الرازی (م: ۱۸۲ھ)، ابراہیم بن سعد بن ابراہیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الزھری (م: ۱۸۳ھ)، ھشیم بن سلیمان التیمی (م: ۱۸۷ھ)، سلمۃ بن الفضل الابرش (م:۱۹۱ھ)، ولید بن مسلم الدمشقی (م:۱۹۵ھ)، یونس بن بکیر الشیبانی کوفی (م:۱۹۹ھ)

[مصادر السیرۃ النبویۃ،ص:۷۲۔۱۲۱]

ادوار/مراحل کی ان تقسیمات کا جائزہ لیں تو دکتور محمد انور نے بحیثیت مجموعی کتب سیرت، سیرت نگاری کے ادوار کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ان کی خصوصیات پر روشنی ڈالی۔ دکتور فاروق حمادہ نے تیسری صدی کے آغاز تک کو چار مراحل/طبقات میں تقسیم کیا مگر مابعد قرون/صدیوں کا ذکر نہیں کیا۔ دکتور عطیہ مختار نے عصر حدیث تک کے مراحل/ادوار کو عمدہ انداز سے تقسیم کیا البتہ یہ امر یاد رہے کہ حدیث کے صرف وہی باب جو انہوں نے ذکر کیے ہیں، ہی سیرت کے مآخذ نہیں بہت سے دوسرے ابواب میں بھی ایسی احادیث مل جاتی ہیں جو سیرت سے متعلق ہیں۔ محمد یسریٰ سلامۃ نے روایات کو پیش نظر رکھ کر مراحل کی تقسیم کی ہے۔

محققین کی درج بالا آراء سے کتب سیرت کے مختلف مراحل کا ایک نقشہ سامنے آتا ہے جس میں انہوں نے مختلف مراحل کی تقسیمات کا خاکہ پیش کیا ہے۔ ان تمام تحقیقات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کتب سیرت/سیرت نگاری کے درج ذیل مراحل/طبقات/ادوار ہو سکتے ہیں:

دورِ اول/مرحلۂ شفوی:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے روز و شب بارگاہ نبوی ﷺ میں گذرتے۔ وہ مجالس نبوی ﷺ کا تذکرہ اپنے گھروں میں آ کر کرتے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ہر محفل/مجلس/نشست و برخاست/ذکر رسول ﷺ سے معمور ہوتی تھی جس کے ساتھ جو بیتا ہوتا یا جو سنا ہوتا وہ ان مجالس کی زینت بنتا۔ یہ تذکار شمائل، واقعات، غزوات اور دیگر امور سے متعلق ہوتے۔ سیرت کا اولین تذکرہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ انہی جملوں کی شرح میں بہت سا ادب سیرت وجود میں آیا۔ غزوات کے بارہ میں اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص (م:۱۳۴ھ) کا کہنا ہے کہ ان کے والد مغازی رسول ﷺ کی تعلیم دیتے اور فرماتے کہ:

"یا بنی ھذہ مآثر آبائکم فلا تضیعوا ذکرھا."

[الجامع الاخلاق الراوی و آداب السامع، جلد۲، ص:۱۹۵]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ماثر آبائکم'' کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ صحابہ کے ہاں یہ تہذیبی، دینی اور فکری ورثہ کتنا اہم تھا۔ بعض لوگوں کے سوال کے جواب میں واقعہ ذکر ہوتا: لوگوں نے حضرت سہیل سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کا علاج کس دوا سے کیا گیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دینے سے پہلے جو جملے ارشاد فرمائے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے واقعات بیان کرتے ہوئے ان کا جذبہ کیا ہوتا۔ وہ فرماتے: ''ما بقی من الناس احد اعلم به منی'' کہ اب لوگوں میں کوئی آدمی ایسا نہیں جو اس بات کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو۔ پھر انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی ڈال کر لاتے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس سے خون دھوتی تھیں، چٹائی لی گئی، پس اس کو جلایا گیا پھر اس کی راکھ کو رسول اللہ ﷺ کے زخم میں بھر دیا گیا۔ [صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب دواء الجرح باحراق ---] براء بن عازب سے چہرہ نبوی ﷺ کا پوچھا گیا کہ تلوار کی طرح شفاف تھا انہوں نے جواب دیا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔ [صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، رقم الحدیث: ۳۵۵۲]

سعید بن جریری کہتے ہیں کہ میں نے ابوالطفیل کو یہ کہتے سنا کہ حضور اکرم ﷺ کو دیکھنے والوں میں میرے سوا کوئی نہیں۔ سعید کہتے ہیں کہ میں نے ان سے حلیہ نبی بیان کرنے کی درخواست کی۔

[صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب کان نبی ﷺ ابیض...، رقم الحدیث: ۲۳۳۹]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آپ ﷺ کا پیالہ اور نعلین مبارک تھے وہ لوگوں کو نکال کر دکھاتے۔ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ سے تابعین تک زیادہ تر زبانی روایات کے ذریعہ یہ علم پہنچا۔ یہاں یہ اشارہ کرنا بھی ضروری ہے کہ ''شفوی سیرت'' کا تعلق صرف عہد رسالت یا مابعد سے نہیں۔ روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ذکر آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک اور زمانہ فترۃ میں بھی کسی نہ کسی صورت میں کیا جاتا رہا۔ مگر بعض چیزیں اس دور میں تحریری صورت میں بھی ملتی ہیں۔

دور دوم / مرحلہ تشکیل وتدوین:

مغازی پر پہلی کتاب سے لے کر علامہ واقدی (م: ۲۰۷ھ) تک سیرت کا تشکیلی مرحلہ ہے۔ اس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مرحلہ میں سیرت سے متعلقہ روایات کی جمع آوری ہوگئی۔ آنے والے سیرت نگاروں نے اسی تشکیلی مرحلہ سے اخذ واستفادہ کر کے قصر سیرت تعمیر کیا۔

اسی لیے اس مرحلہ کے توسیعی باب کو تدوین کی حتمی شکل کہہ سکتے ہیں اور یہ امام بیہقی (م: ۴۵۸ھ) پر ختم ہوتا ہے۔ کیوں کہ کتب احادیث کی ترتیب، تدوین وتبویب کی آخری کڑی امام بیہقی کی السنن الکبریٰ ہی ہے۔ اس دور تک سیرت نگاری کے تمام بنیادی مصادر کا مواد جمع ہو چکا تھا۔ سیرت کے اطراف جوانب پر اہل علم قلم اٹھا چکے تھے۔ قصر سیرت کی تعمیر کے لیے تمام مواد کی جمع آوری کے بعد آج تک لوگ سیرت میں اپنے ذوق/ضرورت/دلچسپی کے مطابق مواد لے کر کار سیرت کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

دورِ سوم/مرحلہ توضیح وتشریح سیرت:

چھٹی صدی ہجری کے اوائل سے سیرت نگاری کے جس مرحلہ کا آغاز ہوا۔ اس میں بنیادی مصادر کی بنیاد پر روایات کی جمع آوری، توفیق وتطبیق روایات، توضیح وتشریح روایات کا کام شروع ہوا۔ مختلف اصناف ادب میں سیرت اور پھر ان کی شروح اور مختصرات کے ساتھ ساتھ متعلقات سیرت پر موضوعی کام کا ایک بڑا حصہ بھی اسی دور میں مکمل ہوا۔ موسوعی سیرت کا انداز بھی اسی مرحلہ میں ہی ملتا ہے۔ ٹیکنالوجی کی ترقی سے تصاویر اور نقشوں کی صورت میں مناظر سیرت کی پیش کش کا حسین انداز اور جغرافیائی معلومات اور مناظرانہ مباحث کے اسالیب بھی تیسرے مرحلے میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ دنیا کی ہر زبان میں سیرت پر اتنا لکھا گیا کہ اسے سوائے معجزہ کے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ یہ مرحلہ تیرہویں صدی ہجری کے آخر (۱۲۸۶ھ)/انیسویں صدی عیسوی (۱۸۷۰ء) کے آخری ربع تک رہا۔

دور چہارم/مرحلہ اعتذاری ودفاعی سیرت:

انیسویں صدی عیسوی/چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں مستشرقین کا کام ایک علمی تحریک کی صورت میں ابھرا۔ استشراقیت پہلے سے موجود تھی مگر ولیم میور (م: ۱۹۰۵ء) کی تحریرات کے بعد سیرت نگاری میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ علمی تحریک کے طور پر استشراقیت انیسویں صدی میں ہی سامنے آئی اور مستشرقین کی پہلی کانفرنس بھی ۱۸۷۳ء میں پیرس میں ہوئی۔ [الاستشراق بین الحقیقة والتضلیل، ص: ۴۵] اس دور کے مستشرقین نے اس حقیقت کا ادراک کر لیا تھا۔ مسلمانوں کی قوت اور طاقت کا راز ذات مصطفیٰ ﷺ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قلبی وروحانی وابستگی ہے۔ بے عملی / کم علمی مسلم معاشرہ میں قبول ہے مگر ذات رسالت مآب ﷺ کے بارے میں کوئی ذرا سا منفی تاثر قبول نہیں۔ اقبال نے استشراقیت کے اسی فریب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا:

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو
(اقبال)

نوآبادیاتی عرصہ کے اس دور میں استشراقیت نے ایک طرف نبی کریم ﷺ کے حسن اخلاق اور بلند کردار کے تذکرے کر کے اپنے آپ کو غیر جانبدار منوانے کی کوشش کی تو ساتھ ہی ''تحقیق کی مٹھاس'' میں زہر دینا شروع کر دیا اور ایسی ایسی باتیں لکھ دیں جس سے نبی اور عام آدمی کے افعال میں کوئی فرق نہ رہا۔ مسلمان طلباء کو اپنے علاقوں میں بلا کر جدید تحقیق کے گُر سکھائے جس کا مقصد تشکیک زدہ ذہن تیار کرنا تھا۔ اس تحقیق میں عقلیت اور غیر جانبداری کے عنصر پر زور دیا جاتا تھا۔ ان لوگوں کی ہرزہ رسانیوں کا جواب دینے کے لیے دو قسم کے فکری گروہ وجود میں آئے۔

(i) اعتذاری گروہ:

انہوں نے مغرب کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لیے معذرت خواہانہ رویہ اپنایا اور بہت سارے مسلمات کا اس لیے انکار کر دیا کہ وہ بظاہر عقلیت اور غیر جانبدار تحقیق کے معیار پر پورے نہ اترتے تھے۔ سر سید احمد خاں باوجود اپنے تمام تر اخلاص کے، برصغیر میں اسی گروہ کے نمائندہ وترجمان سمجھے جاتے ہیں۔ آگے چل کر پوری جماعت تیار ہوئی جو فکری مرعوبیت کا شکار تھی اور اس نے لوگوں کو ذہنی تشکیک میں مبتلا کیا۔ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی کسی حد تک اس گروہ میں کیا جا سکتا ہے۔ جاوید احمد غامدی بھی اسی مکتب کے فرد ہیں۔ اِس فکر کے درج ذیل اثرات مرتب ہوئے:

- ☆ سیرت کے مستند واقعات کو کمزور روایات کی بنا پر رَد کرنے کی روش عام ہوئی۔
- ☆ واقعات سیرت میں تشکیک کے میلان کو عام کیا گیا۔
- ☆ روایات کے استناد کو شک کی نظروں سے دیکھا گیا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

☆ نبوی منصب کے حوالے سے معجزات کی اہمیت مسلّم تھی، ان معجزات کو مادی نقطۂ نظر سے ماورائی حکایات کا روپ دیا گیا۔

☆ سب سے بڑھ کر یہ کہ مسلم اذہان میں تشکیک کا بیج بویا گیا جس سے بعض قلم کار متاثر ہوئے اور بعض نے غیر شعوری اثر قبول کیا۔ [نفحاتِ سیرت، ص:۲۸۴]

(ii) دفاعی گروہ:

اس گروہ نے مستشرقین کے اعتراضات کو پڑھا، غور کیا اور اپنے اصولوں پر رہتے ہوئے، مسلمات کا دفاع کیا۔ علمی روایت میں یہ لوگ استشراقی فریب سے مرعوب تھے نہ جامد مقلد۔ انہوں نے سیرت نگاری میں نئی علمی روایت کی طرح ڈالی۔ مولانا عبدالرؤف قادری دانا پوری، قاضی سلیمان منصور پوری، مولانا ادریس کاندھلوی، پیر محمد کرم شاہ الازہری، اس گروہ کے ترجمان و وکیل ٹھہرے۔

ان دو گروہوں کا پیدا ہونا صرف برصغیر کی حد تک نہ تھا۔ پوری دنیا کے اہل علم ان دو میں تقسیم تھے اور سیرت نگاری پر کسی نہ کسی طرح ان کے اثر کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔ ۹/۱۱ سے پہلے تک یہی صورت حال رہی۔

دورِ پنجم / مرحلۂ مغربی فکر:

اکیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں ۹/۱۱ کا واقعہ پیش آیا جس نے دنیا کے علمی و فکری زاویوں کو بدل کر رکھ دیا۔ مغربی فکر و فلسفہ اور اس کے اثرات نے پوری دنیا کو لپیٹ میں لیا۔ Freedom، Equality، Tolerance، Human Rights، Democracy، Secularism اور Exterimism، Dialogue، Globalization، Multiculturism، Private and Public Life، Civil Society، جیسی اصطلاحات کے مغربی پس منظر کو سمجھے بغیر ان کو نبوی تعلیمات میں تلاش کرنا اور ان کو اسلام کے لیے قابل عمل بنانے کے لیے سیرت پر کام ان دو عشروں میں شروع ہوا۔ پاکستان بھر کی جامعات میں ہونے والی کانفرنسز کے بنیادی موضوعات یہی رہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن ان موضوعات کے لیے مراعات دیتی رہی۔ اس مقصد کے لیے سیرت چیئرز بھی قائم ہوئیں۔ سیرت کے ایک پہلو پر زور دے کر، جو ان اصطلاحات کی ضرورت تھا، دوسروں کو نظر انداز کر کے سیرت نگاری کا رجحان بڑھا۔ ابھی کرونا کا زور ہے۔ (۱۴/ اپریل ۲۰۲۰ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۱ رشعبان المعظم ۱۴۴۱ھ) تک دنیا بھر میں ایک لاکھ اکیس ہزار افراد اس مرض کا شکار ہو چکے ہیں۔ اس وبا کے بعد ان اصطلاحات کو مغربی فکر و فلسفہ کے تحت دیکھا جائے۔ یہ اصطلاحات مغرب کے "معاشی مذہب" کے بنیادی اعتقادات بن کر پوری دنیا پر اثر انداز ہوں گی جس کے نتیجے میں مطالعہ سیرت بھی اس پس منظر میں ہوگا، اگر چہ آغاز بہت پہلے ہو چکا ہے۔ اس طرز عمل سے مسلم اہل علم مغربی فکر و فلسفہ اور اسلام میں فکری پل تعمیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر یہ حقیقت بھول جاتے ہیں کہ دونوں کے سرچشمے مختلف ہیں۔ مغربی فکر و فلسفہ کی یہ مرعوبیت اعتذاری رویے سے بھی زیادہ تباہ کن فکری نتائج لائے گی۔ ان پانچوں مراحل میں زمانی حد بندی تخمینی ہے کیوں کہ ایک مرحلہ سے اگلے مرحلہ میں منتقلی یکا یک نہیں ہو جاتی، پہلے مرحلہ میں ایک عرصہ تک اس کی تیاری ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

علوم السیرۃ

(تاریخ وتدوین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علوم:

علوم ''علم'' کی جمع ہے۔اس کی تعریف متکلمین، فلاسفہ،صوفیہ اور دیگر نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق کی ہے۔اسی وجہ سے جرجانی کا کہنا ہے:''ھو مستغن عن التعریف۔'' [کتاب التعریفات، ص:۱۲۶] گویا یہ اتنی ظاہر و باہر حقیقت ہے کہ اسے کسی تعریف کی ضرورت نہیں۔الشیخ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک:

''علم وہ نور ہے جو شے اس کے دائرے میں آ گئی منکشف (یعنی ظاہر) ہو گئی اور جس سے متعلق ہو گیا اس کی صورت ہمارے ذہن میں مرتسم (نقش) ہو گئی۔'' [ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص:۲۴۵]

تدوینی اعتبار سے علم سے مراد کسی ایک فن/موضوع پر کسی خاص غرض و غایت کے لیے معلومات/مسائل/افکار کی جمع آوری ہے جس سے اس فن/موضوع کی مختلف جہات واضح ہو جاتی ہیں۔

السیرۃ:تعریفات پہلے گذر چکی ہیں۔

علوم السیرۃ:علوم السیرۃ، سیرت اور جمیع متعلقات سیرت سے بحث کرتا ہے تاکہ ذات رسالت مآب ﷺ سے حُبّی تعلق قائم ہو سکے اور ان تعلیمات کا عملی زندگی میں اطلاق کر کے فوز و فلاح حاصل کی جا سکے۔

علوم السیرۃ کا ارتقاء:

ذات رسالت مآب ﷺ علوم دینیہ کی اصل و اساس ہیں۔کلام الٰہی پر اعتماد و اعتبار اور ایمان بھی آپ کے توسط سے ہے۔صحابہ کرام قرآن پر عمل، اس کی معانی کی تفہیم و تشریح، اس کے ناسخ و منسوخ کو کلام عرب کے تناظر میں نہیں ذات رسالت مآب ﷺ کے قول، فعل، تقریر، صفات خلقیہ اور خلقیہ کے تناظر میں دیکھ کر یا پوچھ کر سمجھتے تھے۔آپ ﷺ کے وصال کے بعد، مختلف علوم وجود میں آئے، ان کے قواعد و ضوابط مرتب ہوئے، علوم کی شاخ در شاخ تقسیم ہوئی، ان علوم کے بارے میں اہل علم کی آراء کا تنوع سامنے آیا، ان سب چیزوں نے کسی علم کو بطور فن مدوّن کرنے میں مدد دی۔یہ سلسلہ آج تک جاری ہے مگر فنون اپنے اصولوں کے حوالے سے منضبط اور مربوط شکل میں موجود ہیں۔زمانی تغیرات اور ضروریات کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مطابق فروعات کے استخراج کا سلسلہ جاری ہے۔

سیرت نگاری کے مختلف پہلوؤں پر اتنا کام ہوا کہ دنیا میں اس کی مثال ملنا ممکن نہیں مگر علوم القرآن، علوم الحدیث اور علوم الفقہ کی طرح بطور فن اس کو مرتب نہیں کیا گیا۔ اس کی متعدد وجوہ ہو سکتی ہیں:

(۱) علماء کی تگ و دو کا محور و مرکز حدیث اور فقہ رہے۔ یہی وجہ ہے کہ دسویں صدی میں علامہ سیوطی علوم القرآن پر بھی مربوط کام نہ ہونے کا ذکر کر رہے ہیں۔ اپنے اساتذہ الکافیجی اور بلقینی کے کام کو بھی ناکافی قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ علوم القرآن پر بڑا کام ہو چکا تھا۔ ہر نوع پر کم و بیش علیحدہ کتاب موجود تھی۔ ''فنون الافنان'' اور ''البرہان'' بھی تحریر ہو چکی تھیں۔

(۲) علم سیرت کو حدیث سے علیحدہ فن نہ سمجھا گیا۔ چونکہ یہ علوم الحدیث کا ہی جز تھا، اس لیے علیحدہ سے اس پر توجہ نہ دی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ درس نظامی میں سیرت/علوم سیرت کی کوئی کتاب موجود نہ تھی۔ کلام اللہ اور کلام نبوی دونوں پر ضخیم مجلدات میں ہر صدی میں کام ہوا۔ سیرت ذاتیہ کو بھی اسی ضمن میں سمجھا گیا۔ کیوں کہ سیرت ذاتیہ سے اس طرح احکام و مسائل مستنبط نہیں کیے گئے جس طرح قرآن، حدیث اور فقہ میں ہوا اس لیے علوم السیرۃ بطور فن مرتب نہ ہوا۔ اصول سیرت پر عبدالعزیز راشد البخاری کی کتاب ''اصول السیرۃ النبویۃ'' [معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ: ۱۰۳] کا ذکر صلاح الدین المنجد نے کیا مگر اس کی تفصیلات معلوم نہ ہو سکیں۔

تاریخی اعتبار سے جائزہ لیں تو صوفیہ کے مطابق ''لولاك لما خلقت الافلاك'' [الاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة ،ص:۲۹۵، رقم:۳۸۵] سیرت کا نقطۂ آغاز ہے اور پھر کوئی عہد بھی اس سے خالی نہ رہا۔ دیگر معجزات کی طرح یہ بھی اعجاز سیرت ہے کہ آپ ﷺ کے وصال کے وقت آپ ﷺ کی سیرت کے رنگ میں رنگے ایک لاکھ سے زائد افراد موجود تھے، عہد صحابہ میں تو ہر بات اُسوۂ حسنہ کے تناظر میں ہوتی تھی اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

(۱) سعید بن یسار کہتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تیرے لیے رسول اللہ ﷺ میں نمونہ نہیں ہے؟ رسول اللہ ﷺ تو اپنے اونٹ پر وتر پڑھ لیتے تھے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

[صحیح بخاری، کتاب: ابواب الوتر، باب الوتر علی الدابۃ، رقم الحدیث: ۹۹۹]

(۲) ثمامہ بن شراحیل کہتے ہیں: میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: مسافر کی نماز کا کیا مسئلہ ہے؟ انہوں نے کہا: دو، دو رکعتیں ہے، سوائے نماز مغرب کے، وہ تین رکعت ہے۔ میں نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے، اگر ہم ذوالمجاز میں ہوں تو؟ انہوں نے کہا: ذوالمجاز کیا ہے؟ میں نے کہا: وہ ایک جگہ کا نام ہے، ہم اس میں جمع ہوتے ہیں اور خرید و فروخت کرتے ہیں اور وہاں پندرہ یا بیس راتیں ٹھہرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ارے! میں آذربائیجان میں چار یا دو ماہ تک ٹھہرا رہا، میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ وہاں دو، دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا کہ آپ ﷺ بھی دو، دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ پھر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت: ''لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ'' [الاحزاب: ۲۱] تلاوت کی یعنی یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ میں بہترین نمونہ ہے۔ حتیٰ کہ آیت سے فارغ ہوگئے۔ [مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث: ۵۵۵۲]

(۳) نافع کہتے ہیں کہ جس سال حجاج، سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑائی کرنے کے لیے مکہ مکرمہ آیا ہوا تھا، اس سال سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں عبداللہ اور سالم نے اپنے باپ سے کہا: اس سال جنگ کا خطرہ ہے، اس لیے بہتر یہ ہے کہ آپ حج کے لیے نہ جائیں، کیونکہ یہ اندیشہ ہے کہ لڑائی کی وجہ سے آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے، انہوں نے کہا: اگر بیت اللہ تک جانے میں کوئی رکاوٹ آگئی تو میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر کیا تھا جب کفارِ قریش نے آپ ﷺ کو بیت اللہ کی طرف جانے سے روک دیا تھا۔ اب میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں عمرہ کا ارادہ کر چکا ہوں، اگر مجھے نہ روکا گیا تو عمرہ ادا کرلوں گا اور اگر بیت اللہ تک پہنچنے میں مجھے رکاوٹ پیش آگئی تو میں اسی طرح کروں گا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، جبکہ اُس موقع پر میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا، اس کے بعد سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے سفر شروع کر دیا۔ جب وہ ذوالحلیفہ پہنچے تو انہوں نے عمرے کا احرام باندھا اور تلبیہ پڑھا اور یہ آیت تلاوت کی: "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" [الاحزاب:۲۱] (تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔) اس کے بعد آگے کو روانہ ہوئے اور جب بیداء پر پہنچے تو کہا: حج اور عمرے کے احکام تو ایک جیسے ہی ہیں، اگر میرے عمرے کے سامنے کوئی رکاوٹ آگئی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میرے حج کے سامنے بھی رکاوٹ آجائے گی، لہٰذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھ رہا ہوں، اس کے بعد وہ آگے کو روانہ ہوئے اور قدید کے مقام پر جا کر قربانی کا جانور خریدا۔ پھر مکہ پہنچ کر حج اور عمرہ دونوں کے لیے بیت اللہ کا ایک طواف اور صفا مروہ کی ایک سعی کی، اس کے بعد یوم النحر یعنی دس ذوالحجہ تک اسی طرح رہے۔ [مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۶۳۹۱]

(۴) سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا، جب میں بیت اللہ کے دروازے سے حطیم والے کونے کے پاس پہنچا تو میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام لیا تاکہ وہ اس کونے کا بھی استلام کر لیں، لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، کیا ہے۔ انہوں نے کہا: تو کیا تم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے ان کونوں کا استلام کیا ہو؟ میں نے کہا: جی نہیں، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر اس کو چھوڑو اور آگے بڑھو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ میں ہی بہترین نمونہ ہے۔ [مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۲۵۳]

(۵) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حجر اسود کے اوپر جھکے اور کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، اگر میں نے اپنے حبیب ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے اور تیرا استلام کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ تیرا استلام کرتا اور نہ تجھے بوسہ دیتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" [الاحزاب:۲۱] (تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کے عمل میں بہترین نمونہ ہے۔) [مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۱۳۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(٦) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا، ہوا یوں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کے تمام کونوں کا استلام کیا، یہ دیکھ کر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: آپ بیت اللہ کے تمام کونوں کا استلام کیوں کرتے ہیں، جبکہ اللہ کے رسول نے تو ان سب کا استلام نہیں کیا؟ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بیت اللہ کے کسی حصے کو بھی نہیں چھوڑا جا سکتا، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ'' [الاحزاب:۲۱] (البتہ تحقیق تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔) یہ سن کر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔[مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۱۸۷۷]

یہ روایات بتا رہی ہیں کہ تاریخی طور پر کوئی دور ''علوم السیر ۃ'' سے خالی نہ رہا مگر تدوینی عمل شروع ہوا تو مغازی پر تحریرات سامنے آئیں۔

مرورِ زمانہ سے سیرت / سیرت نگاری / وقائع سیرت / سیرتِ موضوعی / موسوعی کے حوالے سے بہت سے لوگوں نے قلم اٹھایا۔ ایک کثیر تعداد تو حصول ثواب کے لیے یہ کار علمی سرانجام دیتی رہی اور اس کے لیے بہت تحقیق کی ضرورت نہ تھی۔ پانچ سات کتابیں دیکھ کر خلاصہ یا شرح تیار کر لی جاتی مگر اس کے ساتھ ساتھ بہت سے رجحان ساز کام ہوئے۔ جنہوں نے سیرت نگاری میں تحقیق کی نئی راہیں کھولیں بلکہ عصر حاضر تک ایسے لوگ موجود رہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ اور ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی کا اس سلسلہ میں نام لیا جا سکتا ہے۔ ان ساری علمی تحقیقات کے باوجود علوم السیر ۃ کو بطور فن اور اصول سیرت نگاری پر بطور خاص توجہ نہ دی گئی۔ کتب سیرت میں ان تمام اصول وقواعد اور علوم السیر ۃ کی انواع کا اجمالی ذکر ضرور موجود ہے مگر بات مربوط و منظم کرنے کی ہے، یہ ایسے ہی ہے کہ تفاسیر میں علوم القرآن کے تمام مباحث موجود تھے مگر پھر بھی علوم القرآن بطور فن وجود میں آیا اور تفاسیر، علوم القرآن کا ایک شعبہ / جز قرار پائیں، چند مثالیں درج ذیل ہیں:

(i) المحبر (محمد بن حبیب بغدادی م:۲۴۵ھ) میں آپ کے امراء، موالی، حاجب، حواری، نقباء،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاسوس اور کاتبین کی فہارس موجود ہیں۔

(ii) المعارف (ابن قتیبہ م:۲۷۶ھ) میں آپ کی عمات، جدات، ازواج مطہرات، موالی، سواری کے جانور ذکر کیے ہیں۔

(iii) التنبیہ والاشراف (علامہ مسعودی م:۳۴۵ھ) میں ہجرت کے بعد کے سالوں کو دلچسپ عنوانات کے تحت ذکر کیا ہے جو نہایت دلچسپ اور فنون کی ترتیب کے لیے اہم ہے۔

(iv) جوامع السیرۃ (ابن حزم، م:۴۵۶ھ) میں آپ کے خدام، اسماء النبی ﷺ، حکام، کاتبین، مؤذن، شاعر، قاصد اور مخالفین کے بارے میں معلومات دی گئی ہیں۔

(v) الوفا باحوال المصطفٰی (ابن جوزی م:۵۹۲ھ) میں بھی متعلقات سیرت/اطراف سیرت پر اچھا خاصا مواد ہے۔

(vi) امام قسطلانی (م:۹۲۳ھ) کی المواھب اللدنیہ بالمنح المحمدیۃ اور اس کی شرح المواھب از محمد بن عبدالباقی زرقانی (م:۱۱۲۲ھ)، اسی طرح سبل الھدیٰ والرشاد از محمد بن یوسف الصالحی (م:۹۶۲ھ)، سیرت حلبیہ از علی بن برہان الدین حلبی (م:۱۰۴۴ھ) میں بھی انواع سیرت موجود ہیں مگر ان کی فنی تشکیل و تدوین کی ضرورت ہے۔ ان ہی کتب سے علوم السیرۃ کی انواع کے مواد کو ترتیب دیا جا سکتا ہے۔

متقدمین کے ہاں سیرت موضوعی کے مختلف نمونے بھی ''علم السیرۃ'' کے ارتقاء کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ واقدی (م:۲۰۷ھ) کی کتاب ''کتاب التاریخ والمغازی والمبعث''، ''کتاب ازواج النبی ﷺ'' وغیرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انواع سیرت کی طرف اشارے اولین ادب سیرت میں موجود ہیں۔ بعد ازاں مختلف انواع پر کتب تحریر کی گئیں۔ چند امثلہ درج ذیل ہیں:

(i) غریب الحدیث: نضر بن شمیل (م:۲۰۳ھ)

(ii) طعم النبی ﷺ: محمد بن عمر الواقدی (م:۲۰۷ھ)

(iii) اعلام النبوۃ: مامون عبداللہ بن ہارون (م:۲۱۸ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(iv) صلح النبی ﷺ: علی بن محمد المدائنی (م:۲۲۵ھ)

(v) کتاب الجھاد: سعید بن منصور (م:۲۲۷ھ)

(vi) طب نبوی ﷺ: عبدالملک بن حبیب (م:۲۳۸ھ)

(vii) قراءۃ النبی ﷺ: ابوعمر الدوری (۲۴۰ھ)

متاخرین کے ہاں بھی کچھ ایسے کام سامنے آئے ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے شعور میں انواعِ سیرت کا تصور موجود تھا۔ صلاح الدین المنجد (۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء) نے اپنی کتاب "معجم ما ألف عن رسول اللہ ﷺ کو ۱۲/ابواب (القسم) میں تقسیم کیا ہے۔ ہر باب (القسم) کے تحت ذیلی عنواناتِ سیرت درج ہیں جو بلاشبہ انواع ہیں۔ ان کی تعداد ۱۲۸ ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ ۱۲/ابواب مع ذیلی عنوانات درج کر دیے جائیں جو محققین کے لیے سود مند ہوں گے۔ مگر یہاں بھی بعض پہلو مفقود ہیں جن کا تعلق دوسرے علوم کے ساتھ ہے۔

القسم الاول:

۱	عصر الرسول والجاھلیة	۲	مکة المکرّمة
۳	مولد رسول اللہ ﷺ	۴	اسماء رسول اللہ ﷺ
۵	ختان الرسول ﷺ	۶	رضاع الرسول ﷺ
۷	نسب الرسول ﷺ	۸	نسب قریش وفضائلھا
۹	أسلاف الرسول ﷺ	۱۰	آباء الرسول ﷺ
۱۱	أبوا الرسول ﷺ	۱۲	أمّھات الرسول ﷺ
۱۳	أجداد الرسول ﷺ	۱۴	أعمام الرسول ﷺ
۱۵	الرسول قبل الرسالة		

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

القسم الثاني:

۱	المبشّرات	۲	آيات النبوّة وأعلامها ودلائلها
۳	نبوّة الرسول ﷺ	۴	ختم النبوة
۵	الوحي	۶	القرآن الكريم
۷	أميّة الرسول ﷺ	۸	معجزات الرسول ﷺ
۹	الاسراء والمعراج	۱۰	اثبات النبوة
۱۱	المنافقون والذين يؤذون النبي	۱۲	محمد ﷺ وبنو اسرائيل

القسم الثالث:

۱	الهجرة النبوية	۲	المدينة المنوّرة دار الهجرة
۳	تنظيم الدولة الاسلامية في المدينة.	۴	السيرة النبوية
۵	المغازي	۶	مشاهد النبي ﷺ
۷	الفتوح	۸	الصحابة والخلفاء الراشدون
۹	كُتّاب النبي ﷺ	۱۰	مَن زوّجه النبي ﷺ
۱۱	المشبّهون بالنبي ﷺ	۱۲	أرداف النبي ﷺ
۱۳	رُسُل النبي ﷺ ورسائله الى الملوك	۱۴	صلح النبي ﷺ
۱۵	عهود النبي ﷺ	۱۶	الوفود الى النبي ﷺ
۱۷	عُمّال النبي ﷺ	۱۸	اموال النبي ﷺ
۱۹	اقطاع النبي ﷺ	۲۰	طعم النبي ﷺ
۲۱	مسجد الرسول ﷺ وروضته		

" محكم دلائل سے مزين متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مكتبہ"

www.KitaboSunnat.com

القسم الرابع:

١	حلية الرسول ﷺ وصفته	٢	شعرات الرسول ﷺ

القسم الخامس:

١	عصمة الرسول ﷺ	٢	أخلاق الرسول ﷺ
٣	صدق النبي ﷺ	٤	خصائص النبي ﷺ
٥	مناقب الرسول ﷺ	٦	شمائل الرسول ﷺ وخصاله
٧	فضائل الرسول ﷺ	٨	شجاعة الرسول ﷺ
٩	أفعال الرسول ﷺ	١٠	حقوق المصطفى ﷺ
١١	عظمة الرسول ﷺ	١٢	شرف النبي ﷺ
١٣	مفاخر الرسول ﷺ	١٤	علوّ مقام الرسول ﷺ
١٥	شخصية الرسول ﷺ	١٦	فضل النبي ﷺ
١٧	الآداب المحمدية	١٨	الفروسية المحمدية
١٩	مزاح الرسول ﷺ الشعر	٢٠	سماع الرسول ﷺ الشعر
٢١	عبقرية محمد ﷺ العسكرية		

القسم السادس:

١	أزواج الرسول ﷺ أمهات المؤمنين	٢	أولاد الرسول ﷺ وبناته
٣	آل البيت	٤	خُدّام الرسول ﷺ ومواليه
٥	ملابس الرسول ﷺ	٦	آلات النبي ﷺ وسلاحه
٧	نعال الرسول ﷺ	٨	خيل النبي ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٩	أعلام الرسول ﷺ	١٠	وفاة الرسول ﷺ
١١	تركة النبي ﷺ	١٢	الآثار النبوية

القسم السابع:

١	وضوء الرسول ﷺ	٢	صلوٰة الرسول ﷺ
٣	حجّة النبي ﷺ		

القسم الثامن:

١	حديث رسول الله ﷺ وما يتعلّق به	٢	جوامع كَلِم الرسول ﷺ
٣	الأذكار النبوية والأدعية	٤	المجازات النبوية
٥	ألفاظ الرسول ﷺ	٦	قراء ات النبي ﷺ
٧	اجتهاد الرسول ﷺ	٨	أقضية الرسول ﷺ
٩	فتاوىٰ الرسول ﷺ	١٠	فقه النبي ﷺ، فقه الحديث، فقه السيرة
١١	الأحكام الشرعية في الحديث	١٢	وصايا النبي ﷺ
١٣	تفسير النبي ﷺ	١٤	ما نهى النبي عنه
١٥	أقسام النبي ﷺ	١٦	خطب رسول الله ﷺ
١٧	أقضية الرسول ﷺ	١٨	حِكَم الرسول ﷺ
١٩	أمثال النبي ﷺ	٢٠	تأويل أقوال الرسول ﷺ
٢١	الطب النبوي ﷺ		

القسم التاسع:

١	الصلوٰة على النبي ﷺ	٢	مدح الرسول ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

القسم العاشر:

۱	رؤية الرسول ﷺ في المنام	۲	التوسّل بالرسول ﷺ والاستغاثة وطلب الشفاعة
۳	رسائل الى الرسول ﷺ في الشكوى والاستغاثة	۴	عبادة الرسول ﷺ
۵	الاقتداء بالرسول ﷺ وطاعته واقتفاء اثره	۶	اهداء القُرب للرسول ﷺ
۷	الايمان بالرسول ﷺ	۸	زيارة الرسول ﷺ
۹	الذبّ عن سنة الرسول ﷺ	۱۰	الوصول الى الرسول ﷺ
۱۱	خدمة الرسول ﷺ	۱۲	سب الرسول ﷺ ومخالفته

القسم الحادي عشر:

۱	الهدي النبوي ﷺ	۲	السُنّة المحمّدية
۳	الرسالة المحمّدية	۴	الطريقة المحمّدية

القسم الثاني عشر:

۱	دراسات مختلفة عن الاسلام	۲	ردود
۳	دراسات مختلفة عن الرسول ﷺ		

شیر نوروز خان کی کتاب ''حضرت محمد ﷺ منتخب کتابیات اُردو کتب و مقالات'' جو دراصل ۶۲۰۷ کتب / مضامین کا مجموعہ ہے، کی فہرست بھی انواع سیرت کے اعتبار سے اہم ہے۔ فہرست درج ذیل ہے:

۱۔ سیرت حوالہ جاتی مآخذ (انسائیکلوپیڈیا، فرہنگ، کتابیات، اشاریہ)

۲۔ سیرت نگاری اور سیرت نگاران

۳۔ ارض سیرت و آثار و تبرکات نبوی

۴۔ سیرت النبی ﷺ (عمومی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ مولد النبی ﷺ

۶۔ نبوت اور ختم نبوت

۷۔ حضور ﷺ کے متعلق پیش گوئیاں

۸۔ حضور ﷺ کی پیش گوئیاں

۹۔ سیرت اور قرآن

۱۰۔ حضور ﷺ کی مکی زندگی

۱۱۔ معراج النبی ﷺ

۱۲۔ ہجرت النبی ﷺ

۱۳۔ حضور ﷺ کی مدنی زندگی

۱۴۔ عہد نبوی ﷺ میں جنگی حکمت عملی (غزوات، سرایا و جہاد)

۱۵۔ عہد نبوی ﷺ میں سیاسی زندگی

۱۶۔ عہد نبوی ﷺ میں معاشرت

۱۷۔ عہد نبوی ﷺ میں معاشی زندگی

۱۸۔ عہد نبوی ﷺ میں قانون اور عدالت

۱۹۔ عہد نبوی ﷺ میں تعلیم و تربیت

۲۰۔ عہد نبوی ﷺ میں دعوت و تبلیغ

۲۱۔ سیرت النبی ﷺ اور ادب

۲۲۔ طب نبوی ﷺ

۲۳۔ سیرت النبی ﷺ اور سائنس

۲۴۔ سیرت النبی ﷺ اور نفسیات

۲۵۔ سیرت النبی ﷺ اور عصر جدید

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۲۶۔ سرکاری مناصب و ذرائع کا ذمہ دارانہ استعمال سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں

۲۷۔ ذرائع ابلاغ کا کردار اور ذمہ داریاں سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں

۲۸۔ خطبات نبوی ﷺ

۲۹۔ مکتوبات نبوی ﷺ

۳۰۔ سیرت النبی ﷺ اور دیگر ادیان

۳۱۔ بین المذاہب عالمی اتحاد اسوۂ رسول ﷺ کی روشنی میں

۳۲۔ بنیادی انسانی حقوق اور تعلیمات نبوی ﷺ

۳۳۔ سیرت النبی ﷺ اور بچے

۳۴۔ سیرت النبی ﷺ اور خواتین

۳۵۔ اخلاق اور شخصیت النبی ﷺ

۳۶۔ رحمۃ للعالمین ﷺ

۳۷۔ حُبِّ رسول ﷺ

۳۸۔ حقوق النبی ﷺ (مقام اور اطاعت واتباع)

۳۹۔ عبادات رسول ﷺ

۴۰۔ معجزات النبی ﷺ

۴۱۔ درود وسلام ﷺ

۴۲۔ تحفظ ناموس رسالت ﷺ

۴۳۔ وصال النبی ﷺ

۴۴۔ خاندان رسول ﷺ

۴۵۔ والدین رسول ﷺ

۴۶۔ حضور ﷺ کی عائلی زندگی اور ازواج مطہرات

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۴۷۔ اولادِ رسول ﷺ

پاکستان کے معروف محقق اور اشاریہ ساز محمد شاہد حنیف نے پاک و ہند کے علمی جرائد کا تفصیلی اشاریہ بعنوان ''اسلامی، علمی اور تحقیقی رسائل کے اشاریوں کا انسائیکلوپیڈیا'' مرتب کیا ہے، اِس میں سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے موضوعات کی فہرست بھی ''علوم السیر ۃ'' کی انواع کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

یہ موضوعات درج ذیل ہیں:

۱۔ ولادتِ نبوی ﷺ

۲۔ اسماء النبی ﷺ

۳۔ آباؤ اجدادِ نبی ﷺ

۴۔ بشاراتِ نبوی ﷺ

۵۔ سیرت النبی ﷺ اور تعلیم

۶۔ توقیتِ سیرت

۷۔ خطباتِ نبی ﷺ و حجۃ الوداع

۸۔ سیرت النبی ﷺ اور دعوت و تبلیغ

۹۔ سیرت النبی ﷺ اور ہم: رہنمائی

۱۰۔ سیرت النبی ﷺ اور پاکستان

۱۱۔ سیرت النبی ﷺ اور گوشہ نسواں

۱۲۔ شمائلِ نبوی ﷺ

۱۳۔ شمائلِ نبوی ﷺ: اخلاقیات

۱۴۔ شمائلِ نبوی ﷺ: وصیت

۱۵۔ طب نبوی ﷺ

۱۶۔ سیرت النبی ﷺ اور عدل

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔ غزوات وسرایا

۱۸۔ سیرت النبی ﷺ، قرآن کے آئینے میں

۱۹۔ سیرت کانفرنسز

۲۰۔ متعلقاتِ سیرت

۲۱۔ سیرت النبی ﷺ اور مسئلہ نور وبشر

۲۲۔ سیرت النبی ﷺ اور مستشرقین

۲۳۔ سیرت النبی ﷺ اور معاشیات

۲۴۔ معراج النبی ﷺ ودیگر معجزات

۲۵۔ مکتوبات ومعاہداتِ نبوی ﷺ

۲۶۔ حاکمیت، ریاست اور سیرت النبی ﷺ

۲۷۔ اُمورِ خارجہ اور سیرت النبی ﷺ

۲۸۔ منظوم سیرت

۲۹۔ ہجرت واسفارِ نبوی ﷺ

۳۰۔ سیرت نگاری

۳۱۔ سیرت نگاری: مطالعہ کیسے؟

۳۲۔ نعت نگاری

۳۳۔ سیرت نمبرز

۳۴۔ کتابیاتِ سیرت

جناب ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن کی کتاب ''پاکستان میں اُردو سیرت نگاری ایک تعارفی مطالعہ'' کے مندرجات سے بھی بعض انواع کی طرف اشارے ملتے ہیں، فہرست کے چند موضوعات ملاحظہ فرمائیں:

(۱) قرآن حکیم کی روشنی میں سیرت طیبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) ادبی پہلو

(۳) فہرست منظوم کتبِ سیرت

(۴) پی ایچ ڈی کے مقالات

(۵) رسول اللہ ﷺ کا ذکر مبارک مذہبی کتب میں

(۶) مطالعۂ سیرت اور مستشرقین

(۷) محاضراتِ سیرت

(۸) خواتین کی سیرت نگاری

(۹) فہرست کتب سیرت خواتین

(۱۰) مقالاتِ سیرت علوم

(۱۱) تراجمِ سیرت

(۱۲) فہرست اُردو تراجمِ سیرت

(۱۳) بچوں کے لیے کتب

(۱۴) سفرنامے

(۱۵) اٹلس / سیرت البم

(۱۶) رسائل وجرائد

یہ فہارس مختلف کتب اور مقالات کے عناوین کو سامنے رکھ کر مرتب کی گئی ہیں اور یہ بھی فنی منہج کو پیش نظر رکھ کر نہیں بنائی گئیں مگر انواع کے اسماء کے لیے کلید ضرور ہیں۔

ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کی کتاب ''اصولِ سیرت نگاری'' ۴۲۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب بنیادی طور پر اصول وقواعد سے بحث نہیں کرتی، مصادر و مآخذ پر مشتمل ہے۔ مصادر ہی کو اصول قرار دیا گیا جو درست نہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتاب ''مطالعۂ سیرت کے بنیادی اصول'' بھی بنیادی طور پر سیرت کی ضرورت واہمیت پر ہے نہ کہ اصول سیرت نگاری پر۔ اس کتاب سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ''ابھی تک عالم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں سیرۃ الرسول ﷺ کا ادھورا فہم ہے"۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی (م:۲۶ دسمبر ۲۰۱۰ء) کی کتاب "محاضراتِ سیرت" جو ان کے بارہ خطبات کا مجموعہ ہے جو ۲۴ جولائی ۲۰۰۶ء سے ۵ اگست ۲۰۰۶ء تک دیے گئے ان بارہ خطبات کے موضوعات اور ذیلی عنوانات درج ذیل ہیں:

(پہلا خطبہ)

مطالعہ سیرت کی ضرورت و اہمیت

(دوسرا خطبہ)

سیرت اور علوم سیرت: ایک تعارف ایک جائزہ

(۱) طب نبوی (۲) لوک سیرت (۳) تعلیمات سیرت
(۴) رُوحانیات سیرت (۵) ادبیات سیرت (۶) مدائح نبوی
(۷) اجتماعیات سیرت (۸) نفسیات سیرت (۹) دلائل نبوت
(۱۰) جغرافیۂ سیرت (۱۱) مصادر سیرت

(تیسرا خطبہ)

علم سیرت: آغاز، ارتقاء، تدوین اور توسیع

(چوتھا خطبہ)

مناہج سیرت: سیرت نگاری کے مناہج اور اسالیب

(۱) محدثانہ اسلوب (۲) مؤرخانہ اسلوب (۳) مولفانہ اسلوب
(۴) فقیہانہ اسلوب (۵) متکلمانہ اسلوب (۶) ادیبانہ اسلوب
(۷) مناظرانہ اسلوب

(پانچواں خطبہ)

چند نامور سیرت نگار اور ان کے امتیازی خصائص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(چھٹا خطبہ)

ریاست مدینہ: دستور اور نظام حکومت

(ساتواں خطبہ)

ریاست مدینہ: معاشرت و معیشت

(آٹھواں خطبہ)

کلامیاتِ سیرت

(نواں خطبہ)

فقہیاتِ سیرت

(دسواں خطبہ)

مطالعہ سیرت: پاک و ہند میں

(گیارھواں خطبہ)

مطالعہ سیرت: دورِ جدید میں

(بارھواں خطبہ)

مطالعہ سیرت: مستقبل کی ممکنہ جہتیں

ڈاکٹر غازی صاحب بڑے صاحب علم آدمی تھے جدید علوم کے اداروں سے وابستہ رہے اور قدیم علوم کے اداروں کے فاضلین میں سے تھے۔ ان محاضرات میں علوم سیرت کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل بحث موجود ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا بنیادی میدان علم فقہ تھا اس لیے خطبات کے عنوانات اور تفصیلات میں ایک خاص ربط موجود ہے۔ معلومات کی کثرت اور تجزیاتی مواد بآسانی ان خطبات میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ''علوم السیر ۃ'' کے حوالے سے ان خطبات کو ابتدائی نقوش کے طور پر ہمیشہ جانا جاتا رہے گا۔ محاضرات سیرت میں علوم السیر ۃ کے ''تاریخی پہلو'' پر زیادہ توجہ مرکوز کی گئی ہے اور خالصتاً ''فنی مباحث'' کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

مولانا عثمان غنی کی کتاب ''علوم السیر ۃ'' بنیادی طور پر ایم فل کا مقالہ ہے جو راقم کی نگرانی میں لکھا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ اس میں "علوم السیرۃ" کے بعض مباحث پر مقالہ نگار نے عمدہ نکات پیش کیے ہیں۔ مگر "علوم السیرۃ" کی کماحقہ، تفصیل و وضاحت نہیں۔ ماہنامہ "تعمیر افکار" کا ایک خاص نمبر فن سیرت اور علوم سیرت کے نام سے شائع ہوا۔ اس میں عموماً پرانے مقالات کو دوبارہ شائع کر رہا ہے۔ تین مقالات تو ڈاکٹر لیٰسین مظہر صدیقی کے ہیں۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر محمود غازی، پروفیسر سید محمد سلیم، ڈاکٹر محمد عارف خاں، میاں انعام الرحمٰن، ڈاکٹر جنید ندوی، ڈاکٹر محمد طفیل، ڈاکٹر محسن نقوی اور سید عزیز الرحمٰن کی نگارشات بھی شامل ہیں۔

سیرت النبی ﷺ کی نئی نئی جہتیں سامنے آئیں گی زمانہ کی ضرورت/ حالات کے تغیرات کے مطابق دنیا سیرت النبی اور تعلیمات نبوی کی طرف آئے گی۔ نئے اسالیب، مناہج اور معلوماتی اندازِ سیرت کی تفہیم و تفہم کے لیے استعمال ہوں گے لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ تا صبح قیامت حیاتِ محمدی کے ۶۳ سال دنیا کے لیے کافی نہ ہوں۔

کروڑوں سال کے پھیلے ہوئے ادوارِ نسیاں میں
تریسٹھ سال تیری عمر کے بس یادگار آئے
(اصغر علی شاہ)

بقول استاد گرامی قدر پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی زید مجدہ:

"فرد کے مسائل ہوں یا اجتماع کے، معاشرتی پیچیدگیاں ہوں یا معاشی الجھنیں، تہذیبی رویوں کی اثر آفرینیاں ہوں یا سیاسی تگ و تاز کی قہر سامانیاں، تعلیمی پیش رفت کا مرحلہ ہو یا کردار سازی کا، مادی معاملات ہوں یا روحانی کیفیات، الغرض انسانی زندگی کی بوقلمونی کا کوئی پہلو ہو یا کوئی رخ، سیرت انسان کامل ﷺ کی نظریاتی رہنمائی اور عملی رہبری نے ہر منزل کو آسان اور پر بہار بنا دیا ہے۔ صدیوں کا تعامل گواہ ہے کہ فلاح و کامرانی کی ہر صورت گری اسی وجود مقدس کی نورانیت سے مستنیر ہے۔ اس مرکزیت نے معاشرتی تنوع اور سماجی کثرت میں یکسانی کی نمود کی ہے اور انسان کو قرب کے احساس اور وحدت کے تصور سے آشنا کیا ہے۔ تاریخ عالم اس احساس و تصور کی متعدد درخشاں مثالوں کی شہادت دیتی ہے اور عروج آدم خاکی کی لذیذ ترین حکایات بیان کرتی ہے۔ مسلمان امت اسی حکایت دل پذیر کی امین ہے کہ اسوۂ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ کے عملی نفاذ نے ہر دور اور ہر شعبہ میں اپنی سطوت، افادیت اور ہمہ گیریت منوائی ہے۔''

[پیغمبر امن و سلامتی، ص:۹، ۱۰]

ان معروضات سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ''علوم السیرۃ'' اپنی اصل کے اعتبار سے علوم دینیہ کا حصہ رہا ہے۔ دنیا بھر کی زبانوں میں اتنا سیرتی ادب تحریر ہوا کہ کسی اور کو یہ شان نہ ملی، نہ مل سکی کیوں کہ ''ورفعنا لك ذكرك'' کا وعدہ آپ ہی کے ساتھ ہے۔ ''علوم السیرۃ'' کو تدوین و تہذیب کے نقطۂ نظر سے وہ توجہ نہ ملی جو علوم الحدیث اور علوم الفقہ کے حصہ میں آئی۔ ظاہر ہے کہ اس کی علمی وجوہ موجود ہیں کہ ایسا کیوں نہ ہوا۔ البتہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول مختلف علوم و فنون کی تشکیل، ارتقاء اور تکمیل کو سمجھنے کے لیے اہم نکتہ ہے۔ اس کی روشنی میں ''علوم السیرۃ'' کو دیکھا جا سکتا ہے:

''و نیز مقرر است کہ تکمیل صناعت، بہ تلاحق افکار است و اختلاف انظار۔ سیبویہ را ہر چند تواں گفت کہ بانی احکام علم نحو است، اما نحوی کہ بہ تلاحق افکار متاخران و اختلافات انظار شان، کمال و تنقیح پیدا کردہ است، چیزی دیگر است و زیب و زینت دیگر یافتہ۔ تواں گفت کہ نوع دیگر گشتہ است و احکام علیحدہ یافتہ۔'' [مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب:۷۹]

''اور یہ بھی مقرر قاعدہ ہے کہ صناعت کی تکمیل مختلف افکار اور مختلف نظریات کے ملنے پر موقوف ہے۔ سیبویہ کے متعلق اگرچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ علم نحو کے احکام کا بانی ہے لیکن وہ نحو جس نے متاخرین کے افکار کے ملنے سے اور ان کے نظریوں کے اختلاف سے کمال درجہ تنقیح پیدا کر لی ہے وہ دوسری چیز ہے اور اس نے ایک نئی زیب و زینت حاصل کر لی ہے۔ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک علیحدہ چیز ہو گئی ہے اور اس نے علیحدہ احکام حاصل کر لیے ہیں۔''

قرآن کی تفسیرات، حدیث کی تشریحات، فقہی نکات اور صوفیانہ اشارات کی تجسیم سیرت النبی ﷺ ہے۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ''علوم السیرۃ'' ان سب علوم میں بکھرے ہوئے ہیں۔ کسی بھی علم کا وجود ''علوم السیرۃ'' کے بغیر ادھورا اور نامکمل ہے۔

☆☆☆☆☆

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

علوم السیرۃ کی انواع

(سیرت ذاتیہ، اوصاف سیرت ذاتیہ، متعلقات سیرت ذاتیہ، اطراف سیرت)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انواعِ سیرت کی تفصیلات:

متقدمین اہل سیر کی نگارشات کا جائزہ لیں تو علم سیرت کو درج ذیل چار ابواب میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جن کے تحت سیکڑوں انواع/فصول بنائی جا سکتی ہیں۔ یہ چار بنیادی ابواب درج ذیل ہیں:

(الف) سیرتِ ذاتیہ

(ب) اوصافِ سیرتِ ذاتیہ

(ج) متعلقاتِ سیرتِ ذاتیہ (ذوات، اشیاء)

(د) اطرافِ سیرت

ان چاروں کو علومِ سیرت کا ایک ایک باب سمجھا جائے تو ان کے ذیل میں مذکور تفصیلات، انواع/فصول قرار پائیں گی۔ سیرت نگاروں نے ان انواع کا ذکر اپنی مختصر، متوسط اور مطول کتبِ سیرت میں کیا ہے۔ مگر راقم نے ان انواع کے مختصر تعارف اور ان پر مستقل کتابوں کے ذکر پر اکتفاء کیا تاکہ نوع کا تصور اور تأثر پیش کیا جا سکے۔ عمومی طور پر عربی اور اُردو کی کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ دنیا کی دیگر زبانوں میں لکھی گئی کتب کا تذکرہ یہاں نہیں کیا گیا۔

(الف) سیرتِ ذاتیہ:

اس سے مراد عالم ارواح سے عالم اجساد اور پھر وصال تک کے واقعات ہیں۔ یہ دراصل احوال حیاتِ نبوی کا خاکہ ہے۔ انواع درج ذیل ہو سکتی ہیں:

☆ سیرتِ قبل از ولادت

☆ میلاد النبی ﷺ

☆ شبابِ محمد عربی ﷺ

☆ اعلانِ نبوت کے بعد قیام مکہ۔ اس کے تحت ۱۰ مباحث ہیں۔

☆ قیام مدینہ۔ اس کے تحت ۱۰ مباحث ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ سیرت۔ قبل از ولادت:

نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی باعث تخلیق کائنات ہے۔اس لیے عالم ارواح اور پھر تخلیق آدم سے لے کر ولادت نبوی ﷺ تک، وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی ایک تفسیر موجود تھی:

عالم ارواح کے حوالے سے درج ذیل مستقل کتب موجود ہیں۔غالباً اُردو زبان میں اس موضوع پر جتنا لٹریچر موجود ہے کسی دوسری زبان میں نہیں ہے۔

(i) عالم ارواح میں نبوت خیر الوریٰ: محمد کریم سلطانی

(ii) تحقیقات: علامہ محمد اشرف سیالوی

(iii) نبوت مصطفیٰ ﷺ ہر آن ہر لحظہ: پروفیسر محمد عرفان قادری

(iv) نبوت مصطفیٰ ﷺ اور عقیدہ جمہور اکابر علمائے امت: مفتی نذیر احمد سیالوی

انبیاء سابقہ اور کتب سابقہ میں آپ ﷺ سے متعلق بشارات کا بھی سیرت کی اسی نوع سے تعلق ہے۔قبل از ولادت یہ بشارات آپ کے علو مرتبہ اور رفعت و منزلت کو ظاہر کرتی ہیں۔اس حوالہ سے صلاح الدین المنجد نے ۱۱ رکتابوں کا ذکر کیا ہے۔عبدالجبار رفاعی نے ۲۰ سے زائد اور سید عزیز الرحمٰن نے ''رسول اللہ ﷺ کا ذکر مذہبی کتب میں'' کے عنوان سے ۶ رکتب کا تعارف لکھا ہے۔اس حوالہ سے چند کتب درج ذیل ہیں:

(i) البشارات: ابو محمد الکوفی (م:۲۲۴ھ)

(ii) محمد ﷺ فی بشارات الانبیاء: محمود الشرقاوی

(iii) محمد ﷺ فی التوراۃ والانجیل والقرآن: ابراہیم خلیل احمد

(iv) البشارۃ بنبی الاسلام فی التوراۃ والانجیل: الدکتور احمد حجازی السقا

(v) محمد رسول اللہ ﷺ فی التوراۃ والانجیل: دکتور محمد عبدالخالق شریبۃ

(vi) محمد رسول اللہ ﷺ ھکذا بشرت بہ الاناجیل: بشری زخاری میخائل

(vii) الاسلام ورسولہ ﷺ: دکتور نصر اللہ عبدالرحمٰن ابو طالب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(viii) محمد ﷺ في الكتب المقدسة: محمد رواس قلعجی

(ix) بشارات الانبياء بمحمد ﷺ: عبدالوھاب عبدالسلام طویلۃ

(x) بشارة احمد ﷺ في انجيل: محمد الحسینی الریس

(xi) البشریٰ: علامہ عنایت رسول چریا کوٹی

(xii) محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بائبل کی چند پیشن گوئیاں: عبدالستار غوری

(xiii) انبیائے سابقین اور بشارات سید المرسلین ﷺ: محمد اشرف سیالوی

(xiv) التبشیر ات فی نبوۃ سید الکائنات: مفتی جمیل احمد

اس نوع کے مطالعہ کا مقصد یہود و نصاریٰ سے نبوت محمدی کا ثبوت ہے۔ یہ از قبیل براھین و دلائل ہے۔ اس لیے علامہ عنایت رسول چریا کوٹی غالباً واحد مصنف ہیں جنہوں نے تورات وانجیل کے بارے میں یہود و نصاریٰ کے دعووں کو قبول کرتے ہوئے ''البشریٰ'' تحریر کی۔ اس کتاب پر نہایت دلسوزی سے زندگی کے بیس سال صرف کیے۔ ابن حزم اندلسی (م:۴۵۶ھ) اور علامہ شہرستانی (م:۵۴۸ھ) نے بھی تورات وانجیل کی آیات کو نقل کر کے بشارات نقل کی ہیں۔ مگر پہلے مقدمہ یہ قائم کیا کہ یہ محرف ہیں۔ علامہ عنایت رسول کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے اس مقدمہ کے بغیر اپنے مدعا کو ثابت کیا۔ اثبات نبوت محمدی ﷺ کے لیے علم کلام کا یہ نیا اسلوب تھا جو متعارف کروایا گیا۔ یہ کتاب اس موضوع کے اصول وضوابط سمجھنے میں اساسی حیثیت رکھتی ہے۔

☆ میلاد النبی ﷺ:

آپ ﷺ کی ولادت سے تاریخ انسانی کی عزت و حرمت کا باب وا ہوا۔ شرک کی جڑ ہمیشہ کے لیے کاٹ دی گئی۔ اس وجہ سے ولادت نبوی کے حوالے سے مستقل ادب تخلیق ہوا۔ مولود ناموں کے مضامین عموماً یہ ہوتے ہیں:

(i) والدین کریمین کا ذکر جمیل

(ii) ایام حمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(iii) ولادت کے وقت ظہور پذیر ہونے والے عجائبات

(iv) میلاد النبی ﷺ منانے کا جواز/دلائل/انعامات اور عالم اسلام میں میلاد منانے کی روایت۔

(v) نام رکھنا

(vi) رضاعت

(vii) دوران رضاعت وقوع پذیر ہونے والے خرقِ عادت واقعات/ارہاصات

ولادت کی روایات کو، روایات صحیحہ کے معیار پر پرکھنے کی کوشش کی جاتی ہے، حالانکہ اس دور کے راویوں پر یہ اصول لاگو نہیں ہونے چاہئیں کیوں کہ یہ تاریخی روایات ہیں اور امہات کتب سیرت میں ان کا موجود اور مسلمات دینیہ سے متصادم/ مخالف/متضاد نہ ہونا ہی کافی ہے۔ اس لیے علامہ شبلی کا یہ موقف درست نہیں کہ ”محدثین نے جو اصول قرار دیے تھے، سیرت کی روایتوں میں اکثر نظرانداز کر دیے، محدثین کا پہلا اصول یہ ہے کہ روایت کا سلسلہ اصل واقعہ تک کہیں منقطع نہ ہونے پائے، لیکن آنحضرت ﷺ کے حالات ولادت کے متعلق جس قدر روایات مذکور ہیں، اکثر منقطع ہیں، صحابہ میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کی عمر آنحضرت ﷺ کی ولادت کے وقت روایت کے قابل ہو، سب سے معمر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ آنحضرت سے عمر میں دو برس کم تھے اسی بنا پر میلاد کے متعلق جس قدر روایتیں ہیں ان میں اکثر متصل نہیں۔۔۔“ [سیرت النبی ﷺ، جلد اول، ص: ۶۳] میلاد کی جن روایات میں نکارت کی محدثین نے وضاحت کی ہے ان کے علاوہ باقی روایات کو قبول کرنے میں کوئی امر مانع نہیں۔ یہ واقعات/روایات مکی معاشرہ میں مشہور تھے اور ایسی روایات کے لیے یہ شہرت اور دینی مسلمات کے خلاف نہ ہونا ہی کافی ہے۔

اس موضوع پر چند کتب کے نام درج ذیل ہیں:

(i) مولد النبی ﷺ: واقدی (م: ۲۰۷ھ)

(ii) المولد: ابوعبداللہ محمد بن عائذ القرشی (م: ۲۳۳ھ)

(iii) مولد النبی ﷺ: ابن ابی عاصم (م: ۲۸۷ھ)

(iv) المولد: ابوزکریا یحییٰ بن مالک بن عایذ (م: ۳۷۶ھ)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(v) التنویر فی مولد السراج المنیر: ابن دحیہ (م:۶۳۳ھ)

(vi) ذکر فی مولد الرسول ﷺ ورضاعه: اسماعیل بن عمر بن کثیر (م:۷۷۳ھ)

(vii) مولد النبی ﷺ: جعفر بن حسن البرزنجی

(viii) مولد البشیر النذیر: احمد الدردیر

(ix) الطیب فی مولد الحبیب: زیاد جبوب ابورجائی

(x) بشائر الاختیار فی مولد المختار: السید محمد ماضی ابوالعزائم

(xi) سمط الدرر فی اخبار مولد خیر البشر: الحبیب علی بن محمد الحبشی

(xii) مورد الصادی فی مولد الهادی ﷺ: محمد بن عبداللہ الدمشقی (م:۸۴۲ھ)

(xiii) ربیع الانوار فی مولد سید الابرار ﷺ: مولوی عبیداللہ صاحب

(xiv) مولد العروس: ابن الجوزی

(xv) مولد النبی ﷺ: عبدالرحمن بن عبدالمنعم الخیاط

(xvi) الانوار فی مولد النبی محمد ﷺ: ابوالحسن بن عبداللہ البکری

(xvii) میلاد نامہ: عبدالفتاح گلشن آبادی (م:۱۳۲۳ھ)

صلاح الدین المنجد نے ۱۵۰ سے زائد کتب کے نام تحریر کیے ہیں۔ مفتی محمد اکرام الحسن نے اپنی کتاب ''محفل میلاد اور علماء عرب'' میں تقریباً ۷۵ کتب کے نام ''علماء عرب کی میلاد النبی ﷺ پر لکھی جانے والی چند معروف کتب'' کے عنوان سے جمع کیے ہیں۔ عربی مصنفین کی کتب کے ناموں میں بھی عقیدت ومحبت اور فیوض وبرکات کے عنصر کو دیکھا جاسکتا ہے۔ ''نادر رسائل میلاد النبی ﷺ'' کے مقدمہ میں محمد عالم مختار حق نے ۶۳ رسائل اُردو/مترجم کی فہرست دی ہے اور خود ۱۲ ایسے رسائل جمع کیے جن کی عمر ۱۰۰ سال سے زائد ہے۔ استاد گرامی قدر ڈاکٹر محمد مظفر عالم جاوید صدیقی نے اپنی کتاب ''اُردو میں میلاد النبی ﷺ، تحقیق تنقید تاریخ'' میں میلاد ناموں کی تاریخ پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ وقت گذرنے کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کتب میلاد میں واقعات میلاد کے علاوہ میلاد النبی ﷺ کے حوالہ سے مناظرانہ پہلو بھی شامل ہو گیا۔

☆ **شباب محمد عربی ﷺ:**

نبی کریم ﷺ نے اپنا بچپن اور شباب مکی معاشرہ میں بھرپور معاشرتی سطح پر گذارا۔ لوگ اس نوجوان کے حسن کے معترف تھے اور حسن اخلاق کے شاہد بھی۔ معلوم روایات سے درج ذیل سرگرمیوں / امور کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

(i) بکریاں چرانا (ii) قریش کی مشرکانہ سرگرمیوں سے اجتناب

(iii) جنگ فجار میں شرکت (iv) حلف الفضول

(v) تجارتی سفر (vi) شادی

(vii) تعمیر کعبہ (viii) تحنث

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ''اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ '' (آپ پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ۔) کے نزول کے بعد آپ ﷺ کی سماجی سرگرمیوں کا نقشہ مختصر اور جامع الفاظ میں کھینچا۔ یقیناً قریش آپ کی ان سب سرگرمیوں سے آگاہ تھے۔ اسی لیے ''صادق وامین'' کہلائے۔ یہ عرصہ دراصل ''وجود محمدی ﷺ'' کی عظمت ورفعت کے اعتراف کا ہے۔ اسی عرصہ کو قرآن نے اعلان نبوت کے بعد والی زندگی کے لیے دلیل کے طور پر پیش کیا ''فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ '' [یونس:۱۶] (میں تو گزار چکا ہوں تمہارے درمیان عمر (کا ایک حصہ) اس سے پہلے۔ کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔) اس لیے اس دور کی بڑی اہمیت ہے۔ آپ کے اہل علاقہ کو آپ کی دعوت سے اختلاف تو ہوا مگر کردار کی عظمت پر کوئی ذرا بھی انگلی نہ اٹھا سکا۔ اس اعتبار سے اس دور کا مطالعہ نہایت اہم ہے۔ درج ذیل کتب اس دور کے احوال پر روشنی ڈالتی ہیں:

(i) سفر السعادۃ ذکر حال رسول اللہ ﷺ قبل الوحی وبعدہ: محمد مجد الدین فیروز آبادی (م:۸۱۷ھ)

(ii) سیرۃ الرسول الاعظم قبل المبعث: محمد کاظم القزوینی (م:۱۴۱۴ھ)

(iii) الاجوبۃ الواضحۃ علی تعبدہ ﷺ قبل الرسالۃ: عبدالکریم بن حسن

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(iv) محمد فی طفولته و صباه: محمد شوکت التونی

(v) حیاۃ محمد قبل البعثة: عبداللہ جنوف

(vi) علی خطی الحبیب: ما قبل البعثة: عمرو خالد

(vii) محمد بن عبداللہ ﷺ: قبل البعثة: ابو خلیل شوقی

(viii) پیارے نبی ﷺ کا پیارا بچپن: منصور احمد بٹ

(ix) حضور ﷺ کا بچپن: شہناز کوثر

(x) حضور ﷺ کا بچپن اور لڑکپن: مسرت کلانچوی

مکی عہد پر بحیثیت مجموعی اور خصوصاً اس دور پر کام بہت کم ہوا ہے۔ شاید محدثانہ اسلوب کے غلبے کی وجہ سے سیرت نگاروں نے اس پہلو پر کم توجہ دی۔

☆ اعلان نبوت کے بعد قیام مکہ:

اس ۱۳ رسالہ عہد کو سنین کی ترتیب سے یوں ترتیب دیا جاسکتا ہے۔ ہر سال اس نوع کا ایک علیحدہ مبحث ہے۔

۱۔ عام البعثة

۲۔ أعوام الدعوۃ (المرحلة الاولی)

۳۔ أعوام الدعوۃ (المرحلة الثانیه)

۴۔ عام الهجرة الی الحبشة (جعفر بن ابی طالب کا قبول اسلام، ہجرت حبشہ، بحالت سجدہ پشت نبوی پر اونٹ کی اوجھڑی، حضرت سمیہ کی شہادت۔)

۵۔ عام التقویة بحمزہ و عمر رضوان اللہ تعالی علیهما (نبی کریم دار ارقم میں، ایمان حضرت حمزہ، قبول اسلام فاروق اعظم، یاایها النبی حسبك الله کا نزول، بھیڑیے کا رسالتِ نبی کریم کی شہادت، بکری کا گواہی رسالت دینا، ضمارہ بت کا گواہی دینا، حضرت عبداللہ بن عمر کا ایمان لانا، صدیق اکبر کی والدہ کا ایمان لانا، ایاس بن بکیر کا قبول اسلام)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ اعوام المقاطعة (شعب ابی طالب میں محصوری، غلبۂ روم کی پیشن گوئی، جنگ بعاث، معجزہ شق القمر، عبداللہ بن ثعلبہ کی ولادت)

۷۔ عام الحزن والطائف (بنی ہاشم کا شعب سے نکلنا، عبداللہ بن عباس کی ولادت، وفات ابی طالب، حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا وصال، حضرت سودہ سے نکاح، حضرت عائشہ سے نکاح، سفر طائف، اھم یقسمون رحمة ربك کا نزول، جنات کا قبول اسلام)

۸۔ عام المعراج

۹۔ عام البیعة (عبداللہ بن جعفر کی ولادت، بیعۃ عقبۃ اولیٰ، ثانیہ، مصعب بن عمیر کی مدینہ روانگی، محمد بن مسلمہ کا قبول اسلام، عباد بن بشر کا قبول اسلام، ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد کی ہجرت)

۱۰۔ عام الهجرة الى المدینة (بیعۃ عقبہ ثالثہ، اہل مدینہ پر بارہ نقیبوں کا تقرر، معاذ بن جبل، ابوبردہ ہانی بن نیار اور ابوایوب انصاری کا قبول اسلام، سعید بن عاص بن سعید کی ولادت)

مکی دور کی تفصیلات کتبِ حدیث اور سیرت میں، مدنی دور کی نسبت بہت کم دستیاب ہیں۔ عصر حاضر میں بعض اہل سیر نے مکی عہد کے مختلف گوشوں پر علیحدہ سے بعض تفصیلات درج کی ہیں۔ بطور نمونہ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

(i) مکی اسوۂ نبوی، مسلم اقلیتوں کے مسائل: ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۴۴۲ھ)

(ii) مکی عہد نبوی میں اسلامی احکام کا ارتقاء: ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

(iii) منهج الدعوة النبوية فى المرحلة المكية: علی بن علی جابر الحربی (مقالہ ایم اے)

(iv) منهج النبى فى حماية الدعوة والمحافظة على منجز اتها خلال الفترة المكة: الطیب برغوث

(v) الدعوة فى عهدها المكى: ممدوح عبدالعزیز

(vi) دعوة النبى فى مرحلة الاستخفاء فى العهد المكى: دکتور علی بن احمد الاحمد

(vii) الوفود فى العهد المكى واثرها الاعلامى: علی رضوان احمد الاسطل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(viii) السیرۃ النبویۃ والدعوۃ فی العہد المکی: دکتور احمد احمد غلوش

(ix) بناء الفرد فی عہد الدعوۃ المکی: ابراہیم بن یوسف بن محمد المرزوقی

(x) سیرت ابن اسحاق میں مکی احادیث: ڈاکٹر لیسین مظہر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

(xi) مکی احادیث [ایم فل کا مقالہ راقم کی نگرانی میں لکھا گیا۔] شاہین شہزادی

(xi) *Muhammad At Mecca:* *Montgomery Watt*

اس عہد کے بعض نمایاں واقعات پر علیحدہ سے لکھی گئی کتب درج ذیل ہیں:

☆ ہجرت حبشہ پر معلومات کے لیے یہ تحقیقات دیکھی جا سکتی ہیں:

(i) الہجرۃ من مکۃ الی الحبشۃ فی صدر الاسلام: دکتور عبد العظیم احمد عبد العظیم

(ii) الاسلام فی الحبشۃ: یوسف احمد

(iii) شاہ حبشہ خدمت نبوی ﷺ میں: ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

☆ معراج النبی ﷺ پر لکھی گئی چند کتب درج ذیل ہیں:

(i) اسئلۃ النبی التی سأل ربہ بہا لیلۃ المعراج: مرویۃ عن جعفر صادق، (م:۱۴۸ھ)

(ii) المعراج: اسحاق بن بشر (م:۲۰۶ھ)

(iii) الاسراء والمعراج: عبدالملک بن ہشام (م:۲۱۸ھ)

(iv) کتاب المعراج: علی بن الحسین (م:۳۲۹ھ)

(v) المعراج: ابونعیم الاصبہانی (م:۴۳۰ھ)

(vi) المعراج: عبدالکریم بن ہوازن القشیری (م:۴۶۵ھ)

(vii) النور الوہاج فی الاسراء والمعراج: سلیمان بن عبدالقوی (م:۷۱۶ھ)

(viii) الاسراء والمعراج: ابن حجر عسقلانی (م:۸۵۲)

(ix) الابتہاج فی الکلام علی الاسراء والمعراج: نجم الدین الغیطی (م:۹۸۲ھ)

(x) الآیات الباہرۃ فی معراج سید اہل الدنیا والآخرۃ: نورالدین علی ابن زین العابدین (م:۱۰۶۶ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(xi) الاسراء والمعراج وذكر أحاديثهما وتخريجها وبيان صحيحها من سقيمها: محمد ناصر الدین البانی

(xii) الانوار البهية من اسراء ومعراج خير البرية ﷺ: سید محمد بن علوی المالکی

(xiii) الاسراء والمعراج: محمد متولی الشعراوی

(xiv) النور الوهاج في الكلام على الاسراء والمعراج: نورالدین علی بن محمد الاجھوری

(xv) الاسراء والمعراج: جمال الدین قاسمی

معراج النبی ﷺ پر صلاح الدین المنجد نے ۵۱، رفاعی نے ۸۰ سے زائد اور شیر نوروز خان نے ۱۲۶ کتب/ مضامین کا ذکر کیا ہے۔ ان کتب ومقالات کے عنوانات سے پتا چلتا ہے کہ اہلِ علم واقعہ معراج کے اثبات اور اس پر ہونے والے جدید وقدیم اعتراضات، معراج اور سائنس، فلسفہ معراج، دیدار الٰہی، جیسے مسائل کو زیر بحث لائے ہیں۔

☆ ہجرتِ مدینہ پر لکھی گئی ۱۴ کتب کی فہرست صلاح الدین المنجد نے دی ہے۔ رفاعی نے بہت سے مقالات اور کتب کا ذکر کیا ہے۔ چند درج ذیل ہیں:

(i) هجرت به مدينه: مهدى آية اللهي

(ii) هجرت پيامبر: حسين ايراني

(iii) هجرت: ضرورت جاويد ان تكامل: علي منذر

(iv) الهجرة التي عدلت وجه التاريخ: دكتور عبدالستار فتح الله سعيد

(v) الهجرة في الاسلام، عمل ايجابي للتخطيط والبناء: عبدالعزيز عزام

(vi) الهجرة في القرآن الكريم: محمد الدسوقي

(vii) الهجرة للمدينة ووسائل الاستقرار بها: احمد شلبي

(viii) هجرة محمد ﷺ... لماذا؟: عبد التواب يوسف

(ix) الهجرة النبوية: حفني ناصف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(x) الهجرة النبوية: شیخ محمد زاهد الکوثری

(xi) الهجرة النبوية: ذكريات ومواقف: احمد محمد جمال

(xii) الهجرة النبوية: فاتحة التاريخ: عبدالقادر حسن أمين

(xiii) الهجرة النبوية وأثرها في واقع الحياة: عابد توفيق الهاشمي

(xiv) هجرة النبي ومعجزة الغار: محمد لبيب البوهي

(xv) الهجرة النبوية ودورها فی بناء المجتمع الاسلامی: دکتور سعد المرصفی

(xvi) تاملات فی حدث الهجرة النبوية: محمد بن محمد الانصاری

(xvii) دروس من الهجرة: عبدالرحیم عبدالبر

(xviii) فی ظلال الهجرة: انور سید عبدالہادی

(xix) الهجرة النبوية الشريفة فی القرآن والسنة: دکتور محمد عمر الحاجی

(xx) تاریخ الهجرة النبوية: سید محمود علی

(xxi) بهجة النفوس والاسرار فی تاریخ هجرة النبی المختار: ابو محمد عفیف الدین عبداللہ الرجانی

(xxii) طريق الهجرة النبوية: عبدالقدوس انصاری

☆ **قیام مدینہ:**

اس ۱۰ رسالہ عہد کو سنین کی ترتیب سے یوں ترتیب دیا جا سکتا ہے۔ ہر سال اس نوع کا ایک علیحدہ مبحث ہے۔

۱۔ سنة المسجد: (مسجد قبا اور مسجد نبوی کی تعمیر)

۲۔ سنة الامر [سنة الامر اس لیے کہ جہاد اور قتال کا حکم ہوا۔]: (سریہ حضرت حمزہ، سریہ عبیدہ بن الحارث، سریہ سعد بن ابی وقاص، غزوۂ ودان/ابواء، غزوۂ بواط، غزوۂ صفوان، غزوۂ ذوالعشیرۃ، سریہ عبداللہ بن جحش، فرضیت صیام رمضان، عیدالفطر کی نماز، تحویل قبلہ، اذان، غزوۂ بدر، سریہ عمیر بن عدی (عصماء بنت مروان)، فرضیت زکوۃ الفطر، قصاص ودیت، سریہ سالم بن عمیر، (ابوعکف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ بنو سلیم، غزوۂ الفرع، غزوۂ بنو قینقاع، غزوۂ سویق، رخصتی حضرت فاطمہ، عید الاضحیٰ اور قربانی کی سنت، واقعہ ذی قار)

۳۔ سنۃ التمحیص (آزمائش کا سال): (غزوۂ قرقرۃ الکدر، سریہ قتل کعب بن الاشرف، غزوۂ بحران، غزوۂ غطفان، (ذوامر)، سریہ قردہ، حضرت حفصہ سے آپ کی شادی، ام المساکین حضرت زینب بنت خزیمہ سے شادی، ولادت حسن بن علی، غزوۂ احد و حمراء الاسد)

۴۔ سنۃ الترفیہ (امن وخوش حالی کا سال): (سریہ قطن، سریہ عبداللہ بن انیس، سریہ رجیع، سریہ عمرو بن امیہ ضمری، غزوۂ بنی النضیر، تحریم خمر، ولادت حسین بن علی، حضرت ام سلمہ سے شادی، دو یہودیوں کی زنا کے جرم میں سنگساری، غزوۂ بدر موعد)

۵۔ سنۃ الاحزاب: (غزوۂ ذات الرقاع، صلاۃ الخوف، غزوۂ دومۃ الجندل، غزوۂ بنو المصطلق، حضرت جویریہ سے شادی، واقعہ افک، تیمم کی آیات کا نزول، غزوۂ خندق/احزاب، غزوۂ بنی قریظہ، وفات حضرت سعد بن معاذ، حضرت زینب بنت جحش سے شادی، سریہ ابوعبیدہ بن جراح)

۶۔ سنۃ الاستیناس: (سریہ قرطاء، غزوۂ بنی لحیان، سریہ عمر بن الخطاب (طرف انقارہ)، سریہ ہلال بن حارث مزنی، سریہ بشر بن سوید جہنی، غزوۂ ذی قرد، سرایائے سعد بن عبادہ (غمیم) ابوعبیدہ (اجاء سلمٰی)، عکاشہ (غمر)، محمد بن سلمہ (ذوالقصہ)، ابوعبیدہ (ذوالقصہ)، زید بن حارثہ (جموم عیص)، الطرف، حسمٰی، وادی القریٰ، سریہ ابوبکر صدیق، عبدالرحمٰن بن عوف (دومۃ الجندل)، علی بن ابی طالب (فدک)، زید بن حارثہ، (ام قرفہ)، عبداللہ بن عتیک، عبداللہ بن رواحہ، (اسیر بن رازم)، کرز بن جابر (عرینہ)، حضرت ام رومان کی وفات، غزوۂ حدیبیہ، بیعت رضوان، حکم ظہار، حدیث غدیر خم کا واقعہ، نماز استسقاء اسلام مغیرہ بن شعبہ، نزول سورۃ روم)

۷۔ سنۃ الاستغلاب: (غزوۂ خیبر، قدوم جعفر از حبشہ، حضرت ام حبیبہ کی رخصتی، زہر آلود کھانے کا واقعہ، فتح فدک و وادی القریٰ، اور تیماء، خاتم نبوی کا استعمال، فرامین نبوی میں استعمال، خطوط نبوی کا طریقہ کار، سفراء نبوی کی روانگی برائے کسریٰ ایران، قیصر روم، نجاشی حبشہ، بحرین، ہوذۃ الحنفی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حارث غسانی وغیرہ، سریہ عمر (تربہ)، سریہ ابی بکر (بنی کلاب نجد)، سریہ بشیر، سریہ غالب (میلعہ)، سریہ بشیر بن سعد (یمن و جبار)، غزوہ عمرۃ القضاء، حضرت میمونہ سے شادی، فقہی بحث، حضرت جعفر کی اسماء سے شادی، ولید بن مغیرہ مخزومی کی لبابہ الصغریٰ سے شادی، سریہ ابن ابی العوجاء، سریہ عبداللہ بن ابی حدود (غابہ، اضم)

۸۔ سنۃ الفتح: (سریہ غالب (بنی الملوح)، سریہ غالب (فدک)، اسلام عمرو بن العاص، سریہ شجاع بن وہب، سریہ کعب بن عمیر غفاری، سریہ موتہ، سریہ عمرو بن العاص (ذات السلاسل)، سریہ ابوعبید بن جراح، سریہ عمرو بن مرہ، سریہ ابوقتادۃ بن حارث، سریہ ابوقتادہ بن النعمان، غزوہ فتح مکہ، سرایا خالد بن الولید (نخلہ)، عمرو بن العاص (سواع)، سعد بن زید (مناۃ)، سریہ عمرو بن عاص، خالد بن سعید (عرنہ)، ہشام بن العاص (یلملم) وغیرہ، غزوہ ہوازن/ حنین، غزوۂ تبوک، مسجد ضرار کا انہدام، وفات حضرت ام کلثوم، عبداللہ بن ابی کا انتقال، صدقات کی فرضیت، عشر وغیرہ کا قانون، چور کی سزا کا قانون، ازلام کی ممنوعیت، حج ابوبکر، امارت علی)

۹۔ سنۃ حجۃ الوداع: (سریہ اسامہ (فلسطین)، سریہ علقمہ بن مجزز، سریہ عکاشہ، سریہ خالد بن الولید (بنوعبدالمعان)، سریہ عیینہ، سریہ ولید بن عقبہ، سریہ قطبہ بن عامر، سریہ ضحاک بن سفیان، وفات حضرت ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ، سریہ علی بن ابی طالب (یمن)، غزوۂ تبوک، سریہ خالد بن الولید، اللعان، رجم کا نفاذ، حضرت ام کلثوم کی وفات خراج و جزیہ کے اموال بحرین کی آمد مدینہ، وفود عرب کی آمد، حجۃ الوداع)

۱۰۔ سنۃ الوفاۃ: (سفارت عمرو بن العاص طرف عمان، اسود عنسی کا ظہور و عروج، سریہ حضرت اسامہ بن زید، سریہ مقداد بن اسود، سریہ علی بن ابی طالب، سریہ ابوامامہ الباہلی غزوات نبوی کی تعداد اور اس کے اسماء، کل تعداد سرایا و مہمات تہتر کا ذکر، جنگ کے طریقہ پر بحث، تاریخ وفات (اختلاف، مختلف تاریخیں، غسل و تکفین اور تدفین) [اس تفصیل کے لیے التنبیہ والاشراف کو بنیاد بنا کر ''بذل القوۃ فی حوادث سني النبوۃ'' اور ''ضیاء النبی ﷺ'' سے اضافہ جات کیے ہیں۔ سنہ المسجد کا ذکر مسعودی نے نہیں کیا۔ ان تفصیلات کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکر مصادر سیرت نبوی ﷺ، جلد اول، ص: ۴۰۱-۴۰۳ پر ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی زید مجدہ نے مسعودی کے حوالہ سے کیا۔]

وفات النبی ﷺ پر چند کتب کے اسماء درج ذیل ہیں:

(i) وفاۃ النبی ﷺ: واقدی (۲۰۷ھ)

(ii) الوفاۃ النبویۃ: ابونعیم الاصبہانی (۴۳۰ھ)

(iii) وفاۃ النبی ﷺ: عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی (م: ۶۰۰ھ)

(iv) الاخبار بوفاۃ المختار: ابن ناصر الدین الدمشقی (م: ۸۴۲ھ)

(v) تحفۃ الابرار لوفاۃ المختار: محمد بن عثمان اللؤلوی الدمشقی (م: ۸۶۷ھ)

(vi) کنز الوفا فی ذکر آخر ایام المصطفٰی: محمد عمر بن شفیق الندوی

(vii) وفاۃ الرسول ﷺ: عبدالحمید جودہ السحار

(viii) ذھول العقول بوفاۃ الرسول ﷺ: ابوتراب الظاہری

صلاح الدین المنجد نے اس عنوان کے تحت ۱۲ کتب کے نام تحریر کیے ہیں۔

سیرتِ ذاتیہ کی بعض تفصیلات میں اہلِ سیرت اور محدثین کے اختلافات موجود ہیں۔ لیکن مجموعی طور پر واقعات پر اتفاق ہے۔ وقائع سیرت کے سنین میں اہل سیر میں بھی ایک سے زائد آراء موجود ہیں مگر راجح قول ضرور موجود ہے۔ بعض واقعات سے مختلف مسالک کے درمیان مناظرانہ اسلوب در آیا اور اپنے مسلک کی حقانیت کے لیے دلیل کے طور پر پیش کر کے صداقت مسلک کا رجحان سامنے آتا ہے۔ مستشرقین نے بھی بعض واقعات پر تشکیک پیدا کرنے کی کوشش کی۔ واعظین کے ہاں بھی کچھ چیزیں معروف ہوئیں جو پایۂ ثبوت کو نہ پہنچ سکیں۔ فقہاء کی بھی اسی دور کے حوالہ سے فقہی آراء سامنے آئیں۔

گویا یہی تریسٹھ سال ہیں جن پر پوری کائنات کی نظر ہے اور یہی سال حاصل کائنات انہی کے لیے کائنات تخلیق ہوئی۔ ان ہی بارے میں "اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ" [البقرۃ: ۳۰] کہا گیا۔ پوری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کائنات انہی ماہ وسال کی توسیع وتشریح ہے۔ اسی لیے "والعصر" کہہ کر اس زمانے کی قسم کا تذکرہ کیا۔ "لعمرك" سے ان ماہ وسال کی حقانیت بیان کی اور "اُسوۂ حسنہ" کی تعبیر سے ساری کائنات کو اس زمانہ کی طرف متوجہ کر دیا گیا کیونکہ یہی زمانہ توحید کا سب سے بڑا گواہ ہے۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ب) اوصافِ سیرتِ ذاتیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کے اوصاف و کمالات اور خصائص و فضائل کا مطالعہ ایک طرف عقیدہ توحید کی پختگی اور دوسری طرف انسان کی قلبی تسکین اور روح کی بالیدگی کا ضامن ہے۔

اس باب کی انواع/فصول درج ذیل ہو سکتی ہیں:

☆ اثبات النبوۃ
☆ اسماء النبی ﷺ
☆ شمائل النبی ﷺ
☆ دلائل النبوۃ
☆ خصائص النبی ﷺ
☆ حقوق مصطفیٰ ﷺ
☆ الصلوٰۃ علی النبی ﷺ
☆ ختم نبوت

☆ اثبات النبوۃ:

اس نوع کی کتب میں درج ذیل امور زیر بحث آتے ہیں:

۱۔ انسان کے لیے نبوت کی ضرورت و اہمیت
۲۔ عصمت نبوی ﷺ
۳۔ نبوت محمدی کا ثبوت، کتب سابقہ سے
۴۔ نبوت محمدی کا ثبوت قرآن سے
۵۔ نبوت محمدی کا ثبوت سیرت سے (ان سيرة محمد لمن تدبرها تقتضي تصديقه ضرورة، وتشهد له بانه رسول الله ﷺ حقًا، فلو لم تكن له معجزة غير سيرته ﷺ لكفى)
[جوامع السیرۃ، ص:۲]

۶۔ نبوت محمدی کا ثبوت معجزات سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہ سیرت نگاری کا دراصل کلامی پہلو ہے۔ اس حوالے سے چند کتب کے نام درج ذیل ہیں:

(i) الحجة في اثبات النبي عليه السلام: بشر بن معتمر (م: ۲۱۰ھ)

(ii) الدين والدولة في اثبات نبوة النبي محمد ﷺ: علی بن سھل (م: ۲۴۷ھ)

(iii) الاحتجاج لنبوة النبي ﷺ: اسماعیل بن علی (م: ۳۱۱ھ)

(iv) اثبات الرسالة: علی بن عبدالعزیز بن محمد الدولابی (م: ۳۳۵ھ)

(v) اثبات نبوة النبي ﷺ: ابوالحسن احمد بن حسین الزبیدی (م: ۴۲۱ھ)

(vi) اثبات النبوة: شیخ احمد سرہندی (۱۰۳۴ھ)

☆ اسماء النبی ﷺ:

''اسم'' کسی شخصیت کی پہچان ہوا کرتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ناموں کی کثرت، فضیلت وعظمت اور رفعت شان کی دلیل ہوا کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے اسمائے گرامی کی تعداد کی گنتی کی کوشش بھی کی گئی مگر یہ عجائبات سیرت سے ہے کہ ہر دور میں اسماء کی نئی جہات سامنے آتی ہیں۔ آپ ﷺ کے اسماء کے تین پہلو ہیں:

۱۔ اسمائے ذاتی

۲۔ اسمائے صفاتی [ان میں کچھ اسماء مبارکہ اسماء الحسنٰی بھی ہیں، یہ اشتراک صرف ظاہری/لفظی/صوری ہے معنی کے اعتبار سے زمین آسمان بلکہ اس سے بھی زیادہ فرق ہے، اس طرح ان ناموں میں وہ بھی ہیں جو کتب سابقہ میں آئے ہیں۔]

۳۔ اسمائے منصبی

لفظی ساخت کے اعتبار سے اسماء النبی ﷺ دو طرح کے ہیں:

(i) مفرد (ii) مرکب

اسماء کے حوالہ سے درج ذیل امور پیش نظر رہنے چاہئیں:

(i) مؤلفین سیرت نے آپ ﷺ کے اسمائے ذاتی/صفاتی/منصبی/القابات کو اسماء النبی ﷺ کے تحت ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ii) اسماء کا ماخذ قرآن، حدیث، اقوال صحابہ، علماء، صوفیہ ہیں۔

(iii) اُردو/عربی/فارسی و دیگر شاعری اور کلام سے آج بھی ''تراکیب احسن'' کی شکل میں ان اسماء کو ترتیب دیا جاسکتا ہے۔

(iv) اسماء النبی ﷺ کا احصاء ممکن نہیں۔

(v) سیرت کے مختلف گوشوں کو اسماء النبی ﷺ کے تناظر میں دیکھا جاسکتا ہے۔

اس موضوع پر چند کتب کے نام درج ذیل ہیں:

(i)	اسماء رسول اللہ ﷺ ومعانیہا	احمد بن فارس (م:۳۹۵ھ)
(ii)	المستوفی فی اسماء النبی المصطفیٰ ﷺ	ابن دحیہ الکلبی (۶۳۳)
(iii)	تذکرۃ المحبین فی اسماء سید المرسلین:	ابوعبداللہ محمد بن قاسم الرصاع التونسی (م:۸۹۴ھ)
(iv)	الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیقۃ ﷺ	جلال الدین سیوطی (م:۹۱۱ھ)
(v)	الوفاء بشرح الاصطفا من اسماء المصطفیٰ:	عبدالباسط محمد بلقینی (۹۲۳ھ)
(vi)	حدیقۃ الصفا فی اسماء المصطفیٰ:	محمد ہاشم ٹھٹھوی (م:۱۱۷۴ھ)
(vii)	وسیلۃ الفقیر فی شرح اسماء الرسول البشیر ﷺ:	محمد ہاشم ٹھٹھوی
(viii)	اسماء النبی الکریم ﷺ	صوفی برکت علی لودھیانوی (م:۱۴۱۷ھ)
(ix)	اسماء الرسول المصطفیٰ ﷺ:	عباس تبریزیان (پ:۱۹۶۲ء)
(x)	فلسفہ اسمائے رسول ﷺ:	ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ

صلاح الدین المنجد نے تیس کتب کے نام تحریر کیے ہیں۔

☆ شمائل النبی ﷺ:

لغت میں شمائل کا مفہوم طبیعت ہے۔ سیرت میں آپ ﷺ کے درج ذیل پہلوؤں سے اس میں بحث ہوتی ہے۔

(i) خَلقی پہلو۔ یعنی ظاہری صورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ii) خُلقی پہلو۔یعنی اخلاق، عادات اور دلربا ادائیں

شمائل کے خُلقی پہلو کا مقصد رسالت مآب ﷺ سے محبت وعقیدت، الفت وقرب کے احساس کو اجاگر کرنا ہے۔ جب یہ احساس اجاگر ہو جائے تو آپ کے خُلق کو اپنانے کا داعیہ از خود پیدا ہو جاتا ہے۔ گویا شمائل کا ایک پہلو محبت کرنا اور دوسرا اس محبت کے تقاضا کے طور پر حسنِ عمل پیدا کرنا ہے۔ شمائل (خُلقی) پہلو کے حوالہ سے علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ نے چند امور ذکر کیے ہیں، جو اس حوالہ سے قواعد وکلیہ قرار دیے جا سکتے ہیں، وہ لکھتے ہیں:

(۱) ہمارا عقیدہ ہے کہ کمالِ خُلق کی طرح خلقت میں بھی اللہ تعالیٰ نے کسی مخلوق کو حضور کا مثل پیدا نہیں کیا اور نہ کرے گا۔

لَمْ یَخْلُقِ الرَّحْمٰنُ مِثْلَ مُحَمَّد　　　اَبَداً وَّ عِلْمِیْ اَنَّهٗ لَا یَخْلُق

ترجمہ: ''نہیں پیدا کیا اللہ نے مثل محمد کا کبھی اور مجھے یقین ہے کہ وہ نہ پیدا کرے گا۔''

(۲) جن بزرگوں نے حضور ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کیا ہے۔ انہوں نے اگرچہ حضور کے اوصاف کے بیان میں حسب طاقت بشری ابلغ انواع بلاغت واکمل قوانین فصاحت سے کام لیا ہے۔ مگر غایت جسے وہ پہنچے ہیں یہی ہے کہ انہوں نے حضور کی صفات کی صرف ایک جھلک کا ادراک کیا ہے۔ اور حقیقت وصف کے ادراک سے عاجز رہ گئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ صورت وصف کو پیش کر سکتے ہیں نہ حقیقت وصف کو۔ کیونکہ حقیقت وصف حضور کو خالق بے چوں کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

چنانچہ امام بوصیری قصیدہ ہمزیہ میں فرماتے ہیں:

اِنَّمَا مَثَّلُوْا صِفَاتَكَ لِلنَّاسِ　　　كَمَا مَثَّلَ النُّجُوْمَ الْمَآءُ

ترجمہ: ''انہوں نے صرف صورت دکھائی ہے تیری صفات کی لوگوں کو جیسا پانی صورت دکھا دیتا ہے ستاروں کی۔''

امام قرطبی (م:۶۷۱ھ) نے کتاب الصلوٰۃ میں کسی عارف کا کیا اچھا قول نقل کیا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کا کامل حسن ہمارے لیے ظاہر نہیں ہوا کیونکہ اگر ہو جاتا تو ہماری آنکھیں آپ کے دیدار کی تاب نہ لا سکتیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۳) حضور ﷺ کے اوصاف کے بیان میں جو تشبیہات وارد ہوئی ہیں۔ وہ صرف لوگوں کے سمجھانے کے لیے حسب عرف و عادت شعراء استعمال ہوئی ہیں کیونکہ حقیقت میں مخلوقات میں کوئی شے آپ کی صفات خَلقیہ وخُلقیہ کے مماثل و معادل نہیں۔

(۴) اعضاء شریف میں توسط واعتدال جو حسن و جمال کا مدار اور فضل و کمال کا مبنیٰ ہے بطور کلیہ ہر جگہ ملحوظ ہے۔[سیرت رسول عربی ﷺ، ص:۲۱۷۔۲۱۸]

شمائل پر متقدمین کی چند کتب درج ذیل ہیں: (حلیۃ النبی ﷺ اور صفۃ النبی ﷺ کی اصطلاح بھی مصنفین نے استعمال کی ہے۔)

(i)	الشمائل:	ابوالبختری (م:۲۰۰ھ)
(ii)	الشمائل:	محمد بن عیسیٰ الترمذی (م:۲۷۹ھ)
(iii)	صفۃ النبی ﷺ	ابن ابی الدنیا (م:۲۸۱ھ)
(iv)	صفۃ النبی ﷺ	اسماعیل بن اسحاق (م:۲۸۲ھ)
(v)	الشمائل:	ابوبکر المقری (م:۳۸۱ھ)
(vi)	نہایۃ السول فی حلیۃ الرسول:	عبدالغنی بن اسماعیل النابلسی (م:۱۱۴۳ھ)
(vii)	شمائل المصطفی ﷺ:	ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی (م:۱۴۳۶ھ)

الرفاعی نے جلد اول اور دوم میں اس موضوع پر کتب کی فہرست دی ہے۔

شمائل کا خُلقی پہلو مسلمانوں کے لیے ہی نہیں انسانیت کے لیے لائق اتباع ہے۔ خُلق کی جہاں بھی، جس قوم میں بھی، کوئی خوبی پائی جاتی ہے وہ فیضان صاحب خلق عظیم ﷺ ہے۔ اس نقطۂ نظر سے لکھی گئی کتب میں اخلاقِ نبوی کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایا جاتا ہے، جیسے صدق، امانت، شکر، حلم و بردباری، عفوودرگذر، توکل، شجاعت، صبر، عفت، سخاوت، ایفائے عہد، حیاء، تواضع اور دیگر پر واقعاتِ سیرت کے تناظر میں بحث کی جاتی ہے۔

(i)	اخلاق النبی ﷺ:	محمد بن عبداللہ الوراق (۲۴۹ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ii) صفة اخلاق النبی ﷺ: داؤد بن علی الظاہری (۲۷۰ھ)

(iii) اخلاق النبی ﷺ: عبداللہ بن محمد بن محمد بن جعفر الاصبھانی (م:۳۶۹ھ)

(iv) الشجاعة فی ضوء السنة النبوية دراسة موضوعية: خالد بن فلاح شعلان

(v) اخلاق نبوی ﷺ: جواد محدثی

صلاح الدین المنجد نے ۱۲، الرفاعی نے جلد اول میں اور شیر نوروز خاں نے ۳۴۳ رکتب/مضامین کی فہرست دی ہے۔

☆ دلائل النبوۃ:

دلائل کا مطلب ہے کسی چیز کی علامت ہونا۔ صالح احمد شامی (پ:۱۹۳۴ھ) کے بقول اس میں وہ تمام واقعات (احداث)، اخبار اور معجزات شامل ہیں جو آپ ﷺ کی نبوت پر دلالت کرتے ہیں۔[من معین الخصائص النبوۃ، ص:۹] دلائل کے لیے علامات النبوۃ، امارات النبوۃ، آیات النبی ﷺ، بینہ اور برھان کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ دلائل عام ہیں اور معجزات خاص، ان میں عموم خصوص مطلق کا تعلق ہے۔ ترکی کے معروف عالم بدیع الزماں سعید نورسی (م:۱۹۶۰ء) نے نبوت کے دلائل کی تقسیم اس طرح کی ہے:

اول: وہ حالات جن کو ''ارہاصات'' کہا جاتا ہے۔ یہ وہ خارق عادت واقعات ہیں جو نبوت یا آپ ﷺ کی ولادت سے قبل ظاہر ہوئے۔

دوم: نبوت کے دیگر دلائل۔ ان کی بھی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ خارقِ عادت امور جو آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کے لیے ظاہر ہوئے۔

دوسری قسم: وہ خارقِ عادت امور جو آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے دوران ظاہر ہوئے۔ ان کی بھی دو قسمیں ہیں:

اول: نبوت کے وہ دلائل جو آپ ﷺ کی ذات، آپ کی سیرت، آپ کی صورت، آپ کے اخلاق اور کمال عقل سے ظاہر ہوئے۔

دوم: وہ امور جو آپ ﷺ کی ذات بابرکات سے باہر یعنی آفاق اور کائنات میں ظاہر ہوئے۔ ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی دو قسمیں ہیں:

روحانی اور قرآنی قسم اور مادی اور کائناتی قسم، یہ دوسری قسم آگے پھر دو قسموں میں تقسیم ہو رہی ہے:

پہلی قسم: وہ معجزات جو دعوت نبویہ کے دوران کافروں کے عناد کو توڑنے یا مومنوں کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے ظاہر ہوئے، جیسے شق قمر، آپ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹنا، تھوڑے سے کھانے سے بہت سے لوگوں کا سیر ہونا اور حیوانات اور شجر و حجر کا کلام کرنا۔۔۔ اس طرح کے معجزوں کی چوبیس انواع ہیں جن میں سے ہر ایک معنوی طور پر متواتر کے درجے میں ہے اور ہر نوع کی کئی کئی مکرر مثالیں ہیں۔

دوسری قسم: وہ واقعات جن کے بارے میں اللہ کی فراہم کردہ معلومات کی بدولت آپ ﷺ نے ان کے وقوع کے بارے میں خبر دی اور وہ آپ کی خبر کے مطابق وقوع پذیر بھی ہوئے۔ [معجزات رسول ﷺ، ص: ۱۶، ۱۷] [تفصیلات کے لیے راقم کا مضمون فکر و نظر اسلام آباد، جلد ۴۲، شمارہ ۲، ''دلائل النبوۃ و خصائص النبوۃ (تاریخی و تحقیقی مطالعہ)'' ملاحظہ فرمائیں۔]

دلائل کے ذکر / مطالعہ کا مقصد یقین کی دولت سے مالا مال ہونا اور ایمان کی تقویت ہے۔ اس حوالہ سے چند قواعد کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے۔

۱۔ دلائل کا ایک بڑا حصہ تواتر لفظی / معنوی سے منقول ہے۔

۲۔ بعض دلائل اخبار احاد سے منقول ہیں۔

۳۔ دلائل کی کثیر روایات صحیح اسناد سے ثابت ہیں۔ اس لیے اگر کوئی ضعیف روایت آجائے تو اس سے دلائل کے مجموعی نظام کو وضعی یا باطل نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ دلائل میں کمزور روایات سے بھی استدلال کیا جا سکتا ہے کیونکہ ان کی حقیقت حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہے۔ دلائل پر درج ذیل کتب کے نام ذکر کیے جا سکتے ہیں:

(i) دلائل النبوۃ: محمد بن یوسف الفریابی (م: ۲۱۲ھ)

(ii) أعلام النبوۃ: المامون العباسی (م: ۲۱۸ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(iii)	دلائل النبوة:	الحمیدی عبداللہ بن الزبیر المکی (م:۲۱۹ھ)
(iv)	آیات النبی:	علی بن محمد المدائنی (م:۲۲۵ھ)
(v)	دلائل النبوة:	أبوزرعۃ عبیداللہ بن عبدالکریم (م:۲۶۴ھ)
(vi)	أعلام النبوة:	داؤد بن علی الأصفھانی (م:۲۷۰ھ)
(vii)	أعلام النبوة:	أبوداؤد السجستانی (م:۲۷۵ھ)
(viii)	دلائل النبوة:	ابن قتیبۃ عبداللہ بن مسلم (م:۲۷۶ھ)
(ix)	دلائل النبوة:	أبوحاتم محمد بن ادریس الرازی (م:۲۷۷ھ)
(x)	دلائل النبوة:	ابراہیم بن الھیثم البلدی (م:۲۷۷ھ)
(xi)	دلائل النبوة:	ابن ابی الدنیا عبداللہ بن محمد (م:۲۸۱ھ)
(xii)	دلائل النبوة:	ابراہیم بن اسحاق الحربی (م:۲۸۵ھ)
(xiii)	أمارات النبوة:	ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی (م:۲۹۵ھ)
(xiv)	دلائل النبوة:	أبوبکر الفریابی جعفر بن محمد (م:۳۰۱ھ)

☆ **خصائص النبی ﷺ:**

خصائص کی تعریف کرتے ہوئے صالح بن عبداللہ نے لکھا:

”ھی ما اختص اللّٰہ بنبیہ ﷺ وفضلہ بہ علی سائر الانبیاء والرسل علیھم الصلوٰۃ والسلام وکذلک سائر البشر.“

[نضرۃ النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم ﷺ، جلد اول، ص:۳۴۸]

”خصائص وہ خوبیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے ساتھ خاص کر دیا اور ان کے ساتھ آپ ﷺ کو تمام انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اور تمام عالم بشریت پر فضیلت عطا فرمائی۔“

ابن دحیہ کا کہنا ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

”خصائصہ ﷺ اکثر من ان تحصی، بل تزید عدا علی مجموع الحصی.“

[نهایة السول في خصائص الرسول ﷺ، ص:۳۴]

آپ کے خصائص شمار سے باہر ہیں بلکہ گنتی کے اعداد سے زیادہ ہیں۔

ڈاکٹر ابراہیم ملا خاطر کے بقول:

”ایسے خصائص جن میں کوئی ایک نبی علیہ السلام بھی کسی ایک بات میں شامل نہیں وہ تین سو سے زائد ہیں۔“ [عظیم قدرہ ﷺ ورفعة مكانته عند ربه، ص:۳۲]

یہ وہ فضائل دنیوی، برزخی، اُخروی ہیں، بلکہ آپ سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو بھی مثلاً اُمت محمدی ﷺ کا خیر اُمت ہونا، جس میں کوئی بھی آپ کا شریک نہیں۔ ان کے مطالعہ سے ایمان بڑھتا ہے اور عرفان نبی ﷺ حاصل ہوتا ہے۔ مطالعۂ خصائص میں چند درج ذیل اصول وقواعد کو ضرور ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

(۱) خصائص سوائے صحیح دلیل کے ثابت نہیں ہوتے۔ اسی لیے احتمال، قیاس اور اجتہاد سے خصائص ثابت نہیں ہوتے۔

(۲) کسی کے لیے جائز نہیں کہ ان خصائص پر بطور اسوۂ حسنہ عمل کرے اور ان کی پیروی کرے۔

علامہ ابن حجر نے لکھا ہے:

”الاصل عدم الخصوصية وجواز الاقتداء به في افعاله حتى يقوم على الخصوصية دليل.“ [فتح الباری، جلد ۱۱، ص:۷۸]

ترجمہ: ”اصل عدم خصوصیت ہے اس وقت تک آپ کے افعال کی اقتدا کا جواز ہے جب تک خصوصیت پر کوئی دلیل نہ ہو۔“

(۳) خصائص میں نسخ نہیں ہوتا۔ خصائص چونکہ فضائل ہیں اور یہ کم وبیش نہیں ہوتے بلکہ نبی کریم ﷺ کے لیے ہر لحہ بڑھتے ہیں۔ ”وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى“ [الضحیٰ:۴] (اور یقیناً ہر آنے والی گھڑی آپ کے لیے پہلی سے بدرجہا بہتر ہے۔)

کتب خصائص عنوانات کے اعتبار سے دو اقسام کی ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(۱) خصائص الاحکام

(۲) خصائص الفضائل

[خصائص کے حوالہ سے راقم کی نگرانی میں محمد رمضان کے لکھے ہوئے مقالہ بعنوان ''کتب خصائص نبوی کے مناہج و اسالیب'' ملاحظہ فرمائیں۔]

چند کتب کے نام درج ذیل ہیں:

(i) شفاء الصدور فی اعلام نبوة الرسول و خصائصه:

ابوالربیع سلیمان بن سبع السبتی (م:۵۲۰ھ)

(ii) نهاية السول فی خصائص الرسول ﷺ: ابن دحیہ (م:۶۳۳ھ)

(iii) منية السول فی فضل الرسول: ابومحمد عبدالعزیز بن عبدالسلام (م:۶۶۰ھ)

(iv) خصائص سيد العالمين وماله من المناقب العجائب على جميع الأنبياء عليهم السلام: ابوالمظفر جمال الدین السرمری حنبلی (م:۷۷۶ھ)

(v) غاية السول فی خصائص الرسول: ابن الملقن (م:۸۰۴ھ)

(vi) الانوار بخصائص النبی المختار: ابن حجر العسقلانی (م:۸۵۲ھ)

(vii) كفاية الطالب اللبيب فی خصائص الحبيب: جلال الدین السیوطی (م:۹۱۱ھ)

(viii) من معين الخصائص النبوية: صالح احمد شامی

فضائل، شمائل، دلائل، اعلام، خصائص میں فرق:

فضائل: سب سے وسیع دائرہ فضائل کا ہے۔اس دائرہ میں شمائل، دلائل، اعلام، معجزات اور خصائص سب شامل ہیں۔

شمائل: شمائل فضائل کی وہ قسم ہے کہ جس میں حضور اکرم ﷺ کی خَلقی اور خُلقی صفات و حالات بیان ہیں۔

دلائل: فضائل کی قسم ہے جو کہ حضور اکرم ﷺ کے احداث، اخبار اور معجزات پر مشتمل ہے لیکن دلائل میں ہر دلالۃ معجزہ نہیں ہوتا جبکہ ہر معجزہ دلائل کے دائرہ میں ہے۔ دلائل النبوۃ اور معجزات کے مابین عموم خصوص مطلق کا تعلق ہے اور دلائل کے لیے تحدی (چیلنج) کا ہونا لازم نہیں ہے جب کہ معجزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تحدی کے ساتھ ہوتا ہے۔

اعلام: وہ علامات، آیات اور براہین جو کہ آنحضور ﷺ کی نبوت اور رسالت کی صداقت پر دلالت کرتی ہوں۔ اعلام النبوۃ اور دلائل النبوۃ مترادف ہیں۔ اس موضوع پر لکھی گئی کتب کو ایک ہی زمرے میں جانا جاتا ہے اگرچہ نام علیحدہ ہو سکتے ہیں۔

خصائص: فضائل کی وہ قسم جس میں صرف وہ شمائل، دلائل، اعلام اور معجزات ہوتے ہیں جو صرف اور صرف آپ ﷺ کی ذات بابرکات کے ساتھ مخصوص ہوں اور وہ کسی دوسرے نبی و رسول علیہ السلام یا غیر نبی اور فرشتوں کو نہ ملے ہوں۔ حقیقی اعتبار سے وہی خصائص مصطفی ﷺ ہیں جن میں کوئی دوسرا شامل نہ ہو۔

فضائل کی تمام اقسام یعنی شمائل، دلائل، اعلام، معجزات، وغیرہ اور خصائص کے درمیان عموم خصوص کا تعلق ہے۔ ہر فضیلت، شمال، دلالۃ / دلیل، علم، معجزہ اور آیت خصائص میں شامل نہیں ہے جب کہ ہر خصوصیت شمائل، دلائل، اعلام اور معجزات میں سے ہوتے ہیں۔ [غیر مطبوعہ مقالہ کتب خصائص نبوی کے مناہج واسالیب از محمد رمضان، ص: ۲۰-۲۱]

☆ حقوق مصطفی ﷺ:

نبی کریم ﷺ کے امت اور انسانوں پر حقوق، مطالعۂ سیرت ایک انتہائی اہم، نازک اور دلچسپ عنوان ہے۔ اُمت تو رسول پر ایمان لائی، اس کا تقاضا ہے کہ اطاعت کی جائے، تعظیم و توقیر کا انسانی استطاعت میں جو ہو سکتا ہے وہ معیار اس بارگاہ میں کم سمجھا جائے۔ محبت رسول ﷺ میں اپنا سب کچھ قربان کیا جائے۔ دیگر انسانوں کو بھی رسول اللہ ﷺ کا احسان مند اور شکر گذار ہونا چاہیے کہ انسانیت کا جذبہ، اخلاقیات کا حقیقی معیار اور رحم دلی کی جو مثالیں آپ نے قائم کیں وہ تاریخ بشری میں پہلی اور آخری ہیں۔ مگر افسوس یہ کہ ''انسانی حقوق'' کے تحفظ کے دعوے دار ناموس رسالت کا ذرا خیال نہیں رکھتے۔ رسول انسانیت کی بارگاہ میں وہ الفاظ بھی استعمال کر جاتے ہیں جو کسی عام آدمی کے لیے بھی نہیں کیے جا سکتے۔ یہ مغربی فکر و فلسفہ کے تحت تشکیل پانے والے معاشرہ کا دوہرا معیار ہے۔ اس حوالہ سے درج ذیل اہم نکات پیش نظر رہنے چاہئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ نبی کریم ﷺ کی ناموس پر کائنات کی ہر چیز قربان کرنے کے لیے مسلمان ہر وقت تیار ہے۔

۲۔ نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس سے علمی اور عملی وابستگی کے ساتھ ساتھ، جذباتی و والہانہ وابستگی بھی ایمان کا حصہ ہے۔

۳۔ ناموس رسالت کے لیے عقلی استدلالات کی بنیاد پر لٹریچر تیار کیا جائے۔

۴۔ اس حقیقت کو شعوری سطح پر امت میں راسخ کیا جائے کہ آپ کی ذات سے بڑھ کر کوئی وجود نہیں اور اس وجود اقدس کی عظمتیں، رفعتیں اور رعنائیاں انسانی علم اور عقل کے پیمانے پر نہیں تولی جا سکتیں اس لیے شان نبوی کے جملہ پہلوؤں پر مناظرہ بازی بند کی جائے۔

اس حوالہ سے چند اہم کتب درج ذیل ہیں:

(i) الشفاء بتعریف حقوق المصطفی: قاضی عیاض بن موسیٰ (م:۵۴۲ھ)

(ii) السیوف القاهرة علی من سب الخمسة الطاهرة: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (م:۱۱۷۴ھ)

(iii) السیف الجلی علی ساب النبی: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (م:۱۱۷۴ھ)

(iv) تنبیه الولاة والحكام علی احكام شاتم خیر الانام: علامہ ابن عابدین الشامی (م:۱۲۵۲ھ)

(v) الصارم المسلول علی شاتم الرسول: احمد بن عبدالحلیم تقی الدین ابن تیمیہ

(vi) فضل اهل البیت وحقوقهم: احمد بن عبدالحلیم تقی الدین ابن تیمیہ

(vii) السیف المسلول فی الذَّبِّ عن الرسول ﷺ: دکتور عید بن عائد ابن عیاد

(viii) حقوق النبی ﷺ بین الاجلال والاخلال: الجماعت من العلماء

(ix) وامحمداه ان شانئك هو الابتر: سید ابن حسین العفانی

(x) حق النبی ﷺ علی امته: یحیٰ بن موسیٰ زھرانی

(xi) السیف المسلول علی من سب الرسول ﷺ: ابوالحسن تقی الدین سبکی

(xii) محبة الرسول ﷺ: محمد عبدالروف عثمان

(xiii) حب النبی ﷺ وعلاماته: دکتور فضل الٰہی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(xiv) حقوق النبی ﷺ بین الاجلال والاخلال: صالح بن فوزان

(xv) الاستهزاء بالدین احکامه و آثاره: ابن حاسن احمد قرشی

(xvi) حقوق المصطفی ﷺ: اسماء بنت محمد

(xvii) حقوق الرسول ﷺ کے بارے میں فقہاء کی آراء کا تحقیقی و تقابلی جائزہ:

محمد نور الحق قادری [مقالہ برائے پی ایچ ڈی]

(xviii) حقوق رحمت للعالمین: محمد اقبال کیلانی

(xix) ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت: محمد اسمٰعیل قریشی

(xx) نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں: ڈاکٹر اسرار احمد [illegible]

شیر نوروز خان نے ''تحفظ ناموس رسالت ﷺ: کتابیات'' کے عنوان سے ۲۱۰ کتب [illegible] مضامین کی فہرست دی ہے جو فکر و نظر، جلد ۵۰، شمارہ: ۳ میں شائع ہوئی ہے (جولائی [illegible] ۱۹۸[illegible])، محمد فرقان نے ''تحفظ ناموس رسالت ﷺ پر اہم کتب'' کے عنوان سے [illegible] کتب [illegible] خصوصی اشاعت [illegible] کی فہرست مرتب کی ہے جو ''قانون تحفظ ناموس رسالت ﷺ'' [illegible] محمد متین خالد میں شائع ہوئی ہے [illegible] علوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد [illegible] کی فہرست مرتب کی جو ''تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور قانون توہین رسالت ﷺ پر اہم کتب کی فہرست'' کے عنوان سے محمد متین خالد کی کتاب ''ناموس رسالت ﷺ کے خلاف امریکی سازشیں'' میں شائع ہوئی [illegible] (v)

(۵۵ یہاں اس حقیقت کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا کہ ایمان کا دعوے دار ایک گروہ استخفاف حدیث / انکار [illegible] عقلی [illegible] کی تعبیر [illegible] کیا جا رہا ہے [illegible] کی خوشی کا [illegible] (vi) [illegible] جو حقوق نبی ﷺ کے انکار کی ایک شکل ہے [illegible] (vii)

☆ (۵ [illegible] الصلوٰۃ علی النبی ﷺ [illegible] (viii)

(۵۸ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ [illegible] صلوٰۃ و سلام [illegible] ایک اہم عنوان [illegible] (ix)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمل سے امتی کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ گناہ معاف ہوتے ہیں اور نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ یہ عمل ذات باری تعالیٰ، ملائکہ اور انسانوں میں مشترک ہے۔ اس کا مقصد نبی کریم ﷺ کے قرب کی نعمت سے مالا مال ہونا ہے۔

اس حوالہ سے چند اصول ضرور پیش نظر رہنے چاہئیں:

۱۔ صلوٰۃ اور سلام دونوں کا حکم دیا گیا ہے۔ کسی ایک پر ہی زور قرآنی تعبیر سے ہم آہنگ نہیں۔

۲۔ یہ حکم مطلق ہے زمان و مکان کی قید نہیں ہے۔

۳۔ الفاظ کے اعتبار سے بھی پابندی نہیں جن حسین سے حسین الفاظ میں پڑھا جا سکے پڑھنا چاہیے۔

صلاح الدین المنجد نے ۴۳ رکتب کے نام دیے ہیں اور الرفاعی نے جلد دوم میں ۱۷ را اور شیر نوروز خاں نے ۳۵۰ رمضامین / کتب کا ذکر کیا ہے۔

اس عنوان پر چند کتب درج ذیل ہیں:

(i) الصلوٰۃ علی النبی ﷺ ابن ابی الدنیا (م: ۲۸۱ھ)

(ii) فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ: قاضی اسماعیل بن اسحاق الجھضمی (م: ۲۸۲ھ)

(iii) فضل الصلوٰۃ علی النبی: احمد بن فارس بن زکریا (م: ۳۹۵ھ)

(iv) انوار الآثار المختصة بفضل الصلوٰۃ علی النبی المختار: ابو العباس احمد بن معد بن عیسیٰ اندلسی (م: ۵۵۰ھ)

(v) کتاب القربة الی رب العالمین بالصلوٰۃ علی محمد سید المرسلین ﷺ: ابن بشکوال خلف بن عبد الملک انصاری (م: ۵۷۸ھ)

(vi) الفوائد المدنية فی الصلوٰۃ علی خیر البرية ﷺ: ابن نعمان محمد بن موسیٰ (م: ۶۸۳ھ)

(vii) جلاء الأفهام في فضل الصلوٰۃ والسلام علی خیر الأنام: علامہ ابن قیم حنبلی (م: ۷۵۱ھ)

(viii) دفعة النقمة فی الصلوٰۃ علی نبی الرحمة ﷺ: ابن ابوحجلة احمد بن یحیٰ (م: ۷۷۶ھ)

(ix) کتاب الصلات والبشر في الصلاة علی خیر البشر ﷺ: فیروز آبادی (م: ۸۱۷ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(x) دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار ﷺ

محمد بن سلیمان الجزولی (م:۸۷۰ھ)

(xi) تحفة الأخبار في فضل الصلاة والسلام على النبيّ المختار:

رصاع تونسی محمد بن قاسم (م:۸۹۴ھ)

(xii) القول البديع في فضل الصلوة على الحبيب الشفيع:

محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م:۹۰۲ھ)

(xiii) مسالک الحنفاء الی مشارع الصلوٰۃ علی المصطفٰی ﷺ: احمد بن قسطلانی (م:۹۲۳ھ)

(xiv) خلاصة القول البديع في الصلاة على الحبيب: محمد بن محمد (م:۹۳۸ھ)

(xv) الخير الكثير في الصلاة والسلام على البشير النذير:

شعبان بن محمد الآثاری القرشی (م:۹۳۸ھ)

(xvi) الدر المنضود فی الصلوٰۃ والسلام علی صاحب المقام المحمود ﷺ:

احمد بن محمد بن حجر الہیثمی (م:۹۷۴ھ)

(xvii) ترغیب اهل السعادات علی تکثیر الصلوات علی سید الکائنات ﷺ:

شیخ عبد الحق محدث دہلوی (م:۱۰۵۲ھ)

(xviii) ضرورة الترغيب في الصلاة على الحبيب: عبد الرحمٰن بن احمد السخاوی (م:۱۱۲۳ھ)

(xix) رسالة فی قوله ﷺ: ((من صلّی علیّ صلاةً واحدة صلّی الله علیه عشراً))

عبد الغنی النابلسی (م:۱۱۴۳ھ)

(xx) التفکر والاعتبار فی فضل الصلاة والسلام علی سیدنا محمد النبی المختار ﷺ:

احمد بن ثابت المغربی (م:۱۱۵۲ھ)

(xxi) ذریعة الوصول الی جناب الرسول ﷺ: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (م:۱۱۷۴ھ)

(xxii) وسیلة القبول فی حضرة الرسول ﷺ: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (م:۱۱۷۴ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(xxiii) رسالۃ فی ذکر افضل کیفیات الصلوۃ علی النبی ﷺ:

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (م:۱۱۷۴ھ)

(xxiv) براھین النجاۃ: شاہ فقیر اللہ بن عبدالرحمن علوی شکارپوری (م:۱۱۹۵ھ)

(xxv) الدر الفائق فی الصلوۃ علی اشرف الخلائق ﷺ:

مصطفی بن کمال الدین بن علی الصدیقی البکری

(xxvi) آبِ کوثر: مفتی محمد امین (م:۲۰۱۸ء)

عبدالحق انصاری نے ''فہرست عربی کتب درود وسلام'' کے عنوان سے جہانِ رضا لاہور میں ۸۳ کتابوں کی فہرست دی ہے۔

چند اہم کتب صلوۃ وسلام جو اہل نظر نے بارگاہِ رسالت میں پیش کیں درج ذیل ہیں اور بطور وظیفہ پڑھے جاتے ہیں:

(i) الکبریت الاحمر: شیخ عبدالقادر جیلانی (م:۵۶۱ھ) [illegible]

(ii) [illegible] (م:[illegible]ھ)

(iii) دلائل الخیرات: شیخ سلیمان الجزولی [illegible]

(iv) [illegible] (م:۱۰۵۰ھ) [illegible] حسین علی [illegible] پوری اور محمد ناصر الدین نے اس کی شروح لکھیں۔]

(v) جامع الصلوات علی حبیب رب الارض والسموات [illegible] (م:۱۱۹۲ھ) [illegible]

(vi) مجموعہ صلوات الرسول [illegible] خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہروی [illegible]

ترتیب [illegible] مختلف منسوبات رسول پر دلچسپ انداز میں ہدیہ سلام پیش کیا گیا

[illegible] عنوانات [illegible] متعلق [illegible] درج کیے جاتے ہیں:

الجزء الاول [illegible] فی نورہ وظہورہ

الجزء الثانی [illegible] فی صلوتہ وسلامہ

الجزء الثالث [illegible] فی بدنہ واعضائہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الجزء الرابع: في لباسه وملبسه

الجزء الخامس: في نسبه وحسبه

الجزء السادس: في شرفه وشرافته

الجزء السابع: في اسمآئه وصفاته

الجزء الثامن: في سيادته وسيده

الجزء التاسع: في تحميده وتمجيده

الجزء العاشر: في اسرائه ومعراجه

الجزء الحادي عشر: في تهليله وتسبيحه

الجزء الثاني عشر: في حِلمه وحُلمه

الجزء الثالث عشر: في دعائه ومناجاته

الجزء الرابع عشر: في قتاله وجهاده

الجزء الخامس عشر: في نبوته ورسالته

الجزء السادس عشر: في تعليمه وتربيته

الجزء السابع عشر: في شفاعته ووسيلته

الجزء الثامن عشر: في قدوته واقتدائه

الجزء التاسع عشر: في آياته و[illegible]

الجزء العشرون: في حبه وصحبته

الجزء الحادي والعشرون: في عظمته وعلمه [illegible]

الجزء الثاني والعشرون: في معجزاته وخوارقه

الجزء الثالث والعشرون: في دعوته [illegible]

الجزء الرابع والعشرون: في [illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجزء الخامس والعشرون: فی شھودہٖ ومشھودہٖ

الجزء السادس والعشرون: فی خَلقہٖ واخلاقہٖ

الجزء السابع والعشرون: فی قربہٖ وقربتہٖ

الجزء الثامن والعشرون: فی وصلہٖ ومعیّتہٖ

الجزء التاسع والعشرون: فی لوآءِ حمدہٖ ومقام محمودہٖ

الجزء الثلثون: فی خیر خلقہٖ وخیر اُمتہٖ

ڈاکٹر محمد ذیشان احمد قادری نے ”سر اللّٰہ الاعظم فی الصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمدؐ خیر الانام“ کے نام سے صلوٰۃ وسلام کا موسوعۃ مرتب کیا ہے جس میں اب تک ۱۷۲ر کتب ۱۹ر جلدوں میں شائع ہو چکی ہیں۔

دنیا کے مختلف ممالک میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے مراکز بھی قائم ہوئے ہیں۔ جہاں لوگ اکٹھے ہو کر بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

☆ ختم نبوت:

سلسلۂ نبوت کا آغاز سیدنا آدم علیہ السلام سے ہوا اور اس کی آخری کڑی امام الانبیاء ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ عیسٰی علیہ السلام نے اپنے بعد رسول اکرم بہ نام سیدنا احمد ﷺ کی بشارت دی تھی اور رسول احمد ﷺ نے اپنے بعد کسی اور کے نہ آنے کی خوش خبری سنا کر انسان پر احسان عظیم فرمایا۔ کذاب اور دجالی دعوؤں کی اطلاع آپ نے ضروری مگر قصر نبوت کی آخری اینٹ آپ کی ذات گرامی ہے۔ نبوت کی کوئی، کسی طرح بھی تقسیم کر لے، شریعت اسلامیہ میں اس کی گنجائش نہیں۔

برصغیر میں ایک خاص پس منظر کے تحت اس موضوع پر جتنا کام ہوا دنیا میں کسی اور جگہ یہ نظیر نہ مل سکے گی۔ ختم نبوت کا عقیدہ اس کی جزئیات، دلائل، شبہات کے ازالہ، فکری مغالطوں کے جوابات پر جو کچھ علماء برصغیر نے لکھا، عالم اسلام ہمیشہ ان تحریرات کا احسان مند رہے گا۔ ختم نبوت کا تعلق خصائصِ نبوت سے ہے مگر اس کام / موضوع کی اہمیت اور مرزائیت کے عالمی اثر ورسوخ کے پیش نظر یہ اب سیرت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

النبی ﷺ کی مستقل نوع ہے۔

فتنہ مرزائیت کے حوالہ سے چند اصول پیش نظر ضرور رہنے چاہئیں:

۱۔ نبوت اکتسابی چیز نہیں یہ وہبی ہے۔ اس لیے اس کے درجات میں ارتقاء نہیں ہوگا کہ کوئی عالم / مجتہد سے ترقی کر کے نبی بن جائے۔

۲۔ نبی کے علم کا ذریعہ، ذات الٰہی ہے۔ ''انسانی اداروں'' کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

۳۔ اپنے کردار کی عظمت اور بلندی کے حوالہ سے کوئی نبی کی مثل نہیں ہوتا۔

۴۔ نبی کی پیشن گوئی قطعی وحتمی ہوتی ہے۔ اس میں کوئی تاویل یا تغیر وتبدل نہیں ہوتا۔

۵۔ کسی دنیوی طاقت کے زیر اثر نہیں ہوتا۔ وہ کام صرف احکامات الٰہیہ کے تحت کرتا ہے۔

۶۔ قرآن اور حدیث کی وہی تعبیر / توضیح / تشریح قابل قبول ہے جو سلف سے منقول ہے۔

۷۔ کسی نبی کو کوئی ایسا عارضہ لاحق نہیں ہوا جس کو دیکھ کر لوگ متنفر ہوں، وہ حسن ظاہری کے اعتبار سے بھی بے مثال ہوتے ہیں۔

۸۔ اس مسئلہ میں دعوتی اسالیب کو تبدیل کیا جائے۔

ختم نبوت پر مصنفات کی فہارس شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں عارف کامل غلام دستگیر قصوری (م:۱۳۱۵ھ) کی اس حوالہ سے باقاعدہ پہلی کتاب سے لے کر اب تک کتب / رسائل وجرائد کے خاص نمبر اور دیگر کی تفصیلات موجود ہیں۔ ایسی چند فہارس کے نام درج ذیل ہیں:

(i) قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت: مولانا اللہ وسایا (۱۰۰۰/ کتب کی فہرست ہے۔)

(ii) حفاظت ایمان کی کتابیں: سید محمد علی مونگیری (۸۰/ کتابوں کی فہرست)

(iii) مرآۃ التصانیف: حافظ عبدالستار سعیدی (۶۰/ کتب کا اجمالی تعارف)

(iv) عقیدہ ختم نبوت: مفتی محمد امین (۱۵/ جلدوں میں ۶۲/ کتب)

(v) کتابیات ختم نبوت: خواجہ غلام دستگیر فاروقی (۵۰۰/ کتب کا تعارف)

(vi) کتابیات ختم نبوت: صادق علی زاہد (۴۵۰/ کتب کا تعارف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(vii) تحریک ختم نبوت: ڈاکٹر محمد بہاء الدین (۵۸ جلدیں اب شائع ہو چکی ہیں۔ کتابوں کے علاوہ دیگر متعلقہ مواد اخبارات / مضامین وغیرہ بھی شامل ہیں۔)

صلاح الدین المنجد نے اس موضوع پر کل چھ کتابوں کی فہرست دی ہے۔ حیرت انگیز بات کہ درج ذیل ۲ کتب بھی اس فہرست میں شامل ہیں:

(i) رسالة في اسرار مهر النبوة بين كتفي النبي ﷺ عبدالکریم الجیلی (م: ۸۳۲ھ)

(ii) خاتم النبیین [illegible] محمد ابو زہرہ (م: ۱۹۷۴ء)

اول الذکر مہر نبوت پر معروف صوفی کی کتاب ہے جب کہ ثانی الذکر سیرت النبی ﷺ پر عمومی روایت کے مطابق لکھی گئی معروف مصری عالم کی کتاب ہے [illegible]

شیر نوروز خان نے ۲ [illegible] کتب / مضامین کی فہرست نبوت اور ختم نبوت [illegible] کے عنوان سے درج کی ہے۔ [illegible]

[illegible] اوصاف [illegible] حقیقت [illegible] ﷺ کو عام انسانوں پر قیاس کرنا فکری لغزش ہے۔ مقام نبوت کا حقیقی فہم ان اوصاف کو جانے بغیر ممکن نہیں [illegible] انسان اپنے علم، عقل، عشق کی استعداد و استطاعت کے مطابق ہی [illegible] مقام کو جان سکتا ہے مگر مقام نبوت کی حقیقت کا ادراک [illegible] نہیں۔ [illegible] عقل [illegible] کیا کہ نبوت [illegible] عقل [illegible] عظمت [illegible] مقام و مرتبہ [illegible] حقیقت سے باہر نکل آتی ہے۔ یہ اوصاف [illegible]

(i) [illegible]

(ii) [illegible]

(iii) [illegible]

☆☆☆☆☆

(vi) [illegible]

(v) [illegible]

(iv) [illegible]

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ج) متعلقاتِ سیرتِ ذاتیہ (ذوات، اشیاء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس سے نسبت کے حامل افراد ہوں یا اشیاء، فضیلت، عظمت اور برکت سے مالا مال ہوتی ہیں۔ اس لیے ایسی تمام چیزوں کا مطالعہ ضروری ہے کیوں کہ یہ بھی اعجاز سیرت میں سے ہے کہ قدرت نے نسبت رسول کی بنا پر ان کی حفاظت کی۔ یہ انواع / فصول اس حقیقت کی مظہر ہیں کہ زمین کی مخلوق کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے روابط کیسے تھے اور دنیا کی چیزوں کے بارہ میں آپ کا نقطۂ نگاہ کیا تھا۔

(الف) ذوات / افراد:

- ☆ اجداد النبی ﷺ
- ☆ آباء النبی ﷺ
- ☆ امہات النبی ﷺ
- ☆ ابوی النبی ﷺ
- ☆ اعمام النبی ﷺ
- ☆ مرضعات النبی ﷺ
- ☆ عمات النبی ﷺ
- ☆ ازواج النبی ﷺ
- ☆ اماء النبی ﷺ
- ☆ اولاد النبی ﷺ
- ☆ اسباط النبی ﷺ
- ☆ ربائب النبی ﷺ
- ☆ اصہار النبی ﷺ
- ☆ سلف النبی ﷺ
- ☆ سفراء النبی ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ رسائل النبی ﷺ
☆ اصحاب النبی ﷺ
☆ المشبھون بالنبی ﷺ
☆ نقباء النبی ﷺ
☆ کُتّاب النبی ﷺ
☆ خطیب النبی ﷺ
☆ حداۃ النبی ﷺ
☆ وفود النبی ﷺ
☆ خدام النبی ﷺ
☆ موالی النبی ﷺ
☆ حراس النبی ﷺ
☆ عیون النبی ﷺ
☆ موذنین نبوی ﷺ
☆ ضیوف النبی ﷺ
☆ مضیفو النبی ﷺ
☆ مکی مسلمان
☆ مدنی مسلمان
☆ اعداء النبی ﷺ
☆ شعراء النبی ﷺ
☆ ارداف النبی ﷺ

اس اجمال سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کوئی زاویہ، جو انسانی معاشرت میں تعلقات کا ہو سکتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

12

ان سب کو محفوظ کر لیا گیا ہے۔ باقی انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مبارک زندگیوں کی ''سیرت ذاتیہ'' کے حوالے سے بھی معلومات کے کئی پہلو سامنے نہ آ سکے اور یہاں متعلقات سیرت کا یہ گوشہ بھی محفوظ ہے، وجہ یہ تھی کہ قصر نبوت کو ذات رسالت مآب ﷺ پر مکمل کر دیا گیا۔

☆ اجداد النبی ﷺ

خاندان کے مطالعہ سے کسی بھی انسان کی حیثیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ہرقل نے ابوسفیان سے جو مختلف سوالات کیے ان میں سے یہ بھی تھا کہ اس کا حسب نسب کیسا ہے؟ اس پر ابوسفیان نے کہا تھا ''ھو فینا ذو حسبٍ.'' کہ وہ ہم میں شریف ترین خاندان کے فرد ہیں۔ اس پر ہرقل کا یہ تبصرہ تھا ''كذلك الرسل تبعث في احساب قومهم.'' [صحیح بخاری، کتاب التفسیر القرآن، باب قل یااھل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء... ، رقم الحدیث: ۴۵۵۳] ''رسول ایسے ہی ہوتے ہیں کہ اپنی قوم کے اعلیٰ حسب میں بھیجے جاتے ہیں۔''

اسی طرح رسول اپنی قوم کے عالی حسب سے مبعوث کیے جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے خود فرمایا: ''بعثت من خير قرون بني آدم قرنا فقرنا حتى كنت من القرن الذي كنت فيه.'' [صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، رقم الحدیث: ۳۵۵۷]

''میں بنی آدم کی بہترین قرنوں (نسلوں) سے قرن بہ قرن مبعوث کیا گیا ہوں حتی کہ اس قرن (نسل) میں آیا جس میں مجھے پیدا کیا گیا۔''

عہد نامہ قدیم کی ایک کتاب کا نام ہی گنتی ہے جو اصل میں نسب ناموں پر مشتمل ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انبیاء کا خاندان باوقار، باعظمت اور سطوت و شوکت والا ہوتا ہے۔ آپ کے اجداد پر لکھی گئی چند کتب درج ذیل ہیں:

(i) اسلاف النبی ﷺ: محمد بن اسحاق المسیبی (م: ۲۳۶ھ)

(ii) نسب النبی ﷺ: سلیمان بن احمد الطبرانی (م: ۳۶۰ھ)

(iii) الشجرة النبوية في نسب خير البرية ﷺ: یوسف بن عبدالہادی المقدسی (م: ۹۰۹ھ)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(iv) فتح القوی فی نسب النبی ﷺ: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (م: ۱۱۷۴ھ)

(v) اسماء اجداد النبی ﷺ: شمس الدین محمد بن عبد الدایم

(vi) عبدالمطلب جد الرسول ﷺ: علی مسنی الخربوطلی

(vii) نسب رسول اللہ ﷺ: محمد الحسینی الریس

(viii) نسب نامہ نبوی کتب انساب کی روشنی میں: پروفیسر مسز مدثر حمید

☆ آباء النبی ﷺ

اس موضوع پر درج ذیل کتب ہیں:

(i) کنی آباء الرسول ﷺ: ابن الکلبی ہشام بن محمد (۲۰۶ھ)

(ii) الدرج المنیفة فی الآباء الشریفة: علامہ سیوطی (م: ۹۱۱ھ)

(iii) انباء الاصطفاء فی حق آباء المصطفی: محمد بن قاسم بن یعقوب (م: ۹۴۰ھ)

(iv) سبل السلام فی حکم آباء سید الانام: محمد امین بن عمر البالی المدنی (م: ۱۲۸۵ھ)

(v) آباء محمد ﷺ: سمیع عاطف الزین

(vi) تذکرہ آباء مصطفی ﷺ: محمد شفیق احمد مجددی

☆ امہات النبی ﷺ

(i) امہات النبی ﷺ: علی بن محمد المدائنی (م: ۲۲۵ھ)

(ii) امہات النبی ﷺ: ابو جعفر محمد بن حبیب البغدادی (م: ۲۴۵ھ)

(iii) العقد المنظم فی امہات النبی ﷺ: مرتضی الزبیدی (م: ۱۲۰۵ھ)

(iv) الباقیات الصالحات فی ذکر الازواج الطاهرات: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (م: ۱۱۷۴ھ)

(v) جمهرة انساب امہاتِ النبی ﷺ: حسین بن حیدر محبوب الہاشمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ ابوی النبی ﷺ:

والدینِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالہ سے کتب میں دو مباحث کی تفصیل ملتی ہے۔

(i) احوالِ حیات

(ii) ایمانِ والدین

صلاح الدین المنجد نے دونوں موضوعات پر اکٹھی ۲۳ ر کتب دی ہیں۔ یہاں پہلے احوال پر اور پھر ایمان پر کتب علیحدہ علیحدہ ذکر کی جاتی ہیں۔

(i) کتاب فی احوال والدی الرسول: محمد بن محمد الغزالی (م:۵۰۵ھ)

(ii) ایجاز الکلام فی والدی سید الانام: عفیف الدین محمد بن محمد التبریزی (م:۸۵۵ھ)

(iii) رسالة فی ابوی النبی ﷺ: زین الدین محمد شاہ الفناری (م:۹۲۶ھ)

(iv) آمنه بنت وهب: عائشہ بنت عبدالرحمٰن بنت الشاطیٔ (م:۱۴۱۸ھ)

ایمانِ والدینِ مصطفیٰ کے حوالہ سے برادرم رضاء الحسن قادری نے لکھا کہ اس موضوع پر پہلی کتاب ابن جزری (م:۸۳۳ھ) کی ہے۔اس کے بعد اس موضوع پر ۱۰۰ ر سے زائد کتب تحریر کی گئی ہیں۔ جناب محمد رضاء الحسن قادری نے ۹۴ ر کتب کی فہرست دی ہے۔ کیوں کہ اس طرح کی فہرست پہلی مرتبہ ترتیب دی گئی ہے اس لیے پوری نقل کر رہا ہوں۔

(۱) الرسالة البیانیة فی حق ابوی النبی ﷺ: محمد بن محمد ابن الجزری (م:۸۳۳ھ)

(۲) جزء فی اسلام الوالدین: محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (م:۹۰۲ھ)

(۳) مسالك الحنفا فی والدی المصطفی: حافظ جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی (م:۹۱۱ھ)

(۴) التعظیم والمنة فی ان ابوی رسول اللّٰہ فی الجنة: حافظ جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی (م:۹۱۱ھ)

(۵) الدرج المنیفة فی الآباء الشریفة: حافظ جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی (م:۹۱۱ھ)

(۶) نشر العلمین المنیفین فی احیاء الابوین الشریفین: حافظ جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی (م:۹۱۱ھ)

(۷) المقامة السندسیة فی النسبة المصطفویة: حافظ جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی (م:۹۱۱ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸) السبل الجلیة فی الآباء العلیة: حافظ جلال الدین عبدالرحمن سیوطی (م: ۹۱۱ھ)

(۹) رسالة فی ابوی النبی ﷺ: زین الدین محمد شاہ بن محمد فناری (م: ۹۲۶ھ)

(۱۰) رسالة فی ایمان ابوی النبی ﷺ: احمد بن سلیمان ابن کمال پاشا (م: ۹۴۰ھ)

(۱۱) انباء الاصطفا فی حق آباء المصطفیٰ: محمد بن قاسم بن یعقوب اماسی رومی (م: ۹۴۰ھ)

(۱۲) منهاج السنة فی کون ابوی النبی فی الجنة: شمس الدین محمد بن علی ابن طولون (م: ۹۵۳ھ)

(۱۳) الاقوال المنقولة عن الائمة فی ابویه ﷺ: علامہ ابن حجر مکی (م: ۹۷۳ھ)

(۱۴) تحقیق آمال الراجین فی ان والدی المصطفیٰ بفضل اللّٰه فی الدارین من الناجین:

نور الدین علی ابن الجزار مصری (م: ۹۸۴ھ)

(۱۵) رسالة فی اسلام ابوی النبی ﷺ: شمس الدین محمد بن احمد حصکفی (۱۰۱۰ھ)

(۱۶) رسالة فی ابوی النبی ﷺ: عبدالقادر بن محمد بن یحییٰ بن مکرم بن محب الدین طبری (م: ۱۰۳۳ھ)

(۱۷) الانوار النبویة فی آباء خیر البریة: محمد رفیعی اندلسی (م: ۱۰۵۲ھ)

(۱۸) الجوهرة المضیه فی حق ابوی خیر البریة: صالح بن محمد تمرتاشی غزی (م: ۱۰۵۵ھ)

(۱۹) تادیب المتمردین فی حق الابوین: عبدالاحد بن مصطفیٰ نوری سیواسی (م: ۱۰۶۱ھ)

(۲۰) هدایا الکرام فی تنزیه آباء النبی علیه السلام: یوسف بن عبداللہ بدیعی حلبی (۱۰۷۳ھ)

(۲۱) سَداد الدِّین وسِداد الدَّین فی اثبات النجاة والدرجات للوالدین: سید محمد بن عبدالرسول برزنجی (م: ۱۱۰۳ھ)

(۲۲) تحقیق النصرة للقول بایمان اهل الفترة: شیخ حسن بن علی عجیمی مکی (م: ۱۱۱۳ھ)

(۲۳) منحة الباری فی اصلاح زلة القاری: شیخ حسن بن علی عجیمی مکی (م: ۱۱۱۳ھ)

(۲۴) مرشد الهدیٰ فی نجاة ابوی النبی ﷺ: ابراہیم بن مصطفیٰ فرضی (م: ۱۱۲۶ھ)

(۲۵) شرح السرور والفرج فی ابوی النبی ﷺ: محمد بن ابی بکر مرعشی حنفیم: ۱۱۵۰ھ)

(۲۶) تحفة الصفا فیما یتعلق بابوی المصطفیٰ: ابوالعباس احمد بن عمر دیربی مصری (م: ۱۱۵۱ھ)

(۲۷) مطلع النیرین فی اثبات النجاة والدرجات لوالد سید الکونین: احمد بن علی بن عمر منینی دمشقی (م: ۱۱۷۲ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۸)فتح القوی فی نسب آباء النبی: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (۱۱۷۴ھ)

(۲۹)قرة العین فی ایمان الوالدین: حسین بن احمد بن ابی بکر دوایخی حلبی (۱۱۷۵ھ)

(۳۰)الرد علٰی من اقتحم القدح فی الابوین الکریمین: حسن بن عبداللہ بن محمد بخشی حلبی (۱۱۹۰ھ)

(۳۱)ذخر العابدین وارغام المعاندین فی نجاۃ الوالدین المکرمین لسیّد المرسلین:

محمد بن یوسف بن یعقوب اسیری (م:۱۱۹۴ھ)

(۳۲)رسالة فی ابوی النبی ﷺ: علی بن صادق بن محمد داغستانی شماخی (م:۱۱۹۹ھ)

(۳۳)رسالة فی ایمان ابوی النبی ﷺ: ابوالحسن بن عمر بن علی قلعی (م:۱۱۹۹ھ)

(۳۴)رسالة موجزة فی حق ابوی النبی ﷺ: سلیمان بن عبدالرحمٰن مستقیم زادہ حنفی (م:۱۲۰۲ھ)

(۳۵)الانتصار لوالدی النبی المختار: سید محمد مرتضٰی زبیدی (م:۱۲۰۵ھ)

(۳۶)حدیقة الصفا فی والدی المصطفٰی: سید محمد مرتضٰی زبیدی (م:۱۲۰۵ھ)

(۳۷)تقدیس والدی المصطفٰی ﷺ: قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م:۱۲۲۵ھ)

(۳۸)بسط الیدین لاکرام الابوین: محمد غوث مدراسی (۱۲۳۸ھ)

(۳۹)القول المسدد فی نجاة والدی محمد: محمد بن عبدالرحمٰن اہدل حسینی (م:۱۲۵۸ھ)

(۴۰)تنبیه الغفول فی اثبات اسلام آباء الرسول: ارتضا علی خان بہادر (م:۱۲۷۰ھ)

(۴۱)سبل السلام فی حکم آباء سیّد الانام: شیخ محمد بن عمر بالی مدنی (م:۱۲۸۵ھ)

(۴۲)الکلام المقبول فی اثبات اسلام آباء الرسول: مولانا وکیل احمد سکندر پوری (۱۳۲۲ھ)

(۴۳)رسالہ در بیان ثبوت ایمان آوردن والدین آں حضرت: خواجہ غلام صدیق شہدادکوٹی (م:۱۳۲۳ھ)

(۴۴)الدر الیتیم فی ایمان آباء النبی الکریم: شاہ علی انور قلندر کاکوروی (۱۳۲۴ھ)

(۴۵)درج الدرر البهیة فی ایمان الآباء والامهات المصطفویة: مولانا خیر الدین دہلوی (م:۱۳۲۶ھ)

(۴۶)خلاصة الوفا علٰی نخبة الاصطفا فی طهارة اصول المصطفٰی من الشرك والجفا:

سید محمد یحیٰی بن محمد المختار شنقیطی ولاتی (۱۳۳۰ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۴۷)السیف المسلول فی القطع بنجاۃ اصول الرسول: احمد فائز بن محمود برزنجی شہرزوری (۱۳۳۶ھ)

(۴۸)شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام: امام احمد رضا خان فاضل بریلوی (۱۳۴۰ھ)

(۴۹)ھدایۃ الغبی فی اسلام آباء النبی: مولانا قاضی سید محمد عبد الغفار بنگلوری

(۵۰) ارشاد الغبی الیٰ اسلام آباء النبی: مولانا محمد برخوردار ملتانی (۱۳۴۵ھ)

(۵۱)سعادۃ الدارین بنجاۃ الوالدین: محمد علی بن حسین مالکی مکی (۱۳۶۷ھ)

(۵۲)رسالۃ فی اثبات ایمان ابوی النبی ﷺ: علامہ غلام حسین ولیدائی (م:۱۳۸۸ھ)

(۵۳)قولِ فیصل: مولانا محمد اجمل شاہ سنبھلی (۱۳۸۳ھ)

(۵۴)مفتاحِ صراطِ مستقیم: مفتی مظفر احمد بدایونی (۱۳۹۴ھ)

(۵۵)رحمۃ للعالمین ﷺ کے والدین شریفین جنتی ہیں: مولانا عبد الخالق گھلو مظفر گڑھی (۱۳۹۵ھ)

(۵۶)البدرین والنفخین فی تحقیق ایمان آباء سید الکونین: مولانا حبیب الرحیم فاروقی

(۵۷)القول المنقول فی نجاۃ ابوی الرسول: مولانا جان محمد محمود پوری

(۵۸)تنویر الکلام باثبات اسلام آباء الکرام: مولانا محمد عنایت اللہ قادری (۱۴۰۱ھ)

(۵۹)الحجج الواضحات فی نجاۃ الابوین والاجداد والامھات: سید اسحٰق عزوز حسنی مکی (م:۱۴۱۵ھ)

(۶۰)نور العینین فی ایمان آباء سید الکونین: مولانا محمد علی نقش بندی (۱۴۱۸ھ)

(۶۱)عصمۃ النبی ونجاۃ ابویہ وعمہ: سید ابوالبرکات محمد زکی بن ابراہیم شاذلی (۱۴۱۹ھ)

(۶۲)حضور ﷺ کے والدین کریمین: علامہ پروفیسر محمد حسین آسی (۱۴۲۷ھ)

(۶۳)ابوین مصطفیٰ ﷺ: مولانا محمد فیض احمد اویسی (۱۴۳۱ھ)

(۶۴)حضور ﷺ کے ماں باپ مومن تھے: مولانا محمد فیض احمد اویسی (۱۴۳۱ھ)

(۶۵) حبیب خدا سید انبیاء ﷺ کے والدین کریمین جنتی ہیں: مفتی محمد امین قادری (۱۴۳۹ھ)

(۶۶)تنویر العین فی حال الوالدین: سعد الدین جلال آبادی

(۶۷)بلوغ المرام فی آباء النبی ﷺ: ادریس بن محفوظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۶۸)نخبة الافکار فی تنجیة والدی المختار: محمد بن اسمٰعیل حسنی

(۶۹)رسالة فی نجاة ابوی النبی و کونهما من اهل الفترة: علی ضفضطی

(۷۰)صنع القفا لمن کفر والدی المصطفٰی وافتری علی الصوفیة ارباب الصفا احمد شہاب الدین طرابلسی قادری حسنی

(۷۱)ایجاز الکلام فی والدی النبی ﷺ: محمد بن محمد تبریزی

(۷۲)بلوغ المآرب فی نجاة إبوی المصطفٰی وابی طالب: سلیمان ازہری لاذقی

(۷۳)فتح العلیم فی نجاة ابوی النبی الکریم: ابو عمر عبدالعزیز عبداللہ عرفہ سلیمانی

(۷۴)القول الجلی بنجاة ابوی النبی: شیخ عبداللہ بسنوی رومی

(۷۵)رسالة فی حق ابوی الرسول ﷺ: شیخ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حلبی

(۷۶)اتحاف الحنفا بنجاة والدی المصطفٰی وجواز الصلاة علیهما: محمد عصام عرار الحسنی

(۷۷)منهاج الوفا فی والدی المصطفٰی: ڈاکٹر محمود احمد الزین

(۷۸)تاکید الادله علیٰ نجاة والدی النبی من النار: محمد نور سوید

(۷۹)الوفا لوالدی المصطفٰی (قصیده): ڈاکٹر محمد سلیمان فرج

(۸۰)نشر الاعطار ونشر الازهار فی نجاة آباء النبی الاطهار (شرح): سید احمد ساتح حسینی

(۸۱)مقالاتِ ایمانِ والدین مصطفٰی ﷺ: مفتی محمد خان قادری

(۸۲)تکریم والدین مصطفٰی ﷺ: علامہ قاضی عبدالرزاق بھترالوی

(۸۳)مذهب الصلحا فی آباء المصطفٰی: مولانا محمد عبدالرحمٰن جامی سعیدی

(۸۴)والدین رسالت مآب ﷺ: علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی

(۸۵)دلائل النجات لاصول سید الکائنات: مولانا محمد واحد بخش غوثوی مہاروی

(۸۶)قرآن اور وجاہتِ والدین مصطفٰی ﷺ: ڈاکٹر قاری محمد صداقت علی فریدی

(۸۷)عصمتِ والدین مصطفٰی ﷺ اور قرآن: ڈاکٹر قاری محمد صداقت علی فریدی

(۸۸)حرمتِ والدین مصطفٰی ﷺ: ڈاکٹر قاری محمد صداقت علی فریدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸۹) نور الهدیٰ فی آباء المصطفٰی: مولانا علی احمد چشتی سیالوی

(۹۰) ایمانِ والدین مصطفٰی ﷺ: محمد یٰسین قصوری

(۹۱) عظمت ومقام ابوین شریفین سید الوری ﷺ: علامہ محمد الیاس چشتی

(۹۲) آباؤ اجدادِ رسول کریم ﷺ: کرنل محمد انور مدنی

(۹۳) عقیدة العلماء فی ایمان آباء المصطفٰی: ابوذ ہیب محمد ظفر علی سیالوی

(۹۴) تحقیق المقال فی محاکمة الملا والجلال فی مسئلة ابوی النبی ﷺ: ڈاکٹر بلال فیصل البحر

[عقائد خیوریہ، دار الاسلام، ص: ز۔ک]

☆ اعمام النبی ﷺ:

نبی کریم ﷺ کے والد گرامی قدر کے ۱۲؍ بھائی تھے۔ حارث، ابو طالب (عبد مناف)، زبیر (ابو الحارث)، حمزہ، ابولہب (عبد العزیٰ)، غیداق، مقوم، ضرار، عباس، قثم، عبد الکعبة، حجل۔

[ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربٰی، ص: ۲۹۲]

ان میں سے چار نے زمانہ اسلام پایا۔ ابو طالب، ابولہب، حمزہ، عباس۔

[ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربٰی، ص: ۲۹۳]

سیدنا امیر حمزہ اور سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارہ میں درج ذیل کتب کے نام ملتے ہیں:

(i) مناقب سید الشهداء سیدنا حمزة: جعفر بن حسن البرزنجی (م: ۱۱۷۷ھ)

(ii) مناقب العباس بن عبدالمطلب عم رسول: ابو الحسین بن المظفر

(iii) مناقب العباس بن عبدالمطلب عم رسول: ابن ابی الدنیا

(iv) مناقب العباس بن عبدالمطلب عم رسول: ابو طاہر السّلفی

(v) مناقب العباس بن عبدالمطلب: ابو القاسم اسماعیل بن احمد السمرقندی

[معجم ما کتب عن الرسول واهل البیت، جلد ۳، ص: ۳۵۴]

جناب ابو طالب کے بارے میں درج ذیل کتب لکھی گئیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(i) ابو طالب نصیر الاسلام: عبداللہ علی الخنیزی

(ii) ابو طالب عم النبی: عبدالعزیز سید الاھل

(iii) ابو طالب عم الرسول: محمد کامل حسن الحامی

الرفاعی نے اس حوالہ سے ۱۴ کتب/مقالات کے نام لکھے ہیں۔

☆ **مرضعات النبی ﷺ:**

عرب کے رواج کے مطابق نبی کریم ﷺ کو بھی مختلف خواتین نے دودھ پلایا۔ ان خواتین کے احوال سے نبی کریم ﷺ کے ایامِ شیر گی و بچپن کا پتہ چلتا ہے۔ قرآن کریم، احادیث، جاہلی و اسلامی ادب سے عرب میں رضاعت کی روایت کا پتہ چلتا ہے۔ اسلام نے رضاعت کو نسب کے رشتوں کی طرح رضاعی رشتوں کو بھی مقدس قرار دیا۔ ان خوش بخت خواتین کے اسماء گرامی جنہوں نے آپ کو دودھ پلایا درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت ثویبہ ۲۔ حضرت حلیمہ سعدیہ ۳۔ خولہ بنت منذر

(i) التحفة الجسيمة لاسلام حليمة: علاؤ الدین مغلطائی (م: ۷۲۳ھ)

(ii) نبی کریم ﷺ کی رضاعی مائیں: ڈاکٹر لیٰسین مظہر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

(iii) حضرت ثویبہ رسول اکرم ﷺ کی رضاعی والدہ: ڈاکٹر لیٰسین مظہر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

☆ **عمات النبی ﷺ:**

آپ کی پھوپھیاں سات تھیں:

عاتکہ، امیمۃ، البیضاء، ام حکیم، برّۃ، صفیۃ، اروی۔ ان میں سے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ کے اسلام پر اتفاق ہے۔ بعض نے اروی اور عاتکہ کو بھی صحابیات میں شمار کیا ہے۔ [ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربٰی، ص: ۲۱۷]

☆ **ازواج النبی ﷺ:**

نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کو بیک وقت چار سے زائد ازواج رکھنے کی اجازت دی تھی۔ اس نبوی عمل کے پیچھے بہت سی مصلحتیں/مقاصد کارفرما تھے۔ [ضیاء النبی ﷺ، جلد ۷،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ص:۴۷۹۔۴۸۸] ازواج النبی ﷺ کے حوالہ سے لکھی گئی کتب درج ذیل معلومات کا احاطہ کرتی ہیں:

- احوالِ حیات
- قبولِ اسلام
- ہجرت
- بیت الرسول میں زندگی
- دعوتی کاوشیں
- مناقب وفضائل
- بعد از وصال النبی ﷺ دعوتی / علمی سرگرمیاں
- مرویات

[یہ عمومی فہرست ہے بعض ازواج کے حوالہ سے تفصیلات کا قدرے فرق ہوسکتا ہے جیسے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کے وقت عمر کا مسئلہ۔]

ازواج النبی ﷺ پر کتب کو تین قسموں میں بیان کر سکتے ہیں۔

۱۔ کسی ایک زوجہ سے متعلق

۲۔ تمام ازواج مطہرات پر (بعض کے ساتھ سراری النبی ﷺ اور اولاد کا ذکر بھی کیا۔)

۳۔ مستشرقین کے اعتراضات کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی کتب

اس حوالہ سے چند کتب کے اسماء درج ذیل ہیں:

(i) ازواج النبی ﷺ: محمد بن الحسن بن زبالۃ (م:۱۹۹ھ)

(ii) ازواج النبی ﷺ: محمد بن عمر الواقدی (م:۲۰۷ھ)

(iii) ازواج النبی ﷺ واولادہ: ابو عبیدۃ معمر بن المثنی (م:۲۰۸ھ)

(iv) تسمیۃ ازواج النبی ﷺ واولادہ: ابو عبیدۃ معمر التیمی (م:۲۰۹ھ)

(v) تسمیۃ ازواج النبی ﷺ: عبیدۃ معمر بن المثنی (م:۲۰۹ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(vi) ازواج النبی ﷺ: زبیر بن بکار (م: ۲۵۶ھ)

(vii) ازواج النبی ﷺ: احمد بن الحارث الخراز (م: ۲۸۵ھ)

(viii) ازواج النبی اللاتی دخل بهن او عقد علیهن او خطبهن وبعض فضائلهن: (محمد بن یوسف الصالحی (م: ۹۴۲ھ)

(ix) موسوعة امهات المؤمنین دراسة فی سیرهن ومروياتهن: دکتر عبدالصبور شاہین

(x) نساء اهل البیت فی ضوء القرآن والحدیث: احمد خلیل جمعہ

(xi) سیرة ام المومنین ام سلمة: دکتور رحصة بنت عبدالکریم الزید

(xii) عائشة بنت صدیق: محمد کامل حسن

(xiii) منهج ام المؤمنین السیدة عائشة فی التفسیر واجتهاداتها الفقهیة: الدکتور محمد نور الامین نوری

(xiv) امهات المومنین: محمد یحییٰ انصاری

(xv) ازواج النبی ﷺ: دکتور موسیٰ شاہین

(xvi) خدیجة زوجة الرسول: طٰہٰ عبدالباقی سرور

(xvii) خدیجة رضی اللّٰه تعالی عنها: عبدالحمید الزہراوی

(xviii) عائشة ام المومنین رضی اللّٰه عنها: ابراہیم بن عبداللہ بن صالح الدویش

(xix) ایام النبی مع ازواجه: عبدالمنعم الہاشمی

(xx) دثرینی یاخدیجه: الحاج صالح

(xxi) نساء حول الرسول والرد علی مفتریات المستشرقین: محمد مہدی الاستانبولی

(xxii) لماذا عدد النبی ﷺ زوجاته: دکتور احمد الحوفی

(xxiii) شبهات واباطیل حول تعدد زوجات الرسول: محمد علی الصابونی

(xxiv) زوجات النبی محمد وحکمة تعددهن: عبدالغنی عبدالرحمٰن محمد

(xxv) زوجات الرسول ﷺ: محمد صالح عوض

(xxvi) زوجات النبی الطاهرات وحکمة تعددهن: محمد محمود الصواف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(xxvii)زوجات الرسول وتعدد الزوجات فی الاسلام: اصلان عبدالسلام حسن

(xxviii)الزواج فی الاسلام وازواج النبی محمد علیه الصلوٰة والسلام: اسعد لطفی حسن

(xxix)آل البیت وحقوقهم الشرعیة: صالح بن عبداللہ الدرویش

(xxx)سیرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ: ڈاکٹر انصار الدین مدنی

(xxxi)سیرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ: ڈاکٹر طاہر القادری

(xxxii)امہات المومنین رضی اللہ عنہن اور مستشرقین: ظفر علی قریشی

(xxxiii)اُمت مسلمہ کی مائیں رضی اللہ عنہن: عاشق الٰہی بلند شہری (م:۱۴۲۲ھ)

(xxxiv)سیرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا: سید سلیمان ندوی

☆ اولاد النبی ﷺ:

(الف) ابناء النبی ﷺ:

نبی کریم ﷺ کے تین فرزندان گرامی مرتبت ہیں:

(i) سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ (ii) سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ (iii) سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ

(ب) بنات النبی ﷺ:

آپ ﷺ کی چار بیٹیاں، حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں:

(i) سیدہ زینب رضی اللہ عنہا (ii) سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا (iii) سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا

(iv) سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا

اولاد النبی ﷺ پر لکھی گئی کتب میں درج ذیل امور، عمومی طور پر درج کیے جاتے ہیں:

- احوال حیات
- دخترانِ اقدس کی شادیاں
- شوہروں کے حالات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- اولاد کی تفصیل
- اولاد کی تعداد اور عمروں کے تفاوت کی تفاصیل [ذخائر العقبی،ص:۲۶۱-۲۶۳/بذل القوة،ص:۲۱۹]

اولاد النبی ﷺ پر لکھی گئی کتب میں بعض کسی ایک سے متعلق ہیں اور بعض تمام کے احوال پر روشنی ڈالتی ہیں۔ اول الذکر میں سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء پر سب سے زیادہ کتب لکھی گئی ہیں۔ الرفاعی نے اپنی معجم کی جلد ۵ رمیں آپ پر لکھی گئی کتب و مقالات کی فہرست دی جن کی تعداد ۵۴۵ ر ہے۔ صلاح الدین المنجد نے مجموعی طور پر ۱۵ ر کتب کا تذکرہ کیا ہے۔ شیر نوروز خان نے ۳۷ ر کتب/مضامین کا ذکر کیا ہے۔ چند کتب درج ذیل ہیں:

(i) الذریة الطاهره النبویة: محمد بن احمد الدولابی (م:۳۱۰ھ)

(ii) فضائل فاطمة الزهراء: ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م:۴۰۵ھ)

(iii) مجلس فی مناقب فاطمة الزهراء: علامہ جلال الدین السیوطی (م:۹۱۱ھ)

(iv) مسألة فی نبوة السید ابراهیم ابن النبی ﷺ: جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی (م:۹۱۱ھ)

(v) رسالة فی اولاد النبی ﷺ: ملا علی قاری (۱۰۱۴ھ)

(vi) اتحاف السائل بما لفاطمة من المناقب والفضائل: محمد عبدالروف مناوی (م:۱۰۳۱ھ)

(vii) بنات الرسول ﷺ: احمد ابراہیم الدسوقی

(viii) بنات النبی ﷺ: عائشہ عبدالرحمٰن بنت الشاطی

(ix) ابناء النبی ﷺ: ابراہیم محمد حسن الجمل

(x) سیرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا: طالب الہاشمی

(xi) رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیاں: مولانا محمد عاشق الٰہی بلندشہری (م:۱۴۲۲ھ)

(xii) حضور ﷺ کی صاحبزادیاں: محمد یحییٰ انصاری اشرفی

(xiii) پیارے نبی ﷺ کی پیاری صاحبزادیاں: حافظ حقانی میاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ اسباط النبی ﷺ

نبی کریم ﷺ کی ۴ بیٹیوں کی اولاد کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) سیدہ زینب رضی اللہ عنہا: حضرت علی اور حضرت امامہ

(ii) سیدۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا: حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت محسن، حضرت زینب، حضرت ام کلثوم

(iii) سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا: حضرت عبداللہ

(iv) سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا:

حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، سیدہ زینب، ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ان نفوس طاہرہ کے احوال حیات رجال کی کتابوں اور بنات النبی ﷺ پر لکھی گئی کتب میں موجود ہیں۔ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے احوال پر مستقل تالیفات موجود ہیں۔ واقعہ کربلا بھی علیحدہ کتب کا موضوع بنا۔ بہت ساری اصطلاحات اس واقعہ کے پس منظر میں وجود میں آئیں۔ الرفاعی نے حضرت امام حسن پر ۲۰۰ سے زائد اور حضرت امام حسین پر ۳۲۰۰ سے زائد کتب / مقالات کے نام تحریر کیے۔

☆ ربائب النبی ﷺ

امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی سابقہ شوہروں سے اولاد، مگر ان کی پرورش کاشانۂ نبوی میں ہوئی ہو، ان کو ربائب النبی ﷺ کہا جاتا ہے۔ ان افراد کی حیات کا مطالعہ اس لیے ضروری ہے کہ یہ لوگ تربیت نبوی کے مظہر و عکاس ہیں۔ اخلاق نبوی اور معمولات نبوی کے یہ شاہد ہیں۔

ربائب کے نام درج ذیل ہیں:

(الف) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہونے والے درج ذیل ۴ افراد:

(i) حضرت ہند بن نباش

(ii) حضرت طاہر بن نباش

(iii) حارث بن نباش

(iv) حضرت ہند بنت عتیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ب) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہونے والے درج ذیل ۵/افراد:

(i) حضرت سلمہ بن عبداللہ

(ii) حضرت عمر بن ابی سلمہ

(iii) حضرت درہ بنت ابی سلمہ

(iv) حضرت زینب بنت ابی سلمہ

(v) ام کلثوم بنت ابی سلمہ

(ج) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے:

(i) حضرت عبدالرحمٰن بن سکران

(د) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے:

(i) حضرت حبیبہ بنت عبیداللہ بن جحش

اس موضوع پر درج ذیل کتب کے نام معلوم ہوئے جو براہِ راست اصل موضوع پر تو نہیں لیکن مناظرانہ اسلوب پر اہمیت کی حامل ہیں:

(i) زینب و رقیہ وام کلثوم بنات رسول اللہ ﷺ لا ربائبہ: السید بن احمد

(ii) بنات النبی ﷺ لا ربائبہ: شعاع فاخر

(iii) القول الصائب فی اثبات الربائب: جعفر مرتضیٰ العاملی

☆ اصہار النبی ﷺ:

نبی کریم ﷺ کے سسرالی رشتہ داروں کا مطالعہ آپ کے قبائل سے روابط، ان قبائل کا اثر ورسوخ اور قبائلی زندگی میں ان رشتوں کی اہمیت کا عکاس ومظہر ہے۔ مجھے کتب سیر میں اس حوالہ سے فہرست مل نہ سکی۔ زیر نظر فہرست میں آپ کے سسر، ساس، برادران نسبتی، خواہران نسبتی اور ہم زلفوں کی تفصیلات جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ عرب میں مرد ایک سے زائد شادیاں کرتے اور خواتین بھی بیوہ یا مطلقہ ہونے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورت میں شادی کرتی تھیں۔عربوں کی سماجی زندگی کا مطالعہ کرنے کے لیے ان خواتین کی فہرست بنائی جا سکتی ہے جن کی دو سے زائد شادیاں ہیں۔اس لیے امہات المومنین کے علاتی اور اخیافی بھائیوں/ بہنوں کو بھی اس فہرست میں شامل کیا گیا۔صہری رشتوں میں کن لوگوں نے اسلام قبول کیا یا اسلام کی مخالفت کی اس پر علیحدہ سے کام کی ضرورت ہے۔

ام المومنین	سسر	ساس	برادر نسبتی	خواہر نسبتی
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	خویلد	فاطمہ بنت زائدہ بن اصم	عوام[اسد الغابۃ،۶/۱۷۲]، نوفل[اسد الغابۃ،۱/۱۰۶]، حزام[اسد الغابۃ،۲/۳]	رقیقہ[الطبقات الکبریٰ، ۲۰۱/۸]، ھالہ[اسد الغابۃ،۴/ ۴۹۰] خالدہ[کتاب المحبر، ص:۱۰۰]
حضرت سودہ رضی اللہ عنہا	زمعہ	شموس بنت قیس	عبد[الطبقات الکبریٰ،۱/ ۴۵۸]، مالک[الطبقات الکبریٰ،۴/۱۵۴]، عبدالرحمٰن[معجم الصحابۃ،۲/۱۶۲]	ام کلثوم[انساب الاشراف،۱۱/۱۵]، امیمہ[الطبقات الکبریٰ، ۱/۴۵۷]، ھریرہ[الاستیعاب،۳/ ۱۴۲۸]، ام حبیب[انساب الاشراف،۱/۴۰۹]
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	ام رومان زینب بنت عبد دھمان	عبدالرحمٰن[الثقات،۳/ ۲۴۹]، عبداللہ[معرفۃ الصحابۃ،۳/۱۵۹۷؛ الاستیعاب،۳/۸۷۴]، طفیل بن الحارث،	اسماء[الثقات،۳/۲۳]، ام کلثوم[اسد الغابۃ،۷/ ۳۷۳]

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

			محمد [الثقات، ۳/۳٦۸؛ الاستیعاب، ۳/۱۳٦٦]،	
			طفیل بن عبداللہ بن حارث ابن سخبرہ حضرت عائشہ کے بھائی جنہیں طفیل بن حارث اور طفیل بن سخبرہ بھی کہا جاتا ہے۔[الاستیعاب، ۱/۲۹۰؛ انساب الاشراف، ۱/۴۲۰]	
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	حضرت عمر رضی اللہ عنہ	زینب بنت مظعون	عبداللہ [الطبقات الکبریٰ، ۴/۱۰۵]، عبدالرحمن [معرفۃ الصحابۃ، ۴/۱۸۱۷]، عاصم [الطبقات الکبریٰ، ۵/۱۰]، عبیداللہ [الثقات، ۵/٦۳]، زید [الاصابۃ، ۲/۵۱۹]	فاطمہ [الطبقات الکبریٰ، ۵/۳۷]، رقیہ [الطبقات الکبریٰ، ۵/۱۳۰]، زینب [الطبقات الکبریٰ، ۵/۱۸۸]، جمیلہ [الاستیعاب، ۴/۱۸۰۳]، صفیہ [اسد الغابۃ، ۷/۱۷۲]؛
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا (ان کا اصل نام ہند تھا۔)	ابوامیہ سہیل بن مغیرہ	عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ	مہاجر [الطبقات الکبریٰ، ۱/۳۴۲]، عبداللہ [معجم الصحابۃ، ۲/۸۲]، زہیر [الاستیعاب، ۲/۱۳۲٦]، عامر [اسد الغابۃ، ۳/۱۱۵]، ہشام [سیر اعلام النبلاء، ۱/۳۱۸]	قریبہ الکبریٰ [الطبقات الکبریٰ، ۲/۱۳۱]، قریبۃ الصغریٰ [الطبقات الکبریٰ، ۸/۲۰٦]، ریطہ [کتاب المحبر، ص: ۱۰۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (ان کا اصل نام رملہ تھا)	ابوسفیان	صفیہ بنت ابوالعاص	عنبسہ [تاریخ کبیر، ۳۶/۷]، معاویہ [اسد الغابة، ۱۹۳/۷]، یزید [تاریخ کبیر، ۳۱۷/۸]، حنظلہ [تاریخ ابن خیثمة، ۹۶/۱]، عمرو [تاریخ ابن خیثمة، ۹۶/۱]، عبدالرحمٰن [تاریخ ابن خیثمة، ۹۶/۱]، عتبہ [الاستیعاب، ۱۰۲۵/۳]، زیاد [اسد الغابة، ۳۳۶/۲] [درہ اور عزہ ایک ہی عورت کے دو مشہور نام ہیں۔ [اسد الغابة، ۱۶۲/۱]]	حمنہ [تاریخ بغداد، ۱/۱۵۴]، ہند [تاریخ بغداد، ۲۲۵/۱]، جویریہ [اخبار الوافدین، ۳۹/۱]، امیمہ [تاریخ دمشق، ۲۳۶/۳۴، اسد الغابة، ۳۹۷/۷]، ام الحکم [الطبقات الکبریٰ، ۵۴/۶]، صخرة [الطبقات الکبریٰ، ۱۹۰/۸]، میمونہ [الطبقات الکبریٰ، ۱۹۱/۸]، زینب [معرفة الصحابة، ۳۳۴۴/۶]، عزہ [الاستیعاب، ۱۸۸۶/۴]، ام البنین [التعدیل والتجریح، ۷۹۰/۲، ۱۲/۲۴]، رملہ الصغریٰ [ابن عساکر، ۱۵۳/۶۹]، فارعہ [اسد الغابة، ۲۱۰/۷]، قریبہ [الاصابة، ۲۸۷/۸]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	جحش	امیمہ	احمد[تاریخ کبیر ۲/۲۱۴]، عبد بن جحش[اسد الغابۃ، ۵۰۸/۳]، عبداللہ بن جحش[انساب الاشراف ۲۸۹/۴]	حمنہ[تاریخ کبیر ۲/ ۸۲۲]، حبیبہ[تاریخ کبیر ۲/ ۸۲۳]
حضرت زینب رضی اللہ عنہا	خزیمہ بنت حارث	ہند بنت عوف	محمیہ بن جزء	
حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	حارث ہلالیہ	ہند بنت عوف	السائب بن الحارث[الاصابۃ ۲۰۵/۳]	ھزیلہ[اسد الغابۃ، ۷/ ۲۷۵]، امامہ بنت الحارث[اسد الغابۃ، ۷/ ۱۹]، برزہ بنت الحارث[الطبقات الکبریٰ، ۳۳۳/۷]، لبابہ الکبریٰ بنت حارث[اسد الغابۃ، ۱۴۰/۲]، لبابہ صغریٰ بنت حارث[اسد الغابۃ، ۱۴۰/۲]، اسماء بنت عمیس[اسد الغابۃ، ۷/ ۱۲]، سلمٰی بنت عمیس[الاستیعاب، ۱۹۰۸/۴]، عزہ[الاستیعاب، ۴/ ۱۹۰۸]، عصمہ[الاستیعاب، ۱۹۰۸/۴]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا	حارث بن ابی ضرار		عمرو بن حارث [الثقات، ۳/ ۲۷۳]؛ عبد اللہ بن حارث [معرفة الصحابة لابی نعیم، ۳/ ۱۶۱۸؛ الاستیعاب، ۳/ ۸۸۴]	عمرہ بنت الحارث [اسد الغابة، ۷/ ۱۹۷]
حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	حیی بن اخطب	برہ بنت سموال		

☆ **سلف النبی ﷺ [ہم زلف]:**

نبی کریم ﷺ کے ہم زلفوں کی فہرست بھی مطالعہ سیرت کا ایک دلچسپ پہلو اور رشتوں کے تنوع اور پھیلاؤ کا حسین امتزاج ہے اور صحابہ سے آپ کے نسبی / رضاعی / صہری رشتوں کا لائق مطالعہ زاویہ ہے۔ قبائلی نظام حیات کو سمجھنے اور کثرت ازدواج کے اعتراض کا جواب بھی ان رشتوں کی تفہیم میں مضمر ہے۔ حضرت ابوبکر آپ کے جانثار، رفیق، اولین اسلام قبول کرنے والے اور رشتہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے آپ کے سسر بھی، مگر حضرت میمونہ کی بہن اسماء بنت عمیس کی وجہ سے آپ کے ہم زلف بھی ہیں۔ حضرت حمزہ سید الشہداء آپ کے چچا اور رضاعی بھائی ہیں مگر سلمیٰ بنت عمیس کی وجہ سے آپ کے ہم زلف بھی۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر، آپ ﷺ کے داماد ہوئے اور جناب ابوطالب کا بیٹا ہونے کی وجہ سے چچا زاد بھائی مگر حضرت میمونہ کی بہن اسماء بنت عمیس سے شادی کی وجہ سے ہم زلف بھی۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھائی ہونے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے برادر نسبتی ہیں۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ کی بہن قریبۃ الصغریٰ سے نکاح کی وجہ سے آپ کے ہم زلف بھی۔ رشتوں کا یہ تنوع دعوت اسلام کے فروغ کا کیسے ذریعہ بنا اور قبائلی نظام میں اس کی کیا اہمیت ہے، اس پر غور و فکر کی ضرورت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے

(۱) ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبدشمس	یہ سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد کے واسطہ سے آپ ﷺ کے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر، ص:۹۹]
(۲) ربیعہ بن عبدالعزیٰ بن عبدشمس	یہ بھی سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے آپ ﷺ کے ہم زلف ہیں۔ ربیعہ نے اپنے بھائی ربیع کی وفات کے بعد ہالہ بنت خویلد سے نکاح کیا تھا۔ ہالہ بنت خویلد کا نکاح ثانی ان سے ہوا تھا۔ [کتاب المحبر، ص:۹۹]
(۳) قطن بن وھب بن عمرو	سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد کا نکاح ثالث ان سے ہوا تھا اس لیے یہ بھی آپ ﷺ کے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر، ص:۹۹]
(۴) وھب بن عبد بن جابر بن عبید ثقفی	ہالہ بنت خویلد کا نکاح رابع ان سے ہوا تھا اس لیے یہ بھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر، ص:۱۰۰]
(۵) علاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزیٰ	سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بہن خالدہ بنت خویلد سے شادی کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر، ص:۱۰۰]
(۶) عبداللہ بن بجاد بن حارث	ان کا نکاح سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بہن رقیقہ بنت خویلد سے ہوا تھا اس لیے یہ آپ ﷺ کے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر، ص:۱۰۰]

(۲) حضرت سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے

(۷) عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ	سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی بہن اُم حبیبہ بنت زمعہ سے شادی کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر، ص:۱۰۱/التاریخ کبیر، جلد۲، ص:۸۲۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸) حویطب بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ	سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن اُم کلثوم بنت زمعہ سے نکاح کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۱]
(۹) معبد بن وھب العبدری رضی اللہ عنہ	سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہریرہ بنت زمعہ سے شادی کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔[اسد الغابۃ،جلد۵،ص:۲۱۴]

(۳) حضرت سیدہ عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے

(۱۰) زبیر بن عوام بن خویلد اسدی رضی اللہ عنہ	آپ رضی اللہ عنہ کا نکاح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن اسماء بنت ابوبکر سے ہوا تھا اس واسطہ سے آپ رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم ﷺ کے ہم زلف ہیں۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۰/تہذیب التھذیب ،جلد ۱۲،ص:۳۹۷]
(۱۱) طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن اُم کلثوم بنت ابوبکر سے شادی کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۰]
(۱۲) عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن اُم کلثوم بنت ابوبکر سے شادی کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔اُم کلثوم کا نکاح ثانی ان سے ہوا تھا۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۰۔۱۰۱]

(۴) حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے

(۱۳) عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب رضی اللہ عنہ	یہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن فاطمہ بن عمر سے نکاح کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۱/انساب الاشراف، جلد۵،ص:۴۹۸]
(۱۴) ابراھیم بن نعیم النحام عدوی رضی اللہ عنہ	یہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن رقیہ بنت عمر سے شادی کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۵) عبداللہ بن عبداللہ بن سراقہ بن معتمر رضی اللہ عنہ	یہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن زینب بنت عمر سے عقد نکاح کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۲/ تہذیب الکمال ، جلد۱۵،ص:۱۲]
(۱۶) معمر بن عبداللہ بن عبداللہ بن ابی سلول رضی اللہ عنہ	سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن زینب بنت عمر کا نکاح ثانی ان سے ہوا تھا اس لیے یہ بھی ہم زلف ہیں۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۲]

(۵) حضرت سیدہ ام سلمٰی بنت ابو امیہ سھیل بن مغیرہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے

(۱۷) زمعہ بن الاسود بن مطلب	سیدہ ام سلمٰی رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن قریبۃ الکبریٰ بنت ابو امیہ سے شادی کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۲]
(۱۸) عمر بن خطاب عدوی رضی اللہ عنہ	آپ رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام سلمٰی رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن قریبۃ الصغریٰ سے نکاح کیا تھا، اس واسطہ سے آپ ہم زلف ہیں۔ اسلام نے آپ کے درمیان تفریق کروادی۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۲]
(۱۹) معاویہ بن ابوسفیان بن حرب اموی رضی اللہ عنہ	سیدہ اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن قریبۃ الصغریٰ سے شادی کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ معاویہ نے حضرت عمر کے بعد قریبۃ سے نکاح کیا تھا۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۲]
(۲۰) عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ	سیدہ اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن قریبۃ الصغریٰ سے شادی کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے معاویہ بن ابوسفیان کے بعد قریبۃ الصغریٰ سے نکاح کیا تھا۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۲]
(۲۱) طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ	سیدہ اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن قریبۃ بنت ابو اُمیہ سے شادی کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۳]
(۲۲) منبہ بن حجاج السہمی	سیدہ اُم سلمٰی کی بہن جن کا نام معلوم نہیں ہے سے شادی کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۳) عبداللہ بن سعید بن الحکم	ان کا نکاح ابواُمیہ کی ایک بیٹی سے ہوا تھا جس کا نام معلوم نہیں ہے۔ یہ اس واسطہ سے ہم زلف ہیں۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۳]
(۲۴) صہیب بن سنان النمری رضی اللہ عنہ	سیدہ اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا کی بہن ریطہ بنت ابواُمیہ سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۳]

(۶) سیدہ ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے

(۲۵) حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہند بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا سے شادی کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۴/ الطبقات الکبریٰ ،جلد۷،ص:۷۰]
(۲۶) محمد بن ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ	سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن رملہ بنت ابوسفیان سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۴]
(۲۷) سعید بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن رملہ بنت ابوسفیان سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ سعید بن عثمان نے رملہ بنت ابوسفیان سے محمد بن ابوحذیفہ کی شہادت کے بعد نکاح کیا تھا۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۴/ ابن عساکر ،جلد۶۹،ص:۱۵۳]
(۲۸) عمرو الاشدق بن سعید بن عاص بن سعید رضی اللہ عنہ	سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن رملہ بنت ابوسفیان سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔[کتاب المحبر ،ص:۱۰۴]
(۲۹) سائب بن ابوحبیش اھیب بن مطلب رضی اللہ عنہ	انہوں نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن جویریہ بنت ابوسفیان نکاح کیا تھا۔ یہ اس وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۴]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳۰) عبدالرحمٰن بن حارث بن امیہ رضی اللہ عنہ	سیدہ ام حبیبہ کی بہن جویریہ بنت ابوسفیان سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ انہوں نے سائب بن ابوحبیش کے بعد جویریہ سے شادی کی تھی۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۴]
(۳۱) حویطب بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ	سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن اُمیمہ بنت ابوسفیان سے نکاح کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۵/الطبقاتُ الکبریٰ، جلد۸،ص:۱۹۰]
(۳۲) صفوان بن امیہ بن خلف جمحی رضی اللہ عنہ	سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن امیمہ بنت ابوسفیان ان کے نکاح میں تھی۔ صفوان بن امیہ نے حویطب بن عبدالعزیٰ کے بعد امیمہ بنت ابوسفیان سے نکاح کیا تھا۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۴/الاصابة، جلد۸،ص:۳۲]
(۳۳) عبداللہ بن معاویہ العبدی رضی اللہ عنہ	سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن امیمہ بنت ابوسفیان سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ صفوان بن امیہ کے بعد عبداللہ نے امیمہ سے نکاح کیا تھا۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۶]
(۳۴) عیاض بن غنم بن جابر بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ	سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن ام الحکم بنت ابوسفیان سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ اسلام نے ان دونوں میاں بیوی کے درمیان تفریق کروادی تھی۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۵]
(۳۵) عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ ثقفی	یہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن ام الحکم بنت ابوسفیان کے شوہر ہونے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ عبداللہ بن عثمان نے عیاض بن غنم کے بعد ام الحکم سے شادی کی تھی۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۵/الطبقات الکبریٰ، جلد۸،ص:۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۳۶) سعید بن الاخنس ثقفی	یہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن صخرہ بنت ابوسفیان سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر، ص:۱۰۵/الطبقات الکبریٰ، جلد۸، ص:۱۹۱]
(۳۷) عروہ بن مسعود بن عامر ثقفی رضی اللہ عنہ	سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن میمونہ بنت ابوسفیان آپ کے نکاح میں تھیں۔ آپ اس نسبت سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر، ص:۱۰۶/الطبقات الکبریٰ، جلد۸، ص:۱۹۱]
(۳۸) مغیرہ بن شعبہ ثقفی رضی اللہ عنہ	سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن میمونہ بنت ابوسفیان سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ انہوں نے حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد میمونہ سے شادی کی تھی۔ [کتاب المحبر، ص:۱۰۶]
(۳۹) ابواحمد عبد بن جحش اسدی رضی اللہ عنہ	سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن فارعہ بنت ابوسفیان آپ رضی اللہ عنہ کے عقد نکاح میں تھیں۔ آپ اس واسطہ سے ہم زلف ہیں۔ [اسد الغابۃ، جلد۷، ص:۲۱۰]
(۴۰) عقیل بن ابی طالب بن عبدالمطلب ہاشمی رضی اللہ عنہ	سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن قریبہ بنت ابوسفیان سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [الاصابۃ، جلد۸، ص:۲۸۷]

(۷) سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے

(۴۱) مصعب بن عمیر بن ہاشم رضی اللہ عنہ	سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن حمنہ بنت جحش سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر، ص:۱۰۳/الاستیعاب، جلد۳، ص:۱۸۱۳]
(۴۲) طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ	سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن حمنہ بنت جحش سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

	حضرت مصعب بن عمیر کی جنگ احد میں شہادت کے بعد حمنہ بنت جحش سے نکاح کیا تھا۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۳۔۱۰۴/الاستیعاب، جلد۳، ص:۱۳۷۱]
(۴۳) عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ	سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن ام حبیبہ بنت جحش سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۱]

(۸) سیدہ میمونہ بنت حارث ہلالیہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے

(۴۴) عباس بن عبدالمطلب ہاشمی رضی اللہ عنہ	سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن لبابۃ الکبریٰ بنت حارث سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۷/ اسد الغابۃ، جلد۴، ص:۱۴۰]
(۴۵) ولید بن مغیرہ مخزومی	سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن لبابۃ الصغریٰ بنت حارث سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۸]
(۴۶) ابی بن خلف بن وہب جمحی	سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن عصماء بنت حارث ہلالیہ سے نکاح کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۸]
(۴۷) زیاد بن عبداللہ بن مالک الہلالی	سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن عزہ بنت حارث سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۸]
(۴۸) حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی رضی اللہ عنہ	سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی اخیافی بہن سلمیٰ بنت عمیس سے نکاح کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۶/اسد الغابۃ، جلد۷، ص:۱۲]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴۹) شداد بن اسامہ بن عمرو رضی اللہ عنہ	سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی اخیافی بہن سلمٰی بنت عمیس سے نکاح کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ واضح رہے کہ شداد بن عمرو نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سلمٰی بنت عمیس سے نکاح کیا تھا۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۸/اسد الغابة، جلد۲،ص:۶۱۶]
(۵۰) جعفر بن ابوطالب ہاشمی رضی اللہ عنہ	سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی اخیافی بہن اسماء بنت عمیس سے نکاح کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۸/اسد الغابة، جلد۷،ص:۱۴]
(۵۱) ابوبکر صدیق بن ابوقحافہ تیمی رضی اللہ عنہ	سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی اخیافی بہن اسماء بنت عمیس سے نکاح کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ آپ نے حضرت جعفر کی شہادت کے بعد اسماء سے نکاح کیا تھا۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۷]
(۵۲) علی بن ابوطالب ہاشمی رضی اللہ عنہ	سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی اخیافی بہن اسماء بنت عمیس آپ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت علی نے حضرت ابوبکر صدیق کے وصال کے بعد اسماء سے نکاح کیا تھا۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۷/اسد الغابة، جلد۷،ص:۱۴]
(۵۳) عبداللہ بن کعب بن عبداللہ بن کعیب خثعمی	سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی اخیافی بہن سلامہ بنت عمیس سے نکاح کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۹]
(۵۴) حسان بن ثابت بن منذر انصاری رضی اللہ عنہ	سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کی بہن شیریں سے شادی کرنے کی وجہ سے ہم زلف ہیں۔ [کتاب المحبر ،ص:۱۰۹۔۱۱۰]

☆ **سفراء النبی ﷺ:**

نبی کریم ﷺ نے مختلف مواقع پر دوسرے افراد/ گروہ/بادشاہوں کی طرف اپنے سفراء بھیجے۔ یہ سب مختلف اوقات میں مختلف مقاصد کے تحت بھیجے گئے، مگر اہم ترین بات ان کا اس مقصد کے انتخاب اور اس کے مطابق ان میں صلاحیتوں کا پایا جانا ہمارے لیے اُسوہ اور نمونہ ہے۔ ان سفراء کے نام درج ذیل ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(i) الاقرع بن عبداللہ الحمیری رضی اللہ عنہ
(ii) اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ
(iii) جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ
(iv) حاطب بن اُبی بلتعہ رضی اللہ عنہ
(v) حسان بن سلمہ رضی اللہ عنہ
(vi) حارث بن عمیر الازدی رضی اللہ عنہ
(vii) حریث بن زید الخیل رضی اللہ عنہ
(viii) حرملة بن حریث رضی اللہ عنہ
(ix) خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
(x) دحیہ بن خلیفہ الکلبی رضی اللہ عنہ
(xi) رفاعہ بن زید رضی اللہ عنہ
(xii) زیاد بن حنظلہ رضی اللہ عنہ
(xiii) سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ
(xiv) سائب بن العوام رضی اللہ عنہ
(xv) شجاع بن وھب رضی اللہ عنہ
(xvi) صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ
(xvii) الصلصل بن شرحبیل رضی اللہ عنہ
(xviii) ضرار بن الأزور رضی اللہ عنہ
(xix) ظبیان بن مرثد رضی اللہ عنہ
(xx) عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ
(xxi) عبداللہ بن بدیل رضی اللہ عنہ
(xxii) عبیداللہ بن عبدالخالق رضی اللہ عنہ
(xxiii) عبداللہ بن عوسجہ رضی اللہ عنہ
(xxiv) العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ
(xxv) عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
(xxvi) عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ
(xxvii) عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ
(xxviii) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
(xxix) عبدالرحمٰن بن ورقاء مع اخیہ رضی اللہ عنہما
(xxx) عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
(xxxi) عیاش بن اُبی ربیعہ رضی اللہ عنہ
(xxxii) فرات بن حیان رضی اللہ عنہ
(xxxiii) قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ
(xxxiv) قیس بن نمط رضی اللہ عنہ
(xxxv) معاذ بن جبل وابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما
(xxxvi) مالک بن مرارہ مع معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما
(xxxvii) مالک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
(xxxviii) مالک بن عقبہ مع معاذ رضی اللہ عنہما
(xxxix) مہاجر بن امیہ رضی اللہ عنہ
(xxxx) نمیر بن خرشہ رضی اللہ عنہ
(xxxxi) نعیم بن مسعود الأشجعی رضی اللہ عنہ
(xxxxii) واثلة بن الأسقع مع خالد بن ولید رضی اللہ عنہما

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(xxxiii) وبرہ بن یحنس (xxxiv) ولید بن بحر جرھمی رضی اللہ عنہ

[المحبر،ص:۵-۷۶/سبل الھدیٰ والرشاد،جلد۱۱،ص:۳۴۷-۳۷۴]

اس موضوع پر درج ذیل کتب ہیں:

(i) رسل النبی ﷺ: علی محمد المدائنی (م:۲۲۵ھ)

(ii) رسائل و رسل رسول اللہ ﷺ الی الملوك والاشراف: ابوالفرج عبدالرحمن ابن جوزی (م:۵۹۷ھ)

(iii) السفارات النبویة الی ملوك العالم وامراء اطراف الجزیرة العربیة: دکتور محمد ارشد العقیلی

(iv) رسائل النبی ﷺ الی الملوك والامراء والقبائل: خالد سید علی

(v) سفراء النبی ﷺ وجهودهم واثر هذه الجهود فی الدعوة الاسلامیة: عبدالسمیع

(vi) سفراء النبی ﷺ: محمود شیت خطاب (م:۱۴۱۹ھ)

(vii) سفارت نبوی ﷺ: مجاہد الحسینی

(viii) عہد نبوی کا سفارتی نظام: ڈاکٹر حافظ محمد یونس

☆ اصحاب النبی ﷺ:

وہ بلند اقبال طائفہ مومنین جنہوں نے جمال مصطفوی ﷺ سے اکتساب فیض کیا، صحبت نبوی ﷺ کی برکات سے مالا مال ہوئے، صحابی رسول کہلائے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا ان کو حاصل ہوئی، معیت نبوی ان کا مقدر ٹھہری، نصرت ملائکہ ان کے حصہ میں آئی اور سابقہ صحف آسمانی میں ان کی عظمتیں مذکور ہوئیں، صحابی کی تعریف کو صرف لغت اور اصولیین کی تعریفات کی بجائے ایک علوم دینیہ کی مسلمہ اصطلاح کے طور پر سمجھا جائے تو تب ہی یہ حقیقت کھلے گی کہ نبی کریم ﷺ کو ان پر پورا اعتماد تھا، یہ کار نبوت کا ثمر حسین، ان کے افعال مقاصد شریعہ کی تعبیر کامل اور یہ مزاج شناس دین ہیں۔ اسی وجہ سے صحابہ کا احترام نجات کی علامت ہے۔ تاریخی روایات کی بنیاد پر ان سے سوء ظن بدبختی کی علامت ہے۔ سید حسین احمد مدنی نے لکھا:

"یہ مؤرخین کی روایتیں تو عموماً بے سروپا ہوتی ہیں، نہ راویوں کا پتا ہوتا ہے، نہ ان کی توثیق وتخریج کی خبر ہوتی ہے، نہ اتصال وانقطاع سے بحث ہوتی ہے اور اگر بعض متقدمین نے سند کا التزام بھی کیا ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عموماً ان میں ہر غث وسمین سے اور ارسال وانقطاع سے کام لیا گیا ہے، خواہ ابن اثیر ہوں یا ابن قتیبہ، ابن ابی الحدید ہوں یا ابن سعد، ان اخبار کو مستفاض ومتواتر قرار دینا بالکل غلط ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے متعلق ان قطعی اور متواتر نصوص اور دلائل عقلیہ ونقلیہ کی موجودگی میں اگر روایاتِ صحیحہ احادیث کی بھی موجود ہوتیں تو مردود یا ماؤل قرار دی جاتیں، چہ جائے کہ روایاتِ تاریخ۔" [مکتوبات شیخ الاسلام، جلد اول، ص: ۲۸۷، مکتوب: ۲۹]

حضرت امام ربانی لکھتے ہیں:

"اصول دین میں تمام اصحاب کرام کی متابعت لازم ہے اور صحابہ اصول کے اندر آپس میں ہرگز کوئی اختلاف نہیں رکھتے تھے۔ اگر کچھ اختلاف ہے بھی تو صرف فروع میں ہے۔ جو شخص ان میں سے بعض کو طعن کرتا ہے تو سب کی متابعت سے محروم ہے ہر چند اصحاب کا کلمہ متفق ہے لیکن بزرگان دین کے انکار کی بدبختی (دوسرے لوگوں کو) اختلاف میں ڈال دیتی ہے اور متفق ہونے سے خارج کر دیتی ہے بلکہ قائل کا انکار اس کے کلام کے انکار تک پہنچا دیتا ہے اور شریعت کے پہنچانے والے سب کے سب اصحاب کرام ہیں "لان الصحابة كلهم عدول" (کیونکہ تمام صحابہ عادل ہیں۔) ہر ایک صحابی سے کچھ نہ کچھ شریعت ہم تک پہنچی ہے اور اسی طرح قرآن کریم کو بھی ہر ایک صحابی سے ایک آیت یا زیادہ آیتیں لے کر جمع کیا گیا ہے۔ لہٰذا کسی صحابی کا انکار کرنا اس کی تبلیغ کا انکار کرنا ہے پس جب اس منکر کے حق میں پوری شریعت کا بجالانا ناممکن ہوا تو اس کی نجات اور کامیابی کس طرح ہو سکتی ہے۔ [دفتر اول، مکتوب: ۸۰]

آثار نبوی کی اشاعت صحابہ کے ذریعہ ہی ہوئی۔ سیرت رسول ﷺ کو اپنے قالب میں ڈھالنے والے یہ ہی لوگ تھے۔ ان کی حیات کا مطالعہ فہم سیرت النبی ﷺ کے لیے بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ نقوش کے رسول نمبر کی جلد ۱۳ کے آغاز میں محمد طفیل نے جو لکھا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خلفائے راشدین کے حوالہ سے "اطلاقیاتِ سیرت" کا موقعہ ان کو ہی ملا اور یقیناً باقی سب صحابہ بھی اس کار خیر میں شریک سفر تھے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

"جو پیغام ہمارے خدا کا ہے، ہمارے نبی آخر الزمان ﷺ کا ہے۔ اُسے عملی طور پر پیش کرنے کے لیے حضور ﷺ کے بعد خلفاء ہی کا نام آتا ہے۔ ان میں سے کسی کو کسی پر ترجیح نہیں دی جا سکتی کیونکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چاروں اپنی اپنی حیثیت میں یکتائی کا درجہ رکھتے ہیں۔ چاروں ملت کی بقا کے لیے ناگزیر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے عہد میں اسلام دور دور تک پھیلا۔ چاروں قرآن کے پیروکار تھے، چاروں ارشاداتِ نبوی ﷺ پر جان دینے والے تھے۔ میرے نزدیک سیرت پر کام، بارہویں جلد تک مکمل ہو گیا ہے۔ میرا منصوبہ تکمیل پذیر ہوا، ورنہ موضوع کی تو اتھاہ ہی نہیں۔ ساری دنیا لکھے، ساری دنیا کے چھاپے خانے چھاپیں تو بھی حق ادا نہ ہو۔ اس تیرہویں جلد کو جی چاہے تو سیرت کے باب میں شامل کر لیں چاہے نہ کریں، آپ کی مرضی! مگر اتنا کہوں گا کہ نبی اکرم ﷺ کے ذریعہ احکاماتِ الٰہیہ کو نافذ کرنے کے مواقع، زیادہ تر خلفاء کے حصے میں آئے، کیونکہ قدرتِ کاملہ نے انہیں زیادہ عرصہ مرحمت فرمایا۔ اگر سیرۃ کے باب میں، ایسا کرنا مناسب نہ ہوتا تو علامہ شبلی نعمانی یا سید سلیمان ندوی سیرۃ النبی ﷺ کی پہلی دو جلدوں کے بعد باقی پانچ جلدیں پیش نہ کرتے کیونکہ باقی جلدیں شعائرِ اسلام کے ابواب سے متعلق ہیں! بہر حال جو کچھ ہم پیش کر رہے ہیں یہ اتباعِ رسول ﷺ کا حصہ ہے! عطیہ ہے!'' [نقوش، جلد ۱۳]

کیوں کہ سیرت کی حقیقی روح جاننے کے لیے حیات صحابہ کا مطالعہ ناگزیر ہے، اسی لیے ہر دور میں اہل علم نے ان نفوس قدسیہ کے اقوال و افعال کو محفوظ کرنے کے لیے وقیع لٹریچر تیار کیا۔ اس کا اندازہ ذیل کی فہرست سے ہوگا۔ یہ پیش نظر رہے کہ اصحاب رسول کے حوالہ سے دینی ادب میں مجموعی طور پر فضائل تحریر کیے، مجموعی احوال پر کتب، انفرادی طور پر اصحاب میں سے کسی کے حالات یا مشاجرات صحابہ کے علاوہ تفسیر، حدیث اور فقہ میں ان کے اقوال و آثار سے استنباط و استشہاد کی نوعیت پر آراء جیسے موضوعات زیر بحث آئے ہیں۔ چند کتب کے نام پچھلے صفحات میں گذرے ہیں، مزید درج ذیل ہیں:

(i) الصحابة: ابوعبید معمر بن المثنی (م: ۲۰۸ھ)

(ii) فضائل الصحابة: اسد بن موسیٰ المعروف باسد السنة (م: ۲۱۲ھ)

(iiii) معرفة من نزل من الصحابة سائر البلدان: علی بن المدینی (م: ۲۳۴ھ)

(iv) الصحابة: خلیفہ خیاط (م: ۲۴۰ھ)

(v) فضائل الصحابة: امام احمد بن حنبل (م: ۲۴۱ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(vi) الصحابة: عبدالرحمٰن بن ابراہیم المعروف بدُحیم (م:۲۴۵ھ)

(vii) الصحابة: ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری (م:۲۵۶ھ)

(viii) من نزل فلسطين من الصحابة: موسیٰ بن سہل الرملی (م:۲۶۰ھ)

(ix) الصحابة: احمد بن سیار المروزی (م:۲۶۸ھ)

(x) الصحابة: ابوبکر احمد بن عبداللہ المعروف بابن البرقی (م:۲۷۰ھ)

(xi) الصحابة: ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی (م:۲۷۵ھ)

(xii) الصحابة: ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی (م:۲۷۵ھ)

(xiii) تسمية أصحاب رسول الله ﷺ: ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی (م:۲۷۹ھ)

(xiv) تسمية من نزل الشام من الصحابة: ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو الدمشقی (م:۲۸۱ھ)

(xv) فضائل الصحابة ومناقبهم: علی بن عمر الدارقطنی (م:۲۸۵ھ)

(xvi) معرفة الصحابة: ابومحمد عبداللہ بن محمد المعروف بعبدان المروزی (م:۲۹۳ھ)

(xvii) الصحابة: ابوجعفر محمد بن عبداللہ الحضرمی (المعروف بمُطَيَّن) (م:۲۹۷ھ)

(xviii) الصحابة: ابومنصور محمد بن سعد الباوردی (م:۳۰۱ھ)

(xix) فضائل الصحابة: ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب (م:۳۰۳ھ)

(xx) در السحابة في وفيات الصحابة: محمد بن اسحاق الصاغانی (م:۳۰۷ھ)

(xxi) الصحابة: ابوبکر عبداللہ بن ابی داؤد السجستانی (م:۳۱۶ھ)

(xxii) معجم الصحابة: ابوالقاسم عبداللہ بن محمد البغوی (م:۳۱۷ھ)

(xxiii) الصحابة: ابوجعفر محمد بن عمر العقیلی (م:۳۲۲ھ)

(xxiv) فضائل الصحابة: القاضی بکر بن العلاء المالکی (ت:۳۳۴ھ)

(xxv) فضائل الصحابة: ابوسعید بن الاعرابی (م:۳۴۰ھ)

(xxvi) فضائل الخلفاء الأربعة: ابوبکر احمد بن اسحاق النیسابوری (م:۳۴۲ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(xxvii) فضائل الصحابة: خیثمۃ بن سلیمان (م: ۳۴۳ھ)

(xxviii) الصحابة: القاضی ابو احمد بن محمد العسال (م: ۳۴۹ھ)

(xxix) معجم الصحابة: قاضی ابو الحسین عبد الباقی بن قانع (م: ۳۵۱ھ)

(xxx) معجم الصحابة: ابو علی سعید بن عثمان البغدادی المعروف بابن السکن (م: ۳۵۳ھ)

(xxxi) أسماء الصحابة: ابو احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی (م: ۳۶۵ھ)

(xxxii) معرفة الصحابة: ابو احمد الحسن بن عبد اللہ العسکری (م: ۳۸۲ھ)

(xxxiii) فضائل الصحابة: ابو المطرف عبد الرحمٰن بن محمد بن عیسٰی بن فطیس ابن اصبغ القرطبی (م: ۴۰۲ھ)

(xxxiv) معرفة الصحابة: ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی (م: ۴۳۰ھ)

(xxxv) فضائل الصحابة: ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی (م: ۴۳۰ھ)

(xxxvi) الاستیعاب فی معرفة الأصحاب: ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد ابن عبد البر (م: ۴۶۳ھ)

(xxxvii) آخر من مات من الصحابة: یحیٰی بن عبد الوھاب (م: ۵۱۱ھ)

(xxxviii) خصائص العشرة: محمود بن عمر الزمخشری (م: ۵۳۸ھ)

(xxxix) معجم الصحابة: حافظ ابو القاسم علی بن ابو محمد ابن عساکر (م: ۵۷۱ھ)

(xl) الصحابة: ابو موسیٰ المدینی محمد بن أبی بکر بن أبی عیسٰی الاصفہانی (م: ۵۸۱ھ)

(xli) معجم الصحابة: ابو المواھب الحسن بن ھبۃ اللہ بن محفوظ بن صرصری (م: ۵۸۶ھ)

(xlii) فضائل اھل بدر: ابو الفرج عبد الرحمٰن المعروف بابن جوزی (م: ۵۹۷ھ)

(xliii) أسد الغابة فی معرفة الصحابة: عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری (م: ۶۳۰ھ)

(xliv) فضائل العشرة المبشرة: برہان الدین ابراہیم بن عبد الرحمٰن (م: ۷۳۹ھ)

(xlv) الاصابة فی معرفة الصحابة: الحافظ ابن حجر احمد بن علی بن محمد العسقلانی (م: ۸۵۲ھ)

(xlvi) البدر المنیر فی صحابة البشیر والنذیر: محمد قائم بن صالح السندی (م: ۱۱۴۵ھ)

(xlvii) الصحابة رضی اللہ عنھم فی القرآن: دکتور محمد بن حمید القرشی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(xlviii)الصحیح المسند من فضائل الصحابة: شیخ مصطفیٰ بن العدوی

(xlix)الفوائد البدیعة فی فضائل الصحابة وذم الشیعة: احمد فرید

(l)فضائل الصحابة فی میزان الشریعة الاسلامیة: دکتور محمد عمر الحاجی

(li)الاحادیث الواردة فی فضائل الصحابة: دکتور سعود بن عبد

(lii)فضائل الصحابة الکرام: ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر

(liii)تحقیق مواقف الصحابة فی الفتنة: ڈاکٹر محمد مخزون

(liv)فضائل الصحابة: ابو المواہب

☆ نقباء النبی ﷺ:

لفظ ''نقیب'' کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ المصطفوی نے لکھا:

''کل واحد منهم کان مأموراً بنقابة سبط والتحقیق والتفتیش والتدقیق فی امورهم والنظارة فی جریان احوالهم ومصالحهم''

[التحقیق فی کلمات القرآن، جلد۱۲، ص:۲۳۹]

''(یہ نقیب بنی اسرائیل کے قبائل) کی نگرانی اور ان کی ضروریات و مصالح کی بہم رسانی وغیرہ پر مامور تھے۔'' اس وضاحت سے نقیب کی ذمہ داریوں اور اہمیت کا پتا چلتا ہے۔

بیعت عقبہ کے بعد نبی کریم ﷺ نے انصار کے وفد سے فرمایا کہ تم اپنے میں سے بارہ نقیب نکالو۔ یہ ''نقباء الانصار'' دراصل مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کے تشریف لے جانے کا مقدمہ تھا۔ ان نقباء کے انتخاب سے آج بھی رہنمائی حاصل کر کے مقامی سطح کے مذہبی/سیاسی/سماجی مسائل حل کیے جا سکتے ہیں۔ ان نقباء کے اسماء درج ذیل ہیں۔ یہ ۹ خزرج اور ۳/اوس سے ہیں:

''خزرج میں سے:

(۱) اسعد بن زرارہ۔ (ان کو حضور ﷺ نے نقیب النقباء مقرر کیا۔)

(۲) سعد بن الربیع۔ (زمانہ جاہلیت میں اہل مدینہ کے چند پڑھے لکھے آدمیوں میں سے تھے۔)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۳) عبداللہ بن رواحہ۔(یہ بھی لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔)

(۴) رافع بن مالک (زمانۂ جاہلیت میں ''کامل'' کے نام سے یاد کیے جاتے تھے۔)

(۵) براء بن معرور (ہجرت سے کچھ پہلے ان کا انتقال ہو گیا اور حضور ﷺ نے ان کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔)

(۶) عبداللہ بن عمرو بن حرام (یہ اُسی رات کو ایمان لائے تھے جس میں بیعتِ عقبہ ہوئی تھی۔)

(۷) عبادہ بن صامت۔ [سب سے پہلے فلسطین کے قاضی مقرر ہوئے۔]

(۸) سعد بن عبادہ (زمانۂ جاہلیت میں ''کامل'' کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے۔)

(۹) منذر بن عمرو (یہ بھی لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔)

اوس میں سے:

(۱) اسید بن حضیر (یہ ''کامل'' کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے۔)

(۲) سعد بن خیثمہ۔

(۳) رفاعہ بن عبدالمنذر (ابن ہشام نے لکھا ہے کہ اہل علم نے ان کی جگہ ابوالہیثم بن التیہان کا نام لکھا ہے۔)

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ اب تم لوگ اپنی اپنی قیام گاہوں کی طرف واپس چلے جاؤ۔'' [سیرتِ سرورِ عالم ﷺ، جلد۲، ص:۷۰۸، مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیں: سیرت ابن ہشام، جلد اول، ص:۴۴۳/ عمدۃ القاری، جلد اول، ص:۱۵۴، جلد۱۴، ص:۷۸]

☆ **کُتّاب النبی ﷺ:**

مختلف اصحاب کو آپ ﷺ نے قرآن مجید / معاہدات / اور دیگر تحریرات کے لیے حکم فرمایا۔ ان اصحاب کو لکھتے وقت کیا ہدایات ارشاد فرمائیں اور کس صحابی کو، کون کون سی تحریر لکھوائی گئی، یہ تفاصیل دستیاب نہیں ہیں۔ کُتّاب کے نام درج ذیل ہیں۔ ان کے احوال کتب تراجم میں دیکھے جا سکتے ہیں اور بعض پر مستقل کتابیں تحریر کی گئی ہیں۔ ان کُتّاب کے نام درج ذیل ہیں:

(i) ابو بکر بن ابو قحافہ رضی اللہ عنہ (ii) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

(iii) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (iv) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(v) طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ
(vi) زبیر بن عوام اسدی رضی اللہ عنہ
(vii) ابوسفیان بن حرب اموی رضی اللہ عنہ
(viii) عمرو بن عاص سہمی رضی اللہ عنہ
(ix) یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ
(x) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
(xi) اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ
(xii) ارقم بن ارقم رضی اللہ عنہ
(xiii) بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ
(xiv) ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ
(xv) جہیم بن صلت رضی اللہ عنہ
(xvi) جہم بن سعد رضی اللہ عنہ
(xvii) حنظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ
(xviii) حویطب بن عبدالعزی رضی اللہ عنہ
(xix) حصین بن عمیر رضی اللہ عنہ
(xx) حاطب بن عمرو رضی اللہ عنہ
(xxi) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ
(xxii) خالد بن زید (ابوایوب انصاری) رضی اللہ عنہ
(xxiii) خالد بن سعید رضی اللہ عنہ
(xxiv) خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
(xxv) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
(xxvi) سعید بن عاص رضی اللہ عنہ
(xxvii) السجل رضی اللہ عنہ
(xxviii) ابان بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ
(xxxv) شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ
(xxxvi) عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ
(xxxvii) عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ
(xxxviii) عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رضی اللہ عنہ
(xxxix) عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ
(xl) عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ
(xli) عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ
(xlii) عبداللہ بن اسد رضی اللہ عنہ
(xliii) علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ
(xliv) علاء بن عقبہ رضی اللہ عنہ
(xlv) عبدالعزی بن خطل قبل ارتداد رضی اللہ عنہ
(xlvi) محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ
(xlvii) معاویۃ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ
(xlviii) معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی رضی اللہ عنہ
(xlix) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

[المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیہ، جلد اول، ص: ۵۳۱-۵۳۵/سبل الھدیٰ والرشاد، جلد ۱۱، ص: ۳۷۵-۳۹۴]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ حداۃ النبی ﷺ:

''حدی'' جنگی نغمہ ہے اور اونٹوں کی رفتار کو تیز کرنے کا حربہ بھی۔ دور کے سفر یا کفار پر بعض اوقات اثر ڈالنے کے لیے کبھی کبھی بعض صحابہ آپ ﷺ کے سامنے ''حدی'' پڑھتے۔ عامر بن الاکوع کی ''حدی'' سن کر آپ ﷺ نے ان الفاظ میں دعا دی: ''یرحمہُ اللّٰہُ'' [صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ ذی قرد، رقم الحدیث:۴۱۹۶]

رسول اللہ ﷺ کے حدی خواں کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ (۲) عامر بن الاکوع رضی اللہ عنہ (۳) انجشہ رضی اللہ عنہ

(۴) براء بن مالک رضی اللہ عنہ (۵) سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ

[مدارج النبوۃ، جلد۲، ص:۶۸۸/اصح السیر، ص:۳۳۵]

☆ وفود النبی ﷺ:

۱۰/۹ ہجری میں بارگاہ رسالت میں کثرت سے وفود کی آمد ہوئی۔ سیرت نگاروں کے ہاں یہ سال ''عام الوفوذ'' کے نام سے مشہور ہے، اگرچہ وفود کی آمد پہلے بھی ہوتی رہی ہے۔ سیرت میں، دعوتی حکمت عملی، اسلوب، تدریجی حکمت عملی، مدارج کا خیال، وفود کے استقبال کے حوالے سے آپ کا طریقہ کار، قبائل عرب کے مزاج و میلانات، بدویانہ زندگی کے خصائص، دعوت کے اثرات اور دعوت کے دیگر مناہج و اسالیب کے حوالہ سے ان وفود کا مطالعہ نہایت اہم ہے۔ ان وفود کے مطالعہ سے آپ ﷺ کی سیاسی حکمت عملی اور ان قبائلی وفود کے ساتھ مصالحت و معاہدات کے مطالعہ سے سیرت کی کئی نئی جہات سامنے آتی ہیں۔ اسی طرح ان وفود کے لیے آپ کی دعائیں بھی داعیان اسلام کے لیے اہم ہیں۔ وفود میں افراد کی تعداد بھی ایک آدمی سے لے کر ۴۰۰ رتک ہے اور سیرت نگاروں نے وفود کے نام کسی فرد یا قبیلہ / علاقہ کے نام سے منسوب کیے۔ سیرت نگاروں نے روایتی اسلوب کے تحت عموماً مدنی وفود کا ذکر کیا ہے اور ان کی مختلف تعداد بتائی ہے، جو سو سے متجاوز ہے، لیکن مکی وفود کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ مکی دور میں بھی مختلف وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مکی عہد کے وفود کا مطالعہ بھی، مدینہ منورہ سے مختلف ماحول ہونے کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔اسی طرح جنوں اور سباع کے وفود کا ذکر بھی نہیں ہوتا اس نے رسالت محمدی ﷺ کا جمیع مخلوقات کے لیے ہونا ثابت ہوتا ہے۔اس اعتبار سے وفود کی چار اقسام ہیں:

(۱) مکی وفود (داخلی اور خارجی وفود)

(۲) مدنی وفود

(۳) جنوں کے وفود

(۴) سباع کا وفد

صلاح الدین المنجد نے علی بن محمد مدائنی (م:۲۲۴ھ) کی ایک کتاب "الوفود الی النبی ﷺ" کا ذکر کیا ہے۔چند دیگر کتب درج ذیل ہیں:

(i) الوفود علی النبی ﷺ: عبدالعزیز بن محمد بن عبداللہ (مقالہ پی ایچ ڈی)

(ii) الوفود فی العہد النبوی ﷺ: محمد عبدالسمیع جاد

(iii) وفود المہتدین الی خاتم النبیین و المرسلین: ابراہیم حسن خلاف

(iv) الوفود فی العہد المکی و اثرہا الاعلامی: علی رضوان الاسکل

(v) وفد نجران وجدالہ مع النبی ﷺ: وجیہ یعقوب السید

(vi) وفود الاسلام: ابوتراب الظاہری

(vii) وفود عرب بارگاہ نبوی میں: طالب الہاشمی

☆ خدام النبی ﷺ:

جن خوش قسمت لوگوں نے کسی خاص موقعہ پر یا مستقلاً آپ ﷺ کی خدمت کا فریضہ انجام دیا، سیرت نگاری کے نقطۂ نظر سے بہت اہم ہیں کیوں کہ مختلف مقامات پر / اسفار میں / گھر میں / مسجد میں، آپ کے معمولات اور ذوق نبی کے محرم یہی لوگ ہیں۔اس لیے اگر ان لوگوں کی سیرت سے متعلقہ روایات کو جمع کیا جائے تو حیات رسول کے وہ نقوش بھی سامنے آئیں گے جو عموماً کتب سیر میں سے نہیں۔ کتب سیرت میں ان مواقع کی تفصیلات بھی موجود ہیں جن میں یہ خدام خدمت گذاری میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے۔آپ ﷺ کے چند خدام کے نام درج ذیل ہیں:

(i) انس بن مالک رضی اللہ عنہ
(ii) اربد رضی اللہ عنہ
(iii) اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ
(iv) اسماء بن حارث رضی اللہ عنہ
(v) اسود بن مالک رضی اللہ عنہ
(vi) ایمن بن عبید رضی اللہ عنہ
(vii) بکیر بن شداخ لیثی رضی اللہ عنہ
(viii) بلال بن رباح حبشی رضی اللہ عنہ
(ix) ثعلبہ بن عبدالرحمٰن انصاری رضی اللہ عنہ
(x) جندب بن جنادہ (ابوذر غفاری) رضی اللہ عنہ
(xi) جدیع بن نذیر رضی اللہ عنہ
(xii) حبہ بن خالد رضی اللہ عنہ
(xiii) حسان اسلمی رضی اللہ عنہ
(xiv) حنین رضی اللہ عنہ
(xv) خالد بن سیار غفاری رضی اللہ عنہ
(xvi) ذومخمر رضی اللہ عنہ
(xvii) ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ
(xvii) سالم الھاشمی رضی اللہ عنہ
(xviii) سعد مولیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ
(xix) عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ
(xx) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
(xxi) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
(xxii) قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ
(xxiii) مغیرہ بن شعبہ ثقفی رضی اللہ عنہ
(xxiv) مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ
(xxv) معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی رضی اللہ عنہ
(xxvi) نعیم بن ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ
(xxvii) مہاجر مولیٰ ام سلمیٰ رضی اللہ عنہ
(xxviii) ھلال بن حارث رضی اللہ عنہ
(xxix) ہند بن حارث اسلمی رضی اللہ عنہ
(xxx) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
(xxxi) ابورافع اسلم رضی اللہ عنہ
(xxxii) ابوالسمح ایاد رضی اللہ عنہ
(xxxiii) سلمیٰ یا سالم مولیٰ رسول اللہ ﷺ
(xxxiv) رزینہ رضی اللہ عنہا
(xxxv) امۃ اللہ بنت رُزینۃ رضی اللہ عنہا
(xxxvi) ام رافع سلمیٰ رضی اللہ عنہا
(xxxvii) صفیہ رضی اللہ عنہا
(xxxviii) میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا
(xxxix) خولہ رضی اللہ عنہا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(xi) ام عیاش رضی اللہ عنہا (xii) برکہ امّ ایمن حبشیہ رضی اللہ عنہا

[سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، جلد ۱۱،ص:۴۱۴۔۴۱۷]

خدام النبی ﷺ (مرد و عورت) پر لکھی گئی کتب میں نمایاں محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م:۹۰۲ھ) کی "رسالة فی خدام الرسول و موالیه" ہے۔

☆ حراس النبی ﷺ:

مختلف مواقع پر آپ کی حفاظت کا فریضہ انجام دینے والے اصحاب درج ذیل ہیں:

(i) ابو قتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ

(ii) ادرع الاسلمی رضی اللہ عنہ

(iii) ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ

(iv) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

(v) سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

(vi) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

(vii) عباد بن بشر رضی اللہ عنہ

(viii) محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ

(ix) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

(x) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

(xi) زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

(xii) مرثد بن ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ

(xiii) ذکوان بن عبد قیس رضی اللہ عنہ

(xiv) بلال بن رباح رضی اللہ عنہ

(xv) ابو ایوب خالد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(xvi) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

[سبل الھدیٰ والرشاد، جلد ۱۱،ص: ۳۹۷۔۳۹۹/مدارج النبوۃ، جلد ۲،ص: ۶۱۱۔۶۱۷/السیرۃ النبویۃ، جلد ۳،ص: ۴۳۳]

☆ **مؤذنین نبوی ﷺ:**

جن لوگوں کو یہ اعزاز ملا کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں اذان کہنے کا فریضہ سرانجام دیتے رہے وہ چار ہیں: مدنی مؤذنوں میں حضرت بلال، عمرو بن ام مکتوم اور سعد بن عائذ (قباء) شامل ہیں جب کہ ابو محذورہ، مکی مؤذن تھے۔ اس موضوع پر درج ذیل کتاب دستیاب ہے۔

(i) داعی السماء بلال بن رباح ((مؤذن الرسول)): عباس محمود العقاد

☆ **مکی مسلمان:**

مکہ میں اسلام قبول کرنے والے "السابقون الاولون" کے زمرہ میں شامل اصحاب نے صبر و استقامت کی لازوال داستان رقم کی ہے۔ اولین اسلام قبول کرنے والے اور دعوت نبوی کے مکی عہد میں قبول اسلام کرنے والوں کی فہرستیں سیرت نگاروں نے مرتب کیں، ابن اسحاق و ابن ہشام سے لے کر امام شامی اور معاصر سیرت نگاروں تک نے اس کا اہتمام کیا ہے۔

چند نام جو اس داستان عزیمت کے قائدین ہیں درج ذیل ہیں:

(i) سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا
(ii) بنات النبی ﷺ
(iii) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
(iv) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
(v) سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما
(vi) سیدنا بلال بن رباح حبشی رضی اللہ عنہ
(vii) سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
(viii) سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
(ix) سیدنا عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
(x) سیدنا ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ
(xi) سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ
(xii) سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ
(xiii) سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ
(xiv) سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
(xv) سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ
(xvi) سیدنا ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(xvii) سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ
(xviii) سیدنا ابو سلمہ بن عبد الاسد رضی اللہ عنہ
(xix) سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ
(xx) سیدنا قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ
(xxi) سیدنا عبد اللہ بن مظعون رضی اللہ عنہ
(xxii) سیدنا سائب بن عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہما
(xxiii) سیدنا عامر بن ربیعہ عنزی عدوی رضی اللہ عنہ
(xxiv) سیدنا ابو سبرہ بن ابو رہم رضی اللہ عنہ
(xxv) سیدنا جندب بن جنادہ (ابوذر غفاری)
(xxvi) سیدنا اُنیس بن جنادہ
(xxvii) سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
(xxviii) سیدنا عمرو بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ
(xxix) سیدنا خالد بن سعید رضی اللہ عنہ
(xxx) سیدنا عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ
(xxxi) سیدنا ابو احمد عبد بن جحش رضی اللہ عنہ
(xxxii) سیدنا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ
(xxxiii) سیدنا عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ
(xxxiv) سیدنا مسعود بن سوید رضی اللہ عنہ
(xxxv) سیدنا عروہ بن اُثاثہ رضی اللہ عنہ
(xxxvi) سیدنا مُطَّلِب بن ازہر رضی اللہ عنہ
(xxxvii) سیدنا طلیب بن ازہر رضی اللہ عنہ
(xxxviii) سیدنا اسود بن نوفل رضی اللہ عنہ
(xxxix) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
(xl) سیدنا عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
(xli) سیدنا عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ
(xlii) سیدنا خُنَیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ
(xliii) سیدنا قیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ
(xliv) سیدنا حاطب بن حارث رضی اللہ عنہ
(xlv) سیدنا معمر بن حارث رضی اللہ عنہ
(xlvi) سیدنا حاطب بن عمرو رضی اللہ عنہ
(xlvii) سیدنا سَلِیط بن عمرو رضی اللہ عنہ
(xlviii) سیدنا سَکران بن عمرو رضی اللہ عنہ
(xlix) سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ
(l) سیدنا شُرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ
(li) سیدنا جابر بن حسنہ رضی اللہ عنہ
(lii) سیدنا جنادہ بن حسنہ رضی اللہ عنہ
(liii) سیدنا عبیدہ بن حارث بن مطلب رضی اللہ عنہ
(liv) سیدنا مسعود بن ربیع القاری رضی اللہ عنہ
(lv) سیدنا واقِد بن عبد اللہ تمیمی رضی اللہ عنہ
(lvi) سیدنا جہم بن قیس رضی اللہ عنہ
(lvii) سیدنا عامر بن فُہیرہ رضی اللہ عنہ
(lviii) سیدنا نعیم بن عبد اللہ النحام رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(lix) سیدنا معمر بن عبداللہ نضلہ رضی اللہ عنہ
(lx) سیدنا عاقل بن بکیر رضی اللہ عنہ
(lxi) سیدنا خالد بن بکیر رضی اللہ عنہ
(lxii) سیدنا ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ
(lxiii) سیدنا عامر بن بکیر رضی اللہ عنہ
(lxiv) سیدنا یاسر بن عامر رضی اللہ عنہ
(lxv) سیدنا یاسر بن عامر رضی اللہ عنہ
(lxvi) سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
(lxvii) سیدنا عبداللہ بن یاسر رضی اللہ عنہ
(lxviii) سیدنا ولید بن مغیرہ رضی اللہ عنہ
(lxix) سیدنا عبداللہ بن سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ
(lxx) سیدنا سفیان بن معمر رضی اللہ عنہ
(lxxi) سیدنا ہشام بن عاص بن وائل رضی اللہ عنہ
(lxxii) سیدنا ہاشم بن ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ
(lxxiii) سیدنا مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ
(lxxiv) سیدنا معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی رضی اللہ عنہ
(lxxv) سیدنا حارث بن قیس رضی اللہ عنہ
(lxxvi) سیدنا بشیر بن حارث رضی اللہ عنہ
(lxxvii) سیدنا ابو قیس بن حارث رضی اللہ عنہ
(lxxviii) سیدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ
(lxxix) سیدنا ہاشم بن ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ
(lxxx) سیدنا مالک بن زمعہ رضی اللہ عنہ
(lxxxi) سیدنا سہیل بن بیضا رضی اللہ عنہ
(lxxxii) سیدنا صہیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ
(lxxxiii) سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا
(lxxxiv) سیدہ اَسماء بنت سلامہ رضی اللہ عنہا
(lxxxv) سیدہ فاطمہ بنت مُجلَّل رضی اللہ عنہا
(lxxxvi) سیدہ فُکَیہَہ بنت یسار رضی اللہ عنہا
(lxxxvii) سیدہ سُمَیَّہ بنت خُبّاط رضی اللہ عنہا
(lxxxviii) سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا
(lxxxix) سیدہ لبابۃ الکبریٰ بنت حارث رضی اللہ عنہا
(xc) سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا
(xci) سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا
(xcii) سیدہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا
(xciii) سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا
(xciv) سیدہ شفا بنت عوف رضی اللہ عنہا
(xcv) سیدہ ام ایمن برکہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا

سیرت سرور عالم ﷺ میں مکی مسلمانوں کی تعداد ۱۳۳ر بتائی گئی ہے۔ اُن کے قبائل کے نام اور بعض دیگر تفاصیل بھی درج کی ہیں۔ ان لوگوں پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا مودودی لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”یہ وہ صحیح الفکر اور سلیم الفطرت لوگ تھے جنہوں نے محض دلیل اور افہام و تفہیم سے شرک کی بُرائی کو سمجھا، توحید کی حقیقت کو مانا، محمد ﷺ کو خدا کا رسول تسلیم کیا، قرآن کو کلامِ الٰہی کی حیثیت سے اپنے لیے سرچشمہ ہدایت قرار دیا اور آخرت کی زندگی کو یقینی حقیقت سمجھا۔ اتنے مخلص اور دینی فہم رکھنے والے کارکن تیار کر لینے کے بعد حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے علی الاعلان دعوتِ اسلام کا کام شروع فرمایا۔“ [سیرت سرور عالم ﷺ، جلد۲، ص:۱۶۱۔۱۶۲]

☆ مدنی مسلمان:

ہجرت کے بعد اسلام قبول کرنے والے تمام اصحاب کو مدنی مسلمان کے گروہ میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ یہ تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے۔ کتب تراجم میں ان کے احوال دیکھے جا سکتے ہیں۔ امام حاکم نے صحابہ کے ۱۲ طبقات ذکر کیے ہیں:

(i) مکہ میں اسلام قبول کرنے والے

(ii) اصحاب دار الندوہ

(iii) حبشہ ہجرت کرنے والے

(iv) اصحاب بیعت عقبہ اولیٰ

(v) اصحاب بیعت عقبہ ثانیہ

(vi) اولین مہاجرین جو مدینہ منورہ میں داخلہ سے پہلے قبا میں آپ سے ملے۔

(vii) اہلِ بدر

(viii) بدر اور صلح حدیبیہ کے درمیان اسلام قبول کرنے والے

(ix) اہلِ بیعت رضوان

(x) صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے شرکاء

(xi) فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کرنے والے

(xii) فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے وقت جو کم سن تھے۔ [معرفۃ علوم الحدیث، ص:۶۴۔۶۷]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ان طبقات میں سے اصحاب بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد اسلام قبول کرنے والے مدنی اصحاب ہیں۔

☆ اعداء النبی ﷺ:

یہ حقیقت ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام نے جب طاغوتی فکر کے خلاف دعوت کا آغاز کیا تو ان کو طرح طرح سے اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان مخالفین ومعاندین نے مخالفت/اذیت جسمانی وذہنی تکلیف کے ذریعہ انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کو روکنے کی کوشش کی مگروہ ''الحق'' کا سامنانہ کر سکے۔ مخالفین کی معاندانہ کارروائیاں اور انبیاء کرام علیہم السلام کا طرز عمل تاریخ دعوت وعزیمت کی لازوال داستان ہے۔ قیامت تک کے داعیان کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کا یہ طرز عمل اُسوہ بنا۔ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں اس لیے دعوت الی الحق کی راہ میں جو رکاوٹ بھی تصور کی جاسکتی ہے آپ ﷺ نے اس کا سامنا کیا۔ دعوتی تحریکوں سے وابستگان کے لیے بالخصوص ان امور کا مطالعہ نہایت مفید ہوگا۔ آپ کے مخالفین/اعداء/معاندین کی تین اقسام ہیں:

☆ اعداء النبی (مکی)

☆ اعداء النبی (مدنی)

☆ اعداء النبی (خارجی)

اعداء النبی (مکی):

مختلف قبائل میں اعداء النبی ﷺ کی تفصیل درج ذیل ہے:

مخزوم: ابوجہل، ولید بن مغیرہ، عبداللہ بن ابی امیہ، زہیر بن ابی امیہ، سائب بن ابی السائب، اسود بن عبدالاسد بن ہلال، ھبیرہ بن ابی وھب، ابوقیس بن الفاکہ بن مغیرہ۔

عبد شمس: ابواحیہ سعید بن عاص، عقبہ بن ابی معیط، ابوسفیان بن حرب، حکم بن ابی العاص، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ۔

سھم: حارث بن قیس، عاص بن وائل، منبہ بن حجاج، نبیہ بن حجاج۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوفل: مطعم بن عدی، طعیمہ بن عدی، حارث بن عامر بن نوفل۔

جمح: امیہ بن خلف، ابی بن خلف۔

اسد بن عبدالعزیٰ: ابوبختری عاص بن ہشام، اسود بن المطلب۔

عبدالدار بن قصی: نضر بن حارث

زھرہ بن کلاب: اسود بن عبد یغوث بن وہب۔

ہاشم: ابولہب۔

المطلب: رکانہ بن یزید۔

خزاعہ: مالک بن طلاقہ، عدی بن حمراء۔

ہذیل: ابن الأصداء۔[انساب الاشراف، جلد اول، ص:۱۳۷]

اعداء النبی (مدنی):

یہود:

بنو نضیر:

۱۔حی بن اخطب	۲۔مالک	۳۔ابو یاسر بن اخطب
۴۔حرب بن امیہ	۵۔امرأۃ سلام۔زینب بنت الحارث	
۶۔کنانۃ	۷۔ربیع	۸۔رافع
۹۔کعب بن اشرف طائی	۱۰۔حجاج	۱۱۔ابورافع سعد بن حنیف
۱۲۔رفاعۃ بن قیس	۱۳۔محمود بن وحیۃ	۱۴۔عمرو بن جحاش
۱۵۔عزیز بن ابی عزیر	۱۶۔اسیر بن زارم	

بنو قینقاع:

۱۔کنانہ بن صوریا	۲۔زید بن اللصیت	۳۔سوید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۔ داعس ۵۔ مالک بن ابی توقل

بنوقریظہ:

۱۔ زبیر بن باطا ۲۔ حارث بن عوف ۳۔ کعب بن اسد
۴۔ عزیل بن شمویل ۵۔ سھل بن زید ۶۔ رافع بن حریملہ
۷۔ رافع بن رمیلہ ۸۔ لبید بن اعصم ۹۔ سلسلہ بن ابراھام
۱۰۔ رفاعۃ بن زید

بنوحارثہ:

۱۔ ابوسنینہ

بنوعبدالاشہل:

۱۔ یوشع ۲۔ حی ۳۔ حرب بن امیہ
۴۔ کعب بن اشرف [انساب الاشراف، جلد اول، ص: ۳۴۷]

خزرج:

۱۔ عبداللہ بن ابی بن سلول ۲۔ جد بن قیس ۳۔ عدی بن ربیعہ
۴۔ سوید بن عدی ۵۔ قیس بن عمرو بن سھل ۶۔ عقبہ بن قدیم

اوس:

۱۔ جلاس بن سوید بن صامت ۲۔ حارث بن سوید ۳۔ دری بن حارث
۴۔ بجاد بن عثمان ۵۔ نبتل بن حارث ۶۔ عبداللہ بن نبتل
۷۔ قیس بن زید ۸۔ ثعلبہ بن حاطب ۹۔ معتب بن قشیر
۱۰۔ رافع بن زید ۱۱۔ جاریہ بن عامر ۱۲۔ مربع بن قیظی
۱۳۔ عباد بن حنیف ۱۴۔ خذام بن خالد ۱۵۔ رافع وبشیر ابناء زیاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔حاطب بن امیہ ۱۷۔بشر بن ابیرق ۱۸۔سرق بن ابیرق

۱۹۔قزمان ۲۰۔ابو عامر عبد عمرو بن صیفی [انساب الاشراف، جلد اول، ص: ۳۲۵]

اعداء النبی (خارجی):

(۱) سرداران طائف

(۲) مسیلمہ کذاب

اس نوع کے جملہ مباحث ان کتب میں دیکھے جا سکتے ہیں:

(i) تسمية المنافقين ومن نزل فيهم القرآن ومن غيرهم واخبار المنافقين:

ابوالحسن علی بن محمد بن عبداللہ المدائنی (م: ۲۲۴ھ)

(ii) تسمية الذين يؤذون النبی ﷺ ابوالحسن علی بن محمد بن عبداللہ المدائنی

(iii) تسمية المستهزئين الذين جعلو القرآن عضين: ابوالحسن علی بن محمد بن عبداللہ المدائنی

(iv) اعداء النبی زمن النبوة: دکتور رضا بن علی کرعانی

(v) اعداء النبی ﷺ: عبدالمعز خطاب

☆ شعراء النبی ﷺ:

عرب شاعری کے دلدادہ تھے۔ مخالفین کے اعتراض کے جواب دینے کے لیے نبی کریم ﷺ نے اس ''ادبی ہتھیار'' کو بھی استعمال فرمایا۔ اس شاعری سے نہ صرف جواب دینے کے اسلوب کا پتا چلتا ہے بلکہ سیرت کے بہت سے پہلو سامنے آتے ہیں۔ ایسے تین نمایاں شعراء درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

(۲) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

اس وقت کے قبائل کے احوال اور اُن کے شعراء پر مستقل کتب اب سامنے آئیں ہیں۔ جن میں اس دور کے دیگر پہلوؤں کے علاوہ سیرت کے نقوش بھی سامنے آتے ہیں، حضور کی شاعری، غزوات کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاعری، صحابہ وصحابیات کا نعتیہ ادب بہت نمایاں ہے۔

اس موضوع پر درج ذیل کتب ہیں:

(i) شعراء الرسول ﷺ فی ضوء الواقع والقریض: دکتور سعید الاعظمی الندوی

(ii) الرسول والشعر: شریف نایف

☆ ارداف النبی ﷺ:

کتنے خوش قسمت تھے وہ لوگ جن کی صبح و مسا، رحمت عالم کے سایہ رحمت میں گذرتی۔ تاریخ نے نبی کریم ﷺ کے اسفار میں ان لوگوں کے نام بھی محفوظ کیے جنہیں سواری پر نبی رحمت ﷺ کے ساتھ بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس سفر کی یادوں کو صحابہ نے محفوظ کیا۔ یہ نہایت مختصر ارشادات نبوی تربیتی نقطۂ نظر سے بہت اہم ہیں۔ ان بلند بخت اصحاب کے اسماء درج ذیل ہیں:

(i) اسامہ بن زید
(ii) اسامہ بن عمر الھذلی
(iii) آمنہ بنت الصلت
(iv) ثابت بن الضحاک
(v) جابر بن عبداللہ
(vi) جندب بن جنادہ
(vii) الحسن بن علی
(viii) الحسین بن علی
(ix) خوات بن جبیر
(x) زید بن حارثہ
(xi) زید بن سھل بن اسود
(xii) سلمۃ بن الاکوع
(xiii) سھیل بن بیضاء
(xiv) الشرید بن سوید
(xv) صدي بن عجلان
(xvi) صفیہ بنت حي
(xvii) عبداللہ بن جعفر
(xviii) عبداللہ بن الزبیر
(xix) عبداللہ بن عباس
(xx) عبیداللہ بن عباس
(xxi) عثمان بن عفان
(xxii) علی بن ابی طالب
(xxiii) علی بن ابی العاص
(xxiv) عویمر بن مالک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(xxv) فضل بن العباس
(xxvi) قثم بن العباس
(xxvii) قیس بن سعد
(xxviii) معاذ بن جبل
(xxix) معاویہ بن صخر
(xxx) ابوایاس
(xxi) ابوبکر
(xxii) ابوذر
(xxiii) ابوالملیح
(xxiv) ابوہریرہ
(xxv) رجل من اصحاب النبی ﷺ
(xxvi) غلام من بنی عبدالمطلب

یہ اسماء یحییٰ بن عبدالوھاب ابن مندہ (م:۵۱۱ھ) کی کتاب ”کتاب فیہ معرفۃ اسامی ارداف النبی ﷺ“ سے لیے گئے ہیں۔

ارداف النبی ﷺ پر کتب کے نام درج ذیل ہیں:

(i) پیارے نبی ﷺ کے ردیف صحابہ: اُم عبد منیب
(ii) ہم رکاب رسول ﷺ مولانا محمد ابراہیم فیضی

(ب) اشیاء

نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس سے وابستہ مختلف چیزیں بھی ”نسبت عالی“ کی وجہ سے لائق مطالعہ اور قابل احترام ہیں۔ اس حوالہ سے درج ذیل انواع ہو سکتی ہیں:

☆ لباس النبی ﷺ
☆ طعام النبی ﷺ
☆ سلاح النبی ﷺ
☆ دواب النبی ﷺ
☆ اماکن النبی ﷺ
☆ آثار و تبرکات نبوی ﷺ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

☆ لباس النبی ﷺ:

نبی کریم ﷺ نے جو لباس زیب تن فرمایا، اس کی تفصیلات بھی کتب سیرت میں محفوظ ہیں۔ عموماً لباس النبی ﷺ کے تحت درج ذیل امور پر تفصیلات درج کی جاتی ہیں:

- پسندیدہ لباس
- پسندیدہ رنگ
- جن رنگوں کی ممانعت کی۔
- جس کپڑے کی ممانعت کی۔
- لباس نبوی کی انواع (قمیص، عمامہ، ازار، جبہ، کساء، ٹوپیاں، خفاف، رومال، نعلین۔۔۔)
- نعلین
- آداب لباس
- بعض ثقافتی پہلو
- بعض فقہی مسائل

اس پہلو پر درج ذیل کتب کا تذکرہ ملتا ہے۔ پہلی دو کا صلاح الدین المنجد نے ذکر کیا ہے۔

(i) ارتفاع الرتبۃ باللباس والصحبۃ: ابوبکر محمد بن احمد القسطلانی (م:۶۸۶ھ)

(ii) رسالۃ فی جیب قمیص النبی ﷺ: جلال الدین سیوطی (م:۹۱۱ھ)

(iii) خادم النعل الشریفۃ: علامہ جلال الدین سیوطی (م:۹۱۱ھ)

(iv) فتح المتعال فی وصف النعال: احمد بن احمد المقری (م:۱۰۴۱ھ)

(v) ازھار الکمامۃ فی اخبار العمامۃ: احمد بن محمد المقری (م:۱۰۴۱ھ)

(vi) ازھار الکمامۃ فی اخبار العمامۃ، ونبذۃ فی ملابس المخصص بالاسراء والامامۃ:

ابوالعباس احمد بن محمد المقری (م:۱۰۴۱ھ)

(vii) مثال نعال النبی ﷺ: یوسف بن اسماعیل نبہانی (م:۱۳۵۰ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(viii)اللباس والزينة من السنة المطهرة: محمد عبد الحکیم القاضی

(ix)اللباس والزينة فی الشريعة الاسلاميه: محمد عبد العزیز عمرو

(x)الملابس العربية فی الشعر الجاهلی: یحییٰ الجبوری

(xi)لباس الرسول والصحابة والصحابيات اجمعين: ابوطلحہ محمد یونس

(xii)کشف الالتباس فی استحباب اللباس: شیخ عبد الحق محدث دہلوی

(xiii)روضة الصفا فی وصف نعال المصطفیٰ ﷺ: احمد سلیمانی زادہ

(xiv)صفة نعال النبی ﷺ: ابوالیمن بن عساکر

(xv)حکم المسح علی العمامة فی الوضوء: مصطفیٰ محمد جبری

(xvi)الدعامة فی احکام سنة العمامة: محمد بن جعفر الکتانی

(xvii)بیان الالباس فی فنون اللباس: محمد بن احمد الذہبی

(xviii)احکام اللباس المتعلقة بالصلوٰة والحج: سعد بن ترکی

☆ طعام النبی ﷺ:

نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتی ہے۔ کھانا، پینا انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے۔ اس پہلو سے بھی آپ نے انسانوں کی رہنمائی فرمائی۔ اگرچہ خود اپنی یہ کیفیت تھی کہ آپ صوم وصال رکھتے، صحابہ نے رکھے تو ان کی حالت و کیفیت دیکھ کر فرمایا: کہ تم میں سے کون میری مثل ہے، میرا رب مجھے کھلاتا ہے پلاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے طعام کے حوالہ سے درج ذیل معلومات کا تذکرہ ملتا ہے:

- آپ کو کھانے میں کیا پسند تھا؟
- آپ کے کھانے کا انداز کیا تھا؟
- مشروبات آپ کو، کون سے پسند تھے؟
- حلویات میں آپ کو کیا مرغوب تھا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- روٹی کس طرح کی تناول فرماتے؟

انسانی غذا کے حوالے سے تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں درج ذیل کتب رہنمائی فراہم کرتی ہیں:

(i) طعام النبی ﷺ: محمد بن عمر الواقدی (م: ۲۰۷ھ)

(ii) ھدی النبی ﷺ فی تناول الطعام: محمد جمعۃ حمادی

(iii) صفۃ طعام و شراب النبی ﷺ: محمود نصار

☆ سلاح النبی ﷺ:

غزوات کا مرحلہ مدنی دور میں نبی کریم ﷺ کو پیش آیا۔ عرب کے رواج، حالات کے پیش نظر اور اُمت کی تعلیم کے لیے آپ نے مختلف جنگی اسلحہ بھی پاس رکھا۔ اس وقت کے تمام آلات حرب آپ کے پاس موجود تھے اور ہر ایک کا مخصوص نام تھا۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

(الف) تلواریں:

ان کی تعداد گیارہ تھی:

(i) الماثور (ii) ذو الفقار (iii) قَلَعیہ (iv) البتار (v) حَتف (vi) المخذم (vii) رسوب (viii) الغضب (ix) القضیب (x) الصمصامۃ (xi) اللُحیف [سبل الھدیٰ والرشاد، جلد ۷، ص: ۳۶۳، ۳۶۴]

(ب) نیزے:

ان کی تعداد پانچ تھی:

(i) المثوی (ii) المثنی مزید تین نیزے بنی قینقاع کے اسلحہ سے ملے تھے۔ [سبل الھدیٰ والرشاد، جلد ۷، ص: ۳۶۵]

(ج) کمانیں:

ان کی تعداد سات تھی:

(i) الروحاء (ii) شوحط (iii) الصفراء (iv) السداد (v) الزوراء (vi) الکتوم (vii) السداد [سبل الھدیٰ والرشاد، جلد ۷، ص: ۳۶۲/امتاع الاسماع، جلد ۷، ص: ۱۴۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(د) زرہیں:

ان کی تعداد سات تھی:

(i) السغدیہ (ii) فضۃ (iii) ذات الفضول (iv) ذات الوشاح (v) ذات الحواشی

(vi) البتراء (vii) الخرنق [سبل الھدیٰ والرشاد، جلد۷، ص:۳۶۸]

اس حوالے سے صلاح الدین المنجد نے دو کتابوں کا ذکر کیا ہے۔

(i) اسماء آلات النبی و سلاحہ: علی بن الحسین الکوفی (م:۲۹۰ھ) [المنجد نے سن وفات ۶۸۷ھ لکھا جو صحیح نہیں۔]

(ii) سیوف الرسول وعدۃ حربہ: محمد حسن محمد التہامی

(iii) آلات النبی ﷺ: عبدالستار جاسم

☆ دواب النبی ﷺ:

قدرت نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ نے اس انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''وَّالۡخَيۡلَ وَالۡبِغَالَ وَالۡحَمِيۡرَ لِتَرۡكَبُوۡهَا وَزِيۡنَةً '' [النحل:۸] کہ اس نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کیے تاکہ تم ان پر سواری کرو اور تمہارے لیے ان میں زینت ہے۔ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اس کی ذرہ نوازیوں نے صرف باربرداری کے جانور ہی پیدا نہیں کیے بلکہ تمہاری سواری کا انتظام بھی فرمادیا۔ جب تم ان پر سوار ہوتے ہو تو وہ اپنی سبک رفتاری سے ہوا سے باتیں کرنے لگتے ہیں اور قلیل عرصہ میں تمہیں منزل مقصود تک پہنچا دیتے ہیں۔ قطع مسافت میں سہولت کے ساتھ ساتھ اس میں زینت کا پہلو بھی قابل لحاظ ہے۔ ایک خوبصورت گھوڑے پر انسان سوار ہو تو کتنا بھلا لگتا ہے۔''

[ضیاء القرآن، جلد۲، ص:۵۵۸]

اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ کے ہاں بھی یہ جانور پائے جاتے تھے۔ یہ سفر کے کام بھی آتے اور جہاد میں استعمال بھی ہوتے۔ یہ جانور درج ذیل ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(i) گھوڑے:

آپ کے گھوڑوں کے اسماء درج ذیل ہیں:

المرتجز	السجل	المرواح
الظرب	ذواللمه	ملاوح
اللحیف	ذوالعقال	المندوب
اللزاز	السرحان	النجیب
الورد	الطرف	الیعبوب
سبحه	المرتجل	الیعسوب

[امتاع الاسماع ،جلد ۷،ص:۱۹۱/شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة ،جلد ۷،ص:۳۴۶/سبل الهدیٰ والرشاد ،جلد ۱۱،ص:۴۱۸]

(ii) خچر:

خچروں کے اسماء درج ذیل ہیں:

دلدل فضہ

اس کے علاوہ تین اور بھی ہیں۔[امتاع الاسماع ،جلد ۷،ص:۱۹۴/سبل الهدیٰ والرشاد ،جلد ۷،ص:۴۱۹]

(iii) اونٹنیاں:

اونٹنیوں کے نام درج ذیل ہیں:

القصواء العضباء الجدعاء

[امتاع الاسماع ،جلد ۷،ص:۱۹۴/سبل الهدیٰ والرشاد جلد ۷،ص:۴۲۱]

حضرت سعد بن عبادہ نے ۴۵/اونٹنیاں آپ کی خدمت میں ارسال کیں۔ چند کے نام درج ذیل ہیں:

اطلال	اطراف	بردة
البغوم	الحناء	رمزة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الریاء	السعدیة	سقیا
السمراء	الشقراء	عجرة
العریس	غوثة	غیثة
قمر	مروة	مهرة
ورشة	العسیرة	

[المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة،جلداول،ص:۵٦۸]

(iv) بکریاں:

۱ آپ ﷺ کے پاس سو بکریاں تھیں۔[المواهب اللدنیة،جلداول،ص:۵٦۸]

(v) درازگوش:

درازگوشوں کے اسماء درج ذیل ہیں:

عفیر یعفور[عیون الاثر،جلد۲،ص:۳۷۷]

ایک سعد بن عبادہ نے پیش کیا تو اس پر سوار ہوئے۔

ان جانوروں کے نام،ان کی تفصیلات کا ذکر یہاں تک ملتا ہے کہ عفیر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک زندہ رہا۔[سبل الهدیٰ والرشاد،جلد۷،ص:۴۲۱]

یہ تفصیلات بتاتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہر چیز،تاریخ کا حصہ بن جاتی ہے اور پھر ان چیزوں کے بارے میں احساسات وجذبات اور ہی ہوتے ہیں۔آپ کی اونٹنی العضباء سے آگے کوئی نہیں نکل سکتا تھا۔ایک اعرابی اپنے اونٹ پر آیا اور آگے نکل گیا تو صحابہ کو یہ اتنا گراں گذرا(فاشتد ذلك علی المسلمین) کہ آپ ﷺ نے فرمایا:"ان حقا علی اللّٰہ ان لا یرفع شیئا من الدنیا الا وضعه."
[صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع،رقم الحدیث:۶۵۰۱]

اسی طرح یہ امتیاز بھی ان کو حاصل ہے کہ یہ بھی خاص حکم ربی کے تابع ہیں،ہجرت کے موقعہ پر لوگ آپ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر التجا کرتے تو آپ نے فرمایا"خلوا سبیلها فانها مامورة فخلوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سبیلھا. ''اونٹنی کا رستہ چھوڑ دو، اسے چلنے دو، یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چل رہی ہے۔[سیرت ابن ہشام، جلد اول، ص: ۴۹۵] اسی طرح صلح حدیبیہ کے موقعہ پر جب ناقہ قصویٰ بیٹھ گئی تو خیال کیا گیا کہ تھکاوٹ کے سبب بیٹھی ہے مگر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ولکن حبسھا حابس الفیل عن مکۃ'' [السیرۃ النبویۃ، جلد۴، ص: ۴۷] کہ اِس کو اُس ذات نے روک دیا ہے جس نے ہاتھیوں کو مکہ جانے سے روک دیا تھا۔ قرآن کریم نے جب شہد کی عام مکھی کے بارہ میں وحی کا لفظ ارشاد فرمایا: ''وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ'' [النحل: ۶۸] (اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی۔) تو جس جانور کو جسم نبوی ﷺ سے مس ہونے کا شرف ملا اس کے لیے اس شرف پر شک کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔

آپ ﷺ کے زیر استعمال جانوروں کی تفصیل احمد بن عبد الحکیم نے اپنی کتاب ''قاعدۃ تتضمن ذکر ملابس النبی ﷺ وسلاحه ودوابۂ میں دی ہے۔

☆ اماکن النبی ﷺ:

اس نوع سے مراد وہ مقامات ہیں جن کی طرف کبھی آپ ﷺ نے سفر کیا، عارضی قیام کیا، استراحت فرمائی یا کوئی اہم واقعہ پیش آیا۔ کتب سیرت میں مندرج یہ مقامات صرف تاریخی اہمیت کے حامل ہی نہیں۔ آثار نبوی ﷺ کے حوالے سے بھی ان کی اہمیت ہے۔ علاوہ ازیں ان مقامات کی قدیمی وعصری وقوع سے آگاہی ہوتی ہے۔ وہاں اقامت کی مدت اور آپ کی سرگرمیوں کا پتا بھی چلتا ہے۔ سیرت نگاری کے اس اسلوب کو جغرافیائی اسلوب کہا جا سکتا ہے۔ اس میں تمام نقشے بھی شامل ہیں۔ اسی طرح ان مقامات کی تصویر کشی بھی اس اسلوب کا ایک زاویہ ہے۔ [اس حوالہ سے راقم کا ایک مضمون معارف اعظم گڑھ جلد ۱۸۷، جون ۲۰۱۱ء، میں بعنوان ''سیرت نگاری کا جغرافیائی اسلوب'' شائع ہوا ہے۔]

ان اماکن کی درج ذیل فہرست، سبل الھدیٰ والرشاد کی فہارس جو خالد بن عبد الفتاح نے مرتب کی ہیں۔ جلد ۲، کے صفحات: ۴۳-۶۷ پر محیط اس فہرست کا عنوان ''فھرست المدن والاماکن والانھار والبقاع والمساجد والجبال والودیان والغزوات وماشابھھا'' رکھا ہے اور ''الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم ﷺ'' از السید جعفر مرتضیٰ العاملی'' کی فہارس سے نقل کی ہے۔ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست جلد ۳۵ر میں "فهرست الاماكن والبقاع" کے عنوان سے ص:۱۲۹ تا ۲۱۱ر تک ہے۔

آبار الزاهر	الأبطح	أبنى
الأبواء	الأثاية	اجم الشيخين
اجنادين	أجد	أذاخر
أذرعات	الأراك	الأردن
أرض دوس	أرض الروم	أرض غطفان
أرض فارس	أرض محارب	أريحا
اسطوانة التوبة	الإسكندرية	الأسندين
اصبهان (اصفهان)	أفريقيا	أفيق
أم القري	أمج	الأندلس
الأنبار	أنمار	أور شليم
أوطاس	باب حطة	باب السلام
باب بني شيبة	باب الصفا	باب كندة
بابل	بئر أريس	بئر بضاعة
بئر أبي أنس	بئر أبي العهن	بئر أبي الهيثم بن التيهان
بئر أريس	بئر الأعواف	بئر ألهاب
بئر أنا	بئر أنس بن مالك بن النضر	بئر أهاب
بئر البُصة	بئر بضاعة	بئر بني أمية
بئر بني حارثة	بئر بني خطمة	بئر بني عدي
بئر جاسوم	بئر جمل	بئر حلوة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بئر ذرع	بئر ذروان	بئر ذي أروان
بئر الروحاء	بئر زروان	بئر زمزم
بئر السقيا	بئر العجول	بئر العقبة
بئر العهن	بئر غُرس	بئر قباء
بئر القريصة	بئر الكعبة	بئر مالك بن النضر
بئر مالك بن النضر بن ضمضم	بئر المزني	بئر أبي عنبة
بئر حجر	بئر دار أنس	بئر رومة
بئر مليحة	بئر ميمون	بئر السقيا
بئر اليسيرة	بئر معونة	بئر ميمون (ميمونة)
بير حاء	بادية الشام	بانقيا
البحر الأحمر	بحران	بحرة الرغاء
بدر	براثا	برقة
برمة	برك الغماد	البصرة
بصرى (الشام)	البطحاء	بطحان
بطن أضم	بطن رابغ (رابغ)	بطن ريم
بطن نخلة	بعاث	البقيع
بقيع الغرقد	البغيبغة	بلاد قيس
بلاد كلب	بلاد هذيل	البلاط
بلحبلى	البلقاء	بلقين
بهراء	بوادي حردلان	بواط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بويلة	البيت (البيت الحرام) (البيت العتيق) (بيت اللّٰه)	بيت الأحزان
بيت ابراهيم	البيت الأموي	بيت الزهراء
بيت زحل	بيت عائشة	بيت عينون
بيت فاطمة	بيت المقدس	تبار
تبالة	تربة	تبوك
تغلب	التنعيم	تهامة
تيماء	الثنية	ثنية العقاب
ثنية البيضاء	ثنية المدار	ثنية ذات الحنظل
ثنية الوداع	جبل أبي عبيد	جبل أبي قبيس
جبل الاجرد	جبل أحد	جبل حائل
جبل الأحزاب	جبل جهنية	جبل الرقاع
جبل الاشعر	جبل شكر	جبل عسير
جبل عينين	جبل قينقاع	جبل المحترق
جرش	الجرف	جرم
الجسر	الجحفة	الجعرانة
الجمرة الكبرى	الجموم	الجناب
جناب الهضب	الجنة	جنفا
جوافي	الحبشة	الحجاز
الحجر(الأسود)	الحجون	الحديبية

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الحرار	الحرة	حرة بني سليم
حرة بني قريظة	حرة الزجلاء	حرة صفية
حرة واقم	حرة الوبرة	الحرم
حسيكة	حصن البراء	حصن ثقيف
حصن خيبر	حصن السلالم	حصن الصعب
حصن الطائف	حصن الكتيبة	حصن مالك بن عوف
حصن النطاة	حصن الوطيح	حضر موت
الحفيا	حقاف الرمل	حلب
حلوان	حمراء الأسد	حمص
حنين	الحوأب	حوران
الحيرة	خيفا	خراسان
خربي	الخزر	خضرة
الخليجة	الخندق	الخندمة
خوخة آل عمر	خيبر	خيف بني كنانة
دار الأرقم	دار حفصة	دار ابن ازهر
دار عباس	دار عقيل	دار الندوة
داروم	دحنا	الدلال
دمشق	دوس	الدوحة
دومة الجندل	ذات الاصابع	ذات الحجر
ذات السلاسل	ذات القرى	ذباب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذوالحليفة	ذو الخلصة	ذو طوي
ذي الجدار	ذي الهرم	راتج
رباعة	الربذة	الرجيع
الركن الغربي	الركن اليماني	الروحاء
رومة	الرويثة	الري
زمزم	سبأ	السدرة
سرغ	السعد	السقيا
السقيفة	سقيفة بني ساعدة	سوق ذي المجاز
سوق عكاظ	سيل بطحان	سيناء
الشام	الشعب	شعب أبي دب الخزاعي
شعب أبي يوسف	شعب أبي طالب	شعب بني هاشم
شعب سلع	شعب عامر	شعب علي عليه السلام
الشقرة	الصخرة (صخرة بيت المقدس)	الصفا
الصفراء	صفنة	صفورية
صفين	الصلصل	صنعاء
ضجنان (غليل)	الطائف	طابة
طوى	طيء	الظهران
عارم	العالية	عدن
العراق	العرج	عرفة
عرفات	عرنة	العريش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عسفان	العسيرة	العقبة
عقبة المدنيين	العقيق	عكاظ
العوالي	الغابة	غار ثور
غار حراء	الغدير	غدير خم
غنيم	غوطة دمشق	فاران (جبل فاران)
فارس	فدك	الفرات
القادسية	قباء	قبور شهداء أحد
قديد	قراريط	قرقرة الكدر
قرن الثعالب	قرن المنازل	قسطنطينية
قصر كسرى	قطن	القليب (قليب بدر)
كادم	كديد	كراع الغميم
الكرخ	كسرى	الكعبة
كعبة نجران	الكعبة اليمانية	لِيّة (ليسه)
مؤتة	المدائن	المدينة
مر الظهران	مران	المرطوم
المروة	المريسيع	المزدلفة
المسجد	مسجد زريق	مسجد طور
مسجد تبوك	مسجد الأحزاب	مسجد الأشعث
مسجد الأقصى	مسجد التوبة	مسجد ثقيف
مسجد جرير	مسجد جهينة	المسجد الحرام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

16

مسجد الخيف	مسجد الراية	مسجد رسول اللهﷺ (المسجد النبوي)
مسجد سماك بن أبي خرشة	مسجد شبث	مسجد الشجرة
مسجد الشمس	مسجد الضرار	مسجد عبد قيس
مسجد الفتح	مسجد الفضيح	مسجد قباء
مسجد القبلتين	مسجد المدينة	مسجد بني خطمة
مسجد بني سالم	مسجد بني قريظة	المشارف
مصلى العيد	مقام ابراهيم	مقنا
مكة	منى	المرطوم
نبق العقاب	نجد	نجران
نخل (موضع قريب من المدينة)	نخل بنى النضير	نخل البويرة
النواعم	نينوي	هوازن
وادي بطحان	وادي ذي المجاز	وادي ذي خشب
وادي رهاط	وادي صفوان	وادي عسفان
وادي العقيق	وادي غوى	وادي القرى
وادي مذينب	وادي مجنة	وادي المشقق
وادي مهزور	وادي الناقة	وادي اليابس
وادي الأردان	وادي الأزرق	وادي أوطاس
وادي تهامة	وادي الجعرانة	وادي جمزي
وادي خاص	وادي خلص	وادي طوى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وادي رابغ	وادي الرجيع	وادي السباع
وادي السرر	وادي السريرة	وادي سماوة
وادي الشقرة	وادي الظباء	وادي العريض
وادي عسفان	وادي الفرع	وادي قناة
وادي محسر	وادي المشقق	وادي المليح
وادي نخب	وادي نسكى	وادي نقمى
وادي نمك	واسط	الوتير
ودان	ياجج	يثرب
اليرموك	يليل	اليمامة
اليمن	ينبع	

اس موضوع پر چند کتب درج ذیل ہیں:

(i) تاريخ معالم المدينة المنورة قديما وحديثاً: السید احمد یاسین احمد الخیاری

(ii) معجم معالم الحجاز: عاتق بن غیث البلادی

(iii) معالم مكه التاريخيه الاثريه: عاتق بن غیث البلادی

(iv) معجم المعالم الجغرافية فى السيرة النبوية: عاتق بن غیث البلادی

(v) المكة والمدينة فى الجاهلية وعهد الرسول ﷺ: احمد ابراہیم الشریف

(vi) معجم المعالم الاثرية في المدينة المنورة فى ضوء المصادر الاصلية والمراجع الحديثة:

سعود بن عید بن عمیر الصاعدی

(vii) المدينة فى صدر الاسلام: دکتور محمد العید لخطراوی

(viii) معجم المعالم الجغرافية وتاريخية فى السيرة النبوية: الدکتورہ نضرۃ النعیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ix)معجم ما الف عن المدینۃ المنورۃ: عبدالرزاق فراج الصاعدی

(x)اطلس السیرۃ النبویۃ: ڈاکٹر محمد شوقی خلیل

(xi)اماکن مشہورۃ فی حیاۃ محمد ﷺ: خنفی المحلاوی

(xii)مصادر الاخبار فی العہد المدنی: احمد محمد المزعنن

(xiii)معالم دار الھجرۃ: یوسف عبدالرزاق

(xiv)معالم علی طریق الھجرۃ: عطیہ محمد سالم

(xv)معجم قبائل العرب: عمر رضا کحالہ

(xvi)اٹلس سیرت نبوی ﷺ (مع اضافہ جات): ڈاکٹر شوقی ابو خلیل، مترجم: محسن فارانی

(xvii)ارض نشانات نبوی ﷺ: شاہ مصباح الدین شکیل

(xviii)نقوش پائے مصطفی ﷺ: ابو محمد عبدالمالک

(xix)جستجوئے مدینہ: عبدالحمید قادری

(xx)تالیفات عبدالغنی: ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی

☆ آثار و تبرکات نبوی ﷺ

آثار النبی ﷺ سے مراد آپ کی ذات اقدس سے متعلقہ تمام مقامات اور اشیاء ہیں، جیسے آپ کے زیر استعمال اشیاء اور آپ کے جسمانی (موئے مبارک اور ناخن) آثار، جس چیز کو بھی آپ سے کسی طرح بھی نسبت ہو وہ آثار نبوی ہیں اور صحابہ کرام سے لے کر آج تک اُمت ان سے برکت حاصل کرتی آئی ہے۔ یہ بھی توسل کی ایک شکل ہے۔ اس مسئلہ میں سب سے زیادہ رہنمائی تعامل صحابہ سے ہوتی ہے۔ اصحاب رسول آپ کے وضو کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے جس کو نہ ملتا "اخذ من بلل ید صاحبہ۔" وہ اپنے ساتھی کے تر ہاتھ کی تری کو لے لیتا۔[صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ فی الثوب الاحمر، رقم الحدیث:۳۷۶] بلکہ حصول پانی کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے یہ بھی لکھا "کادوا یقتتلون علی وضوئہ" [صحیح بخاری، کتاب الوضوء، غسل الرجلین الی الکعبین، رقم الحدیث:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۸۹] حضرت ام سلیم آپ کے پسینہ مبارک کو شیشی میں جمع کرتیں اور آپ نے منع نہ فرمایا۔[صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب طیب عرق النبی ﷺ والتبرک به] صحیح بخاری کی روایت سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا متبرک پانی خود صحابہ کو پینے اور چہرہ وسینہ پر ڈالنے کے لیے دیا۔[صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس ،رقم الحدیث:۱۸۸] ترکی کے میوزیم کے علاوہ دنیا میں بہت سے مقامات پر آپ سے منسوب چیزیں موجود ہیں۔ بالخصوص موئے مبارک۔ ان تبرکات کے حوالہ سے بھی صحیح اور موضوع کی پہچان ضروری ہے۔ اس موضوع پر درج ذیل کتب دستیاب ہیں:

(i) التبرك: علی الاحمدی المیانجی (م:۱۳۷۹ھ)

(ii) تبرك الصحابة بآثار رسول الله ﷺ وبيان فضله العظيم: ابوعبدالرحمٰن محمد طاہر الکردی (م:۱۴۰۰ھ)

(iii) عمدة الكلام فى اثبات التوسل والتبرك: شیخ عماد الدین جمیل حلیم الحسینی

(iv) الآثار النبوية: احمد تیمور پاشا

(v) التبرك بالصالحين والاخيار: صباح البیاتی

(vi) التبرك على ضوء الكتاب والسنة: جعفر السبحانی

(vii) التبرك المشروع الممنوع: محمد صفوت نور الدین

(viii) التبرك بالصالحين: ہشام بن محمد حیجر

(ix) الآثار النبوية بالمدينة المنورة: وجوب المحافظة عليها وجواز التبرك بها: عبدالعزیز

(x) التبرك بالصالحين بين المجيزين والمانعين: عبدالفتاح بن صالح قدیش

(xi) كلمة هادئة فى التبرك: محمد عبداللہ کامل

(xii) تبرك الصحابة بالنبى ﷺ وآثاره: سعید بن عبدالقادر

(xiii) الرد على السقاف فى مسألة التبرك بالآثار النبوية المكانية: عبدالعزیز بن عبدالفتاح

(xiv) مشروعية التبرك، فلسفة التوسل ودليل شرعيته: محمد صنقور علی البحرانی

(xv) المنتقى من بركات المصطفى ﷺ: سعید بن عبدالقادر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(xvi) آثار و تبرکات نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام اور تعامل صحابہ: محبوب الرحمٰن

(xvii) اسلامی تبرکات میں ملاوٹ: سید زعیم الدین نعیمی

(xviii) عہد نبوی ﷺ کے برکات: مفتی عبدالرحمٰن خان

(xix) حدیث وفا (لعاب دہن کی برکات): مفتی محمد سعید خان

(xx) تبرکاتِ نبوی ﷺ کا تصویری البم: ارسلان بن اختر میمن

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(د) اطراف سیرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس سے متعلق علمی / فکری / نظریاتی مباحث کو اطرافِ سیرت کا نام دیا جا سکتا ہے۔ ان مسائل پر مفسرین، علمائے سیر، محدثین نے اپنے اپنے اسلوب پر بحث کی ہے۔ یہ مباحث صرف سیرت سے متعلقہ ہی نہیں بلکہ علوم تفسیر، علومِ حدیث، علومِ فقہ، بلاغت، تصوف وغیرہ سے ماخوذ ہیں۔ اور کسی نہ کسی پہلو سے یہ سیرت سے جڑے ہوئے ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ''علوم السیرۃ'' بین العلومی فن ہے۔ اس میں درج ذیل انواع / فصول ہو سکتی ہیں:

☆ ضرورتِ وحی

☆ طرقِ وحی

☆ نزولِ وحی کے وقت آپ ﷺ کی کیفیت

☆ مکی اور مدنی سورتیں / آیات

☆ حضری اور سفری آیات

☆ نہاری اور لیلی آیات

☆ صیفی اور شتائی آیات

☆ نزولِ وحی اور آغاز نزولِ قرآن

☆ اسبابِ نزول

☆ تفسیر النبی ﷺ

☆ حدیث النبی ﷺ

☆ غریب الحدیث

☆ سنن نبوی ﷺ

☆ جوامع الکلم

☆ امثال النبی ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ☆ کلام نبوی میں معرب الفاظ
- ☆ قسم اور کلام نبوی ﷺ
- ☆ قصص بہ زبان نبوی ﷺ
- ☆ التوسل بالنبی ﷺ
- ☆ زیارت روضۂ نبوی ﷺ
- ☆ منام النبی ﷺ
- ☆ رؤیۃ النبی ﷺ فی المنام
- ☆ ادعیۂ نبوی ﷺ
- ☆ طب نبوی ﷺ
- ☆ وصایا النبی ﷺ
- ☆ عبادات النبی ﷺ
- ☆ غزوات النبی ﷺ
- ☆ مکی الزامات (اہل مکہ کے الزامات)
- ☆ مدنی الزامات (اہل مدینہ کے الزامات)
- ☆ اسالیبِ دعوت
- ☆ معاجم / فہارسِ سیرت
- ☆ غریب السیرۃ
- ☆ فقہیاتِ سیرت
- ☆ اجتہاد النبی ﷺ
- ☆ اتفاق / اجماع اہل سیر
- ☆ الروایات الموضوعۃ فی السیرۃ / دخیلات فی السیرۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ رواتِ سیرت

☆ توقیت السیرۃ

☆ اصولِ سیرت

☆ اسناد الجمعی

☆ مکاتبِ سیرت

☆ مستشرقینِ سیرت

☆ اطلاقیاتِ سیرت

☆ عرفانیاتِ سیرت

☆ آداب وشرائطِ سیرت نگاری

☆ **ضرورتِ وحی:**

''انسان کی سعادت وشقاوت کے اُصول بتلانے کے لیے عقل انسانی کافی نہیں۔ ایک تو اس وجہ سے کہ عقل کی معلومات سائنس کے اُصول کے تحت تجربات اور مشاہدات کے تجزیہ وتحلیل سے ماخوذ ہیں اور سعادت وشقاوت کے اُصول عقائد، اخلاق اور اعمال کی خصوصیات کی معرفت سے ماخوذ ہیں جو کہ تجربات، مشاہدات اور محسوسات کے دائرہ سے خارج ہیں، تجربہ اور مشاہدہ کے ذریعہ اُن کا تجزیہ وتحلیل نہیں کیا جاسکتا اور نہ ان کے لیے کوئی لیبارٹری ہے۔

دوم اس وجہ سے کہ عقل کے فیصلوں میں وہم کی مداخلت ہوتی ہے جس کی وجہ سے عقل کے فیصلوں میں غلطی واقع ہوجاتی ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ عقول متفاوت ہیں۔ عقل صحیح کی صورتیں کم اور عقول فاسدہ کی صورتیں ان امور کے متعلق زیادہ ہیں۔

چوتھی یہ کہ عقل کے فیصلے بسا اوقات جذبات کے تحت ہوتے ہیں، جن کی وجہ سے ان کے فیصلے اکثر غلط ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اقوامِ عالم کی عقلوں کے فیصلے معرفتِ الٰہی، دریافت حقیقتِ نبوت اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجازاتِ اعمال اور امورِ آخرت اور صحیح اور غلط اعمال کے متعلق متضاد ہیں۔ کوئی قوم شرک کو صحیح سمجھتی ہے، کوئی تثلیث کو، کوئی خدا پرستی کو، کوئی مخلوق پرستی کو۔ کوئی قوم گائے کا گوشت کھانے کو معصیت سمجھتی ہے کوئی اس کے خلاف۔ کوئی خنزیر خوری کو اچھا سمجھتا ہے، کوئی اس کے خلاف۔ کسی کا طریقہ عبادت و رضاء الٰہی کچھ ہے کسی کا کچھ۔ کسی کا تصور نبوت اور ہے کسی کا اور۔ کوئی مجازات اعمال جنت و دوزخ کی شکل میں مانتا ہے، کوئی بصورت راحت والم رُوحانی، کوئی بصورت تناسخ۔ یہی حال تمام امور روحانیہ میں ہے جو اس امر کی دلیل ہے کہ مذکورہ امور میں عقل کافی نہیں۔ ان امور کی معرفت کے لیے خالق کائنات کی وحی اور کلام الٰہی یا بالفاظ دیگر قرآن کی ضرورت ہے تاکہ انسان کی سعادت وشقاوت کے اصول کا قطعی فیصلہ اس طرح طے ہو جائے کہ جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔ جس کے دلائل حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ ضرورۃ القرآن کی دلیل بقائی	۲۔ دلیل قانونی
۳۔ ضرورۃ القرآن کی دلیل غذائی	۴۔ دلیل دوائی
۵۔ دلیل نوری	۶۔ دلیل حُبی
۷۔ دلیل اتباعی	۸۔ دلیل نفسیاتی
۹۔ دلیل تخلیقی	۱۰۔ دلیل ترحمی" [علوم القرآن، ص:۳۔۱۹]

ابن عقیلہ نے دوسری نوع "علم وحی القرآن و حقیقۃ الوحی" کے نام سے ترتیب دی ہے۔

انسان کے لیے وحی کی احتیاج وضرورت کو سمجھ کر جن لوگوں نے سیرت نگاری کی، اس سے انسانیت کو یقین کی نعمت کے علاوہ حیاتِ انسانی کے ہر مرحلہ کے لیے اُسوۂ حسنہ میسر آیا۔ جن لوگوں نے اس حقیقت سے منہ موڑ کر سیرت پر قلم اٹھایا انہوں نے تشکیک اور ذہنی انتشار کے علاوہ معاشرہ کو کچھ نہیں دیا۔ ان کے ہاتھ خوبصورت اصطلاحات، تحقیق کے بڑے دعویٰ تو نظر آئیں گے مگر حقیقت کے ادراک سے محرومی ان کا مقدر ٹھہری۔

☆ طرقِ وحی:

نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کے کئی طرق تھے۔ سیرت نگاروں / محدثین نے عمومی طور پر ان کا ذکر کیا ہے۔ لغت میں وحی، خفیہ طریق سے بسرعت خبر دینا ہے۔ ابن حجر کا کہنا ہے اصطلاح میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریعت کی خبر دینا دی ہے۔ اور کبھی وحی سے اس کلام کو مراد لیا جاتا ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل کیا گیا۔ [فتح الباری، جلد اول، ص:۹] ملا علی قاری کے بقول: "وحی کا اصطلاحی معنی وہ کلام الٰہی ہے، جو قلبِ نبوی سے واصل ہوتا ہے، پس جس کلام کے الفاظ و معانی دونوں نازل ہوں اور یہ نزول صرف جبرئیل کے واسطہ سے ہو تو یہ کلام الٰہی ہے اور جس کلام کا شارع علیہ السلام پر صرف معنی نازل کیا گیا ہو اور اس کلام کو انہوں نے اپنے الفاظ سے تعبیر کیا ہو وہ حدیث نبوی ہے۔ [مرقاۃ المفاتیح، جلد اول، ص:۲۶۴]

علامہ سہیلی نے "الروض الانف" میں وحی کے درج ذیل سات طرق بیان کیے ہیں:

"(۱) نبی ﷺ کو نیند میں کوئی واقعہ دکھایا جانا۔

(۲) گھنٹی کی آواز میں آپ ﷺ کے پاس وحی کا آنا۔

(۳) نبی ﷺ کے قلب میں کوئی معنی القاء ہونا۔

(۴) نبی ﷺ کے پاس فرشتہ انسانی شکل میں آئے، حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آتے، حضرت دحیہ کی شکل میں آنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ حسین ترین شخص تھے حتی کہ وہ اپنے چہرے پر نقاب ڈال کر چلا کرتے تھے، مبادا عورتیں ان کو دیکھ کر فتنہ میں مبتلا ہوں۔

(۵) حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس حقیقی صورت میں آئے، اس صورت میں ان کے چھ سو پر تھے جن سے موتی اور یاقوت جھڑتے تھے۔

(۶) اللہ تعالیٰ آپ سے بیداری میں پردہ کی اوٹ سے ہم کلام ہوا جیسا کہ معراج کی شب ہوا۔ یا نیند میں ہم کلام ہو، جیسے "جامع ترمذی" میں ہے: اللہ تعالیٰ میرے پاس حسین صورت میں آیا اور فرمایا: ملا اعلیٰ کس چیز کی بابت بحث کر رہے ہیں؟

(۷) اسرافیل علیہ السلام کی وحی، کیونکہ شعبی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو حضرت اسرافیل علیہ السلام کے سپرد کر دیا گیا تھا اور وہ تین سال تک نبی ﷺ کو دیکھتے رہے اور وہ آپ کے پاس وحی لاتے تھے، پھر آپ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سپرد کر دیا گیا اور "مسند احمد" میں سند صحیح کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعبی کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا گیا اور تین سال تک آپ کی نبوت کے ساتھ حضرت اسرافیل علیہ السلام (متعین) رہے اور وہ آپ کو بعض کلمات اور بعض چیزوں کی خبر دیتے تھے، اس وقت تک آپ پر قرآن مجید نازل نہیں ہوا تھا اور جب تین سال گذر گئے تو پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس رہے، پھر بیس سال آپ پر آپ کی زبان میں قرآن مجید نازل ہوا، دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔" [الروض الانف، جلد دوم، ص:۲۹۷/عمدۃ القاری، جلد اول، ص:۴۰]

"الزیادۃ والاحسان" کی تیسری نوع "علم انواع الوحی" ہے۔ اس میں انہوں نے وحی کی ۴۶/انواع کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اگر مزید غور و فکر کیا جائے تو ان کی تعداد سو بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ [الزیادۃ والاحسان، جلد اول، ص:۱۳۰]

☆ نزولِ وحی کے وقت آپ ﷺ کی کیفیت:

قرآن کریم کلام الٰہی ہے اور اس وجہ سے اس کا اپنا جاہ و جلال ہے۔ عام انسان کے الفاظ اپنے اندر بہت سے تاثرات وانفعالات رکھتے ہیں تو کلام الٰہی جو سب عظمتوں اور شانوں کے مالک کا کلام ہے اس کی قراءت کی ایک اور تاثیر ہے، نزول کے وقت کا اور۔ نزول قرآن کے بارے میں خود یہ کلام ارشاد فرماتا ہے:

"لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ" [الحشر:۲۱]

(اگر ہم نے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو آپ اس کو دیکھتے کہ وہ جھک جاتا (اور پاش پاش ہو جاتا) اللہ کے خوف سے۔)

کلامِ الٰہی کی اس عظمت وسطوت کا ذکر کرنے کے بعد تین آیات میں ۱۸/صفات بیان کر کے اور ہر جگہ اسم جلالت سے آغاز کرنے کے بعد اس کلام کی رفعت بیان کی ہے۔ دوسری جگہ اس کے ثقیل ہونے کو بیان کیا ہے۔ فرمایا: "اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا" [المزمل:۵] (بے شک ہم جلد ہی آپ پر ایک بھاری کلام القا کریں گے۔)

صحابہ کرام نزولِ وحی کا مشاہدہ کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں ہم نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ کے ساتھ کسی غار میں تھے کہ آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی۔[مسند احمد بن حنبل ،رقم الحدیث:۳۵۷۴] سورۃ المومنون کی ابتدائی ۱۰ آیات کے نزول کا مشاہدہ حضرت عمر نے ذکر کیا۔[مسند احمد بن حنبل ،رقم الحدیث:۲۲۳] اسی طرح کے مشاہدات حضرت زید[صحیح بخاری، کتاب التفسیر ،رقم الحدیث:۴۵۹۲] ،سیدہ عائشہ[صحیح بخاری، کتاب الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث:۲] ،ابوسعید خدری[صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یحذر من زھرۃ الدنیا ،رقم الحدیث: ۶۴۲۷] ،عبادہ بن صامت[مسلم، کتاب الحدود، باب حد الزنی ،رقم الحدیث:۱۶۹۰] ،حضرت یعلی[صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب نزل القرآن بلسان قریش والعرب ،رقم الحدیث:۴۹۸۵] اور دیگر اصحاب نے بیان کیے ہیں۔

کیفیتِ وحی کا مشاہدہ کرنے کے لیے حضرت یعلی تو خواہش کرتے: ''لیتنی اری رسول اللہ ﷺ حین ینزل علیه الوحی''۔[صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب نزل القرآن بلسان قریش والعرب ،رقم الحدیث:۴۹۸۵]

احادیث پر غور کریں تو صحابہ کرام نے اپنے مشاہدات کو مختلف لفظی تعبیرات میں بیان کیا ہے:

(i) ''فقال رسول اللہ ﷺ احیانا یاتینی مثل صلصلة الجرس وھو اشد علی.''
[صحیح بخاری، کتاب الوحی ،رقم الحدیث:۲]

(ii) ''فصمت النبی ﷺ حتی ظننا انه ینزل علیه ثم جعل بمسح عن جبینه.''
[صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یحذر من زھرۃ الدنیا والتنافس فیھا ،رقم الحدیث:۶۴۲۷]

(iii) ''اذا انزل علیه کرب لذلك وتربدله وجھه.''
[صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد الزنی ،رقم الحدیث:۱۶۹۰]

(iv) ''فاذا ھو محمر الوجه یغط کذلك ساعة.'' [صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب نزل القرآن بلسان قریش و العرب ،رقم الحدیث:۴۹۸۵]

(v) ''حتی انه لیتحدر منه مثل الجمان من العرق فی یوم شات''
[صحیح بخاری، کتاب الشھادات، باب تعدیل النساء بعضھن بعضاً ،رقم الحدیث:۲۶۶۱]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(vi) ”قال رسول اللهﷺ نعم، اسمع صلاصل ثم اسکت عند ذلك.“

[مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۷۰۷۱]

(vii) ”اذا نزل علیه الوحی تربد لذلك جسده ووجهه.“

[مسند ابي داؤد الطیالسی، رقم الحدیث:۲۷۸۹]

(viii) ”وھو علی راحلته فتضرب بجرانھا.“[مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۲۴۸۶۸]

(ix) ”ان کان لینزل علی رسول اللهﷺ فی الغداة الباردة ثم تفیض جبھته عرقا.“[صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب عرق النبیﷺ فی البرد وحین یاتیه الوحی، رقم الحدیث:۲۳۳۳]

(x) ”فانزل الله علی رسولهﷺ وفخذہ علی فخذی فثقلت علی حتی خفت ان ترض فخذی.“[صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب لا یستوی القاعدون من المومنین...، رقم الحدیث:۴۵۹۲]

شاہ رؤف احمد مجددی (م:۱۸۳۳ء) نے ایک کیفیت کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

آمد وحی سے ہوتے تھے وہ خنداں ایسے
غنچہ ہو باد بہاری سے شگفتہ جیسے

[تفسیر رؤفی، جلد۲،ص:۲۹۷]

☆ مکی اور مدنی سورتیں / آیات:

نبی کریمﷺ کی حیات مبارکہ کے ”قیام مکہ“ میں نازل ہونے والے حصہ کو ”مکی“ اور ”قیام مدینہ“ میں نازل ہونے والے حصہ کو ”مدنی“ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مکانی تحدید تو نہیں کی جا سکتی۔ یہ تقسیم سور / آیات، رسول اللہﷺ کے قیام کی نسبت سے ہے۔ گویا سیرت کے فہم اور ادراک کے لیے، دعوتی اسالیب کی جان کاری اور تشریعی امور سے آگاہی کے لیے مکی اور مدنی کی معرفت بہت اہم ہے۔ دراصل دو معاشروں میں رسول اللہﷺ کی الوہی رہنمائی کے اسالیب مکی اور مدنی کہلائے۔ سیرت نگار کے لیے ان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دونوں اسالیب سے آگاہی کے بغیر کلیات وجزئیات سیرت بیان کرنا ممکن نہیں۔ ابن عقیلہ نے تو یہ کہا تھا کہ کوئی مفسر کتاب اللہ کی تفسیر میں اس علم (مکی ومدنی کی معرفت) سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔[الزیادۃ والاحسان، جلد اول، ص:۲۰۳] مگر یہ بات سیرت نگار پر بھی صادق آتی ہے۔ جعفر سبحانی نے ان سطور میں سیرت کے تناظر میں مکی اور مدنی سورتیں سمجھنے کی کوشش کی ہے:

''(۱) مکہ میں جناب رسالت مآب ﷺ بالکل مشرکین کے مقابل تھے۔ آپ کا روئے سخن ان لوگوں سے تھا جو اللہ تعالیٰ کی پرستش کے منکر تھے۔ بتوں کو پوجتے تھے اور ان کی پرستش پر اصرار کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مکہ میں زیادہ تر ایسی آیات قرآن مجید نازل ہوئیں جن کا تعلق الٰہیات ومعارف سے تھا۔ اس کے برعکس مدینہ میں آپ کے گرد وپیش انصار کے پرجوش مسلمان نوجوان تھے۔ یہ نوجوان آنحضرت ﷺ کے ساتھ سایہ کی طرح اور اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی طرف سے عائد کردہ فرائض کے منتظر رہتے تھے۔ اسی لیے مدنی زندگی میں آنحضرت ﷺ پر زیادہ تر آیات حیات بخش احکام لے کر نازل ہوتی رہیں۔

(۲) مکہ میں آپ کے گرد صرف ایک چھوٹی سی جماعت اکٹھی ہو سکی جن کو انگلیوں پر گنا جا سکتا تھا۔ مومنین کی یہ مختصر سی جماعت ہر وقت مشرکین کے دباؤ میں رہتی تھی۔ یہ دباؤ بعض اوقات اس قدر بڑھ جاتا کہ انہیں ترک وطن پر مجبور کر دیتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ اپنی قوم میں زندگی بسر کرنے کی نسبت حبشہ میں جا کر رہنے کو ترجیح دینے لگے۔ اس قسم کے پُر آشوب و پُر خطر ماحول میں، یاران ومددگاران کی کمی کے پیش نظر مشرکین کے خلاف دفاع وقتال وجہاد کی بات کوئی معنی نہ رکھتی تھی۔ مدینہ کے حالات اس کے بالکل برعکس تھے۔ آنحضرت ﷺ کے مدینہ پہنچنے کے بعد شہر اور اس کے اطراف کے لوگ جوق در جوق مشرف بہ اسلام ہونے لگے اور اسلام کی بڑھتی ہوئی امواج، اطرافِ مدینہ کو اپنے گھیرے میں لینے لگیں، اس طرح آنحضرت ﷺ کو اس قدر قوت حاصل ہو گئی کہ مشرکین کے خلاف جہاد ودفاع کی بات کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاد سے متعلق تمام آیات قرآن مجید مدینہ میں نازل ہوئیں۔

(۳) جزیرہ نمائے عرب کی آبادی کی اکثریت بت پرستوں پر مشتمل تھی جب کہ اقلیت میں ہونے کے باوجود اہل کتاب کی ایک معتد بہ جماعت مدینہ اور اس کے نواح میں رہائش پذیر تھی۔ مدینہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خیبر جزیرہ نمائے عرب میں یہودیوں کے مرکز تھے۔ ادھر حجاز و یمن کی سرحدی پٹی میں ''نجران'' نامی مقام عیسائیوں کا مرکز تھا۔ یہ دونوں جماعتیں کتب آسمانی سے واقفیت رکھتی تھیں، اس لیے ان لوگوں اور پیغمبر اسلام ﷺ کے درمیان طویل مناظرے ومباحث ہوتے رہے جن میں آنحضرت ﷺ کا کافی وقت صرف ہوا اور اس سلسلہ میں قرآن مجید کی آیات بھی نازل ہوئیں۔

(۴) اس ماحول میں سے ایک جماعتِ منافقین ہے جن کی اپنی ایک قوت تھی، یہ لوگ مجبور تھے کہ مسلمانوں کے خوف سے بظاہر اظہار ایمان اور مسلمانوں سے یکجائی کا مظاہرہ کریں۔ لیکن باطنی طور پر ان کے ہم نوا نہ ہوں۔ اس قسم کی کوئی خاص جماعت مکہ میں وجود نہ رکھتی تھی کیونکہ وہاں معاملہ بالکل برعکس تھا۔ مکہ میں مسلمان اقلیت میں تھے اور مشرکین کی بہت بڑی اکثریت تھی جبکہ مدینہ میں طاقت صرف اسلام کو حاصل تھی اور مخالفین اسلام اقلیت سے تھے۔ منافقین کئی وجوہات واسباب کے تحت بت پرستی کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے اور کئی اسباب ایسے تھے جن کی بناء پر وہ اسلام کا اظہار کرتے تھے۔ اس بناء پر جناب رسالت مآب ﷺ کی دس سالہ مدنی زندگی کے اہم حصہ منافقین سے متعلق تمام آیات قرآن کو جمع کریں تو شاید وہ قرآن مجید کے دو پاروں سے تجاوز کر جائیں۔

(۵) سرداران قبائل، دنیا کی اہم شخصیات اور بادشاہوں کو دعوت اسلام دینا مدینہ میں حکومت اسلامی کی تشکیل کے لوازمات سے ہے۔ اسی کیفیت کے پیش نظر پیغمبر اکرم ﷺ نے مدینہ سے اطراف و اکناف عالم میں خطوط ارسال فرمائے اور سردارانِ قبائل کے ساتھ مختلف شرائط پر معاہدے تشکیل فرمائے۔ اس طرح آپ نے نہ صرف جزیرہ نمائے عرب بلکہ عالمی سطح پر اپنے وجود کا اعلان فرمایا۔ ظاہر ہے کہ مکہ کی زندگی کے دوران حالات اجازت نہیں دیتے تھے کہ آنحضرت ﷺ اس قسم کے تحرکات ومساعی کو بروئے کار لائیں۔ مختلف اور گوناگوں حالات کے پیش نظر جوان دو مختلف ماحولوں پر حکم فرما تھے۔''

[منشور جاوید، جلد ۶ ص: ۲۲۷۔ ۲۲۸]

محمد عزۃ دروزۃ نے ''التفسیر الحدیث'' کے نام سے قرآن کریم کی تفسیر سورتوں کی ترتیب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نزولی کو پیش نظر رکھ کر لکھی۔ اس کے مقدمہ میں وجہ یہی بتاتے ہیں کہ اس طرح سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ آسان ہوتا ہے۔ یہ تفصیلات ''القرآن والسیرۃ النبویۃ'' کے عنوان کے تحت دیکھی جا سکتی ہے۔

[التفسیر الحدیث، جلد اول، ص: ۱۴۲]

☆ حضری اور سفری آیات:

حضری آیات وہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کے مکہ یا مدینہ منورہ کسی جگہ مقیم تھے تو نازل ہوئیں جیسے سورۃ علق کی ابتدائی آیات۔ آپ غارِ حرا میں مقیم تھے اور سفری وہ جو حالت سفر میں ہوتے ہوئے نازل ہوئیں۔ جیسے ''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ'' [المائدہ: ۳] (آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔) علامہ سیوطی نے ''الاتقان'' اور ابن عقیلہ نے ''الزیادۃ والاحسان'' میں ان آیات کی فہرست دی ہے۔ بہر صورت آیات سفری ہوں یا حضری دونوں صورتوں میں ان کی تفہیم و تشریح کا تعلق، آپ ﷺ سے ہے۔ امام سیوطی نے دوسری اور ابن عقیلہ نے اکیسویں نوع میں ذکر کیا۔

☆ نہاری اور لیلی آیات:

نبی کریم ﷺ پر دن کے اجالے میں جو آیات نازل ہوئیں وہ نہاری ہیں اور رات کی تاریکی میں نازل ہونے والی لیلی ہیں۔ اکثر قرآن کا حصہ دن کو نازل ہوا ہے۔ بعض اوقات آپ خود ارشاد فرما دیتے کہ یہ آیات دن یا رات کو نازل ہوئیں جیسے معوذتین کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات مجھ پر آیات نازل ہوئیں ان کی مثل میں نے نہیں دیکھیں۔

[صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل قراءۃ المعوذتین، رقم الحدیث: ۸۱۴]

علامہ سیوطی نے تیسری اور ابن عقیلہ نے انیسویں نوع میں ان کا ذکر کیا۔

☆ صیفی اور شتائی آیات:

حیاتِ محمدی کے لمحات موسم گرما میں گزر رہے تھے تو جو آیات نازل ہوئیں وہ صیفی کہلاتی ہیں اور اگر سردی تھی تو ان آیات کو شتائی کہتے ہیں۔ جیسے ''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ'' [المائدہ: ۳] (آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔) شدید گرمی کے موسم میں نازل ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ سیوطی نے چوتھی نوع اور ابن عقیلہ نے نوع (۲۰) میں ان کا ذکر کیا ہے۔

اسی طرح ارضی اور سماوی، فراشی اور نومی آیات ہیں۔ ابن عقیلہ نے سترہویں نوع ''علم الاماکن التی انزل فیھا القرآن'' میں ان مقامات کا ذکر کیا جہاں آپ تشریف فرما تھے اور وحی نازل ہوئی۔ یہ مقام درج ذیل ہیں:

الجحفة، الطائف، بیت المقدس، الحدیبیة، منٰی، عرفات، عسفان، تبوک، بدر، احد، ذات الرقاع، حمراء الاسد، غدیر خم، البیداء، بنی مصطلق، بطن النخل، کراع الغمیم، سدرۃ المنتہٰی، قاب قوسین، مکہ اور مدینہ کے درمیان۔۔۔

یہ ساری انواع اس بات کی مظہر ہیں کہ حدیث اور تاریخ کی طرح ''سیرت النبی ﷺ'' بھی تفسیر قرآن کا ایک مآخذ ہے۔ نبی کریم ﷺ کے وجود اقدس سے وابستہ یادوں کے بغیر قرآن فہمی ممکن نہیں۔

☆ نزول وحی اور آغاز نزول قرآن:

وحی کی ابتداء سچے خوابوں سے ہوئی۔ صحیح بخاری کے الفاظ میں: ''اول ما بدئ به رسول اللہ ﷺ من الوحی الرؤیا الصالحة فی النوم''

[صحیح بخاری، کتاب الوحی، باب کیف کان بدء الوحی، رقم الحدیث:۳]

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ پر وحی کی جو ابتدا کی گئی وہ نیند میں دکھائے گئے سچے خواب تھے۔ صحیح مسلم میں الرؤیا الصالحة کی جگہ الرؤیا الصادقة ہے۔ امام بخاری نے اس روایت کو ''باب کیف کان بدء الوحی'' کے تحت نقل کیا ہے۔

اس باب کی دوسری روایت میں وحی کی کیفیت اور تیسری میں وحی کی ابتداء اور نزول قرآن کی ابتداء، دونوں کا ذکر کیا ہے۔ عمومی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ نزول قرآن کی ابتدا وحی کی ابتدا ہے مگر یہ حدیث اور دیگر احادیث اس نقطہ نظر کی تائید نہیں کرتیں۔ امام بیہقی نے شاید اس فرق کے پیش نظر ''جماع ابواب المبعث'' میں ابواب کی دلچسپ ترتیب رکھی ہے۔ ابتدائی ابواب کی ترتیب یہ ہے:

(ا) باب الوقت الذی کتب فیه محمد ﷺ نبیا [اس میں تین روایات نقل کی ہیں تینوں کو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

محقق نے صحیح کہا۔]

(ii) باب سن رسول اللہ ﷺ حین بعث نبیا [اس میں ۴؍روایات درج کی ہیں۔ ۲؍کو صحیح اور ۲؍کی اسناد کو ضعیف کہا ہے۔]

(iii) باب الشهر الذی انزل علیه فیه والیوم الذی انزل علیه فیه [اس باب میں تین روایات نقل کی ہیں۔ ۲؍صحیح اور ایک کے بارہ میں اسنادہ حسن کہا ہے۔]

(iv) باب مبتدا البعث والتنزیل وما ظهر عند ذلك من تسلیم الحجر والشجر وتصدیق ورقة بن نوفل اياه [اس میں ۱۳؍روایات درج کی ہیں۔ ۱۱؍صحیح / حسن ہیں۔]

(v) باب اول سورة نزلت من القرآن [اس میں ۴؍روایات درج کی ہیں۔]

چوتھے باب پر غور کریں تو واضح ہوتا ہے ''البعث'' اور ''التنزیل'' یہ دو علیحدہ علیحدہ پہلو ہیں۔ اول الذکر کے حوالہ سے روایات میں درج ذیل امور بھی سامنے آتے ہیں:

جب اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو عزت عطا فرمانے کا ارادہ کیا اور نبوت کی ابتدا ہوئی (ابتداُہ بالنبوۃ) تو اس دوران جب آپ قضائے حاجت کے لیے مکہ کی وادیوں سے دور نکل جاتے کہ مکہ کے گھر بھی نظروں سے اوجھل ہو جاتے تو آپ جس پتھر یا درخت کے قریب سے گذرتے وہ کہتا: ''السلام علیك یا رسول اللہ'' آپ دائیں بائیں آگے پیچھے دیکھتے تو درختوں اور پتھروں کے سوا کچھ نہ ہوتا۔ [سبل الهدیٰ والرشاد، جلد۲، ص:۲۲۸]

حضرت علی آپ ﷺ کے ساتھ مکہ کی وادی میں گئے۔ آپ کسی پتھر یا درخت کے قریب سے نہ گذرتے مگر یہ کہتے حضرت نے بھی سنا ''السلام علیك یا رسول اللہ'' [دلائل النبوۃ، جلد۲، ص:۱۰۸]

ایسا ہی ایک اور روایت میں ہے:

''حدثنا سلیمان بن معاذ، عن سماك بن حرب، عن جابر بن سمرة أن رسول اللہ ﷺ قال: ان بمکة لحجراً کان یسلم علی لیالی بعثت، انی لأعرفه اذا مررت علیه.'' [دلائل النبوۃ، جلد۲، ص:۱۰۷]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابن اسحاق نے ابتدائے وحی کی کیفیت کے حوالہ سے لکھا کہ:

میں سویا ہوا تھا کہ جبریل ریشم کے کپڑے میں لکھی ہوئی تحریر لائے اور کہا اقرء۔ یہ بخاری و مسلم کی روایات کے خلاف ہے جس میں نزول قرآن بیداری میں غار حرا میں ہوئی۔ امام سہیلی [الـــروض الانف، جلد۲، ص:۲۵۸] نے تطبیق دی کہ ایک دفعہ خواب میں اور پھر بیداری میں یہ واقعہ پیش آیا۔

بہر صورت ان روایات سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ آغازِ وحی اور نزولِ قرآن مجید علیحدہ علیحدہ واقعات ہیں۔ سیرت نگاروں کے ہاں جو پہلی وحی کے نزول کے مہینہ میں اختلاف ہے اس کا بھی یہی حل ہے۔ آغاز وحی ربیع الاول میں ہوا اور نزول قرآن رمضان المبارک میں۔

اس حوالہ سے ابو شامہ (م:۶۶۵ھ) کے یہ الفاظ بھی قابل غور ہیں:

”قال القاضي أبو الفضل عياض بن موسى: في هذا حكمة من الله تعالى وتدريج لنبيه - صلى الله عليه وسلم - لما أراده الله به جل اسمه، لئلا يفجأه الملك ويأتيه صريح النبوة بغتة فلا تحتملها قوى البشرية، فبدأ أمره بأوائل خصال النبوة وتباشير الكرامة، من صدق الرؤيا، وما جاء في الحديث الآخر من رؤية الضوء وسماع الصوت، وسلام الحجر والشجر عليه بالنبوة، حتى استشعر عظيم ما يراد به، واستعد لما ينتظره فلم يأته الملك الا لأمر عنده مقدماته وبشاراته. وفيه أن الرؤيا الصادقة أحد خصال النبوة وجزء منها وأول منازل الوحي، وأن رؤيا الأنبياء وحي وحق صدق، لا أضغاث فيها ولا تخييل ولا سبيل للشيطان اليها.“

[شرح الحديث المقتفي في مبعث النبي المصطفى، ص:٦٦]

”قاضی ابو الفضل عیاض بن موسیٰ نے کہا: اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے اور آپ ﷺ کو بتدریج مراد الٰہی تک پہنچانا ہے۔ تاکہ فرشتے سے آپ کا سامنا اور بار نبوت کا عطا ہونا اچانک اور دفعۃً واقع نہ ہو کیونکہ قویٰ بشری اس کی سکت نہیں رکھتے۔ سو اس معاملے کا آغاز خصائل نبوت کی شروعات اور ظہور کرامت سے ہوا جیسا کہ خوابوں کا سچا ہونا اور جو دوسری حدیث میں روشنی کا دکھائی دینا اور غیبی آواز کا سننا اور شجر و حجر کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آپ کو نبی کہہ کر سلام کرنا یہ سب اس لیے تھا کہ آپ ﷺ آئندہ ذمہ داری کی عظمت سے باخبر ہو جائیں اور آنے والے احوال کے لیے تیار ہوں۔ سو فرشتہ وحی کے آنے سے قبل آپ کے پاس اس کی علامات اور بشارات پہنچ چکی تھیں اور اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ سچے خواب خصائل واجزائے نبوت سے ہیں اور وحی کی پہلی منزل ہیں۔ نیز انبیاء کے خواب وحی اور مبنی برحق وصداقت ہوتے ہیں اس میں کچھ بھی خیالی یا بے بنیاد نہیں ہوتا اور نہ ہی اس میں شیطان کی دخل اندازی کا کوئی امکان ہوتا ہے۔"

محمد بن عمر بن احمد السفیری الشافعی (م:۹۵۶ھ) لکھتے ہیں:

"قول عائشة:"أول ما بدئ به رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من الوحي الرؤيا الصالحة في النوم" تصريح منها بأن رؤيا النبي - صلى الله عليه وسلم - من جملة أقسام الوحي، وهذا متفق عليه، وانما بُدئ - صلى الله عليه وسلم - بالوحي في المنام قبل جميع أقسام الوحي السبعة ليكون تمهيداً وتوطئه بمجيىء الملك اليه في اليقظة بالوحي لئلا يأتيه بصريح النبوة بغتة، فهذا لا يتحمله القوى البشرية."

[المجالس الوعظية فی شرح أحاديث خير البرية ﷺ من صحيح الامام البخاری، ص:۱۸۸]

"عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا "رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز نیند میں آنے والے نیک خوابوں سے ہوا۔" اس بات کی تصریح ہے کہ نبی ﷺ کے خواب از قسم وحی ہیں اور یہ چیز متفق علیہ ہے۔ آپ ﷺ کو وحی کی ساتوں اقسام سے قبل خوابوں کے ذریعے وحی فرمانا دراصل بیداری میں فرشتے کے وحی لے کر آنے کی تیاری اور استعداد کے لیے تھا تا کہ وہ یک دم اور اچانک وحی لے کر نہ آئے کیونکہ قوائے بشری اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔"

☆ اسبابِ نزول:

قرآن کریم کی بعض آیات کس خاص واقعہ کے تناظر میں نازل ہوئیں۔ ان آیات کی تفہیم کے لیے اس پس منظر کو سمجھنا ضروری ہوتا ہے ورنہ معانی ومطالب کا زاویہ ہی بدل جائے گا۔ یہ پس منظر سبب نزول کہلاتا ہے اور سبب نزول عہد رسالت سے جڑا ہوتا ہے، اس اعتبار سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ علوم سیرت کی نوع ہے۔ اسباب نزول کی تمام روایات ذات رسالت مآب ﷺ سے جڑی ہوئی ہیں مگر یہاں دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

روایات کے ذکر سے نفس مضمون کا سمجھنا آسان ہو جائے۔

(۱) ''وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا'' [الحجرات:۹]

(اگر ایمان والوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔)

اس آیت کے شان نزول میں یہ روایت بیان کی جاتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اگر آپ عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جائیں (تو اچھا ہو)، پس آپ دراز گوش پر سوار ہو کر اس کی جانب مسلمانوں کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ وہ شور والی زمین تھی۔ نبی کریم ﷺ جب اس کے پاس گئے تو وہ بد بخت کہنے لگا، میرے پاس سے ہٹو۔

''واللّٰہ لقد اذانی نتن حمارك.''

''کہ اللہ کی قسم تمہارے گدھے کی بدبو مجھے تکلیف دے رہی ہے۔''

ایک انصاری نے اس موقعہ پر کہا:

''واللّٰہ لحمار رسول اللّٰہ ﷺ اطیب ریحا منك.''

''کہ رسول اللہ ﷺ کے گدھے کی بو، تیری خوشبو سے بہتر ہے۔''

اس پر وہاں لڑائی ہوئی۔ ایک دوسرے کو درخت کی شاخوں، ہاتھوں اور جوتوں سے مارنے لگے۔

''فبلغنا انها انزلت (وان طائفتان...)''

[صحیح بخاری، کتاب الصلح، باب ما جاء فی الاصلاح بین الناس، رقم الحدیث:۲۶۹۱]

آیت کریمہ کے اس شان نزول سے آیت کے فہم کے علاوہ سیرت سے متعلقہ امور کی تفہیم بھی ہوتی ہے۔ جیسے:

(i) مدینہ منورہ میں دعوتی سرگرمیاں۔

(ii) دعوتی مشن میں صحابہ کی ہمراہی۔

(iii) صحابہ کا رسول اللہ ﷺ سے والہانہ عشق۔

(iv) منافقین کا طرز عمل۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۲) ''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ط وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ'' [البقرة:۱۰۴]

(اے ایمان والو! (میرے حبیب ﷺ سے کلام کرتے وقت) ''راعنا'' مت کہا کرو بلکہ ''انظرنا'' اور (ان کی بات پہلے ہی) غور سے سنا کرو۔)

اس آیت میں ''راعنا'' اور ''انظرنا'' کا فہم حاصل نہیں ہو سکتا جب تک شان نزول کا علم نہ ہو۔ ''راعنا'' ذو معنی لفظ ہے اس کا ایک معنی تو یہ ہے کہ ہماری رعایت فرمایئے صحابہ بارگاہ رسالت میں جب کسی چیز کو اچھی طرح نہ سمجھ پاتے تو عرض کرتے ''راعنا'' کہ یارسول اللہ ہماری رعایت کرتے ہوئے دوبارہ سمجھا دیں مگر یہود عبرانی جانتے تھے ''راعنا'' کہتے وقت زبان کو لچک دیتے تاکہ ''راعینا'' ہو جائے اور یہ بے ادبی و توہین کا لفظ تھا۔ قرآن نے صحابہ کو بھی روک دیا کہ اس لفظ کے کہنے کی نوبت ہی نہ آئے پہلے ہی غور سے سنو اور اگر ضرورت بھی ہو تو ''انظرنا'' کہو۔ [جامع اسباب النزول، ص:۱۷]

اس شان نزول سے آیت کے فہم کے علاوہ یہودیوں کا طرز عمل، بارگاہ رسالت میں ان کی بے باکیاں اور قدرت کا صحابہ کو بارگاہ رسالت کا ادب سکھانے کے اہتمام کا بھی پتا چلتا ہے۔ تحریر و تقریر میں ذکر مصطفیٰ ہو تو کس اہتمام اور احتیاط سے ذکر کرنا۔

حیات النبی ﷺ کے مختلف گوشوں کے پس منظر کو سمجھنے کے لیے بھی شان نزول کی اہمیت ہے جیسے، مسجد قبا کی تعمیر اور سورۃ الکوثر۔

سببِ نزول سیرت النبی ﷺ کے نقطہ نظر سے اس لیے بھی اہم ہے کہ اس سے نبی کریم ﷺ کی اس کیفیت / جسمانی تاثر کا اندازہ ہوتا ہے جو آپ پر سورۃ کے نزول سے ظاہر ہوئی۔ مثلاً واقعہ افک پر سورۃ نور کی آیات کے نزول سے آپ کی کیفیت کے اظہار کے لیے جو لفظ استعمال ہوا وہ ۔۔۔ وھو یضحک [صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب لو لا اذ سمعتموه۔۔۔، رقم الحدیث:۴۷۵۰] ہے۔

سورۃ الکوثر کے شان نزول میں متبسماً، کے الفاظ آئے ہیں۔

[صحیح مسلم، کتاب الصلوة، باب حجة من قال۔۔۔، رقم الحدیث:۴۰۰]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں اس حقیقت کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ سبب نزول کے بغیر تفسیر قرآن کا علم ادھورا اور خام ہے۔ اسی لیے ابن دقیق العید نے کہا:

''بیان سبب النزول طریق قوی علی فهم القرآن.'' [الموافقات، جلد۳، ص:۳۴۸]

نیشا پوری کا کہنا ہے:

''لا یمکن معرفة تفسیر الایة دون الوقوف علی قصتها وبیان نزولها.''

[الاتقان، جلد اول، ص:۱۹]

اور سبب نزول کی حقیقت علوم السیرۃ سے جڑی ہوئی ہے۔ سبب نزول پر درج ذیل کتب کے نام ملتے ہیں:

(i) اسباب النزول: علی بن المدینی (م:۳۲۴ھ)

(ii) القصص والاسالیب التی نزل من اجلها القرآن: عبدالرحمٰن بن محمد (م:۴۰۲ھ)

(iii) اسباب النزول: ابوالحسن علی بن احمد الواحدی (م:۴۶۸ھ)

(iv) العجاب فی بیان الاسباب: ابن حجر عسقلانی (م:۸۵۲)

(v) لباب النقول فی اسباب النزول: جلال الدین سیوطی (م:۹۱۱ھ)

(vi) جامع اسباب النزول: خالد عبدالرحمٰن العک

(vii) علم اسباب نزول القرآن (دراسة تاریخیة): عبدالستار جبر غایب الحمودی

(viii) حصاد السهول فی اسباب النزول: محمد بن جهاد بن ابوشقرہ

(ix) فتح الرحمن فی اسباب نزول القرآن: محمد سالم محسن

(x) اسباب نزول القرآن دراسة منهجیة: عبدالوهاب لطف الدیلمی

(xi) اسباب النزول واثرها فی بیان: دکتور عماد الدین محمد رشید

اس امر واقعہ پر بھی غور کی ضرورت ہے کہ بہت سے واقعات سیرت بھی اپنا ''سبب ورود'' رکھتے ہیں۔ اس دلچسپ گوشہ سیرت کو ہم ''سببِ ورودِ وقائع سیرت'' کہہ سکتے ہیں۔ جس طرح آیات قرآنی اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

احادیثِ نبوی کے پس منظر کو جاننے کے بعد نفس واقعہ / حقیقت واقعہ کا صحیح ادراک ہوتا ہے۔ اس طرح ''سببِ ورودِ وقائع سیرت'' کا مطالعہ واقعات سیرت کے فہم میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ بہت سارے واقعاتِ سیرت جو مناظرانہ محاذ آرائی کا سبب بنتے ہیں اگر ان کے پس منظر کو جان لیا جائے تو اس کشمکش علمی سے بچا جا سکتا ہے۔ مختلف مواقع پر معجزات کے ظہور کا پس منظر بھی اس حوالہ سے دلچسپی کا موضوع ہے۔ صلح حدیبیہ سے بعض لوگ جو نتائج نکال کر صلح جوئی کے جس تصور کا خاکہ پیش کرتے ہیں وہ پورا پس منظر جاننے کے بعد جرأت وغیرت پر مبنی تصور امن ہوگا نہ کہ بزدلی اور مایوسی کا۔ اس طرح غزوات کا سبب ورود جان لیا جائے تو مستشرقین کی اس موضوع پر غیر جانبداری کا پول کھل جائے گا۔ سبب ورود واقعات سیرت فقہی مسائل کے استنباط کی بھی کلید ہے۔ بعض احادیث کے پس منظر میں سیرت کا کوئی واقعہ ہوتا ہے، جب تک وہ پورا واقعہ ذہن میں نہ ہو فہم حدیث بھی ممکن نہیں ہوتا۔ اسی طرح بہت سے صحابہ کرام کے قبول اسلام کے پس منظر میں کوئی نہ کوئی سبب ورود موجود ہے۔ گویا تاریخ کے پس منظر میں ایک اور تاریخ موجود ہوتی ہے جو فہم تاریخ کے لیے معاون ہوتی ہے۔

☆ تفسیر النبی ﷺ:

تفسیر القرآن کے جن مآخذ کا ذکر کیا جاتا ہے ان میں احادیث نبویہ کا تذکرہ ضرور ہوتا ہے۔ مگر سیرتِ نبوی کو بطور ماخذ ذکر نہیں کیا جاتا حالانکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے **کان خلقه القرآن** [مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث: ۲۴۶۰۱] کہہ کر اس کے ماخذ ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ گویا نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے قرآن کی تفسیر کے دو ماخذ ہیں:

(i) احادیث (ii) سیرت

واضح رہے کہ صحیح بخاری میں تفسیر سے متعلقہ مرفوع روایات ۵۴۸/ ہیں جب کہ آثار کی تعداد ۵۸۰/ ہے۔ جب کہ ۳۴/ سورتوں کے بارے میں امام بخاری نے کوئی روایت بیان نہیں کی اور علامہ سیوطی نے ۲۴۴۰/ مرفوع روایات نقل کی ہیں۔ یہاں چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں جن کی تفسیر آپ نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"(۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ. [الانعام:۶۵] (وہ اللہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے نیچے سے کوئی عذاب بھیج دے۔) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابھی اس کی تاویل کے ظاہر ہونے کا وقت نہیں آیا۔

[مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۱۴۶۶]

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی، الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ. [الانعام:۸۲] (وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا۔) تو لوگوں پر یہ بات بڑی شاق گزری اور وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کون شخص ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کا وہ مطلب نہیں جو تم مراد لے رہے ہو، کیا تم نے وہ بات نہیں سنی جو عبد صالح (حضرت لقمان علیہ السلام) نے فرمائی تھی يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ. [لقمان:۱۳] (پیارے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا کیونکہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔) اس آیت میں بھی شرک ہی مراد ہے۔

[مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۳۵۸۹، ۴۰۳۱، ۴۲۴۰]

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، فرمایا کہ اس آیت وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا [مریم:۷۱] (تم میں سے ہر کوئی جہنم میں وارد ہوگا۔) کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر انسان جہنم پر وارد ہوگا، بعد میں اپنے اعمال کے مطابق وہاں سے دور ہٹایا جائے گا۔

[مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۴۱۴۱، ۴۱۲۸]

(۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی وہ سب سے افضل آیت جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتائی تھی، نہ بتاؤں۔ وہ آیت یہ ہے "وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ. [الشوریٰ:۳۰] (اور جو مصیبت تمہیں پہنچی ہے تمہارے ہاتھوں کی کمائی کے سبب پہنچی ہے اور وہ (تمہارے) بہت سے کرتوتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔) اور نبی کریم ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا تھا کہ علی! میں تمہارے سامنے اس کی تفسیر بیان کرتا ہوں، اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں دنیا میں جو بیماری، تکلیف یا آزمائش پیش آتی ہے تو وہ تمہاری اپنی حرکتوں کی وجہ سے آتی ہے اور اللہ اس سے بہت کریم ہے کہ آخرت میں دوبارہ اس کی سزا دے اور اللہ نے دنیا میں جس چیز سے درگزر فرمایا ہو، اس کے حلم سے یہ بعید ہے کہ وہ اپنے عفو سے رجوع کرے۔[مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۶۴۹]

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے، وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ. [القمر:۱۷] ایک آدمی نے پوچھا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! ''مُّدَّكِرٍ'' کا لفظ دال کے ساتھ ہے یا ذال کے ساتھ؟ فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے دال کے ساتھ پڑھایا ہے۔[مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۳۷۵۵، ۳۸۵۳، ۳۹۱۸، ۴۱۰۵، ۴۱۶۳، ۴۴۰۱]

(۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت: يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. [المطففین:۶] ''جب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔'' کی تفسیر میں فرمایا کہ اس وقت لوگ اپنے پسینے میں نصف کان تک ڈوبے ہوئے کھڑے ہوں گے۔[مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۴۶۱۳، ۴۶۹۷، ۴۸۶۲، ۵۳۱۸، ۵۳۸۸، ۵۸۴۳، ۵۹۱۲، ۶۰۷۵، ۶۰۸۶]

نبی کریم ﷺ نے قرآن کریم کی مکمل تفسیر بیان فرمائی یا نہیں۔ الدکتور محمد حسین ذہبی کے مطابق ابن تیمیہ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ آپ نے مکمل تفسیر صحابہ کو بیان فرمائی، جب کہ خوئی اور سیوطی کی رائے ہے کہ آپ نے جو تفسیر بیان فرمائی وہ مکمل نہیں ہے۔[التفسیر والمفسرون، جلد اول، ص:۴۶-۵۱]

دراصل دونوں فریقین نے سیرت النبی ﷺ کو نظر انداز کر کے آراء قائم کی ہیں۔ روایات/احادیث میں یقیناً تفسیری ذخیرہ کم ہے۔ اس ذخیرہ میں دستیاب روایات سے آیات کی تشریح/لغوی وضاحت/سبب نزول/فقہی مسائل جیسے پہلو سامنے آتے ہیں۔ مگر قرآن کریم کے بقیہ حصہ کی وضاحت/تشریح/توجیہہ/تفصیل، سیرت النبی ﷺ سے ہوتی ہے اور اس جہت سے آپ کے پورے قرآن کے اجمال کو تفصیل کے ساتھ دیکھا جا سکتا ہے۔

گویا صوفیہ کی اصطلاح میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ''قال'' کے اعتبار سے تو نہیں مگر ''حال'' کے پہلو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے آپ پورے قرآن کی تفسیر ہیں۔اس حقیقت کوواضح کرنے کے لیے جناب قاری محمد طیب کا یہ اقتباس قابل مطالعہ ہے:

”۔۔۔اس سے صاف نتیجہ یہی نکلتا ہے اور نکل بھی سکتا ہے کہ سیرت کے عجائبات بھی کبھی منقضی ہونے والے نہیں، فرق اگر ہے تو صرف یہ کہ قرآن میں یہ لامحدود عجائبات علمی صورت میں اور ذات بابرکات نبوی کی سیرت میں یہی عجائبات عملی صورت میں ہیں، گویا ایک علمی قرآن ہے جو اوراق میں محفوظ ہے اور ایک عملی قرآن یعنی سیرت ہے جو ذاتِ نبوی میں محفوظ ہے اور دونوں آپس میں ایک دوسرے پر من و عن منطبق ہیں، پس قرآن کا کہا ہوا حضور کا کیا ہوا ہے اور آپ کا کیا ہوا قرآن کا کہا ہوا ہے، اس لیے قرآن حکیم کی یہ ہزاروں آیتیں درحقیقت سیرت مقدسہ کے علمی اور تعارفی ابواب ہیں اور ادھر سیرت کے یہ ہزاروں گوشے قرآن کے عملی پہلو ہیں پس قرآن میں جو چیز ”قال“ ہے وہی ذات نبوی میں ”حال“ ہے اور جو قرآن میں نقوش ودوال ہیں وہی ذاتِ اقدس میں سیرت واعمال ہیں، اس لیے سیرت سے تو قرآن کی عملی صورتیں مشخص ہوتی ہیں اور قرآن سے سیرت کی علمی بنیں کھلتی ہیں۔اس قرآن حکیم کے مختلف مضامین اپنی اپنی نوعیت اور مناسبت کے مطابق سیرت کے مختلف الانواع پہلو ثابت ہوتے ہیں، قرآن میں ذات و صفات کی آیتیں آپ کے عقائد ہیں اور احکام کی آیتیں آپ کے اعمال، تکوین کی آیتیں آپ کا استدلال ہیں اور تشریح کی آیتیں آپ کا حال، قصص وامثال کی آیتیں آپ کی عبرت ہیں اور تذکیر کی آیتیں آپ کی موعظت ، خدمتِ خلق کی آیتیں آپ کی عبدیت ہیں اور کبریاء حق کی آیتیں آپ کی نیابت، اخلاق کی آیتیں آپ کا حُسنِ معیشت ہیں اور معاملات کی آیتیں آپ کا حُسنِ معاشرت، توجہ الی اللہ کی آیتیں آپ کی خلوت ہیں اور تربیت خلق اللہ کی آیتیں آپ کی جلوت، قہر وغلبہ کی آیتیں آپ کا جلال ہیں اور مہر ورحمت کی آیتیں آپ کا جمال، تجلیاتِ حق کی آیتیں آپ کا مشاہدہ ہیں اور ابتغاء وجہ اللہ کی آیتیں آپ کا مراقبہ، ترکِ دنیا کی آیتیں آپ کا مجاہدہ ہیں، احوال محشر کی آیتیں آپ کا محاسبہ اور نفی غیر کی آیتیں آپ کی فنائیت ہیں اور اثباتِ حق کی آیتیں آپ کی بقائیت، انا اور انت کی آیتیں آپ کا شہود ہیں اور ہو کی آیتیں آپ کی غیبت، نعیم جنت کی آیتیں آپ کا شوق ہیں اور جحیم نار کی آیتیں آپ کا ہم وغم۔رحمت کی آیتیں آپ کی رجاء ہیں اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عذاب کی آیتیں آپ کا خوف، انعام کی آیتیں آپ کا سکون وانس ہیں اور انتقام کی آیتیں آپ کا حزن، حدود وجہاد کی آیتیں آپ کا بغض فی اللہ ہیں اور امن وترحم کی آیتیں آپ کا حب فی اللہ، نزولِ وحی کی آیتیں آپ کا عروج ہیں اور تعلیم وتبلیغ کی آیتیں آپ کا نزول، تنفیذ اوامر کی آیتیں آپ کی خلافت ہیں اور خطاب کی آیتیں آپ کی عبادت، وغیرہ وغیرہ۔ غرض کسی بھی نوع کی آیت لو وہ آپ کی کسی نہ کسی پیغمبرانہ سیرت اور کسی نہ کسی مقامِ نبوت کی تعبیر ہے اور آپ کی سیرت اُس کی تفسیر، جس سے صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس زرّیں مقولہ ''و کان خلقه القرآن'' سے قرآن اور ذاتِ اقدس نبوی کی کامل تطبیق اور صدیقہ پاک کی علمی گہرائیوں اور ذاتی ذکاوتوں کا نشان ملتا ہے اس لیے یہ دعویٰ ایک ناقابل انکار حقیقت ثابت ہوتا ہے کہ اگر قرآن کے علمی عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے تو سیرت نبوی ﷺ کے عملی عجائبات بھی کبھی ختم ہونے والے نہیں اور اگر قرآن عملی طور پر تا قیام قیامت اپنے شاخ در شاخ علوم سے بنی نوع انسان کی تکمیل کا ضامن ہے تو یہ سیرت جامعہ بھی تا یوم محشر اپنے شاخ در شاخ عملی اسووں سے اقوام عالم کی تکمیل وتسکین کی کفیل رہے گی۔'' [نقوش رسول نمبر، جلد اول، ص: ۳۸۔۳۹]

اس موضوع پر درج ذیل کتب ہیں۔ المنجد نے صرف ایک کتاب کا ذکر کیا ہے۔

(i) تفسیر النبی ﷺ: محمد بن احمد المحاملی (م: ۴۰۷ھ)

(ii) التفسیر الصحیح: موسوعة الصحیح المسبور من التفسیر بالماثور: دکتور حکمت بن بشیر

(iii) التفسیر النبوی مقدمة تأصیلة مع دراسة حدیثیة لأحادیث التفسیر النبوی الصریح: خالد بن العزیز الباقلی

☆ **حدیث النبی ﷺ:**

امام سخاوی نے حدیث کی تعریف بایں الفاظ کی ہے:

''ما اضیف الی النبی قولاً له او فعلا او تقریراً او صفة حتی الحرکات والسکنات فی الیقظة و المنام'' [فتح المغیث، جلد اول، ص: ۱۲/ شرح شرح النخبة، ص: ۱۶]

''آپ ﷺ سے منسوب قول، فعل، تقریر یا کوئی صفت حتی کہ بیداری اور نیند میں حرکات وسکنات کو حدیث کہتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس تعریف سے اندازہ ہوتا ہے کہ حدیث اور سیرت میں کیا تعلق ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حیات رسول ﷺ کے لمحات کو کس قدر گہرائی اور گیرائی سے محفوظ کیا گیا ہے۔ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہونے والی کتب کو امم سابقہ محفوظ نہ رکھ سکیں اور یہاں اعجاز رسول یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کی حالت نیند کی کیفیات کو ضبط کر کے اُمت تک پہنچا دیا گیا ہے۔ اُمت نے اس مقصد کے لیے جو اہتمام کیا علوم کی تاریخ میں یہ جدوجہد پہلی اور آخری، کامل و بے عیب، بے نظیر و بے مثال ہے۔ علوم حدیث کا وجود، اس کا ارتقاء، احادیث کی جمع آوری، محدثین کی محنت شاقہ اور پھر ان احادیث سے اخذ شدہ معانی و مطالب پر دیگر علوم کی تدوین چشم فلک نے اس کی مثال نہیں دیکھی۔ کیا جدوجہد کی یہ تاریخ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے نہیں؟ حدیث کی کتب مختلف انواع میں تقسیم ہوئیں۔ ان کی شروح تحریر ہوئیں، سند اور متن کی مختلف جہات پر محدثین نے اپنی اپنی آراء پیش کیں۔

حدیث سے متعلقہ کتب، ان کی اقسام اور ان پر ہونے والا کام اتنا متنوع ہے کہ اس کا شمار ممکن نہیں۔ سید عبدالماجد الغوری کی کتاب مصادر الحدیث ومراجعہ میں روایتاً ۴۰/ اور درایتاً ۵۲/ مختلف موضوعات/انواع/عنوانات کے تحت کتب حدیث کے عنوانات درج ہیں۔ غوری صاحب نے ان انواع میں جتنی کتب کا تعارف کروایا ان کی تعداد سامنے لکھ دی گئی ہے۔ روایتاً کی ساری انواع اور درایتاً کی منتخب انواع درج ذیل ہیں:

الجزء الأوّل. (روایتاً)

مصادر الأحادیث الصحاح	۱۳
الجوامع	۶
السُّنن	۲۵
مصادر الآثار	۵۶
الموطّآت	۵
المصنّفات	۱۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المسانيد	۲٦
المُسْتَخْرَجات	۳۵
المُسْتَدْرَكات	۴
اربعينات	
المَعاجِم الحديثيّة	۸
معاجم الشيوخ والمَشْيَخات	۱۲۲
الصُّحف الحديثية	۱۷
الأجزاء الحديثية	۱۵
الأجزاء المختصّة بموضوعٍ واحدٍ	۳۰
الفوائد الحديثية	۲
النُّسَخ الحديثية	۵
العوالي	٦
الأمالي والمجالس	۱۰
مصادر الأحاديث القدسية	۲۰
مصادر الأحاديث المشتهرة	۱۳
مصادر أحاديث المسلسل	۵۲
مصادر الأحاديث المرسلة	۷
مصادر الأحاديث الموقوفة	۱
مصادر الأحاديث المُدْرَجة	۳
مصادر الأحاديث الضعيفة	٦
مصادر الأحاديث الموضوعة	۸۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مصادر التفسير بالمأثور ۲۴
مصادر أحاديث الدّلائل ۳۶
مصادر أحاديث الشمائل ۱۸
مصادر الأحاديث في السيرة النبوية ۵۸
مصادر أحاديث الأذكار وعمل اليوم والليلة. ۲۰
مصادر أحاديث الترغيب والترهيب. ۱۰
مصادر أحاديث الزهد والورع ومكارم الأخلاق والآداب ۲۷
مصادر أحاديث الفضائل في القرآن الكريم. ۹۳
مصادر أحاديث الفضائل والمناقب ۶۷
مصادر أحاديث الحِكَم والأمثال ۱۷
مصادر أحاديث الطّبّ ۲۳
مصادر التأليف حول حديث واحد ۱۴
مصادر التأليف حول موضوعٍ واحدٍ ۱۰۴
مجاميع الحديث ۴۸
مصادر أطراف الحديث ۲۵
مصادر أحاديث الزوائد ۳۱
مصادر تخريج الحديث ۹۶
مصادر فهارس الحديث ۲۰۳

الجزء الثّاني (درايتاً)

شروح الحديث ۱۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصادر أحاديث الأحكام	۴۹
مصادر سبب ورود الحديث	۵
مصادر غريب الحديث	۱۵
مصادر اعراب الحديث	۳
مصادر مختلف الحديث ومشكله	۱۱
مصادر ناسخ الحديث ومنسوخه	۱۳
كتب علل الحديث	۲
كتب علم مصطلح الحديث	۱۳۳
مصادر معرفة قواعد المحدِّثين	۴
مؤلَّفات في علوم الحديث على الطريقة المنهجية	۴
معاجم في المصطلحات الحديثية	۱۰
كتب مفردة في علمٍ من علوم الحديث	۱۱۴
كتب علم الجرح والتعديل	۲۸
كتب علم علل الحدِيث	۷
مصادر علم الرجال	۸
مصادر رجال كتب الحديث المخصوصة	۷۴
كتب السوالات في الجرح والتعديل	۱۵
مصادر الجرح والتعديل المخصصة بمكان معين	۱۳
الكتب المؤلفة في حجية الحديث والدفاع عنه	۱۹
مراجع معرفة الكتب المخطوطة والمطبوعة في الحديث وعلومه	۲۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ غریب الحدیث:

کلامِ نبوی کے فہم وادراک کے لیے جو علوم وجود میں آئے ان میں ایک غریب الحدیث ہے۔ فہمِ الفاظِ نبوی کا انحصار غریب الفاظ کی معرفت پر ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے غریب الفاظ کا مفہوم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''سلوا أصحاب الغريب فاني اكره ان اتكلم في قول رسول اللهﷺ بالظن، فاخطي.''

[علوم الحدیث، جلد ۴، ص: ۴۰۹]

غریب کی معرفت کے لیے لغت کا سہارا لینا پڑتا ہے اس لیے ابتدا میں اس فن پر لکھنے والے علماء لغت ہیں۔ اس اقتباس سے اس فن کی ابتدا اور ابتدائی کاوشوں کا اندازہ ہوتا ہے:

''کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے اس موضوع پر کچھ مواد جمع کیا اور اس کو مرتب کیا وہ ابوعبیدہ معمر بن المثنی التیمی ہیں۔ ابوعبیدہ نے احادیث وآثار کے غریب الفاظ چند اوراق کی ایک مختصر کتاب میں جمع کیے۔ کتاب کے مختصر ہونے کی وجہ یہ نہ تھی کہ وہ احادیث کے دوسرے غریب الفاظ سے ناواقف تھے بلکہ اس کے دو اسباب تھے:

ایک سبب تو یہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص کسی ایسے کام کی ابتدا کرتا ہے جو اس سے پہلے نہیں ہوا تو اس کا دائرہ بہت محدود ہوتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ پھیلتا ہے۔ اسی طرح اول اول جب کوئی اختراع سامنے آتی ہے تو وہ معمولی ہوتی ہے پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ اس دور میں ابھی اصحاب علم اور ماہرین زبان زندہ تھے جہل اس قدر عام اور معاملہ اتنا سنگین نہیں ہوا تھا۔ پھر ابوالحسین النضر بن شمیل المازنی نے غریب الحدیث پر ایک کتاب مرتب کی جس کا حجم ابوعبیدہ کی کتاب سے زیادہ تھا اور مختصر ہونے کے باوجود اس میں شرح وبسط سے کام لیا گیا تھا۔ پھر عبدالملک بن قریب الاصمعی نے جو ابوعبیدہ کے معاصر تھے لیکن ان کے بعد تک زندہ رہے اس موضوع پر ایک نفیس کتاب لکھی اور ابوعبیدہ پر سبقت لے گئے۔ اسی طرح محمد بن المستنیر قطرب اور دوسرے ائمہ لغت وفقہ نے احادیث جمع کیں اور ان کے الفاظ ومطالب پر گفتگو کی، لیکن یہ کتابیں معدودے چند اوراق میں تھیں اور کسی کتاب میں بھی ایسی کوئی بڑی حدیث نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوتی تھی جو دوسری کتاب میں نہ ہو۔" [فن غریب الحدیث کا آغاز وارتقاء،ص:۱۹، ۲۰]

اس موضوع پر اہم کتب درج ذیل ہیں:

(i)غریب الحدیث: ابوعبید القاسم بن سلام الھروی (م:۲۲۴ھ)

(ii)غریب الحدیث: ابومحمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری (م:۲۷۶ھ)

(iii)الدلائل فی غریب الحدیث: قاسم بن ثابت العوفی السرقسطی (م:۳۰۲ھ)

(iv)غریب الحدیث: ابوسلیمان بن حمد بن محمد (م:۳۸۸ھ)

(v) کتاب الغریبین: احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن الباشانی (م:۴۰۱ھ)

(vi) تفسیر غریب ما فی الصحیحین: ابونصر محمد بن فتوح الازدی (م:۴۸۸ھ)

(vii)مشارق الانوار علی صحاح الآثار: قاضی عیاض بن موسیٰ (م:۵۴۴ھ)

(viii)مجموع غرائب الحدیث: عبدالکریم بن محمد (م:۵۶۲ھ)

(ix)المجموع المغیث فی غریبی القرآن والحدیث: ابوموسیٰ محمد بن ابوبکر الاصبھانی (م:۵۸۱ھ)

(x)الفائق فی غریب الحدیث: محمود بن عمر الزمخشری (م:۵۸۳ھ)

(xi)غریب الحدیث: حافظ جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی (م:۵۹۷ھ)

(xii)النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر: المبارک بن محمد المعروف بابن الاثیر (م:۶۰۶ھ)

(xiii)منال الطالب فی شرح طوال الغرائب: المبارک بن محمد المعروف بابن الاثیر (م:۶۰۶ھ)

(xiv) المجرد لغۃ الحدیث: عبداللطیف بن یوسف (م:۶۲۹ھ)

(xv)تفسیر غریب الحدیث مرتبا علی الحروف: ابن حجر العسقلانی (م:۸۵۲ھ)

(xvi)مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار: محمد طاہر پٹنی (م:۹۸۶ھ)

[اس حوالہ سے راقم کا ایک مضمون "غریب حدیث اور فہم حدیث میں اس کی اہمیت" ششماہی جہات الاسلام، جلد۵،شمارہ:۱، ۲۰۱۱ء میں شائع ہوا۔]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ جوامع الکلم:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بعثت بجوامع الكلم."

[صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب قول النبي ﷺ نصرت بالرعب، رقم الحدیث: ۲۹۷۷]

آپ کے ارشاد فرمودہ کلمات قلیل مگر معانی و مطالب کا بحر بیکراں ہیں جن میں قیامت تک انسان کے لیے حکمت و دانش اور رہنمائی کے اصول ملتے رہیں گے۔

"جب کوئی ان الفاظ پر غور کرے گا، جو حضور پر نور ﷺ کے دہن مبارک سے نکل کر ہم تک پہنچے، اسے یقین ہو جائے گا کہ بے شک یہ کلام نبوت ہے۔ مختصر الفاظ، صاف اور پُر صدق، معانی کا خزینہ، ہدایت کا گنجینہ۔" [رحمت للعالمین، جلد ۳، ص: ۱۵۹]

قاضی عیاض کے یہ الفاظ جو شفا کے حوالے سے نقل ہیں:

"وأما فصاحة اللسان، وبلاغة القول، فقد كان صلى الله عليه وسلم من ذلك بالمحل الأفضل، والموضع الذي لا يجهل، سلاسة طبع، وبراعة منزع، وإيجاز مقطع، ونصاعة لفظ، وجزالة قول، وصحة معان، وقلة تكلف. أوتي جوامع الكلم، وخص ببدائع الحكم، وعلم ألسنة العرب، فكان يخاطب كل أمة منها بلسانها، ويحاورها بلغتها، ويباريها في منزع بلاغتها، حتى كان كثير من أصحابه يسألونه في غير موطن عن شرح كلامه، وتفسير قوله. من تأمل حديثه، وسيره، علم ذلك وتحققه. وليس كلامه مع قريش والأنصار، وأهل الحجاز، ونجد، ككلامه مع ذي المشعار الهمداني، وطهفة النهدي و قطن بن، حارثة العليمي و الأشعث، بن قيس و وائل بن حجر، الكندي وغيرهم، من أقيال، حضر موت، وملوك اليمن." [الشفا، جلد اول، ص: ۱۶۷]

"رسول اکرم ﷺ فصاحت زبان اور بلاغت کلام میں ایسے بلند مقام اور اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے جہاں سلاست طبع، فصاحت کلام، ایجاز، موزوں الفاظ کا انتخاب، جزالت کلام، صحت معانی اور قلت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکلف، کوئی پوشیدہ بات نہیں ہے، حضور ﷺ کو جوامع الکلم بھی عطا کیے گئے تھے اور نادر حکمتوں کے ساتھ آپ مخصوص کیے گئے تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو عرب کی تمام (مختلف) زبانیں سکھادی تھیں اور آپ ہر قوم سے اسی کی زبان میں خطاب فرماتے تھے اور اسی قبیلے کے محاورے میں گفتگو فرماتے تھے، یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام کسی اور موقع پر آپ سے اس کلام کی شرح دریافت فرماتے اور آپ کے ارشاد گرامی کی توضیح کے خواستگار ہوتے، جس نے آپ کی احادیث وسیرت میں غور وفکر کیا ہے، اس پر یہ بات واضح ہوگئی ہے اور یہ حقیقت سامنے آگئی ہے، آپ کا کلام جیسا قریش، انصار، اہل حجاز واہل نجد کے ساتھ ہوتا تھا ویسا انداز کلام اس وقت نہیں ہوتا تھا جب آپ ذی المشعار ہمدانی، طہفۃ النہدی، قطن بن حارثہ، اشعث بن قیس اور وائل بن الحجر الکندی سے گفتگو کے وقت اختیار فرماتے تھے جو حضر موت اور یمن کے روساء اور امراء میں سے تھے۔"

جس طرح آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے لمحات، آپ کی نبوت کی دلیل ہیں۔ اسی طرح آپ کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے یہ الفاظ "دلائل النبوۃ" میں سے ہیں۔ اس حوالہ سے صلاح الدین المنجد نے ۱۷ کتب کے نام درج کیے ہیں۔ ان کے علاوہ چند درج ذیل ہیں:

(i) كشف أستار جواهر الحكم المستخرجة الموروثة من جوامع الكلم. شرح أربعين حديثاً: محمد بن اسحاق بن محمد القونوی (م:۶۷۳ھ)

(ii) جوامع الكلم: عبدالرحمٰن بن احمد ابن رجب (م:۷۹۵ھ)

(iii) جامع العلوم والحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم: عبدالرحمٰن بن احمد ابن رجب (م:۷۹۵ھ)

(iv) جوامع الكلم: التي صدرت عن مشكاة النبوة... منتخبة من كتاب الجامع الصغير للامام السيوطي: السیوطی عبدالرحمٰن بن ابی بکر ابن فخر الدین رضاء الدین (م:۹۱۱ھ)

(v) جوامع الكلم في المواعظ والحكم: علی بن عبدالملک حسام الدین علی المتقی (۹۷۵ھ)

(vi) أربعون حديثا من جوامع الكلم: علی بن محمد الهروی علی القاری (م:۱۰۱۴ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(vii)حلاوة الفم بذكر جوامع الكلم: محمد ہاشم بن عبدالغفور السندي (۱۱۷۴ھ)

(viii)الاقوال الذهبية من كلام خير البرية: عبدالفتاح جمیل یحییٰ بري (م:۱۳۸۵ھ)

(ix)جوامع الكلم: رضاء الدین ابن فخر الدین

(x)جوامع الكلم النبوية: محمد الصالح الصدیق

(xi)الاربعون المنبرية:شرح اربعين حديثا من جوام الكلم: عبدالعظیم بن بدوي الخلفي

(xii)وأوتيت جوامع الكلم: رجاء عبداللہ ابو صالح

(xiii)جوامع الكلم النبوى. دراسة تا صيلية: عمر بن عبداللہ

(xiv)صحيح جوامع الكلم الطيب من ادعية رسول الله ﷺ: اسلام بن عیسٰی

مختلف مواقع پر آپ ﷺ کے ارشاد فرمودہ خطبات بھی جوامع الکلم کا نمونہ ہیں۔ آج ان خطبات کی مختلف جہات پر اہلِ قلم تحقیق کر رہے ہیں۔ آپ کے خطبات انتہائی مختصر مگر حیات انسانی کی راہوں کے رہبر و رہنما ہیں۔ آپ کے ایک ہی طویل ترین خطبہ کی خبر حضرت ابوزید نے ان الفاظ میں دی:

''حدثني أبو زيد قال: صلى بنا رسول الله - صلى الله عليه وآله وسلم - الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتى حضرت الظهر فنزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى حضرت العصر ثم نزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى غربت الشمس فأخبرنا بما كان وبما هو كائن فأعلمنا احفظنا.''

[صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، باب اخبار النبی ﷺ فيما يكون...، جلد۵، رقم الحدیث:۲۸۹۲]

''حضرت ابوزید بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ہمیں صلوٰۃ الفجر پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ صلوٰۃ الظہر آ گئی پس آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور صلوٰۃ (نماز) پڑھائی پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے پس آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ صلوٰۃ العصر آ گئی پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور صلوٰۃ العصر پڑھائی پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس آپ نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا (ما کان اور ما ھو کائن) کی ہمیں خبر دی پس جو ہم میں (اس خطبہ مبارکہ کو) زیادہ یاد رکھنے والا تھا وہ ہم میں زیادہ عالم بن گیا۔"

خطباتِ نبوی ﷺ سے متعلق لکھی جانے والی چند کتب درج ذیل ہیں۔ صلاح الدین المنجد نے اس حوالہ سے ۹ کتب کا ذکر کیا ہے، دیگر درج ذیل ہیں:

(i) خطب النبی ﷺ: ابوالحسن علی بن محمد المدائنی (م: ۲۲۵ھ)

(ii) خطب النبی ﷺ: ابونعیم الاصبھانی احمد بن عبداللہ (م: ۴۳۰ھ)

(iii) خطب النبی ﷺ: المستغفری: جعفر بن محمد (م: ۴۳۲ھ)

(iv) خطبة الحاجة التی کان رسول الله ﷺ یعلمها لاصحابه: محمد ناصر الدین البانی

(v) خطب الرسول ﷺ: محمد الشھاوی مجدی

(vi) خطب الرسول ﷺ: سید محمد بن محمد

(vii) خطب الرسول ﷺ: محمد خلیل الخطیب

(viii) خطب الرسول ﷺ: ۵۷۴ خطبة من کنوز الدرر وجوامع الکلم: محمد خلیل الخطیب

(ix) الخطاب النبوی للنساء فی ضوء السنة النبویة دراسة موضوعیة: دعاء یوسف جمعة

(x) صحیح خطب الرسول ﷺ: ابراہیم ابوشادی

(xi) خطب الرسول ﷺ: نواف الجراح

(xii) الجانب الاعلامی فی خطب الرسول ﷺ: محمد ابراہیم محمد ابراہیم

(xiii) صفة خطبة النبی ﷺ: عمرو عبدالمنعم سلیم

(xiv) اتحاف الانام خطب الرسول علیه الصلوة والسلام: محمد خلیل الخطیب

(xv) دراسة دعویة لبعض خطب الرسول ﷺ: سید محمد بن محمد الحسنی

(vxvi) جزء خطبات النبی ﷺ: حبیب الرحمٰن الاعظمی

خطبہ حجۃ الوداع پر سب سے زیادہ توجہ دی گئی اور حیاتِ انسانی کے مختلف پہلوؤں سے رہنمائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے نکات مرتب کیے گئے ہیں۔

(i)خطب و مواعظ من حجة الوداع: عبدالرزاق بن عبدالمحسن البدر

(ii)حقوق الانسان فی خطبة الوداع: عبدالباری الثبیتی

(iii)الوصیة النبویة للامة الاسلامیة فی حجة الوداع: دکتور فاروق حمادہ

☆ امثال النبی ﷺ:

امثال کا مقصد بھی سامع کے لیے ادق معاملات کی تفہیم ہے۔اس سے مقصود نصیحت اور پیغام بھی ہے۔کلام نبوی میں آپ کے وعظ و نصیحت اور دعوتی مقاصد کے لیے امثال کا ذکر ملتا ہے۔عمومی وعظ و نصائح کے موقعہ پر یا بعض اوقات مجالس میں بیٹھے ہوئے، کسی خاص مسئلہ کی تفہیم کے لیے آپ امثال کا ذکر فرماتے۔ایسی روایات بھی ملتی ہیں جن میں آپ کے سامعین سے بطور استفسار کسی مثل پر غور و فکر کے لیے ارشاد فرمایا۔امثال پر صلاح الدین المنجد نے تین کتب کا ذکر کیا ہے۔چند دیگر کتب درج ذیل ہیں:

(i)الامثال من الکتاب والسنة: محمد بن علی الترمذی (م:۳۲۰ھ)

(ii)الدر الثمن فی ذکر شی من امثال الحبیب و کلامه المتقن ﷺ:عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی (م:۵۹۷ھ)

(iii)الامثال فی الحدیث الشریف مفهومها، اقسامها، دلالاتها: علی موسی الکعبی

(iv)الامثال فی الحدیث النبوی الشریف: محمد جابر فیاض العلوانی

(v)الامثال النبویة: محمد ھادی الیوسفی الغروی

(vi)بعض الدلالات التربویة فی الامثال النبویة من خلال کتاب:(امثال الحدیث) لابی محمد الحسن بن خلاد الرامهرمزی: محمد بن خیر حسن عرقسوی

(vii)امثال النبوة فی صحیح البخاری دراسة لغویة دلالیة: ھانی طاہر محمد حسین

(viii)من الامثال النبویة: مدار الوطن

(ix)فقة الدعوة من امثال النبی ﷺ: سارة بنت عبداللہ جمعة البلوشی

(x)المضامین التربویة فی الامثال النبویة من الصحیحین: ابراہیم عبداللہ ثانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(xi)مصادر الامثال فی الحدیث النبوی: احمد عبدالتواب عوض

(xii)امثال الحدیث: محمد کریم خان

(xiii)روائع البیان فی الامثال النبویة: دکتور محمود السید الحسنی

☆ **کلامِ نبوی میں معرب الفاظ:**

معرب سے مراد وہ لفظ ہے جسے غیر عرب نے وضع کیا ہو اور عربوں نے اس کے معنی موضوع لہ میں اسے استعمال کیا ہو۔ یعنی معرب غیر عربی کا وہ لفظ ہے جسے عربی زبان والوں نے مستعار لے لیا ہو، اسے اپنی تحریر، تقریر اور روزمرہ میں استعمال کیا ہو یہاں تک کہ وہ لفظ عربی لغات و معاجم کا حصہ بن گیا ہو۔ اس طرح معرب اپنی اصل کے اعتبار سے عجمی اور استعمال کے اعتبار سے عربی ہوتا ہے۔[مقدمہ اُردو ترجمہ المتوکلی،ص:۳۶]

امام شافعی، امام جریر طبری، ابوعبید معمر بن مثنی، ابن الفارس، امام رازی، باقلانی اور احمد شاکر قرآن میں معرب کا انکار کرتے ہیں۔ جب کہ ابوعبید القاسم بن سلام، ابوالمنصور جوالیقی، جلال الدین سیوطی اور ڈاکٹر رمضان عبدالتواب قرآن میں معرب کے وجود کے قائل ہیں۔ علامہ سیوطی نے ''الاتقان فی علوم القرآن'' کی اڑتیسویں فصل کا نام ''ما وقع فی القرآن بغیر لغة العرب'' رکھا اور دو مستقل کتب ''المھذب فیما وقع فی القرآن من المعرب'' اور ''المتوکلی'' تحریر کیں۔ ''المتوکلی'' کے مترجم سید علیم اشرف جائسی مقدمہ میں لکھتے ہیں: ''لیکن قرآن کریم یا عربی زبان میں وقوع معرب کے جواز کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ مجوزین وقائلین کی کتابوں میں جن الفاظ کو عجمی اصل قرار دیا گیا ہے ان سب کو من وعن معرب مان لیا جائے۔ اس لیے کہ جس طرح مانعین نے ہر عجمی و معرب لفظ کے لیے بہ تکلف عربی اصل و اشتقاق تلاش کرنے کی کوشش کی ہے اسی طرح قائلین نے بھی عجمیت کا حکم لگانے میں بڑی عجلت سے کام لیا ہے اور ایسے بہت سے الفاظ کو معرب قرار دے دیا ہے، جو حقیقت میں عربی الاصل ہیں۔ اس لیے کہ نہ تو انہیں ان زبانوں کے بارے میں کچھ زیادہ معلومات تھیں جن سے ان الفاظ کے عربی میں منتقل ہونے کا وہ دعویٰ کرتے تھے اور نہ انہیں لفظ کی اصل و تاریخ سے متعلق علم (ایٹیمولوجی: Etymology) کے اصول وقواعد کی خاطر خواہ معرفت تھی، بلکہ اس وقت تو یہ علم باقاعدہ وجود ہی میں نہیں آیا تھا، چنانچہ ان حضرات کی کتابوں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں غلطیوں کے بہت امکانات ہیں، جن میں زیادہ تر تین پہلوؤں سے متعلق ہیں:

(۱) یہ ممکن ہے کہ دو زبانوں کے دو لفظوں میں پائی جانے والی مشابہت محض اتفاق ہو۔ لہٰذا صرف ظاہری مشابہت کی بنیاد پر معرب کا حکم نہیں لگایا جا سکتا ہے۔ بلکہ اس کے لیے علم لسانیات کے اصول وقواعد کی رعایت ضروری ہو گی۔ مثلاً اگر دو زبانوں کے درمیان تاریخی طور پر ربط واتصال ثابت نہ ہو تو تاثیر وتاثر کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا خواہ ان کے بعض لفظوں میں کتنی ہی صوری مشابہت کیوں نہ ہو۔

(۲) بہت سے سامی الاصل الفاظ پہلے فارسی یا پہلوی زبان میں داخل ہو گئے تھے، جب عربی میں ان کا استعمال دیکھا گیا تو انہیں معرب مان لیا گیا، حالانکہ جب وہ سامی اصل کے ہیں تو معرب کیسے ہو سکتے ہیں کیونکہ عربی خود سامی زبان کی ایک فرع ہے، یہ عین ممکن ہے کہ وہ عربی میں براہِ راست اپنی سامی اصل سے منتقل ہوئے ہوں۔

(۳) ان حضرات نے ہر اس عربی لفظ کو جو سریانی یا عبرانی میں معروف ہے معرب قرار دے دیا، اور اس بات کو نظر انداز کر دیا کہ بہت ممکن ہے کہ وہ لفظ ایک ہی سامی اصل سے نکلا ہوا ہو اور تینوں سامی زبانوں میں مشترک ہو۔

مختصر یہ کہ قرآن کریم میں معرب کا وجود جائز اور ممکن ہے اور عربی میں یقینی اور حتمی ہے۔ لیکن قرآن ہو یا عربی زبان اس میں معرب کا تعین لسانیات کے جدید علوم کی روشنی میں از سر نو ہونا چاہیے۔" [مقدمہ اُردو ترجمہ المتوکلی، ص: ۴۳۔ ۴۴]

جب یہ طے ہوا کہ عربی زبان میں عجمی الفاظ کی آمیزش حقیقت ہے تو حدیث نبوی میں بھی یہ الفاظ آئے ہیں۔ امام بخاری نے "باب تکلم بالفارسیة والرطانة" کا عنوان قائم کر کے اس حقیقت کو واضح کیا کہ کلام نبوی میں معرب الفاظ موجود ہیں۔ اس باب کا آغاز امام بخاری نے سورۃ الروم کی آیت ۲۲ سے کیا ہے۔ اس کا مقصد یہ بتانا ہے "کہ نبی کریم ﷺ تمام زبانوں کو پہچانتے تھے، کیوں کہ نبی ﷺ کو تمام امتوں کی طرف بھیجا گیا تھا حالانکہ ان کی زبانیں مختلف تھیں، پس تمام امتیں آپ کی رسالت کے عموم کے اعتبار سے آپ کی قوم ہیں، پس اس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ان کی زبانوں کو پہچانتے ہوں۔۔۔" [نعمة الباری، جلد ۵ ص: ۹۶۷]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری نے اس باب کے تحت درج ذیل تین روایات نقل کی ہیں:

(۱) ''قال سمعت جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما قال قلت یا رسول اللّٰہ ذبحنا بھیمۃ لنا وطحنت صاعا من شعیر فتعال انت ونفر فصاح النبی ﷺ فقال یا اھل الخندق ان جابرا قد صنع سؤرا فحی ھلا بکم.''

[صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب من تکلم بالفارسیۃ والرطانۃ، رقم الحدیث:۳۰۷۰]

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے اپنی بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور چار کلوگرام جو کو پیسا ہے، سو آپ اور چند مرد آئیں، تو نبی ﷺ نے با آواز بلند فرمایا: اے اہل خندق! بے شک جابر نے طعام تیار کیا ہے، پس تم سب لوگ کھانے کے لیے آؤ۔''

اس حدیث میں ''سؤر'' کا لفظ ہے، یہ اس طعام کو کہتے ہیں جس کی دعوت دی جائے۔ دوسرا معنی ہے: مطلقاً طعام اور یہ فارسی کا لفظ ہے، ایک قول یہ ہے کہ ''السؤر'' کا معنی ہے: ولیمہ اور یہ بھی فارسی کا لفظ ہے، ایک قول یہ ہے کہ ''السؤر'' حبشی زبان کا لفظ ہے اور اس کا معنی ہے: طعام، لیکن عرب اس سے کلام کرنے لگے تو اب یہ عربی زبان میں داخل ہوگیا اور ایک لفظ ''سؤر'' ہمزہ سے ہے، اس کا معنی ہے: کھانے اور پانی کا باقی ماندہ حصہ۔'' [عمدۃ القاری، جلد ۱۵، ص:۴]

(۲) ''۔۔۔قالت اتیت رسول اللّٰہ ﷺ مع ابی وعلی قمیص اصفر قال رسول اللّٰہ ﷺ سنہ سنہ قال عبداللّٰہ وھی بالحبشیۃ حسنۃ قالت فذھبت العب بخاتم النبوۃ فزبرنی ابی قال رسول اللّٰہ ﷺ دعھا ثم قال رسول اللّٰہ ﷺ ابلی واخلفی ثم ابلی واخلفی ثم ابلی واخلفی قال عبداللّٰہ فبقیت حتی ذکر.''

[صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب من تکلم بالفارسیۃ والرطانۃ، رقم الحدیث:۳۰۷۱]

''۔۔۔ام خالد بنت خالد بن سعید بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے والد کے ساتھ آئی اور مجھ پر زرد رنگ کی قمیص تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنہ سنہ'' عبداللہ نے کہا: حبشی زبان میں اس کا معنی ہے: خوب صورت۔ اُمِ خالد نے کہا: پس میں جا کر مُہرِ نبوت سے کھیلنے لگی، پس میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والد نے مجھے ڈانٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو رہنے دو، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (تم اس قمیص کو) پرانا ہونے اور پھٹنے تک پہنو، پرانا ہونے تک پہنو اور پھٹنے تک پہنو، پرانا ہونے تک پہنو اور پھٹنے تک پہنو۔ عبداللہ نے کہا: پھر وہ قمیص اتنا عرصہ باقی رہی کہ ایک زمانہ تک اُس کا تذکرہ ہوتا رہا۔''

اس حدیث میں مذکور ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: ''سنه سنه'' حبشی زبان میں اس کا معنی ہے: خوب صورت، اس کا مطلب ہوا کہ غیر عربی زبان میں کلام کرنا بھی جائز ہے، البتہ جب حاضرین میں سے کوئی اس کو نہ سمجھتا ہو تو پھر اس زبان میں نہیں کلام کرنا چاہیے۔[عمدة القاری، جلد۱۵،ص:۵]

(۳)''عن ابی هريرة رضی الله تعالٰی عنه ان الحسن بن علی اخذ تمرة من تمر الصدقة فجعلها فی فيه فقال النبی ﷺ بالفارسية كخ كخ اما تعرف انا لا ناكل الصدقة.'' [صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسير، باب من تكلم بالفارسية والرطانة، رقم الحدیث:۳۰۷۲]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی تو نبی ﷺ نے ان سے فارسی زبان میں فرمایا: ''کخ کخ'' کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔''

اس حدیث میں ''كخ كخ'' کا لفظ ہے، یہ وہ کلمہ ہے جو بچوں کو ناپسندیدہ کام سے روکنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا معنی ہے: اس کو چھوڑ دو اور پھینک دو۔[عمدة القاری، جلد۱۵،ص:۶]

کتاب الجزیۃ میں بھی امام بخاری نے دو تعلیقات ذکر کیں۔ ایک میں عجمی لفظ ''صبانا'' کا ذکر کیا جس سے امان کی طرف اشارہ ہے۔ اور مہلب نے اس کا معنی ''انهم يريدون به اسلمنا'' کیا ہے۔ جب کہ دوسرا لفظ ''مترس'' ہے اس کا معنی فقد آمنه ہے۔[شرح صحيح البخاری لابن بطال، جلد۵،ص:۳۵۲]

علوم الحدیث پر لکھی جانے والی کتب میں بھی اس پر توجہ نہ دی گئی۔ صلاح الدین المنجد نے ''المفصل فی الالفاظ الفارسية المعربة'' میں ''...فی الحديث النبوی فی اقوال الصحابة'' کے تحت درج ذیل ۱۰۸/الفاظ کی فہرست دی ہے اور کہا کہ یہ الفاظ فارسی الاصل ہیں:

(۱) آنُك (۲) أُبدوج (۳) أَذْرَبي (۴) أُرْجُوان (۵) اسْبَذ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(٦)اسْبَرَنْج (٧)اسْتَبْرَق (٨)اسْوار (٩)الْأَلُوَّة (١٠)انْدِرايْنِم

(١١)انْدَرْ وَرْدية (١٢)الايوان (١٣)البَأج (١٤)الباذِق (١٥)بُخْتُج

(١٦)بَذَج (١٧)بَرْبَط (١٨)بَرْدَعة، بَرْذَعة (١٩)بَرْزَق (٢٠)بَرَق

(٢١)بريد (٢٢)بَنْد (٢٣)بذيقة (٢٤)بَهْرام (٢٥)بَيْذَق

(٢٦)بيشارج (٢٧)تِرياق (٢٨)تسخن (٢٩)جُلّاب (٣٠)الْجلاهِق

(٣١)جُمان (٣٢)جَنْبُذ (٣٣)الْخِرْبِز (٣٤)خُرْدِيق (٣٥)خَنْبَج

(٣٦)خَنْدَق (٣٧)خِوان (٣٨)دسكر (٣٩)ده (٤٠)دِهْقان

(٤١)الديباج (٤٢)ديوان (٤٣)الريّ (٤٤)زِبْرِج (٤٥)زَبَرْجَد

(٤٦)زُرْفِين (٤٧)زرمق (٤٨)زَرَنْق (٤٩)سابري (٥٠)ساذَج

(٥١)ساسَم (٥٢)سَبَج (٥٣)سَبَنْج (٥٤)سُدَّر (٥٥)سَرَق

(٥٦)السراويل (٥٧)السكباج (٥٨)سكُرّجة (٥٩)السمسار (٦٠)سُنْبك

(٦١)سور (٦٢)شاذروان (٦٣)شاذ كونة (٦٤)شاه (٦٥)الشطرنج

(٦٦)شيرين (٦٧)الصرد (٦٨)صك (٦٩)صَنْج (٧٠)طازجة

(٧١)الطَّبَس (٧٢)الطَّسُّ (٧٣)طلس (٧٤)طِنفسة (٧٥)فارس

(٧٦)فارسية (٧٧)فرسخ (٧٨)فَرّوخ (٧٩)فيج (٨٠)قُرْطق

(٨١)القَفْش (٨٢)قَهْرمان (٨٣)القوهي (٨٤)القيروان (٨٥)كِرْباس

(٨٦)كُرّج (٨٧)كَرْد (٨٨)كَرْكم (٨٩)كِسْرى (٩٠)الكِنّارات

(٩١)ماه (٩٢)مجس (٩٣)مرزُبان (٩٤)مُسْتُقَة (٩٥)مسك

(٩٦)مقاليد (٩٧)منجنيق (٩٨)موبَذ (٩٩)موزَج (١٠٠)مُوق

(١٠١)مُوم (١٠٢)مَيْسُوسَنْ (١٠٣)النَّرْد (١٠٤)نَوْرُوز (١٠٥)نيزك

(١٠٦)الهامُرْز، الهرماز (١٠٧)هَرَوي (١٠٨)يَزْدَجِرد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ قسم اور کلامِ نبوی ﷺ:

نبی کریم ﷺ نے بھی اپنی گفتگو میں قسم کے الفاظ استعمال کیے اب اگر کوئی کسی ضرورت کے تحت اللہ کی قسم کھائے گا، تو اس کی حیثیت عرفی نہیں ہوگی بلکہ سنت کی ہوگی کیونکہ عرب کے جس رواج کو آپ اختیار فرمالیں وہ عرف اور رواج کے نقطہ نظر سے نہیں بلکہ شریعتِ اسلامیہ میں طریقہ نبوی کے زاویہ سے دیکھا جائے گا۔ اسی وجہ سے امام بخاری نے کتاب الایمان و النذور میں کیف کانت یمین النبی کا باب قائم کیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے طریقہ تکلم میں قسم کے لیے مختلف الفاظ ملتے ہیں جن سے آپ قسم کھایا کرتے تھے۔ صحابہ کرام کی آپ سے وارفتگی ومحبت اور عقیدت واحترام کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے، کہ انہوں نے آپ کی گفتگو میں ایسے کلام کو نقل کیا اور دوسروں تک پہنچایا۔ صحابہ کرام کے اس طرزِ عمل اور رویے سے اُمت نے حجیت سنت کو تہذیب اسلام کی بنیاد سمجھا۔ صحابہ کرام کے چند اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

(i) کان النبی ﷺ اذا اجتھدفی الیمین قال: والذی نفسی بیدہ.

نبی ﷺ جب قسم اٹھاتے تو فرماتے والذی نفسی بیدہ.

(ii) کانت یمین رسول اللہ التی یحلف بھا: اشھدعنداللہ، والذی نفسی بیدہ

[فتح الباری، جلد۱۴، ص:۶۴۴]

رسول اللہ کی قسم کے الفاظ یوں ہوتے اشھدعنداللہ، والذی نفسی بیدہ.

(iii) کان اذا جتھدفی الیمین قال: والذی نفس ابی القاسم بیدہ. [ایضاً/سنن ابی داؤد، کتاب الایمان والنذور، باب ماجاء فی یمین النبی ماکانت، رقم الحدیث:۳۲۶۴]

آپ ﷺ قسم اٹھاتے تو یوں فرماتے والذی نفس ابی القاسم بیدہ.

(iv) کان اکثر ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ لاومصرف القلوب. [ایضاً]

رسول اللہ کی قسمیں اکثر ان الفاظ میں ہوتیں لاومصرف القلوب.

(v) کان اکثر ماکان رسول اللہ یحلف بھذہ الیمین: لاومقلب القلوب.

[سنن ابی داؤد، رقم الحدیث:۳۲۶۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کی اکثر قسمیں ان الفاظ میں ہوتیں لا و مقلب القلوب.

(vi) کان النبی یقول: اعوذ بعزتك

[صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب: الحلف بعزة الله وصفاته وکلماته]

اسی طرح صحابہ نے نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں قسمیں اٹھائیں جیسے حضرت ابوبکر صدیق نے آپ کے سامنے ان الفاظ سے قسم اٹھائی۔

لاھا اللہ اذا۔ [ایضا، باب: کیف کانت یمین النبی]

حضرت اسید بن حضیر نے واقعہ افک پر بحث کرتے ہوئے آپ ﷺ کی موجودگی میں کہا لعمر اللہ لنقتلنه۔ [ایضاً باب: قول اللہ تعالیٰ: لایؤخذکم اللہ باللغو، رقم الحدیث:۲۶۶۲]

کتب احادیث میں بکثرت ایسی احادیث ملتی ہیں جن میں آپ کے درج بالا اور دیگر قسمیہ کلمات کی ادائی کا پتا چلتا ہے۔ ایسی چند احادیث درج ذیل ہیں:

(ا) ایم اللہ:

حضرت اسامہ بن زید کی امارت پر جب بعض لوگوں کو اعتراض ہوا تو آپ نے فرمایا: ان کنتم تطعنون فی امرته فقد کنتم تطعنون فی امرة ابیه من قبل وایم الله ان کان لخلیقا للامارة، وان کان لمن احب الناس الی... [صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذور، باب: قول النبی صلی الله علیه وآله وسلم وایم الله، رقم الحدیث:۶۶۲۷]

صحیح مسلم کی روایت کے مطابق اسی ایک خطبہ میں آپ نے چار مرتبہ انہی الفاظ سے قسم کھائی۔ [صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم الحدیث:۲۴۲۶]

حضرت ابوہریرہ سے ایک روایت میں ''وایم الله الذی نفس محمد بیده'' کے الفاظ ہیں۔ [صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، رقم الحدیث:۶۶۳۹/فتح الباری، جلد۱۴،ص:۶۴۱]

(ب) ورب الکعبة:

حضرت ابوذر کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے اور فرما رہے تھے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هم الاخسرون ورب الكعبة هم الاخسرون ورب الكعبة.

[صحیح بخاری، ایضا، رقم الحدیث: ۶۶۳۸/ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب: تغلیظ عقوبة من لا یؤدی الزکاۃ رقم الحدیث: ۹۹۰]

(ج) واللہ:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: والله انی لاستغفر الله و اتوب اليه في اليوم اكثر من سبعين مرة.

[صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب استغفار النبی فی الیوم واللیلة، رقم الحدیث: ۶۳۰۷]

(۲) حضرت ابوعبیدہ الجراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فوالله! ما الفقر اخشى عليكم، ولكني اخشى عليكم ان تبسط عليكم الدنيا كما بسطت على من كان قبلكم، فتنا فسوها كما تنا فسوها و تهلككم كما اهلكتهم.

[صحیح بخاری، کتاب المغازی، رقم الحدیث ۴۰۱۵/ صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، رقم الحدیث: ۲۹۶۱]

(۳) ابو شریح کی روایت ہے آپ نے ہمسایوں کے حقوق کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

والله لايومن، والله لايومن، والله لايومن، قيل: من يا رسول الله؟ قال: الذى لايامن جاره بوايقه. [صحیح بخاری، کتاب الادب، اثم من لایامن جارہ بوائقه، رقم الحدیث: ۶۰۱۶/مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث: ۱۶۳۸۶]

(۴) والله انی أسمع بكاء الصبي وأنا في الصلوة فأخفف.

[جامع الترمذی، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث: ۳۷۶]

(۵) والله قتلتموه قالوا والله ماقتلنا... الخ

[سنن ابن ماجه، کتاب الدیات، رقم الحدیث: ۲۶۷۶]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) حضرت علی نے بنت ابی جہل سے نکاح کا ارادہ کیا تو آپ نے اس موقعہ پر فرمایا:

واللہ لاتجتمع بنت رسول اللہ وبنت عدو اللہ مکانا واحدا ابدا. [صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل فاطمۃ بنت النبی علیہما الصلوۃ والسلام ،رقم الحدیث:۲۴۴۹]

علاوہ ازیں درج ذیل احادیث بھی ملاحظہ فرمائیں۔[صحیح بخاری،رقم الحدیث: ۶۶۸۰ ،ایضا رقم الحدیث:۹۲۳،ایضا رقم الحدیث:۶۹۷۹/مسند احمد بن حنبل ،رقم الحدیث:۸۸۶۴،ایضا رقم الحدیث:۸۱۴]

(د)والذی لاالہ غیرہ:

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے:

قام فینا رسول اللہ فقال: والذی لاالہ غیرہ لایحل دم رجل مسلم یشھد ان لاالہ الا اللہ وانی محمد رسول اللہ الاثلاثۃ نفر التارک للاسلام والمفارق للجماعۃ والثیب الزانی والنفس بالنفس. [مسند احمد بن حنبل،رقم الحدیث:۲۵۹۸۹]

(۲) حضرت ابن مسعود سے مروی ہے:

قال حدثنا رسول اللہ وھو الصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل الیہ الملک فینفخ فیہ الروح ویوم باربع کلمات رزقہ واجلہ وعملہ وشقی ام سعید فوالذی لاالہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی مایکون بینہ وبینھا الاذراع فیسبق علیہ الکتاب[مسند احمد بن حنبل،رقم الحدیث:۳۶۲۴]

واضح رہے کہ والذی اصل میں واللہ الذی ہے۔[عمدۃ القاری ،جلداول،ص:۲۳۴]

(ہ)والذی کرم وجہ محمد ﷺ:

حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں:

ان رسول اللہ اخذ الرایۃ فھزھا ثم قال من یاخذھا بحقھا فجاء فلان فقال انا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قال امط ثم جاء رجل فقال امط ثم قال النبی ﷺ والذی کرم وجه محمد ﷺ لأعطینّها رجلا لایفرّ، هاك یا علی فانطلق حتی فتح الله علیه خیبر وفدك وجاء بعجوتهما وقدیدهما قال مصعب بعجوتها وقدیدها.

[مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۱۱۱۲۲]

(و)والذی نفس ابی القاسم بیده:

سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

ان الایمان بدأ غریبا وسیعود کما بدأ فطوبی یومئذ للغرباء اذا فسد الناس والذی نفس ابی القاسم بیده لیارزن الایمان بین هذین المسجدین کما تارز الحیة فی جحره. [مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۱۶۰۴]

(ز)والذی نفسی بیده:

(۱) حضرت انس کی روایت ہے:

اهدی للنبی ﷺ جبة سندس وكان ینهی عن الحریر فعجب الناس منها، فقال: والذی نفس محمد بیده لمنا دیل سعد بن معاذ فی الجنة أحسن من هذا.

[صحیح بخاری، کتاب الهبة، رقم الحدیث:۲۶۱۵/ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم الحدیث:۲۴۶۹]

(۲) والذی نفسی بیده انی لأرجوان تكونوا نصف اهل الجنة.

[سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، رقم الحدیث:۴۲۸۳]

(۳) والذی نفسی بیده لاتقوم الساعة حتّٰی تقتلوا امامكم.

[جامع الترمذی، کتاب الفتن، رقم الحدیث:۲۱۶۹]

(۴) حضرت انس فرماتے ہیں:

ان رسول الله خرج حین زاغت الشمس فصلّی الظهر فلما سلم قام علی المنبر فذكر الساعة وذكر ان بین یدیها امورا عظاما ثم قال من احب ان یسأل عن شیء فلیسأل عنه فوالله لاتسئلونی من شیء الا اخبرتكم عنه مادمت فی مقامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هـذا قال انس فأكثر الناس البكاء حين سمعوا ذلك من رسول الله واكثر رسول الله ان يـقـول سـلـوني، قال أنس فقام رجل فقال اين مدخلي يا رسول الله فقال الـنـار، قال فقام عبدالله بن حذافة فقال من ابی یارسول الله قال ابوك حذافة قال ثم اكثر ان يـقـول سـلـونـی قـال فبرك عمر على ركبتيه فقال رضينا بالله ربّاو بالاسلام دينا وبمحمد ﷺ رسولا قال فسكت رسول الله حين قال عمر ذلك ثم قال رسول الله ﷺ والـذى نفسى بيده لقد عرضت على الجنة والنار آنفافی عرض هذا الحائط وانا اصلی فلم اركاليوم فی الخير والشر.

[مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۱۲۶۵۹]

(iii) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں:

قـال رسـول اللهصلى الله عليه وآله وسلم :والذى نفسى بيده لولم تذنبوا الذهب الله بكم ولجاء بقوم يذنبون فيستغفرون الله فيغفرلهم.

[مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:۸۰۸۲]

(ح)والذی نفس محمد بیده:

(۱) چوری کے ایک مقدمہ میں لوگوں نے جب حضرت اسامہ کو سفارشی بنانا چاہا تو آپ نے فرمایا

والذی نفس محمد بیده لوان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت یدها.

[صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب من شهد الفتح، رقم الحدیث:۴۳۰۴]

صحیح بخاری ہی میں اس واقعہ کی روایت میں قسم والذی نفسی بیده کے الفاظ ہیں۔

[صحیح بخاری، کتـاب الـحـدود، بـاب اقـامة الـحـدود علی الشریف والوضیع، رقم الحدیث: ۶۷۸۷/ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب قطع السارق الشريف وغيره، رقم الحدیث:۱۶۸۸]

صحیح مسلم کی ایک روایت میں قسم وایم اللہ کے الفاظ سے ہے۔[ایضاً، رقم الحدیث:۱۶۸۸]

(۲) حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

والذی نفس محمد بیده ، لوتعلمون ما اعلم لبکیتم کثیراً ولضحکتم قلیلا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

[صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، رقم الحدیث:۶۶۳۷/ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم الحدیث:۲۳۵۹]

صحیح مسلم کی ایک روایت قسمیہ الفاظ کے بغیر ہے۔[ایضا، رقم الحدیث:۲۳۵۹]

(۳) والذی نفس محمد بیده لو انکم دلیتم رجلا بحبل.

[جامع ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم الحدیث:۳۲۹۸]

(۴) والذی نفس محمد بیده مامن عبدیومن ثم...

[سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، رقم الحدیث:۴۲۸۵]

ان احادیث سے ظاہر ہوتا ہے، کلامِ نبوی میں مختلف قسمیں وارد ہوئی ہیں۔ ان قسموں میں کوئی قسم بھی مخلوق کی نہیں ہے کیوں کہ آپ نے اس سے منع فرمایا۔ البتہ یہ بات قابل توجہ ہے کہ والذی کرم وجه محمد، والذی نفسی بیده، والذی نفس محمد بیده جیسی قسموں میں کیا حکمت ہے؟ قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں قسموں سے یہ واضح ہے کہ قسم شاہد کے طور پر ہوتی ہے۔ اور شہادت میں وہ چیز پیش کی جاتی ہے جو اس مقصد کے درجہ کمال کی حامل ہو۔ نبی کریم ﷺ کو قرآن کریم نے شاہد کہا۔ اس لیے آپ نے اللہ کی قسم کھائی لیکن ساتھ ذکر شاہد کامل کا کر دیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ کی قسم کے ساتھ اس پروردگار کے وجود اور وحدانیت کی اعظم دلیل کو ذکر کیا۔ قرآن کریم نے اس جہت سے آپ کو برہان کہا ہے۔ "قَدْ جَآءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ" [النساء:۱۷۵] (اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک (روشن) دلیل آ چکی ہے۔) کی تفسیر کرتے ہوئے صاحب روح البیان لکھتے ہیں:

والاشارة فی الایة ان الله اعطی لکل نبی آیة و برهانا لیقیم به الحجة علی الامة وجعل نفس النبی علیه السلام برهانا منه وذلك لان برهان الانبیاء کان فی الاشیاء غیر انفسهم. [روح البیان، جلد۲، ص:۳۳۳۔ یہ پوری عبارت قابل ملاحظہ ہے۔]

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے توحید رسالت کے باہم تعلق اور مخلوق کے لیے توحید کے عرفان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حوالہ سے جو جملہ کہا ہے وہ ان قصوں کی توجیہ وتاویل کے لیے مناسب معلوم ہوتا ہے:

''محبت آں سرور بر نہجی مستولی شدہ است کہ حق سبحانہ وتعالیٰ را بواسطہ آں دوست می دارم کہ رب محمد است۔'' [مبدأ ومعاد،ص:۶۳ منھا:۳۷/ششماہی افکار جلد ۴،ص:۹۷۔۱۰۸]

☆ **قصص بہ زبانِ نبوی ﷺ:**

وعظ ونصیحت کے لیے قصوں کا بیان ہر تہذیب کا حصہ رہا ہے۔نفسیاتی طور پر قصصی اسلوب انسان کے لیے دلچسپی کا سبب ہوتا ہے اور اس وجہ سے نفس مسئلہ کے فہم میں آسانی ہوتی ہے۔قرآن کریم میں اس اسلوب کو اپنایا گیا ہے۔نبی کریم ﷺ نے متعدد مواقع پر قصوں کے ذریعہ مختلف حقائق کو سمجھایا۔دراصل یہ قرآنی قصوں کے اجمال کی تفصیل ہے۔احادیث میں انبیاء وصالحین سابقہ کے علاوہ سابقہ اقوام کے بعض افراد کے قصے بھی بیان ہوئے۔یہ قصص عصری،سیاسی وسماجی مسائل کے حل کے لیے رہنما اصول ہیں۔درج ذیل کتب اس حوالہ سے اہم ہیں:

(i)قصص الانبیاء ومناقب القبائل من التوضیح لشرح الجامع الصحیح: عمر بن علی الشافعی (م:۸۰۴ھ)

(ii)الاساطیر الاولین فی تاریخ الانبیاء ومولد النبی الامین: نجم الدین محمد بن شہاب الدین (م:۹۸۴ھ)

(iii)قصص الانبیاء ومعھا سیرة الرسول ﷺ: محمد متولی الشعراوی (م:۱۹۹۸ء)

(iv)الاحادیث الصحیحة من اخبار وقصص الانبیاء علیھم الصلوة والسلام: ابراہیم محمد العلی (م:۱۴۲۵ھ)

(v)من اسرار النظم فی القصص النبوی ﷺ: عبدہ زاید

(vi)بنیة الزمان والمکان فی قصص الحدیث النبوی الشریف: سھام سدیرة

(vii)قراء ة فی الجھد القصص لخدمة السیرة النبویة: احمد طاہر

(viii)من ایام النبوة مشاھد وقصص: عبداللہ العلایلی

(ix)من بدائع القصص النبوی الصحیح: محمد بن جمیل زینو

(x)من قصص النبی ﷺ: مامون فریز جرار

(xi)صحیح القصص النبوی ﷺ: ابو اسحاق الجوینی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(xii) صحیح الانباء المسند من احادیث الانبیاء: سلیم بن عید الھلالی

(xiii) من قصص الماضین فی حدیث خاتم المرسلین: مشہور بن حسن

(xiv) شذی الریحان من صحیح قصص النبی ﷺ عما رواہ الشیخان: عاطف بن محمد عبدالمعز السلمی

(xv) صحیح قصص النبوی ﷺ: صلاح الدین محمود

(xvi) قصص السیرۃ النبویۃ: محمد موفق سلیمہ

(xvii) القصص الحق فی سیرۃ سیر الخلق محمد ﷺ: عبدالقادر بن شیبہ الحمد

(xviii) القصص النبوی ﷺ: عبدالمنعم الھاشمی

(xix) قصص من السیرۃ النبویۃ: عبدالحمید طھماز

(xx) قصص من حیاۃ الرسول ﷺ و اصحابہ: محمد علی دولۃ

(xxi) من القصص النبوی عبر و عظات: محمد بن صالح المنجد

(xxii) قصص الاسراء والمعراج: ماجد الزبیدی

(xxiii) صحیح قصص الرسول ﷺ: سعد یوسف محمود ابوعزیز

(xxiv) قصص من الشمائل المحمدیۃ: احمد عز الدین عبداللہ خلف اللہ

(xxv) من روائع القصص فی السیرۃ النبویۃ: خالد بن جمعۃ الخراز / عدنان عبدالقادر

(xxvi) کنوز من قصص النبوی: عادل عبدالحلیم

(xxvii) قصص الحدیث: ڈاکٹر محمد کریم خاں

☆ التوسل بالنبی ﷺ:

نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس کو ہی ''بعد از خدا بزرگ توئی'' کا اعزاز و شرف حاصل ہے۔ ''اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ'' [البقرۃ:۳۰] (بے شک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔) کا سِرّ آپ کی ذات اقدس ہے۔ آپ ﷺ کی زبانِ اقدس سے ادا ہونے والے دعائیہ الفاظ اس لیے افضل ترین، عمدہ ترین اور مستجاب ترین دعائیں ہیں کہ وہ آپ کی زبانِ اقدس سے ادا ہوئی ہیں اور بارگاہِ قدس میں ان الفاظ سے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قبولیت بڑھ جاتی ہے۔ صلحاء اُمت اس عظمت وشان، رفعت و بزرگی اور بارگاہ الٰہی میں خاص مقام کی بنا پر آپ کے توسل سے دعائیں کرتے آئے ہیں۔ یہ دعائیں آپ ﷺ سے عقیدت ومحبت کا ذریعہ ہیں اور قبولیت کی سند بھی۔ توسل کے لیے استغاثہ اور استعانت کی اصطلاحات بھی استعمال ہوئی ہیں مگر مقصود توسل ہی ہے۔ صلاح الدین المنجد نے ''التوسل بالرسول والاستغاثة وطلب الشفاعة'' کے عنوان سے ۱۵ ر کتب کے نام تحریر کیے ہیں۔ ان کے علاوہ چند کتب درج ذیل ہیں:

(i) قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة: ابن تیمیہ (م:۷۲۸ھ)

(ii) رسالة في جواز التوسل والاستغاثة: یوسف بن محمد شافعی (م:۱۲۴۶ھ)

(iii) محقق التوقل في مسألة التوسل: محمد زاہد بن الحسن الکوثری (۱۹۵۲ء)

(iv) رسالة التوسل: علامہ محمد فرید (م:۱۴۳۲ھ)

(v) كلمة هادئة في التوسل: عمر عبداللہ کامل

(vi) التامل في حقيقة التوسل: عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد مانع الحمیری

(vii) التوسل بالصالحين: عبدالفتاح بن صالح قدیش الیافعی

(viii) التوسل الى حقيقة التوسل: نصیب رفاعی

(ix) التوسل انواعه واحكامه: علامہ ناصر الدین البانی

(x) التوسل في كتاب الله: عرقس معاصر

(xi) التوسل عند الائمة والمحدثين: ڈاکٹر محمد طاہر القادری

(xii) التوسل: مفهومه واقسامه وحكمه في الشريعة الاسلامية الفراء: جعفر سبحانی

(xiii) حسن التوسل في آداب زيارة افضل الرسل ﷺ: شیخ عبدالقادر الفاکھی

(xiv) التوسل بالنبي والصالحين: حسین حلمی ایشیق

(xv) التوسل المشروع والممنوع: عبدالعزیز عبداللہ الجھنی

(xvi) الفجر الصادق في الرد على منكري التوسل والكرامات والخوارق: جمیل افندی صدقی الزھاوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(xvii) التوسل بین المجیزین والمانعین: عبدالفتاح بن صالح قدیش الیافعی

(xviii) الاسعاد فی جواز التوسل والاستمداد: عبدالھادی محمد الخرسۃ

(xix) النور الجلی فی جواز التوسل بالنبی والولی: محمد بن نشأت

(xx) حکم التوسل بالاولیاء والصالحین: ناصر بن عبدالکریم

(xxi) رفع المنارۃ لتخریج احادیث التوسل والزیادۃ: شیخ محمود سعید ممدوح

(xxii) اتحاف الاذکیاء بجواز التوسل بالانبیاء والاولیاء: ابوالفضل عبداللہ بن محمد الصدیق الحسنی

(xxiii) التوسل فی سنۃ النبی ﷺ واصحابہ: دکتور محمد احمد الزین

(xxiv) محق التقول فی مسألۃ التوسل: علامہ زاہد الکوثری

(xxv) التوسل والاستغاثۃ فی الکتاب والسنۃ: وحدۃ الدراسات والنشرات فی شعبۃ الاعلام

(xxvi) حدائق العسل فی حقائق التوسل: عادل بن شعیب الرفاعی

(xxvii) التوسل انواعہ واحکامہ: محمد عید العباسی

(xxviii) ھدم المنارۃ لمن صحح احادیث التوسل والزیارۃ: عمرو عبدالمنعم سلیم

(xxix) التوسل بالنبی ﷺ: محمد محمود ولد محمد امین

(xxx) شفاعت وتوسل: سید محمد کاظم روحانی

☆ **زیارت روضۂ نبوی ﷺ:**

یہ اُمتی پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے اسے اس بات کی توفیق عنایت کی جاتی ہے کہ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو۔ یہاں حاضری کی حالت اور کیفیات ہر امتی کی اس کے احوال وکیفیات کے مطابق ہوتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی قبر اطہر کی زیارت کے جواز پر اجماع ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

"من الاجماع علی مشروعیۃ زیارۃ قبر النبی ﷺ ما نقل عن مالک." [فتح الباری، جلد۳،ص:۶۶]

اس موضوع پر لکھی گئی کتب درج ذیل ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(i) في شد الرحال مسألة الزيارة لقبر النبي ﷺ: احمد بن عبدالحلیم بن تیمیة (م:۷۲۸ھ)

(ii) محرك سواكن الغرام الى حج بيت الله الحرام وزيارة قبر النبي عليه الصلوة والسلام: مرعی بن یوسف بن أبی بکر المقدسی الحنبلی (م:۱۰۳۳ھ)

(iii) حيات القلوب فى زيارة المحبوب ﷺ: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (م:۱۱۷۴ھ)

(iv) الزيارة النبوية بين الشرعية والبدعية: السید محمد بن علوی المالکی

(v) احسن المقال فى حديث لا تشد الرحال: مفتی صدر الدین دہلوی

(vi) تحفة لطيفة في زيارة قبر النبي ﷺ: السید عبداللہ بن ابراہیم الحسینی المیرغنی المجوب

(vii) الجوهر المنظم فى زيارة القبر الشريف النبوى المكرم المعظم: ابن حجر مکی ہیتمی

(viii) الكلام على حديث ابن عمر في فضل زيارة قبر النبي: عبداللہ بن عبدالرحمٰن السعد

(ix) شفاء السقام فى زيارة خير الانام: تقی الدین سبکی

(x) تشويق الأنام في الحج الى بيت الله الحرام وزيارة قبر النبي عليه الصلاة والسلام: مرعی الکرمی الحنبلی

(xi) تحفة الزوار الى قبر النبي المختار: ابن حجر الھیثمی

(xii) كيفية الوصول لرؤية سيدنا الرسول: حسن محمد شداد بن عمر

(xiii) شفاء الفؤاد بزيارة خير العباد: السید محمد علوی المالکی

(xiv) الذخائر القدسية فى زيارة خير البرية: شیخ عبدالحمید بن محمد علی

(xv) فضل المدينة وآداب الزيارة: سلیمان بن صالح الغصن

(xvi) اتحاف الزائر واطراف المقيم للسائر فى زيارة النبى ﷺ: عبدالصمد بن عبدالوہاب بن عساکر

☆ منام النبی ﷺ:

قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب [علامہ شبلی کا اس خواب کے بارہ میں یہ کہنا "حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس خواب کو عینی خیال کیا اور بعینہٖ اس کی تعمیل کرنی چاہی، گو یہ خیال اجتہادی خطا تھی۔۔۔(سیرت النبی ﷺ، جلد اول، ص:۱۱۲) درست نہیں۔] اور حضرت یوسف علیہ السلام کی علم التعبیر میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امامت وسیادت کا ذکر کیا ہے۔انبیاء کرام علیہم السلام کے خواب بھی وحی کا درجہ رکھتے ہیں۔اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے نبی کی حفاظت کا کس قدر اہتمام قدرت نے کیا ہے کہ خواب بھی کسی بیرونی آمیزش، غلط تفہیم اور التباس فکر سے پاک ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے خواب کو قرآن نے ''رؤیا بالحق'' سے تعبیر کیا۔[الفتح: ۲۷]اور سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ وحی کی ابتدا سچے خوابوں سے ہوئی۔آپ جو دیکھتے، جاءت مثل فلق الصبح۔[صحیح بخاری، رقم الحدیث:۳]اس کی تعبیر روشن صبح کی مثل آئی۔خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''رؤیا الرجل الصالح جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة۔''

[صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، رقم الحدیث:۲۲۶۳]

کہ مرد صالح کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔چونکہ کتاب میں سیرت کی انواع کے ذکر کی کوشش کی گئی ہے اور ان چھیالیس اجزاء کا بھی سیرت سے ایک تعلق ہے اس لیے علامہ حلیمی کے قول کو جو انہوں نے چھیالیس اجزاء کی وضاحت میں لکھا نقل کرنا مناسب ہے۔ان کی رائے میں چھیالیس اجزاء سے مراد نبوت کے چھیالیس خصائص ہیں اور سچا خواب ان خصائص میں سے ایک خصوصیت ہے۔ان چھیالیس خصائص کی تفصیل اس طرح ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ کلام کرنا۔

(۲) الہام بلا کلام، یعنی حواس اور استدلال کے واسطہ کے بغیر اپنے دل میں کسی چیز کے علم کا حصول۔

(۳) فرشتہ کو دیکھ کر اور اس سے ہم کلام ہو کر وحی کا حصول۔

(۴) فرشتہ کا آپ کے دل میں وحی القاء کرنا۔

(۵) عقل کا کامل ہونا، حتی کہ اس کو کوئی عارضہ لاحق نہ ہو۔

(۶) قوت حفظ کا کمال حتی کہ ایک طویل سورت کو سنتے ہی یاد کر لینا بایں طور کہ اس کا کوئی حرف بھولنے نہ پائے۔

(۷) اجتہادی خطاء سے محفوظ ہونا۔

(۸) عقل وفہم کی غیر معمولی ذکاوت جس کی وجہ سے انہیں استنباط مسائل کی مہارت ہوتی ہے۔

(۹) غیر معمولی قوت بصارت جس کی وجہ سے زمین کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر دوسرے کونے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اشیاء دیکھ لیتے ہیں۔

(۱۰) غیر معمولی قوت سامعہ جس کی وجہ سے وہ دور دراز کی ان آوازوں کو سن لیتے ہیں جن کو دوسرے نہیں سن سکتے۔

(۱۱) غیر معمولی قوت شامہ جیسے حضرت یعقوب نے مسافت بعیدہ سے حضرت یوسف کی خوشبو سونگھ لی۔

(۱۲) غیر معمولی جسمانی قوت حتی کہ وہ ایک رات میں تیس راتوں کی مسافت طے کر لیتے ہیں۔

(۱۳) آسمانوں کی طرف عروج کرنا۔

(۱۴) گھنٹی کی آواز کی طرح وحی کا نزول۔

(۱۵) بکریوں کا آپ سے بات کرنا۔

(۱۶) درختوں کا آپ سے بات کرنا۔

(۱۷) ستون کا آپ سے بات کرنا۔

(۱۸) پتھروں کا آپ سے بات کرنا۔

(۱۹) بھیڑیے کا آپ سے بات کرنا۔

(۲۰) اونٹ کا آپ سے بات کرنا۔

(۲۱) متکلم کو دیکھے بغیر اس کا کلام سننا۔

(۲۲) جنات کا مشاہدہ کرنا۔

(۲۳) اشیاء مغیبہ کو آپ کے لیے تمثیل کرنا جیسا کہ معراج کے موقع پر بیت المقدس کی مثال آپ کے سامنے حاضر کی گئی۔

(۲۴) کسی حادثہ کے اسرار کو جان لینا جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ ﷺ نے اونٹنی کے بیٹھنے کی وجہ جان لی۔

(۲۵) کسی کے نام سے کسی چیز پر استدلال کرنا، کیونکہ جب سہیل بن عمرو آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تمہارے لیے معاملہ سہل کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲۶) کسی آسمانی چیز کو دیکھ کر زمین کے وقوعہ پر استدلال کرنا، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا یہ بادل بنو کعب کی مدد کے لیے برس رہا ہے۔

(۲۷) پس پشت دیکھنا۔

(۲۸) مرنے والے کے متعلق کسی چیز کی خبر دینا، جیسا کہ آپ نے فرمایا حنظلہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں وہ حالت جنابت میں شہید ہوئے تھے۔

(۲۹) کسی چیز سے مستقبل کی فتح پر استدلال کرنا جیسا کہ یوم خندق میں ہوا۔

(۳۰) دنیا میں جنت اور دوزخ کو دیکھنا۔

(۳۱) فراست۔

(۳۲) درخت کا آپ ﷺ کی اطاعت کرنا حتی کہ آپ کے حکم سے ایک درخت اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا ایک جگہ سے دوسری جگہ آیا اور پھر واپس چلا گیا۔

(۳۳) ہرن کا آپ ﷺ سے شکایت کرنا۔

(۳۴) خواب کی ایسی صحیح تعبیر بیان کرنا جس میں خطاء کا احتمال نہ ہو۔

(۳۵) اندازے سے بتا دینا کہ اس درخت پر اتنے وسق کھجوریں ہوں گی۔

(۳۶) احکام کی ہدایت دینا۔

(۳۷) دین اور دنیا کی سیاست کی ہدایت دینا۔

(۳۸) عالم کی ہیئت اور ترکیب کی ہدایت دینا۔

(۳۹) طبی اعتبار سے اصلاح بدن کی ہدایت دینا۔

(۴۰) عبادت کے طریقوں کی ہدایت دینا۔

(۴۱) مفید صنعتوں کی ہدایت دینا۔

(۴۲) ما یکون (مستقبل کے واقعات) پر مطلع کرنا۔

(۴۳) ما کان (گذشتہ زمانہ کے ان واقعات) کی خبر دینا جن پر مطلع ہونے کا کوئی معروف ذریعہ نہ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۴۴) لوگوں کے دلوں کی باتوں اور پوشیدہ امور پر مطلع ہونا۔

(۴۵) استدلال کے طریقوں کی تعلیم دینا۔

(۴۶) حُسن معاشرت کے طریقوں پر مطلع ہونا۔[فتح الباری، جلد۱۲،ص:۳۶۶۔۳۶۷]

نبی کریم ﷺ کے خوابوں کے حوالہ سے مجدی فتحی السید نے ''مناماتُ الرسول ﷺ'' تحریر کی ہے۔

☆ رؤیۃ النبی ﷺ فی المنام:

اُمتی کی خوش بختی کی معراج ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہو۔ عاشق صادق اسی تڑپ میں زیست کے لمحات بسر کرتا ہے اور مرتا بھی تو یہ آرزو لے کر کہ لحد میں وہ جمال جہاں آراء سے مشرف فرمائیں گے۔

نبی کریم ﷺ کی یہ زیارت دراصل عقیدۂ ختمِ نبوت کی روشنی میں ''بعداز وصال النبی ﷺ'' اُمت کی رہنمائی کی سبیل ہے۔ محدثین و عارفین کے ہاں اس کی کتنی ہی مثالیں موجود ہیں۔ بلکہ آپ ﷺ سے بخاری پڑھنے کا بھی لکھا گیا ہے۔ آپ کا یہ ارشاد گرامی اُمت کو یقین کی نعمت سے مالا مال کرتا ہے۔

''من رآني في المنام فقد رآني، فان الشیطان لا یتمثل في صورتي.''

[صحیح بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ، رقم الحدیث:۱۱۰]

پریشان حال اُمت کی دل جوئی کے لیے یہ نوید بھی سنائی:

''من رآني في المنام فسیراني في الیقظة، ولا یتمثل الشیطان بي.''

[صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب من را النبی ﷺ فی المنام، رقم الحدیث:۶۹۹۳]

جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب، حالت بیداری میں دیکھے گا، شیطان میری مثل اختیار نہیں کر سکتا۔ صلاح الدین المنجد نے اس موضوع پر ۱۴ کتب کی فہرست دی ہے۔ اس موضوع پر جامع کتاب محمد عبدالمجید صدیقی کی ''سیرت النبی ﷺ بعداز وصالِ النبی ﷺ'' ہے۔

☆ ادعیۂ نبوی ﷺ:

نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا ہر لمحہ رب کائنات سے جڑا ہوا تھا اور آپ کی نسبت سے یہ اعزاز

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اُمت کو بھی ملا۔ نبی کریم ﷺ نے امتی کی زندگی کے ہر موڑ / مرحلہ / موقعہ / لمحہ کو ''دعا'' کے ذریعہ رب سے جوڑ دیا ہے۔ حیاتِ انسانی کے ہر ہر لمحہ کے لیے جو دعائیں آپ نے اُمت کو عنایت فرمائیں وہ اس حقیقت کا بھی اظہار ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ نبی کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب رب سے جڑنے کی راہیں مسدود ہو جائیں اور یہاں ہر دقیقہ رب سے جوڑ دیا گیا ہے تو نئے نبی کی آمد کا مقصد کیا ہوگا۔ یہ دعائیں الفاظ کی جامعیت / جملوں کی بندش / معانی کی گہرائی / رب کی عظمت و سطوت / بندے کا عجز / کے اعتبار سے بے مثال اور نتیجہ خیزی کے اعتبار سے یقینی ہیں۔ امتی جب ان الفاظ کو اپنی زبان سے ادا کرتا ہے تو اس کی روح کیف ولطف سے سرشار ہو جاتی ہے کہ، وہ ان الفاظ کو اپنی زبان سے ادا کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے جو دہن نبوی ﷺ سے ادا ہوئے ہیں۔

صلاح الدین المنجد نے ۱۱ ر کتابوں کی فہرست دی ہے۔ ان کے علاوہ چند کتب درج ذیل ہیں:

(i) دعاء النبی ﷺ: ابوالحسن علی بن محمد المدائنی (م: ۲۲۴ھ)

(ii) تفسیر الادعیة الماثورة عن رسول الله ﷺ: ابوسلیمان حمد بن محمد الخطابی (م: ۳۸۸ھ)

(iii) الدعوات المرویة عن حضرة النبویة: حافظ ابوسعد عبدالکریم (م: ۵۶۲ھ)

(iv) دراسة حدیث عائشة رضی الله عنها فی دعاء لیلة القدر: احمد بن عمر بازحول

(v) زاد المومنین من أحکام دعاء رب العالمین: مطلق جاسد

(vi) أدعیة مختارة من الکتاب والسنة: یحیٰ الکمالی

یہ وہ ادعیہ ماثورہ / اذکار ہیں جو آقا کریم ﷺ نے اُمت کو سکھائے۔ ان دعاؤں کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ نے کسی کو خوش ہو کر / کسی کے کام کی تحسین کے طور پر / کسی کو دعا دی۔ ایسی دعاؤں کے اس پہلو پر غور کی ضرورت ہے کہ وہ کس رنگ میں پوری ہوئیں۔ ایسی دعاؤں کی تفصیل سعید بن عبدالقادر باشنفر نے اپنی کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں دی ہے اور ایسی دعاؤں کی تعداد ۱۳۴ ر ہے۔

ان دعاؤں سے نبی کریم ﷺ کی امتیوں سے محبت اور صحابہ کے کاموں کی تحسین کا پہلو بھی سامنے آتا ہے۔ قائد کو اپنے کارکنوں کی کس طرح حوصلہ افزائی کرنا چاہیے یہ دعائیں اس پہلو کو بھی اجاگر کرتی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

20

ہیں۔اس پہلو سے ان دعائیہ/تحسینی کلمات پر کام سے اُسوۂ حسنہ کا ایک اور پہلو سامنے آئے گا۔

اصحاب کو دی گئی چند دعائیں درج ذیل ہیں:

(i) حضرت زبیر کے لیے آپ نے فرمایا:

''فداك ابی وامی.'' [صحیح بخاری، کتاب فضائل الصحابة،رقم الحدیث:۳۷۲۰]

(ii) حضرت عبداللہ بن عباس کے لیے فرمایا:

''اللهم علمه الکتاب.'' [صحیح بخاری، کتاب فضائل الصحابة،رقم الحدیث:۳۷۵۶]

دوسری روایت میں ہے:

''اللهم فقهه فی الدین.'' [صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب وضع الماء عند الخلاء، رقم الحدیث:۱۴۳]

ایک تیسری روایت میں ہے:

''اللهم علمه الحکمة.''

[صحیح بخاری، کتاب فضائل الصحابة، باب ذکر ابن عباس، رقم الحدیث:۳۷۵۶]

(iii) حضرت انس کے بارہ میں فرمایا:

''اللهم اکثر ماله وولده وبارك له فیما اعطیته.''

[صحیح بخاری، کتاب الدعوات النبی ﷺ لخادمه...، رقم الحدیث:۶۳۴۴]

اُمت کے لیے امید افزا دعا وہ ہے جس میں آپ نے فرمایا: ''ہر نبی کی ایک دعا مستجاب ہوتی ہے جس کے ساتھ وہ دعا کرتا ہے اور میں ارادہ کرتا ہوں کہ میں اپنی اس دعا کو چھپا لوں تا کہ اپنی امت کی آخرت میں شفاعت کروں۔'' [صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم الحدیث:۶۳۰۴]

اسی طرح بعض کے لیے دعائے ضرر کی۔ بعض اہل علم لکھتے/بولتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی کو ''بددعا'' نہیں دی مگر عرفاً اس اصطلاح کو نبی کریم ﷺ سے منسوب کرنا درست نہیں کیوں کہ آپ کی زبان اقدس سے نکلنے والے مبارک کلمات کے لیے یہ تعبیر نامناسب ہے۔ اس کی بجائے ''دعائے ضرر'' کی اصطلاح استعمال کر لی جائے تو بہتر ہے۔ یہ ''دعائے ضرر'' آپ کی شان رحمۃ للعالمین کے منافی نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ عتبہ بن ابولہب کے بارہ میں فرمایا:

"اللھم سلط علیہ کلبک." "[دلائل النبوۃ، جلد۲، ص:۲۴۳، ۲۴۴، رقم الحدیث:۲۴۲]

اس دعا کی قبولیت کا پورا واقعہ کے لیے ملاحظہ فرمایئے: [سبل الھدیٰ والرشاد، جلد۱۰، ص:۲۱۶]

☆ طب نبوی ﷺ:

صحت انسان کے معمولات کا فطرت سے ہم آہنگ رہنے کا نام ہے۔ تعلیمات نبوی ﷺ انسان کو مختلف طریقوں سے فطرت سے ہم آہنگ کرتی ہیں۔ جب ہم آہنگی میں فرق پڑتا ہے تو مرض آتا ہے۔ مرض انسان کی بے اعتدالیوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے "وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ" [الشعراء:۸۰] (اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے صحت بخشتا ہے۔) کہہ کر انسانی رویوں کے بیماری پیدا کرنے کے کردار پر روشنی ڈالی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں جہاں روحانی امراض سے بچنے کا علاج ہے وہیں جسمانی بیماریوں سے نبرد آزما ہونے کی راہیں بھی بتائی ہیں۔ تعلیمات نبوی کی روشنی میں علاج کے درج ذیل اسلوب سامنے آتے ہیں۔ یہ انسان کو فطرت سے ہم آہنگ ہونے میں مدومعاون ہیں:

(۱) علاج بالادویہ (۲) علاج بالادعیہ (۳) علاج بالامرین

(۴) علاج بالصدقہ (۵) اجتناب اسراف

اہل علم نے احادیث اور معمولات نبوی سے استفادہ کرتے ہوئے ہر دور میں امراض کے علاج کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔

علامہ ابن قیم نے "زادالمعاد" میں طبیب کے ۲۰/ بنیادی اوصاف/ لوازمات/ ضروریات، تعلیمات نبوی کی روشنی میں پیش کی ہیں۔ ان سے اندازہ ہوگا کہ اسلامی تعلیمات کی رُو سے طبیب کو کس طرح مریضوں سے سلوک کرنا ہے۔ حاذق طبیب وہ ہے جو اپنے معالجات میں بیس امور کا اہتمام کرتا ہے:

(۱) مرض کی نوعیت، کہ وہ کس قسم سے متعلق ہے؟

(۲) مرض کے پیدا ہونے کی علت۔

(۳) مریض کی قوت مدافعت کہ وہ مرض کا مقابلہ کرسکتا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۴) مریض کا مزاج بدنی طبیعی۔

(۵) مزاج طبیعی کے علاوہ مزاج حادث۔

(۶) مریض کی عمر۔

(۷) مریض کی عادات ومعمولات۔

(۸) موسم جس میں یہ مرض لاحق ہوا۔

(۹) مریض کا وطن اور پرورش کی جگہ۔

(۱۰) وقتِ مرض موسم اور آب وہوا۔

(۱۱) اس مرض کے مقابلہ میں دوا کی تجویز۔

(۱۲) دوا اور مریض کی قوت باہمی کا موازنہ۔

(۱۳) محض اس مرض کا سبب دور کرنے کا قصد نہ ہو، بلکہ اس انداز سے علاج کیا جائے کہ کوئی نئی تکلیف پیدا نہ ہو جائے جو اس سے بھی بڑی ہو اور اگر کوئی ایسی ہی صورت پیش آ جائے کہ کسی سخت تر مرض کے لاحق ہو جانے کا خطرہ ہو تو مرض کو جوں کا توں باقی رکھ کر اسے کم کرنے کی کوشش کی جائے۔

(۱۴) علاج پہلے سہل طریق پر کیا جائے، پھر دوسرا طریقہ اختیار کیا جائے۔ بجز مجبوری کے اسے اختیار نہ کیا جائے، ہو سکے تو شروع میں دوا سے معالجہ کے بجائے غذائی علاج پر اکتفا کرے، جہاں تک ہو سکے مفردات سے علاج کرے، بدرجہ مجبوری مرکبات استعمال میں لائے اور یہ طبیعت پر منحصر ہے کہ وہ محض علاج قبول کرے یا مرکبات کی بجائے صرف مفردات پر اکتفا کرے۔

(۱۵) مرض کو اچھی طرح جانچنا، کہ آیا علاج ممکن بھی ہے یا نہیں؟

اگر لاعلاج مرض ہو تو اپنے پیشے اور ہنر کا وقار رکھے اور غیر مفید علاج کرنے کی جرأت نہ کرے اور اگر ممکن العلاج ہو تو یہ دیکھے کہ اس کو دور کرنا ممکن ہے یا نہیں۔ اگر سمجھے ناممکن ہے تو دیکھے کہ اس کی تخفیف ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اگر تقلیل ناممکن ہو اور سمجھے کہ زیادہ سے زیادہ اس کے بڑھنے اور نمو کو روکا جا سکتا ہے تو اس کا علاج کرے، طبیعت کو قوت دے اور مادہ (مرض) کو ضعیف کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(١٦) نضج سے قبل کسی خلط کو استفراغ کے ذریعہ خارج نہ کرے، بلکہ پہلے اس کا نضج کرے، جب نضج مکمل ہو جائے تو استفراغ کی جانب توجہ کرے۔

(١٧) طبیب کو قلوب وارواح کے امراض اور ادویہ کا علم ہو اور بدن کے علاج میں یہ چیز مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

(١٨) مریض سے لطف ونرمی کے ساتھ پیش آئے، جیسے کہ بچے کے ساتھ نرمی سے پیش آتے ہیں۔

(١٩) طبی الٰہیاتی اور نفسیاتی ہر قسم کا طریق علاج استعمال کرے، کیونکہ ماہر اطباء سے بعض اوقات نفسیاتی طور پر ایسے ایسے عجائب وغرائب صادر ہوتے ہیں جن تک ادویہ کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ الغرض طبیب مرض کا ہر نوع سے اور قسم سے علاج کرے۔

(٢٠) حاذق طبیب کے لیے ضروری ہے کہ اس کا علاج وتدبیر درج ذیل چھ امور پر منحصر ہو:

(i) موجودہ صحت کی حفاظت۔

(ii) زائل شدہ صحت کی حتی المقدور بحالی۔

(iii) حسب الامکان مرض کو زائل کرنا۔

(iv) مرض کو کم کرنے کی سعی کرنا۔

(v) دو بیماریوں میں سے زیادہ بڑی بیماری کو دور کرنے کے لیے ہلکی بیماری کو قبول کرنا۔

(vi) بڑے فائدے کے حصول کی خاطر چھوٹے کی قربانی دینا۔

یہ ہیں وہ چھ اصول جن پر کامیاب علاج کا انحصار ہے اور جو طبیب ان امور کو نظر انداز کر دیتا ہے اسے معالج اور طبیب کہنا روا نہیں۔ [زاد المعاد، جلد۴، ص:١٣٢]

ایک روایت سے پتا چلتا ہے کہ اہل علم ہی امراض کے علاج سے آگاہ ہوتے ہیں اور انہیں نئی پیش آمدہ امراض پر تحقیقات کرنی چاہیے۔ [مستدرک، جلد۴، ص:٤٤١، رقم الحدیث:٤٤١] ان ہی امور کے پیش نظر علماء نے نبوی تعلیمات کو سامنے رکھ کر علاج کے طریقے دریافت کیے اور اس موضوع پر بیش قیمت تصانیف تحریر کیں، صلاح الدین المنجد نے اس موضوع پر ٢٠ کتب کی فہرست دی ہے ان میں قدیم ترین ''الرسالة الذهبية في طب النبي ﷺ'' امام علی بن موسیٰ الرضا (م:٢٠٢ھ) اور عبدالملک بن حبیب (م:٢٣٨ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی کتاب ''الطب النبوی ﷺ'' ہیں۔

جب کہ شیر نوروز خان نے ۶۵ رکتب/مضامین کی فہرست بنائی۔ ان کے علاوہ چند درج ذیل ہیں:

(i) الطب النبوي ﷺ: ابن قیم الجوزیہ (م:۷۵۱ھ)

(ii) المنهج السوى والمنهل الروى فى الطب النبوى ﷺ: جلال الدین سیوطی (م:۹۱۱ھ)

(iii) طرق الانجاب في الطب الحديث وحكمها الشرعي: بکر بن عبداللہ ابوزید

(iv) الطب النبوي بين العلم والاعجاز: حسان شمسی پاشا

(v) الحبة السوداء في الحديث النبوي والطب الحديثة: عبداللہ بن عمر وباموسی

(vi) اعجاز الطب النبوى ﷺ: سید عبدالحکیم عبداللہ

(vii) الطب الوقائي من الأمراض والجروح في السنة النبوية: سلیمان بن صالح الثنیان

(viii) المرأة وعلم الطب في العصر النبوي ﷺ: محاسن محمد جنودی

(ix) الشفاء في الغذاء شفاء الأجسام ويشمل الطب النبوي: عمر عبدہ کلاس

(x) الطب النبوي ﷺ: ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد المقدسی

(xi) المنهل الروي في الطب النبوي ﷺ: محمد بن علی بن طولون الدمشقی

(xii) موسوعة الطب النبوي ﷺ: ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق الاصفہانی

(xiii) تخريج ودراسة أحاديث الطب النبوي في الأمهات الستة: احمد بن محمد یحیٰ زبیلہ

(xiv) صحيح المسند في الطب النبوي ﷺ: حسن بن ابکر مقبول القدیمی

(xv) المضامين التربوية المستنبطة من بعض أحاديث الطب النبوي وتطبيقاتها التربوية: انعام محمود محمد ہوساوی

(xvi) في رحاب الطب النبوية: نجیب الکلانی

(xvii) الطب النبوى والطب القديم: دکتور محمد بشیر حقی

(xviii) عالج نفسك بطب الرسول ﷺ: دکتور خالد جار

(xix) الطب النبوى والعلم الحديث: دکتور محمود ناظم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(xx)الطب النبوی من کلام الامامین البخاری و ابن حجر: علی احمد عبد العال

(xxi)الطب النبوی ﷺ: عبد الملک بن حبیب اندلسی

(xxii)طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس: ڈاکٹر خالد غزنوی

(xxiii)طب نبوی ﷺ: محمد جعفر واصف

(xxiv)دل کی بیماریاں اور علاج نبوی: ڈاکٹر خالد غزنوی

☆ وصایا النبی ﷺ:

وصایا، دراصل وہ نصائح ہیں جو نبی کریم ﷺ نے امت کو مجموعی طور پر یا کسی خاص طبقہ کو کیں۔ ان میں اوامر و نواہی، معاشی و معاشرتی امور پر کلام نبوی میں سے جواہر پارے چن کر علیحدہ مرتب کیے گئے ہیں۔ یہ مجموعے جوامع الکلم کا مظہر ہیں۔ صلاح الدین المنجد نے صرف ۴ رکتابوں کا ذکر کیا۔ ان کے علاوہ درج ذیل ہیں:

(i)وصایا الرسول ﷺ في صحیحي البخاري ومسلم: دراسة بلاغیة: دکتورہ شیماء احمد محمد البدرانی

(ii)وصایا الرسول للبنات: صبحی سلیمان

(iii)وصیة من وصایا الرسول ﷺ: حمزہ محمد صالح عجاج

(iv)من وصایا الرسول للنساء: محمد متولی الشعراوی

(v)من وصایا الرسول ﷺ: محمد متولی الشعراوی

(vi)من وصایا الرسول للشباب: هیثم جمعة هلال

(vii)من وصایا الرسول للرجال: محمد خلیل عیتانی

(viii)من وصایا الرسول للنساء: محمد خلیل عیتانی

(ix)وصایا الرسول لکل مسلم یبحث عن السعادة: اسامہ نعیم مصطفی

(x)وصایا الرسول ﷺ: عطیة محمد سالم

(xi)وصایا الرسول ﷺ: مصطفی آدم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(xii)وصية من وصايا الرسول للنساء: مجدی فتحی السید

(xiii)وصية من وصايا الرسول للنساء: ابراہیم الجمل

(xiv)من وصايا الرسول للنساء: عبدالحمید کشک

(xv)وصايا الرسول للنساء: معتز محمد الجبری

(xvi)وصايا الرسول الى المرأة المسلمة: السید الجمیلی

(xvii)وصايا الرسول للنساء: نجوی حسین عبدالعزیز

(xviii)وصية من وصايا الرسول للنساء: سید مبارک

(xix)من وصايا الرسول ﷺ الموجهة الى نساء الأمة: عبدالحمید کشک

(xx)وصية من وصايا الرسول ﷺ: سعد یوسف محمود

(xxi)نور الاقتباس فی مشكاة وصية النبی لابن عباس: ابن رجب حنبلی

(xxii)من وصايا الرسول ﷺ: طہٰ عبداللہ العفیفی

(xxiii)وصايا الرسول ﷺ: دکتور محمد بکر اسماعیل

(xxiv)من وصايا الرسول الجامعة: محمد بیومی

(xxv)الوصايا النبوية: حامد احمد الطاہر

(xxvi)صحيح وصايا الرسول ﷺ: ابوعبیدہ اسامہ بن محمد الجمال

(xxvii)مرض النبی ووصايا عند موته: ابوخبیب صلاح بن فتحی

☆ **عبادات النبی ﷺ:**

نبی کریم ﷺ کا طریق عبادت ہی، بارگاہ الٰہی میں قبول ہے۔ مصطفیٰ کریم ﷺ کے عطا فرمودہ ضابطہ سے ہٹ کر جو بھی عبادت کی جائے گی وہ قابل قبول نہیں۔ بلکہ اس پر عبادت کا اطلاق ہی نہیں ہوگا۔ بدعت کی شناعت اسی لیے ہے کہ وہ "شرك فی النبوة" پر منتج ہوتی ہے۔ سیرت نگاروں نے آپ کی عبادت کے طریق اور اس میں سنتوں کے تنوع کو پوری تفصیل سے بیان کیا ہے۔ آپ کی عبادات کے چند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہلوؤں کا درج ذیل عنوانات کے تحت مطالعہ کیا جا سکتا ہے:

(الف) وضوء النبی ﷺ:

(i) صفة وضوء النبي ﷺ شرح حديث عثمان بن عفان رضى الله عنه: عبدالعزیز مرزوق الطریفی

(ii) وضوء النبي البحث التاريخي: السید علی الشہر ستانی

(iii) تمهيد الأحكام الواردة في وضوء خير الأنام: ابو عبداللہ عبد الصادق ابن خلکان

(iv) صفة وضوء النبي ﷺ: فہد بن عبدالرحمن الدوسری

(v) وضوء النبي ﷺ كأنك تراه: صلاح عبدالمعبود

(vi) صفة وضوء وصلوة النبي ﷺ: عبداللہ بن عبدالحمید الاثری

(vii) التذكرة وصفة وضوء وصلوة النبي ﷺ: علی حسن علی عبدالحمید

(viii) المسح في وضوء الرسول: محمد الحسن الآمدی

(ب) صلوٰۃ النبی ﷺ:

(i) القول الواضح الجلي شرح رسالة كيفية صلوة النبي: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

(ii) كيفية صلوة النبي ﷺ ووجوب الصلوة في الجماعة: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

(iii) كيفية صلوة النبي ﷺ مع كيفية الوضوء: المکتب التعاونی للدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالربوۃ

(iv) كيفية صلوة النبي على ضوء اجتهاد المذهب الحنفي: عبدالوہاب المشہدانی

(v) كيف صلى رسول الله ﷺ صلوة الكسوف: محمد ناصر الدین الالبانی

(vi) صفة صلوة النبي ﷺ: مقبل بن ہادی الوادعی

(vii) صفة صلوة النبي ﷺ: محمد صالح العثیمین

(viii) صفة صلوة النبي وما يلحقها من أذكار و رواتب: عبدالعزیز بن مرزوق الطریفی

(ix) صفة صلوة النبي ﷺ: عبدالعزیز بن مرزوق الطریفی

(x) صفة صلوة النبي ﷺ من التكبير الى التسليم كأنك تراها: محمد ناصر الدین الالبانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(xi)صحيح صفة صلوة النبي: حسن بن علی

(xii)صفة صلوة النبي: ابواسحاق الحوینی

(xiii)صلوة النبي ووضوء كأنك تراه: عبدالعزیز بن مرزوق الطریفی

(xiv)صفة صلوة النبي ﷺ بالصور من التكبير الى التسليم: ولید الصالح

(ج)صیام النبی ﷺ:

(i)صحيح صفة صيام النبي: حسن السقاف

(ii)صيام رسول الله: محمود شلبی

(iii)هكذا صام النبي ﷺ رمضان: ابن القیم

(iv)هكذا صام رسول الله ﷺ: دکتور محمد عبدہ یمانی

(v)مع النبي ﷺ في رمضان: فالح بن محمد بن فالح الصغیر

(vi)مع النبي ﷺ في رمضان: شیخ محمد موسیٰ

(vii)أحاديث الصيام كما وردتها كتب الصحاح وأمهات المسانيد والمعاجم للسنة الشريفة: عبدالمجید ہاشم الحسینی

(viii)الصوم في ضوء الكتاب والسنة: عمر سلیمان الاشقر

(ix)مع الرسول فی رمضان: عطیہ محمد سالم

(x)صفة صوم النبی ﷺ فی رمضان: سلیم بن عید الهلالی

(xi)رمضان المبارک میں حضور اکرم ﷺ کے معمولات: عبدالحق ظفر چشتی

(xii)حضور ﷺ رمضان کیسے گزارتے تھے؟: مفتی محمد خان قادری

(د)حج النبی ﷺ:

(i) حجة المصطفى ﷺ: محب الدین طبری (م:۶۹۴ھ)

(ii)حجة النبي كما رواها عنه جابر رضى الله عنه: ناصر الدین البانی (م:۱۴۱۹ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(iii)حجة الوداع: ابو محمد علی بن احمد

(iv)حجة الوداع كانك تشاهدها: ابن حزم اندلسی

(v)صفة حجة النبی شرح حدیث جابر الطویل: عبدالعزیز بن مرزوق الطریفی

(vi)الوصایا النبویة فی حجة الوداع التی خاطب بها البشریة: ولید مصطفیٰ شاویش

(vii)محمد رسول اللهﷺ والذین معه حجة الوداع: عبدالحمید جوده

(viii)حجة الوداع: اسماعیل بن کثیر

(ix)احکام الحج والعمرة من حجة النبی وعمراته: احمد عبدالغفور عطار

(x)مع الرسولﷺ فی حجة الوداع: عطیہ محمد سالم

(xi)صفة حجة النبیﷺ: محمد بن جمیل زینو

(xii)صفة حجة النبیﷺ: عبدالعزیز بن مرزوق الطریفی

(xiii)حجة الوداع وجزء عمرات النبیﷺ: محمد زکریا کاندھلوی

(xiv)صفة حجة النبیﷺ كانك معه: عبدالوھاب بن ناصر

(xv)هكذا حج الرسولﷺ: عبدالوزیر بن عبداللہ

(xvi)الخلاصة من كتاب صفة حجة النبی: عبدالعزیز

(xvii)حجة النبیﷺ: احمد عبدالغفور عطار

(xviii)احوال النبیﷺ فی الحج: فیصل بن علی البعدانی

☆ **غزوات النبیﷺ:**

اسلامی اصطلاحات کے فہم میں اہلِ مغرب کو جو مغالطے درپیش آئے ان میں ایک اصطلاح غزوہ/سریہ ہے۔ یہ اہل مغرب کی ذہنی اختراع سے جنگ کے مترادف قرار پاتے ہیں۔ پھر عام دستوں کی نقل وحرکت/صلح کے لیے سفر/عام مہمات جن میں لڑائی کی نوبت بھی نہ آئی ہو، سب کو جنگ قرار دے کر اسلام کو جنگجو مذہب ثابت کرنا مغربی فکر کی ضرورت ہے۔ بدر، احد، خندق، خیبر، فتح مکہ اور غزوہ حنین میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لڑائی کی نوبت آئی۔ کل ۸۲/مہمات میں ۲۵۹/مسلمان شہید ہوئے اور ۷۵۹/کفار قتل ہوئے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ غزوات وسرایا کا مقصد قتل وغارت اور توسیع سلطنت نہیں بلکہ اعلاء کلمۃ اللہ اور پُرامن معاشرہ کا قیام ہے۔ غزوات وسرایا کے مقاصد، تعداد اور اہل مغرب کی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لیے قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری کی کتاب رحمۃ للعالمین کی جلد۲، کے صفحات ۲۳۱۔ ۲۸۰/لائق مطالعہ ہیں۔ غزوات پر مجموعی اور ہر غزوہ پر انفرادی طور پر اہل علم نے کتب تحریر کی ہیں۔ غزوات کی مرویات کو علیحدہ سے جمع بھی کیا گیا ہے۔

غزوات النبی ﷺ پر لکھی گئی کتب کے نام درج ذیل ہیں:

(i)غزوة تبوك (محمد رسول اللّٰه والذين معه): عبدالحمید جودۃ السحار

(ii)غزوة بدر (محمد رسول اللّٰه والذين معه): عبدالحمید جودۃ السحار

(iii)غزوة الخندق(محمد رسول اللّٰه والذين معه): عبدالحمید جودۃ السحار

(iv)غزوة أحد (غزوات الرسول الأعظم): شوقی ابو خلیل

(v)غزوة مؤتة (غزوات الرسول الأعظم): شوقی ابو خلیل

(vi)غزوة بدر: سید قطب

(vii)غزوة احد: سید قطب

(viii)غزوة بدر (مجموعة سيرة الرسول): محمد احمد برانق

(ix)يوم الفرقان أسرار غزوة بدر: مصطفیٰ البدوی

(x)غزوة بدر الكبرى: محمد احمد باشمیل

(xi)غزوة احد: محمد احمد باشمیل

(xii)غزوة بدر الكبرى: سلیم بن عید الهلالی

(xiii)صور من حياة الرسول. الجزء الثالث: غزوة الاحزاب: امین دویدار

(xiv)المغازى والسرايا النبوية الى نجد: ولید بن هلیل المطیری

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد عارف گھانچی نے ''عسکریاتِ سیرت'' کے عنوان سے اُردو کتب کی فہرست مرتب کی جو جہانِ سیرت میں شائع ہوئی۔ [جہانِ سیرت، شمارہ:۵ ص:۱۶-۲۰]

☆ مکی الزامات (اہلِ مکہ کے الزامات):

اہلِ مکہ نے ہر جسمانی اور ذہنی اذیت نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کو دینے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ جسمانی تکلیفوں کے علاوہ کچھ الزامات بھی آپ پر لگائے گئے۔ جن کا مقصد ذہنی اذیت دینا تھا۔ عرب کے سرداروں کا استکباری رویہ، ظلم وستم کی انتہا اور یہ الزامات / اعتراضات داعیان اسلام اور نومسلموں کے سیکھنے کا بہت سامان اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ الزامات درج ذیل ہیں:

(۱) نبوت کے لیے بشر کا انتخاب کیوں؟ (یونس:۲، التغابن:۶)

(۲) رسالت ہمیں کیوں نہ ملی؟ (الانعام:۱۲۴)

(۳) رسول کی بیوی اور اولاد پر اعتراض؟ (الرعد:۳۸)

(۴) معجزات کی فرمائش (الانعام:۳۷)

(۵) آپ جادوگر ہیں (بنی اسرائیل:۴۷)

(۶) آپ شاعر ہیں (الصافات:۳۶)

(۷) آپ دیوانہ ہیں (الحجر:۶)

(۸) قرآن دولت مند پر کیوں نازل نہ ہوا؟ (الزخرف:۳۱)

☆ مدنی الزامات (اہلِ مدینہ کے الزامات):

آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہل کتاب کو تو فوراً مان لینا چاہیے تھا مگر ان کا بھی ہٹ دھرمی کا رویہ وہی رہا۔ اعتراضات انہوں نے بھی کیے، الزامات بھی لگائے مگر اس بات کا نہایت باریک بینی سے تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے کہ مکی اور مدنی الزامات میں فرق ہے۔ مدنی الزامات کی اجمالی فہرست درج ذیل ہے:

(۱) یہودیوں کے لیے پانی کا چشمہ جاری کر دیا جائے۔ (وہب بن منبہ) (البقرۃ:۱۰۸)

(۲) بت پرستی مسلمانوں سے بہتر (النساء:۵۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) حضور ﷺ اپنی عبادت کروانا چاہتے ہیں۔ (آل عمران:۷۹،۸۰)

(۴) تبدیلی قبلہ کیوں؟ (البقرۃ:۱۴۲۔۱۵۲)

مکی اور مدنی الزامات دو معاشروں کے عکاس ہیں۔ ان کو تہذیبی اور علمی تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس حوالہ سے یہ کتب اہم ہیں:

(i) النفاق و ذم المنافقین: ابوبکر جعفر محمد الفریابی (م:۳۰۱ھ)

(ii) اعتراضات الکفار فی القرآن الکریم دراسۃ موضوعیۃ: عمر ابوزید

☆ اسالیب دعوت:

دعوت دراصل اس پیغام/نظام/احکامات کی اشاعت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر وحی کے ذریعہ نازل فرمایا۔ اس لیے قرآن میں ہے: ”بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ“ [المائدہ:۶۷] (پہنچا دیجیے جو اتارا گیا ہے آپ کی طرف۔) یہ دراصل انسان کے لیے ہدایت ربانی کا انتظام ہے جس کے تحت انسان نے اپنی زندگی گذارنی ہے۔

”ظلمات“ کی دلدل میں پھنسے ہوئے انسان کو ”نور“ کے صراط مستقیم پر چلانا ایک مشکل اور جان گداز کام ہے۔ اس راہ میں انبیاء کرام علیہم السلام نے جو تکالیف اٹھائیں وہ تاریخِ انسانی کا ایک مستقل ”رہنما“ باب ہے۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کو اس راہ میں جو تکالیف اٹھانا پڑیں وہی اب اصحاب دعوت وعزیمت کے لیے نمونہ ہیں۔ دعوت کے بنیادی طور پر چار ارکان ہوتے ہیں:

(۱) داعی (۲) مدعوالیہ (۳) مدعو (۴) اسالیب دعوت

بنیادی طور پر داعی کے لیے دعوتی حکمت عملی اور دعوتی اسلوب کو پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس لیے قرآن نے ”اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ“ [النحل:۱۲۵] (اے محبوب! لوگوں کو) اپنے رب کی راہ کی طرف بلائیے، حکمت اور عمدہ نصیحت سے، اور ان سے بحث (ومناظرہ) اس انداز سے کیجیے جو بڑا پسندیدہ (اور شائستہ) ہو۔) کے زریں اصول

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہر داعی کو دیے ہیں۔ عموماً حکمت اور اسلوب کو ایک سمجھا جاتا ہے مگر دعوتی نقطۂ نظر سے اس میں فرق ہے۔ مناسب قول و عمل کے ذریعے مخاطب کو اس کی بساط کے مطابق دعوت دینا حکمت ہے۔ صرف نرم کلام، میانہ روی، عفو و درگذر اور ترغیب و ترہیب کے ذریعہ دعوت ہی حکمت نہیں بلکہ امور دین کی سمجھ بوجھ اور ان میں پختگی بھی حکمت کا حصہ ہے۔ داعی حکمت کے تقاضے کے تحت جس جگہ وعظ کرتا ہو وہاں وعظ کرے جہاں بحث و مناظرہ کی ضرورت ہو وہاں بحث و مناظرہ کرے اور اس گفتگو کے لیے جو طریقہ کار اختیار کرے ادبی، فلسفیانہ، استفہامی، تمثیلی، قصصی وہ اسلوب کہلاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے قیام مکہ اور قیام مدینہ میں دعوتی اسالیب اور مراحل میں تنوع نظر آئے گا۔ یہی حکمت کا تقاضا تھا اور داعیان کے لیے اُسوہ۔ دعوتی عمل کے اسی توسع کی وجہ سے عصر حاضر میں ''فقہ الدعوۃ'' کی اصطلاح رائج ہوئی۔ دعوت پر لکھی گئی کتب میں بھی یہ تنوع اور توسع نظر آتا ہے۔ اسی لیے دعوتی کتب میں تین امور پر توجہ دی گئی۔

(۱) مکہ مکرمہ میں دعوت اور اس کے مراحل۔

(۲) مدینہ منورہ میں دعوتی عمل۔

(۳) عمومی طور پر دعوت، ضرورت و اہمیت اسالیب و مناہج۔

اس حوالہ سے چند کتب درج ذیل ہیں:

(i) منهج الدعوة والعمل النبوی فی المرحلة المكية: علی بن علی جابر الحربی

(ii) التربوية النبوية العقدية فی العهد المكی وتطبيقاتها التربوية: امانی بنت عبدالعزیز حنفیہ بجر

(iii) الدعوة الاسلامية وعهدها المكی مناهجها وغاياتها: ڈاکٹر رؤف شلبی

(iv) الدعوة فی عهدها المكی: محمد عبدالعزیز الھیاتی

(v) السيرة النبوية والدعوة فی العهد المكی: غلوش احمد

(vi) التربوية فی العهدين المكی والمدنی: المعین بن عبدالغنی الحربی

(vii) الدعوة الاسلامية فی عهدها المدنی مناهجها وغاياتها: ڈاکٹر رؤف شلبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(viii) فقه الدعوة: دراسة موضوعية للسيرة ومنهجها في العهد المدني: جمعہ علی الخولی

(ix) منهج الرسول في دعوة أهل الكتاب: محمد بن سیدی بن الحبیب الشنقیطی

(x) منهج الدعوة النبوية في المرحلة المكية: علی بن جابر الحربی

(xi) المنهاج النبوي في دعوة الشباب: سلیمان بن قاسم العید

(xii) دعوة النبي ﷺ للنساء: الجوہرة بنت محمد العمرانی

(xiii) دعوة النبي للاعراب: محمود بن جابر الحارثی

(xiv) اسلوب الحكمة في الدعوة الى الله ومجالات تطبيقاته: ڈکتورہ زینہ جدعون

(xv) التدرج في دعوة النبي من خلال السيرة الصحيحة: ابراہیم عبداللہ المطلق

(xvi) الدعوة الى الله بالحكمة والموعظة الحسنة: اسماعیل حامد خلیل

(xvii) اساليب الدعوة والتربية في السنة النبوية: زیاد العانی

(xviii) الرسول المعلم واساليبه في التعليم: عبدالفتاح ابوغدة

(xix) الحكمة والموعظة الحسنة واثرها في الدعوة الى الله في الكتاب والسنة: احمد نافع سلیمان المورعی

(xx) فقه دعوة الأنبياء في القرآن الكريم: احمد البراء الامیری

(xxi) النبي ومستقبل الدعوة: مروان خلیفان

(xxii) دعوة النبي في مرحلة الاستخفا في العهد المكي: دکتور علی بن احمد الاحمد

(xxiii) مواقف النبي في الدعوة الى الله تعالى: دکتور سعید بن علی بن وہف القحطانی

(xxiv) وسائل الترغيب وانواعه في دعوة النبي ﷺ: سلیمان بن عبدالعزیز الدویش

(xxv) دعوت نبوی ﷺ اور مخالفت قریش: ڈاکٹر نثار احمد

☆ **معاجم اِفہارسِ سیرت:**

سیرت نگار کو عصری تحدیات کے تناظر میں کام کی ضرورت پیش آتی ہے یا روایات پر تنقید و تنقیح کی علمی روایت آگے بڑھانا مقصود ہوتا ہے تو اسے ترجیحاً اپنی ضرورت کی کتب تلاش کرنا ہوتی ہیں۔ اسی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سندی تحقیقات میں سابقہ کام کے جائزہ کے لیے اپنے موضوع سے متعلقہ کتب کی ضرورت ہوتی ہے۔اس مقصد کے لیے معاجم کتب سیرت اور کتابیات پر مشتمل کتب ترتیب دی گئی ہیں۔فہرست ابن ندیم اور کشف الظنون جیسی کتب اسی پس منظر میں منصۂ شہود پر آئیں۔اس طرح مختلف رسائل و جرائد کے اشاریے مرتب کیے گئے ہیں جن سے سیرت النبی ﷺ پر لکھے گئے مقالات/مضامین کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔اس اسلوب کی چند کتب درج ذیل ہیں:

(i) معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ: صلاح الدین المنجد

(ii) معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ باللغة الفرنسية: عبدالجبار الرفاعی

(ii) معجم ما کتب عن الرسول واھل البیت: عبدالجبار الرفاعی

(iii) حضرت محمد ﷺ منتخب کتابیات اُردو کتب و مقالات: شیر نوروز خان

(iv) برصغیر پاک وہند میں ۱۹۹۵ تا ۲۰۰۴ء تک سیرت النبی ﷺ پر لکھی گئی اُردو، عربی، انگلش کتب کا تعارف: ارم محمود

(v) سندھی میں چند کتبِ سیرت کا تعارف: سید گل محمد شاہ بخاری

(vi) دعوۃ اکیڈمی لائبریری میں سیرت النبی ﷺ پر اُردو کتب: محمد رفیق چوہدری

(vii) کتابیات سیرت رسول ﷺ (۱۹۳۷ء تا ۱۹۸۷ء): حفیظ تائب

(viii) سیرت النبی ﷺ، سندھ کے ادبی سرمایہ کا جائزہ: کریم بخش خالد

(ix) ذخیرہ کتب سیرت قومی سیرت لائبریری و مرکز تحقیق ادارہ تحقیقات اسلامی۔اسلام آباد: شیر نوروز خان

(x) عہد نبوی ﷺ کا نظام سیاست۔کتابیات: شیر نوروز خان

(xi) مخطوطات حدیث وسیرت: منیر احمد خان

(xii) سیرت النبی ﷺ سے متعلق فہرست کتب: خبیب احمد

(xiii) سیرت النبی ﷺ اور ''فکر ونظر'': خورشید احمد

(xiv) پاکستان کے دس اہم رسائل میں سیرت طیبہ پر نگارشات (مجمل اشاریہ): زاہدہ پروین

(xv) پشتو زبان میں سیرت کی کتابیں: قاضی سعید اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(xvi)مسئلہ حیات النبی ﷺ پر لکھی جانے والی کتب: عبدالجبار سلفی

(xvii)یونیورسٹیوں میں سیرت پر لکھے گئے مقالات: سمیع الرحمٰن

(xviii)ارمغانِ حق۔کتب سیرت: سید افتخار حسین شاہ

(xix)منتخب صدارتی انعام یافتہ اُردو کتب سیرت کا علمی جائزہ: کرن شہزادی

(xx)مسجد نبوی کی لائبریری میں سیرت النبی ﷺ کا ذخیرہ: محمود الحسن عارف

(xxi)پاکستان میں اُردو سیرت نگاری ایک تعارفی مطالعہ: سید عزیز الرحمٰن

(xxii)جدید اُردو کتابیات سیرت (۱۹۸۰ء۔۲۰۰۹ء): حافظ محمد عارف گھانچی

(xxiii)فہرست کتب سیرت: فخر الزمان

(xxiv)سیرت النبی ﷺ (کتابیات): ڈاکٹر حافظ عبدالرحمٰن

پروفیسر عبدالجبار شاکر نے ایک مضمون میں ۲۸ مختلف فہارس کا ذکر کیا ہے۔

[جہان سیرت، شمارہ:۲،ص:۴۹۔۵۴]

قرآن اور حدیث پر لکھی گئی معاجم کی مدد سے بھی مضامین سیرت کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔ چند معاجم کے نام درج ذیل ہیں:

معاجم قرآن:

(i)المعجم المفهرس لمواضيع القرآن الكريم: محمد حسن الحمصی

(ii)المعجم الموضوعي لآيات القرآن الكريم: صبحی عبدالرؤف عصر

(iii)دليل كتب علوم القرآن المسندة المطبوعة حتى عام ۱۴۲۷ھ: فواد بن عبدہ ابوالغیث

(iv)موسوعة علوم القرآن: عبدالقادر منصور

(v)موسوعة بيبلو غرافيا علوم القرآن: یحیٰی بن علی کندرونی بن فرح یاسین

(vi)فهرس القرآن العظيم: محمد عبدالقادر الدباغ

(vii)الموسوعة القرآنية: ابراہیم الابیاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(viii)المعجم المفهرس لألفاظ القرآن الكريم: محمد فواد عبدالباقی

معاجم حدیث:

(i)فهارس كتب الحديث المطبوعة والآلية: ناصر محمد السویدان

(ii)معجم ما طبع من كتب السنة: مصطفیٰ عمار منلا

(iii)فهرس أحاديث السنن الكبرى للبيهقي: احمد بن الحسین بن علی البیہقی

(iv)فهارس احاديث المستدرك على الصحيحين: ابی عبداللہ محمد محمد الحاکم النیسابوری

(v)فهرس أحاديث كتاب الزهد للمروزي: یوسف عبدالرحمٰن المرعشلی

(vi)قاموس مصطلحات الحديث النبوى: محمد صدیق المنشاوی

(vii)الدليل الجديد لمؤلفات الحديث الشريف: محمد خیر رمضان یوسف

(viii)المعجم المصنف لمؤلفات الحديث الشريف: محمد خیر رمضان یوسف

(ix)المعجم المفسر لكلمات أحاديث الكتب السبعة: طارق بن عوض اللہ ابومعاذ

درج ذیل رسائل کے اشاریوں میں بھی مضامین سیرت دیکھے جاسکتے ہیں۔ان اشاریوں کی مدد سے سیرت النبی پر ہونے والے پروگرام، نئی کتب، مناظرانہ مسائل سیرت اور عصری تناظرات سیرت کو دیکھا جاسکتا ہے۔اسی طرح سیرت پر شائع ہونے والے خاص نمبر بھی ان کی مدد سے تلاش کیے جاسکتے ہیں:

(i)اشاریہ ماہنامہ القاسم (ص:۷۴۔۸۰): محمد شاہد حنیف (مرتب)

(ii)اشاریہ ماہنامہ الرحیم/الولی (ص:۲۵۔۲۷): محمد شاہد حنیف (مرتب)

(iii)اشاریہ برہان دہلی (ص:۱۴۸۔۱۵۴): محمد شاہد حنیف (مرتب)

(iv)اشاریہ ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ (ص:۱۶۳۔۱۷۵): محمد شاہد حنیف (مرتب)

(v)اشاریہ نقوش رسول نمبر: عبداللہ خاور

(vi)اشاریہ السیرۃ عالمی: سید شیخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ غریب السیرۃ:

غریب الحدیث کی طرز پر سیرت کی کتب میں استعمال ہونے والے غریب الفاظ پر سیرت نگاروں نے کام کیا۔ ''الروض الانف'' اور ''سبل الھدیٰ والرشاد'' کو بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے۔ ''سبل الھدیٰ والرشاد'' میں باب کے اختتام پر ''فی بیان غریب ما سبق'' کہہ کر جو بیان کیا گیا ہے اسی کو جمع کر لیا جائے تو غریب السیرۃ پر ایک اچھی لغت تیار ہو سکتی ہے۔ یہ الفاظ یقیناً کتب لغات اور غریب الحدیث سے دیکھے جا سکتے ہیں مگر فن سیرت کے نقطۂ نظر سے دیکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کو علیحدہ سے جمع کیا جائے۔ اُردو میں سید فضل الرحمٰن کی کتاب ''فرہنگ سیرت'' اس سلسلہ کی ایک عمدہ تخلیقی کاوش ہے۔

☆ فقہیات سیرت:

واقعاتِ سیرت سے فقہی مسائل کا استنباط واستخراج کا رجحان قدیم سیرت نگاروں میں بھی پایا جاتا ہے۔ بیسویں صدی میں ''فقہ السیرۃ'' کے نام سے جو کتب منظر عام پر آئیں ان سے عموماً یہ سمجھا گیا کہ وہ فقہیات سیرت ہیں مگر ایسا نہیں۔ فقہ السیرۃ میں، فقہ الحدیث، فقہ الدعوۃ، فقہ السنۃ کی طرح دروس وعبر، اخذ و استنباط مسائل، شرعیہ، سماجیہ اور سیاسیہ ہیں۔ فقہیات سیرت کے فہم کے لیے فقہ السیرۃ کی حقیقت سمجھنا ضروری ہے۔ ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی نے علامہ البوطی (م:۱۴۳۴ھ/ ۲۰۱۳ء) کی ''فقہ السیرۃ النبویۃ'' کا ترجمہ کیا وہ اس کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

''عصرِ حاضر میں بعض اہلِ قلم نے ایک نئے اور منفرد انداز سے سیرت نگاری کی کوشش کی ہے اور وہ یہ کہ مختصر الفاظ میں سیرت کا ایک واقعہ بیان کر کے اس سے دروس واحکام کا استنباط کیا جائے۔''

[دروس سیرت، ص:۲۴]

شیخ غزالی (م:۱۴۱۶ھ) اپنی کتاب ''فقہ السیرۃ'' میں اپنے اسلوب کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''میں نے قارئین کے سامنے سیرتِ رسول کی سچی تصویر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ عہد نبوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں جو واقعات پیش آئے، میں نے ان کی تفصیل اور توضیح کے ساتھ ان میں پنہاں مواعظ، نصائح اور پُرحکمت دروس واسباق بیان کیے ہیں۔ پھر میں نے حقائق کا شرح وبسط سے تذکرہ کرنے کے بعد یہ بات قارئین پر چھوڑ دی ہے کہ وہ ان کے اثرات کس طرح اور کتنے قبول کرتے ہیں۔'' [فقہ السیرۃ، ص:۴]

اپنی کتاب کی جمع آوری کے حوالے سے وہ مزید لکھتے ہیں:

''قدیم مؤرخین، سیرت رسول کے تذکرہ کے دوران تمام واقعات اور احوال کو، خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، اسناد کی چھان بین کے بعد بیان کر دیتے ہیں۔ یقیناً ان قدیم مجموعہ ہائے سیرت وتاریخ میں بہت سی اہم اور مفید باتیں مذکور ہیں لیکن ان سے استشہاد اور ان کے اخذ وتذکرہ میں کمال درجے کی مہارت اور احتیاط مطلوب ہے۔ جب کہ جدید مؤرخین یا سیرت نگار واقعات واحوال کا تجزیہ، تاویل، موازنہ، مقابلہ اور ان کے سیاق وسباق کے تذکرہ پر زیادہ توجہ دیتے ہیں اور ان ہی گوشوں کو ایک دوسرے سے بہتر بنانے پر قانع ہوتے ہیں۔۔۔ میں نے ان دونوں طرز ہائے تالیف کو ایک نئے انداز میں جمع کر دیا ہے اور ان دونوں میں جو بہترین اور عمدہ باتیں تھیں، انہیں اختیار کر لیا ہے۔ چنانچہ میں نے کوشش کی ہے کہ سیرت کا مطالعہ قارئین کے ایمان میں اضافہ، ان کے اخلاق وکردار کی بالیدگی کا ذریعہ بنے اور انہیں حق پرستی وحق گوئی اور دعوت وتبلیغ کے لیے جدوجہد کا عادی بنائے۔ میں سیرت اس انداز میں لکھنا چاہتا ہوں جیسے ایک سپاہی اپنے کمانڈر کے بارے میں یا ایک متبع اور فرماں بردار اپنے قائد کے بارے میں یا ایک طالب علم اپنے استاذ کے بارے میں لکھتا ہے۔ میری حیثیت ایک غیر جانب دار مؤرخ کی نہیں ہے جن کا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہ ہو جن کے بارے میں وہ لکھ رہا ہے۔'' [فقہ السیرۃ، ص:۴-۵]

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''میں جس وقت تحریری کام کر رہا ہوتا ہوں میری نگاہوں کے سامنے مسلمانوں کے مختلف شعبہ جات میں ان کی پسپائی اور پس ماندی ہوتی ہے۔ اس لیے اس پر کسی کو کوئی تعجب نہیں کرنا چاہیے، اگر میں ایک ایسا اسلوب اختیار کروں جس کے ذریعہ ہمارے موجودہ افسوس ناک مستقبل کی طرف اشارے کیے جائیں۔ چنانچہ میں نے جب بھی کوئی واقعہ بیان کیا ہے، یہ کوشش کی ہے کہ اس میں موجود سچائی، سلامتی فکر اور حرکت وعمل کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عناصر کو ابھار کر پیش کروں، تا کہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی موجودہ پستی اور اضمحلال کا علاج کیا جا سکے۔"

[فقه السیرة،ص:۵]

ان اقتباسات سے یہ حقیقت بہر صورت واضح ہوگئی کہ ''فقہ السیرۃ'' سے مراد صرف فقہی مسائل نہیں بلکہ اس کا دائرہ بہت وسیع ہے۔فقہیات سیرت کو بھی اس کا ایک جزء کہہ سکتے ہیں۔اس لیے فقہیات سیرت اور فقہ سیرت کے دائرہ کار کو علیحدہ علیحدہ سمجھنا چاہیے۔ البتہ قدیم سیرتی ادب میں ابن ابی الدنیا(م:۲۸۱ھ) کی کتاب ''فقہ النبی ﷺ'' کو فقہیات سیرت کی اولین کوشش قرار دیا جا سکتا ہے۔

یہاں فقہیاتِ سیرت کی وضاحت کے لیے دو مثالیں پیشِ خدمت ہیں۔ان میں ایک محدث کی اور ایک سیرت نگار کی ہے۔دونوں نے واقعات سیرت سے اپنے اپنے اسلوب سے مسائل اخذ کیے۔

(الف) حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہونے کا قصہ معروف ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کتاب التیمم میں نقل کیا ہے۔[صحیح بخاری، رقم الحدیث:۳۳۷] اس واقعہ سے امام عینی نے درج ذیل بیس مسائل کا استنباط کیا ہے:

(۱) ایسی جگہ پر قیام کرنا جائز ہے، جہاں پانی نہ ہو اور نہ اس وقت لوگوں کے ساتھ پانی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لوگوں کے پاس پینے کے لیے تو پانی ہو، مگر وضو کے لیے پانی نہ ہو۔

(۲) کسی شادی شدہ عورت کی شکایت اس کے والد سے کرنی جائز ہے کیونکہ لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شکایت حضرت ابوبکر سے کی اور رسول اللہ ﷺ سے اس لیے شکایت نہیں کی کہ آپ سوئے ہوئے تھے یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کرنا آپ کی ناراضگی کا موجب تھا۔

(۳) کسی فعل کی نسبت اس فعل کے سبب کی طرف کرنا جائز ہے،لوگوں نے ایسی جگہ ٹھہرانے کی نسبت حضرت عائشہ کی طرف کی۔

(۴) کسی شخص کا اپنی بیٹی کے پاس جانا جائز ہے، خواہ اس وقت اس کا شوہر اس کے زانو پر سر رکھ کر سو رہا ہو۔

(۵) کسی شخص کا اپنی شادی شدہ بیٹی کو ڈانٹنا جائز ہے، خواہ اس وقت وہ اپنے شوہر کے پاس ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۶) حضرت ابوبکر، حضرت عائشہ کی کوکھ میں چٹکیاں لے رہے تھے، اس سے انسان کا جسم مضطرب ہو جاتا ہے، لیکن حضرت عائشہ ہلی بھی نہیں، مبادا رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل جائے، اس سے پتا چلتا ہے کہ حضرت عائشہ کے دل میں رسول اللہ ﷺ کا کتنا احترام تھا اور آپ سے کس قدر محبت تھی۔

(۷) رسول اللہ ﷺ کے رات کو تہجد کی نماز پڑھنے کا ذکر نہیں ہے، اس سے معلوم ہوا کہ آپ پر تہجد کی نماز فرض نہیں تھی اور کبھی کبھی آپ تہجد کو ترک بھی کر دیتے تھے۔

(۸) اس کے بعد کی روایت میں ہے کہ نماز کا وقت آیا تو پانی کو تلاش کیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ نماز کا وقت آنے سے پہلے وضو کے لیے پانی کو تلاش کرنا ضروری نہیں ہے۔

(۹) اس واقعہ کے بعد المائدہ: ۶ رنازل ہوئی ہے، جس میں وضو کرنے کا حکم ہے اور پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کرنے کا حکم ہے، اس سے معلوم ہوا کہ آیت وضو نازل ہونے سے پہلے بھی مسلمانوں پر وضو کرنا فرض تھا، یہی وجہ ہے کہ جب وہ ایسی جگہ ٹھہرے، جہاں پانی نہیں تھا وہ پریشان اور مضطرب ہوئے کہ حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی جگہ ٹھہرا لیا، جہاں پانی نہیں ہے اور انہوں نے اس بات کی حضرت ابوبکر سے شکایت کی اور حضرت ابوبکر نے اس بات پر حضرت عائشہ کو ڈانٹا اور ان کی کوکھ میں چٹکیاں لیں۔

(۱۰) اس میں یہ دلیل ہے کہ تیمّم میں طہارت کی نیت کرنا واجب ہے، کیونکہ تیمّم کا معنی قصد کرنا ہے۔

(۱۱) تیمّم کے حکم میں تندرست اور مریض، بے وضو اور جنبی سب مساوی ہیں۔

(۱۲) سفر میں تیمّم کرنے کے جواز پر دلیل ہے اور اس پر اجماع ہے، جب کہ شہر میں تیمّم کرنے میں اختلاف ہے، امام مالک اور ان کے اصحاب یہ کہتے ہیں کہ شہر میں اور سفر میں تیمّم کرنا برابر ہے، جب پانی نہ ہو یا مرض یا شدید خوف ہو یا وقت نکلنے کی وجہ سے پانی کا استعمال مشکل ہو، ابوعمر نے کہا: امام ابوحنیفہ اور امام محمد کا بھی یہی قول ہے اور امام شافعی نے کہا: شہر میں تندرست آدمی کے لیے تیمّم کرنا جائز نہیں ہے، سوا اس کے کہ اس کو پانی کے استعمال سے ہلاکت کا خطرہ ہو اور امام ابو یوسف اور امام زفر نے کہا: شہر میں تیمّم کرنا کسی حال میں جائز نہیں ہے، نہ مرض کی وجہ سے، نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت نکلنے کے خوف کی وجہ سے، امام شافعی کا بھی یہی مذہب ہے اور لیث اور طبری نے کہا ہے: جب شہر میں پانی نہ ہو اور وقت نکلنے کا خطرہ ہو تو تندرست اور بیمار دونوں تیمم کر سکتے ہیں، وہ نماز پڑھ کر دہرائیں گے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک وقت نکلنے کے خوف کی وجہ سے تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔

(۱۳) جب امن کا زمانہ ہو تو عورتوں کے ساتھ غزوات وغیرہ کا سفر کرنا جائز ہے اور اگر ایک شخص کے نکاح میں کئی ازواج ہوں تو وہ جس کو چاہے، ساتھ لے کر سفر پر جا سکتا ہے اور اگر ان کے درمیان قرعہ اندازی کر لے تو بہتر ہے اور جس کے نام قرعہ نکل آئے، اس کو ساتھ لے کر سفر میں چلا جائے۔

(۱۴) مال حلال کی عزت وحرمت پر دلیل ہے، اس کو ضائع نہیں کرنا چاہیے، خواہ وہ چیز کم قیمت کی ہو، کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار بارہ درہم کا تھا۔

(۱۵) مال کی حفاظت کرنی چاہیے اور اگر وہ گم جائے تو اس کو تلاش کرنا چاہیے، خواہ اس کی تلاش میں نماز کا وقت آ جائے اور گم شدہ چیز کو تلاش کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔ ایک فرد کا نقصان پوری قوم کا نقصان ہے کیونکہ اس ہار کو سب نے مل کر تلاش کیا تھا۔

(۱۶) اس میں کسی چیز کو عاریۃً لینا اور اس کو لے کر اس کی اجازت سے سفر کرنے کا ثبوت ہے، کیونکہ حضرت عائشہ نے یہ ہار حضرت اسماء سے عاریۃً لیا تھا۔

(۱۷) عورتوں کے زیورات پہننے کا جواز، کیونکہ ہار زینت کے لیے پہنا جاتا ہے۔

(۱۸) اس میں مرد کا اپنی بیوی کے زانو پر سر رکھنے کا جواز ہے۔

(۱۹) رسول اللہ ﷺ کی محبت میں مشقت برداشت کرنے کا ثبوت ہے، کیونکہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: جب حضرت ابوبکر میری چٹکیاں لے رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ کے نیند میں خلل پڑنے کی وجہ سے میں نے آپ کو ہلنے سے بھی روکا ہوا تھا۔

(۲۰) اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کی دلیل ہے۔ [عمدۃ القاری، جلد۴، ص:۶۔۷]

(ب) جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری، واقعاتِ غزوہ احد سے فقہی مسائل کا استنباط کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"(۱) اسلامی مملکت کا سربراہ جب ایک مرتبہ اعلان جہاد کر دے تو پھر میدان جہاد میں داد شجاعت دیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بغیر اس اعلان کو واپس لے لینا درست نہیں۔ ورنہ دشمن کی نگاہوں میں مسلمانوں کی قوت و شوکت کا رعب باقی نہیں رہے گا۔ خود ملت اسلامیہ کا اپنے قائد کی قوت فیصلہ پر اعتماد اٹھ جائے گا۔

(۲) سربراہ مملکت کا فرض ہے کہ اعلان جہاد سے پہلے ایک بار نہیں ہزار بار سوچے اور پھر اعلان کرے لیکن اعلان جہاد کے بعد کسی قسم کی کمزوری دکھانا اس کی قوت فیصلہ کا بھرم کھول دے گا۔

(۳) جب دشمن حملہ آور ہو تو اپنے لیے میدان جنگ کا انتخاب کرنا ارباب حکومت کی صوابدید پر موقوف ہے۔ اگر مناسب سمجھیں تو کھلے میدان میں نکل کر دشمن کو دعوت مبارزت دیں اور اگر مناسب سمجھیں تو شہر میں قلعہ بند ہو کر دشمن کے حملوں کو پسپا کریں۔

(۴) میدان جنگ کی طرف جاتے ہوئے وہ ہر راستہ کو استعمال کر سکتا ہے کسی علاقہ کا مالک اگر لشکر اسلام کو اپنے علاقہ سے گزرنے کی اجازت نہ دے تب بھی وہ گزر سکتا ہے۔

(۵) نابالغ لڑکے کے جوش جہاد سے سرشار ہو کر اپنے آپ کو جہاد کے لیے پیش کریں تو جو جنگ کی صعوبتوں کو برداشت کرنے کے قابل ہیں انہیں اجازت دے دے ورنہ انہیں واپس بھیج دے۔

(۶) مسلم خواتین ضرورت کے وقت جہاد میں حصہ لے سکتی ہیں وہ زخمیوں کی مرہم پٹی، ان کی تیمارداری اور مجاہدین کو پانی پلانے کے فرائض انجام دے سکتی ہیں۔

(۷) جہاں گھمسان کا رن پڑ رہا ہو۔ کوئی مجاہد اس میں گھس کر داد شجاعت دے سکتا ہے۔

(۸) میدان جہاد میں جانے سے پہلے انسان اپنے لیے شہادت کی دعا مانگ سکتا ہے۔

(۹) مسلم مجاہد خودکشی کرے گا تو وہ جہنم کا مستحق ہوگا۔

(۱۰) شہداء کو وہاں ہی دفن کیا جائے جہاں انہوں نے شہادت پائی ہو۔

(۱۱) ایک قبر میں دو دو، تین تین، شہداء کو دفن کیا جا سکتا ہے۔ جو قرآن کریم کے زیادہ حصہ کا حافظ ہوگا اس کو سب سے آگے رکھا جائے گا۔" [ضیاء النبی ﷺ، جلد ۳، ص: ۵۴۶۔۵۴۷]

☆ **اجتہاد النبی ﷺ:**

نبی کریم ﷺ کے اجتہاد کرنے یا نہ کرنے کے بارہ میں علامہ غلام رسول سعیدی، مجتہدین اور فقہاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی آراء نقل کرنے کے بعد آپ ﷺ کے اجتہاد کے حوالہ سے قرآن وحدیث سے دلائل اور معترضین کے جوابات دینے کے بعد لکھتے ہیں:

''خلاصہ یہ ہے کہ جن عبادات اور معاملات کے بارے میں وحی نازل ہو جاتی تھی، آپ ان میں صرف وحی پر عمل کرتے تھے خواہ وحی جلی ہو یا وحی خفی اور جن امور میں وحی نازل نہیں ہوتی تھی ان میں آپ قیاس اور اجتہاد سے بھی کام لیتے تھے اور صحابہ کرام سے مشورہ بھی کرتے تھے۔ آپ مزاج شناس الوہیت تھے اور رضائے الٰہی کے عارف تھے اس لیے آپ کا اجتہاد، منشائے الٰہی کے مطابق ہوتا تھا اور چونکہ آپ کو اجتہاد اور مشاورت کا حکم دیا گیا تھا اس لیے آپ کا اجتہاد بھی اتباع وحی تھا۔'' [شرح صحیح مسلم، جلد۳، ص:۲۷۶]

علماء کی آراء کا خلاصہ ان الفاظ میں پیش کیا ہے:

''نبی ﷺ کے اجتہاد میں تفصیل مشہور ہے، دنیاوی امور میں نبی ﷺ کے اجتہاد کے جواز اور وقوع پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور احکام دینیہ میں اکثر علماء کا یہ نظریہ ہے کہ آپ کے لیے اجتہاد کرنا جائز ہے، کیونکہ جب دوسروں کے لیے اجتہاد کرنا جائز ہے تو آپ کے لیے بہ طریق اولیٰ اجتہاد جائز ہوگا اور بعض علماء نے کہا آپ کے لیے اجتہاد جائز نہیں ہے، کیونکہ آپ کو وحی کے ذریعہ یقینی حکم حاصل کرنے پر قدرت ہے۔ بعض علماء نے کہا جنگی معاملات میں اجتہاد کرنا جائز ہے اور باقی معاملات میں جائز نہیں ہے اور بعض علماء نے اس مسئلہ میں توقف کیا، پھر جمہور علماء جن کے نزدیک آپ کا اجتہاد کرنا جائز ہے، ان میں یہ اختلاف ہے کہ اجتہاد واقع ہے یا نہیں، ان میں سے اکثر نے کہا کہ آپ نے اجتہاد کیا ہے اور دوسروں نے کہا آپ نے اجتہاد نہیں کیا، اور بعض نے توقف کیا، پھر وہ اکثر علماء جنہوں نے کہا آپ کا اجتہاد جائز ہے اور آپ نے اجتہاد کیا ہے، ان کا اس میں اختلاف ہے کہ آپ کی اجتہادی خطاء جائز ہے یا نہیں، محققین نے کہا آپ کی اجتہادی خطاء جائز نہیں ہے اور اکثر علماء نے یہ کہا کہ آپ کی اجتہادی خطاء جائز ہے لیکن آپ اس پر برقرار نہیں رہتے۔'' [شرح صحیح مسلم، جلد اول، ص:۴۱۰]

☆ اتفاق/اجماع اہلِ سیر:

ہر فن کی اپنی اصطلاحات ہوتی ہیں جن کو اس فن میں استعمال کیا جاتا ہے۔ سیرت کو دوسرے علوم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے ممتاز کرنے والی وہ اصطلاحات بھی ہیں جو اہل سیر و مغازی نے اپنی کتب میں استعمال کی ہیں۔ فقہ میں اجماع/اتفاق کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ اکثر فقہی مسائل اتفاقی ہیں، اجماعی کم ہیں۔ اسی اصطلاح کو اپنے اسلوب پر سیرت نگاروں نے استعمال کیا ہے۔ ان اصطلاحات کا استعمال محدثین و اہل سیر کے اختلافات یا اہل سیر کے باہم اختلافات کی صورت میں کیا گیا ہے۔

- سیرت نگاروں نے نقل کیا کہ تین سال اسرافیل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔[امتاع الاسماع، جلد ۳، ص:۹۴] واقدی نے اس پر یہ تبصرہ کیا:

"لیس یعرف اهل العلم ببلدنا ان اسرافیل قرن بالنبی ﷺ" [ایضاً، ص:۱۵۰/طبقات ابن سعد، جلد اول، ص:۱۹۱]

- یوم بدر میں ایک صحابی کی شرکت پر تبصرہ کرتے الخرکوشی (م:۴۰۷ھ) نے لکھا "ثم لا خلاف بین اهل السیر أن ذا الشمالین استشهد یوم بدر سنة اثنتین ﷺ قال ابن المسیب، وعروة بن الزبیر، وموسی بن عقبة وابن اسحاق وغیرهم." [شرف المصطفی، جلد ۵، ص:۱۲۶]

- مواخاتِ مدینہ کن کن کے درمیان قائم کی گئی۔ ابن عبدالبر لکھتے ہیں:

"والصحیح عند أهل السیر والعلم بالآثار والخبر في المواخاة التي عقدها رسول اللّٰه ﷺ بین المهاجرین والأنصار في حین قدومه الی المدینة انه آخی بین أبي بکر الصدیق وخارجة بن زید بن أبي زهیر، وبین عمر بن الخطاب وعتبان بن مالك، وبین عثمان بن عفان وأوس بن ثابت المنذر أخي حسان بن ثابت، وآخی بین علی بن أبي طالب وبین نفسه ﷺ فقال له: "أنت أخي في الدنیا والآخرة"" [الدرر فی اختصار المغازی والسیر، جلد اول، ص:۹۰]

- نبی کریم ﷺ کی ولادت کا ذکر کرتے ہوئے قاضی عیاض لکھتے ہیں:

"وقد حکی أهل السیر: أن آمنة بنت وهب، أخبرت أن نبینا محمدا ﷺ ولد حین ولد باسطا یدیه الی الارض، رافعا رأسه الی السماء."

[الشفا بتعریف حقوق المصطفی، جلد اول، ص:۲۱۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- امام سہیلی آپ کی بعثت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''وهو صحيح عند أهل السير والعلم بالأثر وقد روي أنه نبئ لأربعين وشهرين من مولده.'' [الروض الانف، جلد۲، ص:۲۵۰]

- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی ہجرت حبشہ کے حوالہ سے امام سہیلی لکھتے ہیں:

''وشك ابن اسحاق في عمار بن ياسر: هل هاجر الى أرض الحبشة، أم لا. والأصح عند أهل السير كالواقدي وابن عقبة. وغيرهما أنه لم يكن فيهم.''

[الروض الانف، جلد۳، ص:۱۳۲]

- غزوة الغابة کی تاریخ پر بحث کرتے ہوئے الطحطاوی (م:۱۲۹۰ھ) لکھتے ہیں:

''وقال البخاری: كانت قبل خيبر بثلاثة أيام، وفي مسلم نحوه، ولكن اجماع أهل السير علي خلافهما وهي الغزوة التي أغار فيها عيينة بن حصن في خيل من غطفان وفزارة علي لقاح رسول اللهﷺ بالغابة قبل خيبر''.

[نهاية الايجاز في سيرة ساكن الحجاز، ص:۳۰۱]

- آپﷺ کے نسب کے حوالے سے ابن عبدالبر لکھتے ہیں:

''لم يختلف أهل بالأنساب والأخبار وسائر العلماء بالأمصار أنهﷺ محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب بن هاشم ابن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر ابن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن الياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان. هذا ما لم يختلف فيه أحد من الناس، وقد روي من أخبار الآحاد عن النبيﷺ أنه نسب نفسه كذلك الى نزار بن معد بن عدنان، وما ذكرنا من اجماع أهل السير وأهل العلم بالأثر يغني عما سواه.'' [الاستيعاب في معرفة الاصحاب، جلداول، ص:۲۶]

- غسل جنابت کب فرض ہوا؟ سیرت حلبیہ میں ہے:

''مما يرد ما قاله ابن حزم نقل ابن عبد البر اتفاق أهل السير على أنه لم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یصل ﷺ قط الا بوضوء، قال: وهذا مما لا یجهله عالم، هذا کلامه، الا أن یقال مراد ابن حزم أنه لم یشرع وجوبا الا في المدینة.''

[انسان العیون فی سیرت الامین المامون، جلد اول، ص:۳۷۷]

- حضرت آمنہ اور حضرت عبداللہ کی آپ کے سوا کوئی اولاد نہ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے علامہ سیوطی لکھتے ہیں: ''قال الواقدی المعروف عندنا وعند اهل العلم.'' [الخصائص الکبریٰ، جلد اول، ص:۷۳]

اہلِ سیر کا اتفاق/اجماع/اہل سیر میں اختلاف نہیں وغیرہ الفاظ اس حقیقت کے مظہر ہیں کہ علمائے سیر نے اپنی اصطلاحات اور نظمِ علمی کے تحت کام کیا نہ کہ دوسرے علوم کے نظام کو اپنایا اسی لیے وہ بار بار اہلِ سیر کا ذکر کرتے ہیں۔

☆ الروایات الموضوعة فی السیرة / دخیلات فی السیرة:

حدیث کی حجیت و اہمیت کی وجہ سے دروغ گو اور قصہ گو لوگوں نے اپنے مذموم مقاصد کے لیے وضع حدیث کا آغاز کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ایسے واضعین لوگوں کو وعید نار سنائی۔ محدثین نے بلاشبہ ایسی روایات پر کڑی تنقید کی، کھرے اور کھوٹے کو الگ کر دیا یہاں تک کہ موضوع روایات پر علیحدہ سے موضوعاتی ذخیرہ ترتیب پا گیا۔ اس حوالہ سے چند کتب درج ذیل ہیں:

(i) الموضوعات: عبدالرحمٰن بن علی بن محمد المعروف ابن الجوزی (م:۵۹۷ھ)

(ii) کتاب القصاص والمذکرین: ابن جوزی (م:۵۹۷ھ)

(iii) موضوعات الصنعاني: رضی الدین ابی الفضائل الحسن بن محمد بن الحسن القرشی (م:۶۵۰ھ)

(iv) رسالة لطیفة في احادیث متفرّقة ضعیفة: عبدالهادی الشمس محمد بن احمد بن عبدالهادی المقدسی (م:۷۴۴ھ)

(v) ترتیب الموضوعات: الحافظ ابی عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان شمس الدین الذھبی (م:۷۴۸ھ)

(vi) المنار المنیف في الصحیح والضعیف: ابن قیم الجوزیہ (م:۷۵۱ھ)

(vii) التذکرة في الأحادیث المشتهرة: أو ''اللآلی المنثورة في الأحادیث المشهورة'': محمد بن بهادر بن عبداللہ بدر الدین أبی عبداللہ الزرکشی (م:۷۹۴ھ)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(viii) ذيل اللآلي المصنوعة: جلال الدین سیوطی (م:۹۱۱ھ)

(ix) تذكرة الموضوعات: محمد طاہر بن علی الصدیقی الهندی الفتنی (م:۹۸۶ھ)

(x) الكشف الالٰهي عن شديد الضعف والموضوع والواهي: محمد بن محمد بن محمد الحسینی الطرابلسی السندروسی (م:۱۱۷۷ھ)

(xi) الآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة: شیخ ابی الحسنات محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم اللکنوی (م:۱۳۰۴ھ)

(xii) تحذير المسلمين من الأحاديث الموضوعة على سيد المرسلين:

محمد بن البشیر بن محمد حسن ظافر المدنی الازہری، أبی عبداللہ (م:۱۳۲۹ھ)

(xiii) سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيء في الأمة: محمد ناصر الدین البانی (م:۱۴۲۰ھ)

واقعاتِ سیرت کی اسناد پر بھی محدثین اپنی تحقیقات منظر عام پر لائے مگر درج بالا موضوع روایات کے ذخیرہ کی طرح واقعاتِ سیرت کا موضوعاتی ذخیرہ ترتیب نہ پاسکا۔ قدیم کتب سیرت کے محققہ نسخوں پر اور جدید سیرت نگاروں نے واقعاتِ سیرت کو روایت و درایت کے نقطۂ نظر سے پرکھنا شروع کیا ہے۔ اس کی شاید وجہ یہ تھی کہ حدیث اور سیرت ایک ہی فن سمجھے گئے تو موضوع روایات کی کتب میں ہی سیرت کی موضوعات جمع کر دی گئیں۔ بعض غیر مستند واقعات سیرت کو لے کر ہی مستشرقین / معاندین / مخالفین، سیرت کی مختلف جہات پر اعتراضات کا طومار کھڑا کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اپنی اصل کے اعتبار سے سیرت نگاروں کے ہاں یہ واقعات ناقابل اعتناء ہیں۔ عصر حاضر میں جو صحیح سیرت نبوی ﷺ کا رجحان آیا ممکن ہے اس کے پیچھے یہی سوچ کارفرما ہو کہ سیرت سے غیر مستند واقعات نکالے جائیں۔ یہاں صرف چند ایسے واقعات کی نشاندہی کی جاتی ہے جو عامۃ الناس / واعظین کے ہاں معروف ہیں جب کہ کتب سیرت میں ان کی وہ حیثیت نہیں جو بیان کی جاتی ہے:

(i) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے متعلق قصے:

مختلف کتب میں ''ذکر المرأة عرضت نفسها على عبدالله بن عبد المطلب'' کے عنوان سے یا بلاعنوان ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قتیلہ بنت نوفل، فاطمہ بنت مُرّ الخثعمیہ یا لیلٰی العدویہ، لبرة بنت عبدالعزی، ام برة، میں سے کسی خاتون نے حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عنہ کو اپنی طرف بلایا۔۔۔اس روایت کو ابونعیم (دلائل النبوۃ، ص:۱۳۰۔۱۳۱)، بیہقی (دلائل النبوۃ، جلد اول، ص:۹۶۔۹۹)، الطبقات الکبریٰ (جلد اول، ص:۷۷۔۷۸)، ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ، جلد۲، ص:۳۰۸)، جلال الدین سیوطی (الخصائص الکبریٰ، جلد اول، ص:۶۹۔۷۱) نے نقل کیا۔ یہ تمام روایات جتنے بھی طرق سے مروی ہیں وہ سب کے سب ضعیف ہیں۔ ورقہ بن نوفل کی بہن والے واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے دلائل النبوۃ (بیہقی) کے محقق سید ابراہیم نے لکھا:

”وهذا اسناد ضعيف منقطع بل في حكم الوضع حيث قال ابن اسحاق كما في الروض الانف قال فيما يزعمون وهذا يعني قولا لا اساس له من الصحة بل ما جاء يخالف الاحاديث الصحيحة.“ [دلائل النبوۃ، جلد اول، ص:۹۶]

”یہ سند ضعیف، منقطع بلکہ موضوع کے درجہ میں ہے۔ جیسا کہ الروض الانف میں ابن اسحاق کے حوالہ سے ہے کہ اس بارہ میں وہ جو گمان کر رہے اس کی صحت کی کوئی اصل نہیں بلکہ احادیث صحیحہ کے مخالف ہے۔“

غالباً محقق نے جن روایات کی طرف اشارہ کیا وہ علامہ سیوطی نے باب اختصاصه ﷺ بطهارة نسبه وانه لم يخرج من سفاح من لدن آدم کے عنوان کے تحت جمع کی ہیں۔ سیدنا عبداللہ کے بارہ میں یہ روایات سند کے اعتبار سے صحیح نہیں اور عقلاً خاندان نبوی کے کسی فرد سے ایسی حرکت کا وقوع ہونا ممکن نہیں۔

(ii) تاریخِ ولادتِ نبوی ﷺ:

نبی کریم ﷺ کی تاریخِ ولادت جمہور سیرت نگاروں کے ہاں ۱۲ ربیع الاول ہے۔ ابن اسحاق نے اس پر اعتماد کیا مگر ۹ ربیع الاول کو غلط طور پر ماہرین فلکیات کی آڑ میں مشہور کر دیا گیا۔ اگر اس کا سبب یوم ولادت کی تقریبات کو روکنا ہے تو یہ صحیح نہیں کیوں کہ یوم ولادت ۹ رہو یا ۱۲ راس سے فرق نہیں پڑتا۔

جسٹس پیر محمد کرم شاہ نے ضیاء النبی ﷺ کی دوسری جلد (ص:۳۳۔۳۹) پر ان روایات پر سیر حاصل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بحث کی ہے۔مولانا احمد رضا خاں نے "نطق الھلال بارخ ولاد الحبیب والوصال" میں ثابت کیا کہ روایات کی رُو سے تاریخ ولادت ۱۲ اور علم ہیئت کے مطابق ۸ ربیع الاول ہے۔[فتاوی رضویہ، جلد ۲۶، ص: ۴۲۷]

علامہ شبلی کے شاگرد، سید سلیمان ندوی نے رحمت عالم میں ۱۲ ربیع الاول ہی درج کی۔

(iii) میلاد منانے کی فضیلت میں روایات:

بعض کتب بھی سیرت کی غیر مستند روایات کے حوالہ سے مشہور ہیں۔مولانا احمد رضا خاں "معارج النبوۃ" کے بارہ میں لکھتے ہیں: "سنی واعظ تھے کتاب میں رطب و یابس سب کچھ ہے۔" واللہ تعالیٰ اعلم![احکام شریعت، ص: ۱۶۰]

علامہ ابن حجر مکی ہیتمی (م: ۹۴۷ھ) سے منسوب کتاب "النعمة الكبرىٰ على العالم في مولد سيد ولد آدم" میں بھی میلاد سے متعلقہ غیر مستند روایات موجود ہیں۔البتہ اصل کتاب جو، جواہر البحار کی تیسری جلد میں شامل ہے اس میں بلا سند روایات موجود نہیں۔

[تفصیل کے لیے مقالات سیرت طیبہ، ص: ۵۸۔۶۴۔محافل میلاد اور غیر مستند روایات]

(xi) درج ذیل روایات جو علامہ ابن حجر ہیتمی کے حوالہ سے بیان کی جاتی ہیں موضوع ہیں:

"(۱) جس شخص نے نبی اکرم ﷺ کے میلاد شریف کے پڑھنے پر ایک درہم خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔(حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۲) جس شخص نے حضورِ اکرم ﷺ کے میلاد شریف کی تعظیم کی اس نے اسلام کو زندہ کیا۔(حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۳) جس شخص نے حضورِ انور ﷺ کے میلاد شریف کے پڑھنے پر ایک درہم خرچ کیا گویا وہ غزوۂ بدر و حنین میں حاضر ہوا۔(حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۴) جس شخص نے حضورِ اکرم ﷺ کے میلاد شریف کی تعظیم کی اور میلاد کے پڑھنے کا سبب بنا وہ دنیا سے ایمان کے ساتھ ہی جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا۔(حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)" [مقالات سیرت طیبہ، ص: ۶۰]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(iv) میلاد کی تین روایات:

علامہ سیوطی نے تین روایات کے بارہ میں کہا:

''قلت هذا الاثر والاثران قبله فيها نكارة شديدة ولم اورد في كتابي هذا اشد نكارة منها ولم تكن نفسي لتطيب با يرادها لكني تبعت الحافظ ابانعيم في ذلك. '' [الخصائص الکبریٰ، جلد اول، ص:۸۳]

یہ روایت اور اس سے پہلے کی دو روایات سخت منکر ہیں۔ میری کتاب میں اس درجہ کی منکر روایت اور کوئی نہیں، میں ان روایات کو درج نہیں کرنا چاہتا تھا۔ صرف حافظ ابونعیم کی اتباع میں درج کی ہیں۔ یہ تین روایات درج ذیل ہیں:

''(ا) ابونعیم عمرو بن قتیبہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا۔ جو بڑے عالم تھے کہ جب حضرت آمنہ کے یہاں پیدائش کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا: تمام آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دو اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تمام فرشتے میرے سامنے حاضر ہو جائیں۔ چنانچہ فرشتے ایک دوسرے کو بشارتیں دیتے ہوئے حاضر ہونے لگے۔ دنیا کے پہاڑ بلند ہو گئے اور سمندر چڑھ گئے اور ان کی مخلوقات نے ایک دوسرے کو بشارتیں دیں۔ تمام فرشتے حاضر ہو گئے اور شیطان کو ستر زنجیریں پہنائی گئیں اور اسے بحرِ خضر میں سر کے بل لٹکا دیا گیا۔ تمام شیاطین اور سرکش مخلوقات بھی پابہ زنجیر کر دی گئیں۔ سورج کو اس دن عظیم روشنی عطا کی گئی اور اس کے کنارے پر فضاء میں ستر ہزار حوریں کھڑی کر دی گئیں جو آپ ﷺ کی ولادت کی منتظر تھیں اور اس سال آپ ﷺ کی تکریم کی خاطر اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام عورتوں کے لیے نرینہ اولاد مقرر فرمائی اور یہ کہ کوئی درخت بغیر پھل نہ رہے۔ اور جہاں بدامنی ہو وہاں امن ہو جائے۔ جب ولادت مبارکہ ہوئی تو تمام دنیا نور سے بھر گئی۔ فرشتوں نے ایک دوسرے کو مبارک دی اور ہر آسمان میں زبرجد اور یاقوت کے ستون بنائے گئے جن سے آسمان روشن ہو گئے۔ ان ستونوں کو رسول اللہ ﷺ نے شب معراج دیکھا تو آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ ستون آپ ﷺ کی ولادت کی خوش خبری کے لیے بنائے گئے تھے اور جس رات آپ ﷺ کی ولادت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حوض

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کوثر کے کنارے مشک عنبریں کے ستر ہزار درخت پیدا فرمائے اور ان کے پھلوں کو اہل جنت کی خوشبو قرار دیا۔ اور (شب ولادت) تمام آسمان والوں نے سلامتی کی دعائیں مانگیں، تمام بت منہ کے بل گر پڑے۔ لات اور عزیٰ نے اپنے خزانے اگل دیے اور وہ دونوں کہہ رہے تھے۔ قریش میں امین ﷺ آئے ہیں۔ صدیق آئے ہیں۔ اور قریش کو خبر بھی نہیں کہ کیا ہوا؟ بیت اللہ سے کئی روز یہ آوازیں آتی رہیں۔ اب میرا نور واپس آگیا۔ اب میرے زیارت کرنے والے آئیں گے۔ اب میں جاہلیت کی گندگیوں سے پاک کر دیا جاؤں گا۔ اے عزیٰ تو، تو تباہ ہوگیا اور بیت اللہ کا زلزلہ تین دن اور تین رات میں ختم ہوا۔ اور یہ پہلی نشانی تھی جو قریش نے ولادت مبارکہ کی دیکھی۔

(۲) ابونعیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حمل مبارک کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس رات قریش کے ہر جانور نے یہ کہا: ''رب کعبہ کی قسم! حمل مبارک ہوگیا، وہی دنیا کے لیے امان ہیں اور دنیا والوں کے چراغ ہیں۔'' اس رات قریش کی اور تمام عرب قبیلوں کی کاہن عورتوں کی صاحبہ روپوش ہوگئیں اور ان کا کہانت کا علم ختم ہوگیا۔ دنیا کے تمام بادشاہوں کے تخت ٹوٹ گئے اور بادشاہ اس دن گونگے ہوگئے اور مشرق کے جانور مغرب کے جانوروں کو بشارت لے کر گئے۔ اسی طرح سمندر کی مخلوقات نے ایک دوسرے کو بشارتیں دیں۔ حمل مبارک کا ہر مہینہ گزرنے کے بعد آسمان میں اور زمین میں ندا دی جاتی۔ بشارت ہو، اب ابوالقاسم ﷺ خیر و برکت لے کر دنیا میں تشریف لا رہے ہیں۔ آپ ﷺ والدہ کے پیٹ میں پورے نو ماہ رہے۔ مگر آپ ﷺ کی والدہ کو نہ درد ہوا، نہ ہوا لگی اور نہ پیٹ میں بے چینی اور نہ ایسی کوئی بات جو عورتوں کو زمانہ حمل میں ہوا کرتی ہے۔ جب آپ ﷺ شکم مادر میں تھے اسی وقت والد گرامی عبداللہ کا انتقال ہوگیا۔ تو فرشتوں نے کہا: ''اے پروردگار! آپ کے یہ نبی یتیم ہو گئے۔'' پروردگار نے ارشاد فرمایا: میں ان کا ولی، ان کا محافظ اور ان کا مددگار ہوں۔ تم ان کی ولادت سے برکت حاصل کرو۔ ان کی ولادت بابرکت ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ولادت کے وقت آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دیے۔ حضرت آمنہ اپنے بارے میں بتایا کرتی تھیں کہ جب حمل مبارک کو چھ ماہ گزر گئے تو میرے پاس کوئی آنے والا آیا اور اس نے مجھے سوتے میں اپنے پیر سے ٹھوکا دیا اور کہا: ''اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آمنہ! تمھیں تمام جہانوں کی برگزیدہ ہستی کا حمل ہے، جب یہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد رکھنا۔" حضرت آمنہ اپنے نفاس کے بارے میں بیان کرتی ہیں کہ مجھے بھی وہی کچھ ہوا جو عورتوں کو ہوا کرتا ہے مگر کسی کو پتہ نہیں چلا۔ پھر میں نے شدید گڑگڑاہٹ سنی جس سے میں خوف زدہ ہوگئی۔ کیا دیکھتی ہوں جیسے کسی سپید پرندے کے پر نے میرے دل کو چھوا، تو میرا سارا خوف اور تکلیف دور ہوگئی۔ دیکھتی کیا ہوں کہ ایک پیالہ سفید دودھ کا بھرا رکھا ہے۔ میں پیاسی تھی۔ میں نے وہ دودھ اٹھایا اور پی لیا۔ تو مجھ سے ایک نور بلند ہوا۔ پھر کچھ عورتیں نظر آئیں جو کھجور کے درخت کی طرح لمبی تھیں۔ جیسے وہ عبد مناف کی لڑکیاں ہوں۔ یہ عورتیں مجھے غور سے دیکھنے لگیں۔ میں ابھی حیران ہی ہو رہی تھی کہ ایک سفید کم خواب آسمان و زمین کے درمیان پھیل گیا۔ کسی کہنے والے نے کہا اسے لوگوں کی نظروں سے چھپالو۔ پھر کچھ آدمی دیکھے جو فضا میں چاندی کے لوٹے لیے کھڑے تھے۔ پھر پرندوں کی ایک ٹولی آئی اور میری گود ڈھانپ لی۔ ان کی چونچیں زمرد کی اور پر یاقوت کے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے مشرق و مغرب منکشف فرمائے۔ میں نے تین جھنڈے نصب کیے ہوئے دیکھے اور ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک کعبہ کی چھت پر، پھر مجھے درد شروع ہوگیا اور رسول اللہ ﷺ پیدا ہوگئے۔ جب آپ ﷺ میرے شکم سے باہر آئے تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ سجدے میں ہیں اور عاجزی اور زاری کے ساتھ انگلی اٹھائی ہوئی ہے۔ پھر آسمان پر ایک سفید بادل آیا اور آسمان پر چھا گیا۔ پھر میرے سامنے سے غائب ہوگیا اور میں نے ایک منادی کو پکارتے ہوئے سنا کہ محمد ﷺ کو مشرق و مغرب میں لے جاؤ اور سمندروں میں لے جاؤ تاکہ لوگ آپ ﷺ کے نام، آپ ﷺ کی صورت اور آپ ﷺ کی صفات سے واقف ہو جائیں اور انہیں معلوم ہو جائے کہ آپ ﷺ کا نام "ماحی" ہے۔ آپ ﷺ کے زمانے میں شرک مٹ جائے گا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ سفید اونی کپڑے میں لپیٹے ہوئے ہیں اور نیچے سبز ریشم ہے اور آپ ﷺ نے موتیوں کی بنی ہوئی تین چابیاں مٹھی میں لی ہوئی ہیں۔ آواز آئی۔ محمد ﷺ نے کامیابی، ہوا اور نبوت کی چابیاں لے لیں۔ پھر ایک سفید بادل آیا جس میں سے گھوڑوں کے ہنہنانے اور پر پھڑپھڑانے کی آوازیں آرہی تھیں۔ یہاں تک کہ وہ چھا گیا اور پھر غائب ہوگیا۔ پھر کسی منادی نے کہا: "محمد ﷺ کو مشرق، مغرب میں لے جاؤ، انبیاء علیہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السلام کی ولادت گاہوں پر لے جاؤ اور جن وانس اور پرندوں اور درندوں میں سے ہر روحانی کے پاس لے جاؤ۔ انہیں صفاء آدم علیہ السلام، رقت نوح علیہ السلام، خُلّت ابراہیم علیہ السلام، لسان اسماعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام کا چہرہ، یوسف علیہ السلام کا جمال، داؤد علیہ السلام کی آواز، ایوب علیہ السلام کا صبر، زہد یحیٰ علیہ السلام اور کرم عیسیٰ علیہ السلام عطا کر دو۔ انہیں تمام انبیاء علیہم السلام کے اخلاق کا نمونہ بنا دو۔ پھر یہ کیفیت بھی دور ہو گئی۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں لپٹا ہوا سبز ریشم کا کپڑا ہے۔ کسی نے کہا کہ محمد ﷺ نے ساری دنیا پر قبضہ کر لیا۔ مخلوقات میں ہر شے آپ ﷺ کی مٹھی میں چلی گئی۔ پھر تین آدمی آئے ان میں سے ایک کے ہاتھ میں چاندی کا لوٹا اور دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کی طشتری ہے۔ اور تیسرے کے ہاتھ میں سفید ریشم ہے جو اس نے پھیلایا اور اس میں سے ایک خیرہ کن انگوٹھی نکالی۔ اسے لوٹے کے پانی سے سات مرتبہ دھویا اور آپ ﷺ کے شانوں کے درمیان اس سے مہر کر دی۔ پھر اسے تھوڑی دیر اپنے پروں میں رکھ کر مجھے واپس کر دیا۔

(۳) ابونعیم، سند ضعیف سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ جب ہمارا چھوٹا بھائی عبداللہ پیدا ہوا تو اس کے چہرے پر نور سورج کی طرح چمکتا تھا۔ والد نے کہا، اس بچے کی بھی عجیب شان ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ اس کے نتھنوں سے ایک سفید پرندہ نکل کر اڑا اور مشرق و مغرب میں گھوم کر کعبۃ اللہ پر آ گرا۔ سارے قریش نے اسے سجدہ کیا اور وہ پھر آسمان کی جانب پرواز کر گیا۔ میں بنی مخزوم کی کاہنہ کے پاس گیا۔ اُس نے کہا اگر تمہارا یہ خواب سچا ہوا تو تمہاری پشت سے ایک لڑکا پیدا ہو گا جس کے اہل مشرق و مغرب تابع ہو جائیں گے۔ جب آمنہ کی ولادت ہوئی تو میں نے پوچھا تم نے کیا دیکھا؟ انہوں نے بتایا کہ جب مجھے درد شروع ہوا تو میں نے گڑگڑاہٹ سنی اور ایسی آوازیں جیسے کچھ لوگ باتیں کر رہے ہوں۔ پھر میں نے یاقوت کی لکڑی میں کمخواب کا جھنڈا زمین و آسمان کے درمیان نصب دیکھا اور میں نے سر مبارک ﷺ سے ایک نور طلوع ہوتے دیکھا جو آسمان تک پہنچ گیا اور میں نے اس کی روشنی میں شام کے محل شعلے کی طرح دھکتے ہوئے دیکھے۔ پھر میں نے اپنے قریب قطار پرندے کی ٹولی دیکھی جس نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا اور اپنے پر پھیلا دیے۔ میں نے سعیرہ اسدی کے جن کو یہ کہتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

[الخصائص الكبرى [illegible]]

(۷) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا "شین" ادا کرنا:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ "ش" صحیح ادا نہ کر سکتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ ان کی جگہ کسی اور کو اذان فجر کے لیے مقرر فرما دیا، اس دن سورج ہی نہ نکلا جب تک دوبارہ حضرت بلال نے اذان نہ دے دی۔ یہ واقعہ روایتاً اور درایتاً قابل قبول نہیں کیونکہ:

اولاً: "سین بلال عند الله شين" کو محدثین نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ اس روایت کو درج ذیل کتب میں دیکھا جا سکتا ہے۔

(i) المقاصد الحسنة: محمد بن عبدالرحمن السخاوی (م:۹۰۲ھ) (رقم:۵۸۲)

(ii) الغمّاز على اللمّاز في الأحاديث المشتهرة: علی بن عبداللہ السمهودی (م:۹۱۱ھ) (رقم:۱۲۸)

(iii) الدُّرر المنتثرة في الأحاديث المشتهرة: عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی (م:۹۱۱ھ) (رقم:۴۹۸)

(iv) تمييز الطَّيِّب من الخبيث فيما يدور على ألسنة النَّاس من الحديث:

عبدالرحمن بن علی بن محمد الشیبانی الزبیدی الشافعی المعروف بابن الدیبع (م:۹۴۴ھ) (رقم:۹۲۰،۴۰)

(v) الشَّذرة في الأحاديث المشتهرة: محمد بن طولون الصالحی (م:۹۵۳ھ) (رقم:۵۰۸)

(vi) تذكرة الموضوعات: محمد طاہر الصدیقی الفتنی الهندی (م:۹۸۶ھ) (رقم:۱۰۱)

(vii) الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة "وهو الموضوعات الكبرى" (رقم:۷۶،۲۳۹)، المصنوع في

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معرفة الحديث الموضوع "وهو الموضوعات الصغرى" (رقم:۱۵۹) علی بن سلطان الهروی القاری (م:۱۰۱۴ھ)

(viii) الفوائد الموضوعة في الأحاديث الموضوعة: مرعی بن یوسف الکرمی المقدسی الحنبلی (م:۱۰۳۳ھ) (رقم:[illegible])

(ix) إتقان ما يحسن من الأخبار الدائرة على الألسن:

محمد بن محمد بن محمد نجم الدین الغزی العامری القرشی الدمشقی (م:۱۰۶۱ھ) (رقم:[illegible])

(x) مختصر المقاصد الحسنة: محمد بن عبد الباقی الزرقانی الازہری المالکی (م:۱۱۲۲ھ) (رقم:۵۳۴)

(xi) الجد الحثيث في بيان ما ليس بحديث: احمد بن عبد الکریم العامری الغزی (م:۱۱۴۳ھ) (رقم:[illegible])

(xii) كشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس:

اسماعیل بن محمد العجلونی الدمشقی (م:۱۱۶۲ھ) (رقم:۱/۲۶۳،۵۶۴)

(xiii) الكشف الإلهي عن شديد الضعف والموضوع والواهي:

محمد بن محمد الحسینی الطرابلسی السندروسی (م:۱۱۷۷ھ) (رقم:۴۳۹)

(xiv) النُّخبة البهيّة في الأحاديث المكذوبة على خير البريّة:

محمد بن محمد بن احمد السنباوی المالکی المعروف بالامیر (م:۱۲۳۲ھ) (رقم:۱۳۹)

(xv) أسنى المطالب في أحاديث مختلفة المراتب: محمد بن محمد درویش الحوت (م:۱۲۷۷ھ) (رقم:۳۳۵)

(xvi) اللُّؤلؤ المرصوع فيما لا أصل له أو بأصله موضوع: محمد بن خلیل القاوقجی الطرابلسی (م:۱۳۰۵ھ) (رقم:۲۶۳)

(xvii) تحذير المسلمين من الأحاديث الموضوعة على سيد المرسلين:

محمد بن البشیر بن محمد حسن ظافر المدنی الازہری المالکی (م:۱۳۲۹ھ) (رقم:۴۸۹)

(xviii) النّوافح العطرة في الأحاديث المشتهرة: محمد بن احمد بن جار اللہ الصعدی الیمنی (رقم:۸۹۴)

(xix) سلسلة الأحاديث التي لا أصل لها: سلیم بن عید ابو اسامۃ الہلالی (رقم:۳۴)

اس روایت پر ابوالخیر محمد بن محمد الخیصری (م:۸۹۴ھ) کا ایک فتویٰ بنام "جزء فی علم صحة ما نقل عن بلال بن رباح رضی اللہ عنہ من ابداله الشين فی الاذان سينا" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

ثانیاً: یہ واقعہ اس صحیح حدیث کے بھی خلاف ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

’’حدثنا عمران بن ميسرة، قال: حدثنا محمد بن فضيل، قال: حدثنا حصين، عن عبدالله بن أبي قتادة، عن أبيه، قال: سرنا مع النبي صلى الله عله وسلم ليلة، فقال: بعض القوم: لو عرست بنا يا رسول الله، قال: أخاف أن تناموا عن الصلاة قال بلال: أنا أوقظكم، فاضطجعوا، وأسند بلال ظهره الي راحلته، فغلبته عيناه فنام، فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم، وقد طلع حاجب الشمس، فقال: ”يا بلال، أين ما قلت؟“ قال: ما ألقيت على نومة مثلها قط، قال: ان الله قبض أرواحكم حين شاء، وردها عليكم حين شاء، يا بلال، قم فاذن بالناس بالصلوة فتوضأ، فلما ارتفعت الشمس وابياضت، قام فصلى ‘‘[صحیح بخاری، کتاب مواقيت الصلوة، باب الاذان بعد ذهاب الوقت، رقم الحديث: ۵۹۵]

’’حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہم ایک شب نبی ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے، کچھ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کاش آپ ہم سب لوگوں کے ہمراہ آخر شب آرام فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ’’مجھے ڈر ہے کہ مبادا تم نماز سے سوتے رہو۔‘‘ حضرت بلال رضی اللہ عنہ گویا ہوئے: میں سب کو جگا دوں گا، چنانچہ سب لوگ لیٹ گئے اور بلال رضی اللہ عنہ اپنی پشت اپنی اونٹنی سے لگا کر بیٹھ گئے، مگر جب ان کی آنکھوں میں غلبہ ہوا تو وہ بھی سو گئے۔ نبی ﷺ ایسے وقت بیدار ہوئے کہ سورج کا کنارہ نکل چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے بلال! تمہارا قول و قرار کہاں گیا؟ وہ بولے مجھے آج جیسی نیند کبھی نہیں آئی، اس پر آپ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری ارواح کو قبض کر لیا اور جب چاہا انہیں واپس کر دیا۔ اے بلال! اٹھو اور لوگوں میں نماز کے لیے اذان دو۔‘‘ اس کے بعد آپ نے وضو کیا، جب سورج بلند ہو کر روشن ہو گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔‘‘

یہ ہے وہ اصل واقعہ جس کو نہ جانے کس نے پہلی مرتبہ بگاڑا اور کیا سے کیا بنا دیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اذان نہ دینے سے سورج نہ نکلنے والا واقعہ اُن موضوعات میں سے ہے جس کی مصنفینِ کتب موضوعات کو بھی خبر نہیں۔ شارحین بخاری نے بھی اس واقعہ کے ضمن میں سورج نہ نکلنے والے واقعہ کا ذکر تک نہیں کیا۔

فرض محال یہ واقعہ سنداً صحیح بھی ہو (جو کہ نہیں ہے) تو جب نبی کریم ﷺ نے کسی کو اذان کا حکم دیا،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وہ حکم نبی ﷺ کی بجا آوری کر رہا ہے۔ اسے سورج نہ نکلنے سے منسوب کر دینا عقلاً ممکن نہیں۔

(vi) انقطاعِ وحی کا سبب:

پہلی وحی کے بعد، وحی کے رک جانے کی ایک وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ آپ کے پلنگ کے نیچے ایک کتے کا بچہ مرا پڑا رہا جس وجہ سے جبرئیل امین تشریف نہ لائے۔ کتبِ تفاسیر میں عموماً اس واقعہ کو نقل کیا گیا ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

''وقصة ابطاء جبرئيل بسبب كون الكلب تحت سريره مشهورة [طبرانی، جلد۲۴، رقم:۶۳۶/مجمع الزوائد، جلد۷، ص:۱۴۱/ الروايات التفسيرية فی فتح الباری جمعاً ودراسة، جلد۳، ص:۱۳۶۸] لكن كونه سبب نزول هذه الآية غريب بل شاذ مردود بما فی الصحيح''۔

''آپ کے تخت کے نیچے کتے کا پلا ہونے کی وجہ سے حضرت جبرئیل کے آپ کے پاس نہ آنے کا قصہ مشہور ہے لیکن اس آیت کا یہ سبب نزول بیان کرنا غریب ہے بلکہ شاذ ہے اور حدیث صحیح کی بنا پر مردود ہے۔''

(vii) نبی کریم ﷺ کا خود کو پہاڑی سے گرانے کا ارادہ کرنا:

پہلی وحی کے بعد کچھ عرصہ وحی رکی رہی۔ اس دوران ان کی کیفیت بیان کرتے ہوئے زہری کہتے ہیں:

''فيما بلغنا حزنا غدا منه مرارا كی يتردی من رؤس شواهق الجبال فكلما اوفی بذروة جبل لكی يلقی منه نفسه تبدی له جبريل فقال يا محمد انك رسول الله حقا فيسكن لذلك جاشه وتقر نفسه فيرجع فاذا طالت عليه فترة الوحی غدا لمثل ذلك فاذا اوفی بذروة جبل تبدی له جبريل فقال له مثل ذلك''

[صحیح بخاری، کتاب التعبیر، رقم الحدیث:۶۹۸۲]

''ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ آپ اتنے غمگین ہوئے کہ آپ نے کئی مرتبہ یہ ارادہ کیا کہ اپنے آپ کو پہاڑ کی چوٹیوں سے گرا دیں، پس جب بھی آپ کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے تاکہ اپنے آپ کو اس پہاڑ کی چوٹی سے گرائیں تو آپ کے لیے حضرت جبرئیل ظاہر ہو جاتے، پس کہتے: اے محمدؐ! بے شک آپ اللہ کے برحق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول (ﷺ) ہیں، پھر آپ کا اضطراب پُرسکون ہو گیا اور آپ کا دل مطمئن ہو گیا، پس آپ واپس آجاتے، پس جب بہت عرصہ تک وحی رکی رہی تو صبح آپ پھر اسی طرح گئے، پس جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تو حضرت جبرئیل آپ کے لیے ظاہر ہوئے اور پھر اسی طرح کہا۔"

اس ٹکڑے کی بنیاد پر بعض نے اسے خودکشی کے لفظ سے بھی تعبیر کیا۔

اس روایت سے پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کا رد کرتے ہوئے پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"اس روایت کے مطالعہ سے دل میں طرح طرح کے شبہات انگڑائیاں لینے لگتے ہیں۔ کیا نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو اپنی نبوت کے بارے میں یقین راسخ نہ تھا۔ کیا حضور کسی شک وشبہ میں مبتلا تھے۔ جس کے باعث حضور بار بار اپنی زندگی کا چراغ گل کرنے کا ارادہ کر کے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے اور حضرت جبرئیل کو نمودار ہو کر روکنا پڑتا اور انك رسول اللّٰه حقا کہہ کر شک وشبہ سے نجات دلانا پڑتی۔ کوئی امتی اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اپنے نبی کی نبوت پر اسے یقین راسخ نہ ہو۔ اسی طرح نبی پر بھی لازم ہے کہ وہ اپنی نبوت پر محکم ایمان لے آئے۔ اس لیے ہم سرکار دو عالم ﷺ کے بارے میں یہ کیونکر تصور کر سکتے ہیں کہ حضور ایسا کرتے تھے یا نا امید ہو جاتے کیا نبی کا ظرف اتنا چھوٹا اور حوصلہ اتنا تنگ ہوتا ہے کہ معمولی معمولی بات پر مایوس ہو جائے اور مایوس بھی اتنا کہ زندہ رہنے پر موت کو ترجیح دینے لگے۔

اس روایت کے بارے میں سیر حاصل بحث تو فضیلۃ الشیخ محمد الصادق ابراہیم عرجون نے اپنی کتاب "محمد رسول اللہ" میں کی ہے جو تقریباً سو صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ انہوں نے اس بحث کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہاں اس کو من وعن نقل کرنے کی تو گنجائش نہیں البتہ ان کی بحث کا خلاصہ پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ امید ہے اس کے مطالعہ سے قارئین کے شبہات کا مکمل طور پر ازالہ ہو جائے گا۔ بحث کا آغاز وہ اپنے اس پرجلال جملہ سے کرتے ہیں: "هذا البلاغ اللصيق بحديث بدء الوحي باطل زائف وذلك من وجوه." "یعنی یہ فقرے جو بدء الوحی کی حدیث کے ساتھ باہر سے چسپاں کر دیے گئے باطل ہیں۔ کھوٹے اور مردود ہیں اور اس کی کئی وجوہات ہیں۔" [ضیاء النبی ﷺ، جلد ۲، ص: ۲۱۱-۲۱۲]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذیل میں وہ مختلف مقامات درج ہیں جہاں یہ روایت موجود ہے، کہیں بھی یہ اضافہ موجود نہیں:

(۱)عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمه عن جابر۔ [اس میں اپنے آپ کو گرانے کا ذکر نہیں ہے۔ ۳؍ روایات] [صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ المدثر، رقم الحدیث:۴۹۲۲، ۴۹۲۳، ۴۹۲۴]

(۲)عقیل و معمر عن الزهری عن ابی سلمة عن جابر۔

[صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ المدثر، رقم الحدیث:۴۹۲۵]

(۳)عقیل عن الزهری عن ابی سلمة عن جابر۔

[صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ المدثر، رقم الحدیث:۴۹۲۶]

(۴)عقیل ویونس عن الزهری عن ابی سلمه عن جابر۔

[صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ اقراء باسم۔۔۔، رقم الحدیث:۴۹۵۳]

(۵) الزهری عن ابو سلمة عن جابر۔

[صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ اقراء باسم۔۔۔، رقم الحدیث:۴۹۵۴]

(۶)عقیل عن الزهری عن عروۃ عن عائشة۔

[صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ اقراء باسم۔۔۔، رقم الحدیث:۴۹۵۵]

(۷)معمر و عقیل عن الزهری عن عروه عن عائشة۔

[صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ اقراء باسم۔۔۔، رقم الحدیث:۴۹۵۶]

(۸)عقیل عن الزهری عن عروه عن عائشة۔

[صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ اقراء باسم۔۔۔، رقم الحدیث:۴۹۵۷]

(۹)عقیل و معمر عن الزهری عن عروه عن عائشة۔ [صحیح بخاری، کتاب التعبیر، رقم الحدیث:۶۹۸۲]

(اس میں اضافہ بلغنا کے الفاظ کے ساتھ)

(۱۰)عقیل عن الزهری عن عروه عن عائشة۔

[صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، باب من الوحي الرویا الصالحه، رقم الحدیث:۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۱)یونس عن الزہری عن عروہ عن عائشة.

[صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بدء الوحی الی رسول اللهﷺ ،رقم الحدیث:۳۱۱]

(۱۲)معمر عن الزہری عن عروہ عن عائشة. [صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بدء الوحی الی رسول اللهﷺ ،رقم الحدیث:۳۱۲؛مسند،رقم الحدیث:۲۵۹۵۹]

(۱۳)عقیل عن الزہری عن عروہ عن عائشة.

[صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بدء الوحی الی رسول اللهﷺ ،رقم الحدیث:۳۱۳]

(۱۴)یونس عن الزہری عن ابوسلمة عن جابر.

[صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بدء الوحی الی رسول اللهﷺ ،رقم الحدیث:۳۱۴]

(۱۵)عقیل عن الزہری عن ابوسلمة عن جابر.

[صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بدء الوحی الی رسول اللهﷺ ،رقم الحدیث:۳۱۵]

(۱۶)یحیی عن ابوسلمة عن جابر.

[صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بدء الوحی الی رسول اللهﷺ ،رقم الحدیث:۳۱۷]

(۱۷)معمر عن الزہری عن ابوسلمة عن جابر.

[صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بدء الوحی الی رسول اللهﷺ ،رقم الحدیث:۳۱۶]

یہ روایات ان اسناد کے ساتھ درج بالا کتب میں ہیں مگر یہ اضافہ کسی روایت میں نہیں (سوائے ۹ نمبر)، اس سے روایت کی حقیقت وحیثیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ فتح الباری میں علامہ ابن حجر کا یہ نوٹ قابل ملاحظہ ہے:

"اور میرے نزدیک اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ اضافہ معمر کی روایت کے ساتھ مخصوص ہے، کیونکہ امام ابونعیم نے اپنی مستخرج میں اسی سند کے ساتھ اس حدیث کی روایت کی ہے از ابوزرعہ الرازی از یحیٰی بن بکیر شیخ بخاری، صحیح البخاری کے شروع میں اور اس میں یہ اضافہ نہیں ہے۔ اور یہاں کتاب التعبیر میں اس اضافہ کو معمر کی روایت کے ساتھ ملا کر لکھا ہے، اسی طرح الاسماعیلی نے بھی تصریح کی ہے کہ یہ اضافہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

معمر کی روایت میں ہے اور امام احمد بن حنبل اور امام مسلم اور الاسماعیلی وغیرہم اور ابونعیم نے بھی لیث کے اصحاب کی ایک جماعت سے اس حدیث کو اس اضافہ کے بغیر روایت کیا ہے۔ اس اضافہ کے شروع میں لکھا ہے "فیما بلغنا" اور اس کے قائل زہری ہیں اور اس کا معنی یہ ہے کہ اس قصہ میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے جو چیز ہمیں پہنچی ہے وہ الزہری کی بلاغات میں سے ہے اور یہ حدیث موصول نہیں ہے۔"

[فتح الباری، جلد۸،ص:۱۴۶]

علامہ ناصر الدین البانی نے اس اضافے میں دو علتیں بیان کی ہیں:

الاولیٰ: تفرد معمر بھا دون یونس وعقیل وھی شاذۃ.

اس میں معمر اکیلا ہے یونس اور عقیل نے یہ اضافہ بیان نہیں کیا اس لیے شاذ ہے۔

الاخریٰ: انھا مرسلۃ معضلۃ.

یہ روایت مرسل معضل ہے (اس لیے قابل حجت نہیں۔)

مزید لکھتے ہیں:

واذا عرفت عدم ثبوت ھذہ الزیادۃ فلنا الحق ان نقول انھا زیادۃ منکرۃ من حیث المعنی.

یہ اضافہ معنی کے لحاظ سے بھی منکر ہے۔[دفاع عن الحدیث النبوی والسیرۃ،ص:۴۱]

ان تصریحات سے واضح ہوا کہ یہ اضافہ موضوع ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

(viii) بحیرا راہب کا قصہ:

امام ترمذی نے جناب ابوطالب کے سفر شام کی روایت نقل کی اور اس میں اس کی تفصیل موجود ہے کہ راہب (بحیرا) نے اپنے مشاہدات کے ذریعہ بتایا کہ یہ نبی معظم ہیں۔ راہب نے اصرار کیا کہ آپ کو واپس بھیج دیا جائے۔[سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب ما جاء فی بدء نبوۃ النبی ﷺ، رقم الحدیث:۳۶۲۰] علامہ شبلی نے سیرت النبی ﷺ میں اس روایت کے ناقابل یقین ہونے کے شواہد جمع کیے اور یہ بھی ذکر کیا:

"یہ روایت مختلف پیرایوں میں بیان کی گئی ہے، تعجب یہ ہے کہ اس روایت سے جس قدر عام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو شغف ہے اس سے زیادہ عیسائیوں کو ہے، سر ولیم میور، ڈریپر، مارگولیوس وغیرہ سب اس واقعہ کو عیسائیت کی فتح عظیم خیال کرتے ہیں اور اس بات کے مدعی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مذہب کے حقائق و اسرار اسی راہب سے سیکھے اور جو نکتے اس نے بتا دیے تھے انہی پر آنحضرت ﷺ نے عقائد اسلام کی بنیاد رکھی، اسلام کے تمام عمدہ اصول انہی نکتوں کے شروح اور حواشی ہیں۔'' [سیرت النبی ﷺ، جلد اول، ص: ۱۳۰]

علامہ سید سلیمان ندوی بھی اس کے موضوع ہونے کے قائل ہیں اور اس کے لیے مزید دلائل فراہم کیے ہیں۔ [سیرت النبی ﷺ، جلد ۳، ص: ۴۲۶]

مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔ امام ترمذی کے علاوہ امام حاکم نے [مستدرك، جلد ۲، ص: ۶۷۲، رقم الحدیث: ۴۲۲۹]، ابن حبان نے [الثقات، جلد اول، ص: ۴۴]، بیہقی نے [دلائل النبوۃ، جلد ۲، ص: ۲۰، رقم الحدیث: ۳۶۹]، ابن عساکر نے [تاریخ دمشق، جلد ۳، ص: ۵] میں نقل کیا ہے۔

روایت پر نقد کے حوالہ سے متشددین کے نمائندہ علامہ ناصر الدین البانی نے اس روایت کا جائزہ لینے کے بعد اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس مضمون کا عنوان ''حادثة الراهب المسمى ''''(بحیرا) حقيقة لا خرافة'' رکھا۔ اس میں استاد عبد الرؤوف المصری کے مضمون ''خرافة الراهب بحيرا'' کا تفصیلی جواب دیا ہے۔ [مقالات الالبانی، ص: ۱۱۸۔۱۲۷]

البتہ اس روایت میں حضرت بلال کے ذکر کے بارہ میں وہ کہتے ہیں: ''لكن ذكر بلال فيه منكر...'' گویا اس واقعہ کا یہ حصہ ہی موضوع ہے پوری روایت نہیں۔ عبد الرؤف داناپوری نے اس ٹکڑے کی بھی وضاحت کرتے ہوئے لکھا:

''مگر میری سمجھ میں نہ آیا کہ کس لفظ سے معلوم ہوا کہ بلال سے مراد بلال حبشی مؤذن رسول اللہ ﷺ ہیں ممکن ہے کہ کوئی اور بلال بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلام ہوں اور باوجود کم سنی کے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی خواجہ ابو طالب کے ساتھ سفر میں گئے ہوں۔'' [اصح السیر، ص: ۱۷]

(ix) واقعہ غرانیق:

سورۃ النجم کی آیت ۵۲ کی تشریح کرتے ہوئے پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ نے واقعہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

غرانیق کے بارہ میں متقدمین کی آراء کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا:

"کہا یہ گیا ہے کہ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک روز حرم شریف میں کفار و مشرکین کے ایک اجتماع میں حضور ﷺ نے سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی۔ جب یہاں پہنچے: "اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى. وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى" [النجم:۱۹-۲۰] (اے کفار! کبھی تم نے لات و عزیٰ کے بارے میں غور کیا۔ اور مناۃ کے بارے میں جو تیسری ہے۔) تو شیطان نے العیاذ باللہ زبان پر یہ الفاظ جاری کر دیے۔ تلك الغرانيق العلٰى وانّ شفاعتهن لترتجى. یعنی یہ بُت مرغانِ بلند پرواز ہیں اور ان کی شفاعت کی اُمید کی جا سکتی ہے۔ یہ سن کر مشرکین کی خوشی کی حد نہ رہی اور حضور ﷺ پُر نور کا اسمِ گرامی لے کر کہنے لگے کہ وہ اپنے پرانے دین کی طرف لوٹ آیا ہے۔ آج اس کی اور ہماری عداوت ختم ہو گئی اور جب حضور ﷺ نے سورۃ النجم کی سجدہ والی آیات پڑھیں تو حضور ﷺ نے بھی سجدہ کیا اور مشرکین نے بھی سجدہ کیا۔ اس کے بعد جبرئیل آئے اور آپ کو کہا کہ میں نے آپ کو یہ سورت اس طرح وحی نہیں کی تھی جس طرح آپ نے پڑھی۔ یہ سن کر حضور ﷺ کو از حد رنج و غم ہوا۔ اس رنج و غم کو دور کرنے کے لیے یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ غم نہ کریں۔ پہلے بھی جتنے رسول اور نبی گزرے ہیں سب کے ساتھ ایسا ہوا ہے۔" [ضیاء القرآن، جلد۳، ص:۲۲۴]

اس قصہ کی عصمتِ نبوی، اور وحی کی حفاظت کے مسلمات میں سے ہونے کی وجہ سے محقق علماء، مفسرین، محدثین، سیرت نگاروں نے کبھی بھی تسلیم نہ کیا۔ [ان کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیں حضرت مجدد الف ثانی کی علمی و دینی خدمات، ص:۲۴۰-۲۴۳]

امام بیہقی لکھتے ہیں: "هذه القصة غير ثابتة من جهة النقل." [المواهب اللدنية، جلد اول، ص:۱۲۸]

ابن اسحاق نے کہا: "انها من وضع الزنادقة." [محاسن التاويل، جلد۷، ص:۲۶۳]

امام رازی نے کہا: "اما اهل التحقيق فقد قالوا هذه الرواية باطلة، موضوعة." [مفاتيح الغيب، جلد۲۳، ص:۲۳۷]

امام ابن حجر عسقلانی نے کثرتِ طرق کی بنا پر اس کو قبول کیا اور لکھا: "لكن كثرة الطرق تدل على ان للقصة اصلا." [فتح الباری، جلد۸، ص:۴۳۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن حجر عسقلانی کے ان جملوں کو قبول نہ کرتے ہوئے، علامہ جمال الدین قاسمی نے ''فهی هفوة من ابن حجر يغفرها الله له.'' [محاسن التاويل، جلد۷، ص:۲۶۳] کہہ کر اس کی تردید کی ہے۔

جس نے قصہ غرانیق وضع کیا اس نے یہ بھی غور نہ کیا کہ سورۃ النجم مکی ہے اور سورۃ الحج مدنی، تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ مکی زندگی کے زمانہ میں مدنی سورت تلاوت کی جائے۔ گویا روایت اور درایت کے اعتبار سے یہ قصہ قابل التفات نہیں۔ اسی لیے صالح احمد نے اس موضوع پر اپنی کتاب کا نام ہی ''الغرانيق: قصة دخيلة على السيرة النبوية'' رکھا ہے۔

اس قصہ کے رد میں مستقل کتب تحریر کی گئیں، چند درج ذیل ہیں:

(i) دلائل التحقيق لا بطال قصة الغرانيق: رواية و دراية: — علی حسن بن علی

(ii) قصة الغرانيق دراسة قرآنية تفسيرية: — احمد اسماعیل نوفل

(iii) نصب المجانيق لنسف قصة الغرانيق: — محمد ناصر الدین البانی

(iv) الاسراء معجزة كبرى و الغرانيق إفك مفترى: — محمد خلیل حجازی

(v) الغرانيق... قصة دخيلة على السيرة النبوية: — صالح احمد

(x) ثعلبۃ بن حاطب رضی اللہ عنہ۔ صحابی کا واقعہ:

ثعلبۃ بن حاطب رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں، ان کا قصہ مشہور ہے کہ نبی کریم ﷺ کی دعا سے مال میں برکت ہوئی۔ جب ان سے زکوۃ کے لیے قبیلہ جہینہ اور سلیم کے آدمیوں کو بھیجا تو انہوں نے زکوۃ نہ دی، آپ نے اس کے لیے دعائے ضرر فرمادی۔ پھر حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی زکوۃ قبول نہ کی۔ سورۃ توبہ کی آیت ۷۸/ ان ہی کے بارہ میں نازل ہوئی۔ یہ قصہ تفسیر طبری (جز:۱۰، ص:۲۴۱۔۲۴۲)، معالم التنزیل (جلد۲، ص:۲۶۳۔۲۶۴) اور دیگر کتب میں موجود ہے۔ مگر یہ قصہ روایتاً اور درایتاً صحیح نہیں۔ ان کی درج ذیل وجوہ ہیں:

''(۱) یہ قصہ ان متواتر احادیث سے متصادم ہے جو اہل بدر کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔

(۲) مذکورہ آیت کس شخص کے متعلق نازل ہوئی، اس کے بارے میں قصہ بیان کرنے والوں کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اقوال میں اضطراب ہے۔

(۳) ثعلبہ کی وفات کے سلسلے میں قصہ بیان کرنے والوں کا اختلاف اس قصہ کو باطل کر دیتا ہے۔

(۴) رسول اللہ ﷺ نے ان منافقین کا عذر قبول کر لیا تھا جو (بلا کسی عذر کے) جہاد میں شریک نہیں ہوئے تھے جب کہ ان تین مسلمانوں کا عذر جو اسی جہاد میں نہیں گئے تھے، اس وقت تک قبول نہیں کیا تا آنکہ ان کی قبولیت کے بارے میں قرآن کی آیات نازل ہوئیں۔ لہٰذا ثعلبہ کا معاملہ یا تو ان تین لوگوں کی طرح ہوگا جو غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اور ان کے قصہ کو صحیح مان لینے کی صورت میں یہی ان کی شایان شان بھی ہے کیونکہ وہ بدری صحابی ہیں۔

(۵) حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم، کسی شخص کو کسی قسم کی عبادت سے نہیں روک سکتے ہیں ورنہ وہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے والے شمار ہوں گے اور ایسا ان کی شان سے بعید ہے بلکہ ہمیں اس پر تعجب ہوگا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے منکرین زکوٰۃ کو مرتد قرار دیتے ہوئے ان سے جنگ کی تھی اور یہ تاریخی جملہ کہا: ”واللہ لو منعونی عقالا کانو یودونہ الی رسول اللہ ﷺ لقاتلتھم علیہ“۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک رسی بھی دینے سے انکار کریں جسے وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں اس کی وجہ سے ان سے قتال کروں گا۔

لہٰذا منکرین زکوٰۃ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جنگ کرنا، آپ کے اس عمل سے کیسے ہم آہنگ ہوسکتا ہے کہ آپ نے ایک شخص کو زکوٰۃ ادا کرنے سے روک دیا جو اسے ادا کرنا چاہتا تھا۔ اور پھر کیا ثعلبہ کے امکان میں یہ نہیں تھا کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے علاقہ کے فقراء کو دے دیتے۔

(۶) یہ قصہ اس اسلوب کے منافی ہے، جو منکرین زکوٰۃ کے معاملے میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ نے اختیار کیا تھا۔

(۷) بعض روایات میں مذکور ہے کہ ثعلبہ اپنے زہد و پرہیز گاری کے اعتبار سے ”حمامۃ المسجد“ تھے تو کیا مسجد کی تعلیم و تربیت میں اتنی قوت و تاثیر نہیں ہے کہ وہ راہ آخرت اور دنیوی ضروریات کے درمیان توازن قائم کر سکے؟“ [ثعلبۃ بن حاطب ایک مظلوم صحابی، ص: ۱۰۸-۱۱۹ ملخصاً]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عذاب محمود الحمش کی کتاب کے علاوہ علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے عقلاً اور نقلاً باطل ہونے پر بڑی تفصیل سے تحقیق کی ہے۔ [تبیان القرآن، جلد ۵، ص:۲۰۱۔۲۰۹]

(xi) حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔ معراج کا واقعہ:

معراج کے سلسلہ میں مشہور واقعہ، عموماً واعظین بیان کرتے ہیں کہ:

"شب معراج کو جب آنحضرت ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقی ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے استفسار فرمایا کہ "علماء امتي كانبياء بني اسرائيل." جو آپ نے کہا ہے کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی حاضر ہوئے اور سلام باضافۃ الفاظ "بركاته ومغفرته" وغیرہ عرض کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ طوالت بزرگوں کے سامنے کرتے ہو۔ آپ (امام غزالی) نے عرض کیا۔ آپ سے حق تعالیٰ نے صرف اس قدر پوچھا تھا "وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى" [طٰہٰ:۱۷] (اے موسیٰ! اور یہ آپ کے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟) تو آپ نے کیوں جواب میں اتنا طول دیا کہ "قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرٰى" [طٰہٰ:۱۸] الاٰیۃ۔ (عرض کی (میرے رب) یہ میرا عصا ہے، میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور میں اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور میرے لیے اس میں کئی اور فائدے بھی ہیں۔) آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اُدب یا غزالی" "ادب کرو اے غزالی۔" [شمائم امدادیہ، ص:۱۳۴/ روح البیان، جلد ۵، ص:۳۷۵/ امداد المشتاق، ص:۹۲]

اس واقعہ کی بنیاد "علماء امتي كانبياء بني اسرائيل" پر ہے۔ اس روایت کی کوئی موضوع سند بھی نہیں تو کیوں کر اس واقعہ کو تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اس روایت پر علامہ البانی نے لکھا: "لا اصل له، باتفاق العلماء، وهو مما يستدل به القادنية الضالة على بقاء النبوة بعده ﷺ."

[سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة، جلد اول، ص:۶۷۹]

امام سخاوی "لا اصل له" لکھنے کے بعد مزید "ولا يعرف في كتاب معتبر" کہہ کر اس کے معتبر/ امہات کتب سیرت سے ہونے کا انکار کیا ہے۔ علاوہ ازیں زرکشی، دمیری اور ابن حجر عسقلانی کی بھی یہی رائے ہے۔ [المقاصد الحسنة، ص:۴۵۹، رقم الحدیث:۷۰۲]۔ مناوی نے علامہ عراقی کے حوالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بھی کہا کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ [فیض القدیر، جلد ۴، ص: ۳۸۳]

(xii) معراج میں نعلین شریف کا قصہ:

تقریروں کی ایک کتاب میں واقعہ معراج کے ضمن میں ایک واقعہ درج کرنے کے بعد اس کی صوفیانہ توجیہہ امام شعرانی کے حوالہ سے کی:

''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب عرش کے قریب پہنچے تو جناب الٰہی سے خطاب آیا کہ اے میرے حبیب! آگے چلے آؤ۔ تب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے نعلین مبارک اتارنی چاہی تو عرش مجید لرزہ میں آیا اور آواز آئی کہ آیئے میرے حبیب! اور نعلین مبارک پہنے ہوئے عرش پر قدم رکھیے تاکہ آپ کے قدم کی دولت سے میرا عرش قرار پائے۔ حضور علیہ السلام نے عرض کی یا الٰہی! حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا تھا۔ ''فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى'' [پ۱۶، ع۱۰] (پس آپ جوتے اتارو اس لیے کہ تحقیق آپ اس مقدس وادی میں ہیں جس کا نام طویٰ ہے۔) جب تیرا عرش کوہ طور سے کئی درجے افضل ہے۔ میں کس طرح بمع نعلین عرش پر چلا آؤں، تب حکم ہوا کہ اے میرے حبیب! حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نعلین اتارنے کا اس لیے حکم ہوا تھا کہ طور سیناء کی خاک اس کے قدموں کو لگے اور موسیٰ علیہ السلام کی شان بلند ہو اور آپ کو بمع نعلین عرش پر آنے کا حکم اس لیے ہوا ہے تاکہ آپ کی نعلین کی خاک عرش کو لگے۔ اور عرش کی عظمت زیادہ ہو۔ [قصص الانبیاء، ص: ۲۸۷]

حضرت امیر خسرو طوطی ہند فرماتے ہیں:

؎ ہر کہ از خدا خواہد فردوس دل کشاء را
دین رسول شرط است از بہر ایں جزا را

نعلین بپا عرش پر جلوہ گر ہونے کی یہ روایت کہ ''آپ نے نعلین اتارنی چاہی اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نعلین نہ اتاریئے۔ علماء سلف میں سے امام ابن ابی جمرہ اس کے قائل ہیں۔ دوسری روایت یہ ہے کہ آپ کو نعلین اتارنے کا حکم نہ ہوا جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نعلین اتارنے کا حکم ہوا۔

جیسا کہ علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی رباعی ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

علی رؤس ھٰذا الکون نعل محمد

علت فجمیع الخلق تحت ظلالہٖ

ندی الطور موسٰی نودی اخلع واحمد

علی العرش لم یؤذن بخلع نعالہٖ

حضرت رسول کریم ﷺ کی نعلین مبارک کی یہ شان ہے کہ جب آپ معراج پر گئے تو نعلین مبارک سب کائنات کے اوپر تھی۔ اور تمام مخلوق اس نعلین مبارک کے سایہ کے نیچے تھی۔ اور کوہِ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ندا ہوئی کہ آپ نعلین پاک اتار دیجیے اور حضرت احمد مصطفیٰ ﷺ کو عرش پر نعلین مبارک اتارنے کا اذن نہ ملا۔

''قال بعض اکابر الصوفیة مجیباً عن ذلك ان رسول اللّٰه ﷺ لمّا خاطبه اللّٰه تعالٰی عرق لعظیم الھیبة حتی تنازل الجزءُ البشری من جسده الشریف حتی صار کالنعلین فی رجلیه فھم رسول اللّٰه ﷺ ان یخلعھما فناداہ اللّٰه تعالٰی لا تخلع الٰی اخرہٖ وذلك لانه لو خلعھما صار نورا روحانیاً لا ینزل الی الارض واللّٰه سبحانه وتعالٰی اراد نزو له لیدعو لتوحیدہٖ فانھم فان ھذا من الاسرار الخفیة التی ما الطلع علیھا الا الخواص من الاولیاء رضی اللّٰه عنھم اجمعین.'' [جواھر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ، ص:۱۲۱۴]

''بعض اکابر صوفیہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے (ان سے پوچھا گیا کہ اس مسئلہ کی تحقیق کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے نعلین مبارک اتارنی چاہی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نعلین کو نہ اتاریے تو اس بزرگ نے اس روایت کی یہ تاویل بتائی کہ) رسول اللہ ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے مخاطب فرمایا تو آپ کو عظمت و ہیبت کی وجہ سے پسینہ آ گیا۔ حتی کہ آپ ﷺ کا بشری جزء آپ ﷺ کے جسمِ اقدس پر سے اترا یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں میں نعلین کی طرح ہو گیا۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتارنے کا قصد فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ ''آپ ﷺ نہ اتاریے'' اور یہ حکم اس لیے ہوا کہ اگر آپ ﷺ اس کو اتار دیتے تو آپ محض روحانی نور رہ جاتے اور زمین پر نہ اترتے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ آپ ﷺ زمین پر نازل ہوں تاکہ آپ ﷺ خدا کی توحید کی دعوت دیں پس اے مخاطب! اس مسئلہ کو سمجھ کیونکہ یہ ایک

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پوشیدہ بھید ہے جس پر سوائے خاص اولیاء کے کسی کو اطلاع نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام اولیاء سے راضی ہو۔'' [البیان، جلد۵،ص:۲۳۱]

اس روایت کا رد کرتے ہوئے علامہ عبدالحئی لکھنوی نے لکھا:

''ما یذکرون من أن النبي لما أسري به لیلة المعراج الی السموات العلی ووصل الی العرش المعلی أراد خلع نعلیه أخذا من قوله تعالٰی لسیدنا موسی حین کلمه:((فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى)). فنودي من العلي الأعلی:یا محمد! لا تخلع نعلیك فان العرش یتشرف بقدومك متنعلا ویفتخر علی غیره متبرکا، فصعد النبي الی العرش وفي قدمیه النعلان وحصل له بذلك عز وشأن. وقد ذکر هذه القصة جمیع من أصحاب المدائح الشعریة وأدرجها بعضهم في تألیف السنیة وأکثر وعاظ زماننا یذکرونها مطولة ومختصرة في مجالسهم الوعظیة. وقد نص أحمد المقري المالکي في کتابه فتح المتعال في مدح خیر النعال، والعلامة رضي الدین القزویني، ومحمد بن عبدالباقي الزرقاني في شرح المواهب اللدنیة علی أن هذه القصة موضوع بتمامها قبح الله واضعها ولم یثبت في روایة من روایات المعراج النبوي.'' [الآثار المرفوعة في الاخبار الموضوعة،ص:۳۷]

''یہ جو بیان کیا جاتا ہے معراج کی رات جب آپ عرش اعلیٰ پر تشریف لے گئے تو موسیٰ علیہ السلام کے لیے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ((فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى)) کی روشنی میں نعلین اتارنے کا ارادہ کیا تو بارگاہ عالی قدر سے ندا آئی یا محمد! اپنے نعلین نہ اتاریئے کیوں کہ جب آپ نعلین سمیت تشریف لائیں گے تو یہ عرش کے لیے باعث شرف وافتخار ہوگا۔ پس آپ عرش پر نعلین سمیت جلوہ افروز ہوئے اس طرح آپ کو ایک خاص مرتبہ عطا ہوا۔ اس واقعہ کو تمام نعت گو شعراء نے ذکر کیا ہے۔ بعض نے اپنی تالیفات میں بھی ذکر کیا ہے۔ اس واقعہ کو ہمارے زمانے کے واعظین اپنی مجالس میں ذکر کرتے ہیں جب کہ احمد المقری المالکی نے اپنی کتاب 'فتح المتعال فی مدح خیر النعال'' اور علامہ قزوینی، زرقانی نے ''شرح مواھب اللدنیۃ'' میں واضح کیا ہے۔ یہ واقعہ موضوع ہے۔ اللہ کی اس پر پھٹکار ہو جس نے اس کو وضع کیا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ معراج کی روایات میں یہ کہیں بھی ثابت نہیں ہے۔‘‘

امام احمد رضا خاں سے اس بابت سوال ہوا’’(ز) حضور اقدس ﷺ کا شب معراج عرش الٰہی پر نعلین مبارک تشریف لے جانا صحیح ہے یا نہیں؟ جواب یہ دیا گیا’’یہ محض جھوٹ اور موضوع ہے۔‘‘

[احکام شریعت، ص:۱۶۰]

(xiii) معراج کا ایک واقعہ:

امام احمد رضا خاں سے سوال پوچھا گیا:’’مولود غلام امام شہید، صفحہ ۵۹ سطر ۱۱ میں لکھا ہے کہ: شب معراج میں حضرت غوث الاعظم شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کی روحِ پاک نے حاضر ہو کر گردنِ نیاز صاحبِ لولاک کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھ دی اور خواجۂ عالم ﷺ گردنِ غوثِ اعظم پر قدم مبارک رکھ کر براق پر سوار ہوئے اور اس روح پاک سے استفسار فرمایا کہ تو کون ہے؟ عرض کیا: میں آپ کے فرزندوں اور ذریات طیبات سے ہوں، اگر آج اس نعمت سے کچھ منزلت بخشے گا تو آپ کے دین کو زندہ کروں گا۔ فرمایا کہ:’’تو محی الدین ہے اور جس طرح میرا قدم تیری گردن پر ہے اسی طرح کل تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہوگا۔‘‘ [فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۸، ص:۴۲۷۔۴۲۸]

امام احمد رضا خاں نے ایک دوسرے فتویٰ میں اس واقعہ کے امکان کا جائزہ لیا۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا:

’’کتبِ احادیث وسیر میں اس روایت کا نشان نہیں۔ رسالہ غلام امام شہید محض نامعتبر، بلکہ صریح اباطیل وموضوعات پر مشتمل ہے۔ منازل اثنا عشریہ کوئی کتاب فقیر کی نظر سے نہ گزری نہ کہیں اس کا تذکرہ دیکھا۔ تحفہ قادریہ شریف اعلیٰ درجہ کی مستند کتاب ہے میں اس کے مطالعہ بالاستیعاب سے بارہا مشرف ہوا، جو نسخہ میرے پاس ہے یا اور جو میری نظر سے گزرا اُن میں یہ روایات اصلاً نہیں۔‘‘

[فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۸، ص:۴۲۸۔۴۲۹]

اس جواب سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے:

(i) کسی واقعہ کا امکان اور چیز ہے اور حقیقت میں واقع ہونا امر دیگر۔

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

(ii) واقعاتِ سیرت کا کتب احادیث وسیر میں ہونا ضروری ہے۔

سیرت النبی ﷺ کی موضوع روایات پر کوئی مجموعہ تیار نہیں ہو سکا البتہ بعض واقعات پر مستقل کتب موجود ہیں جن کے حوالہ جات گزر چکے ہیں۔ چند مستقل کتب جو اس سلسلہ کی اولین کاوشوں میں شمار ہو سکتیں، درج ذیل ہیں:

(i) ما شاع ولم یثبت فی السیرۃ النبویۃ: محمد بن عبداللہ العوش

(ii) روایاتِ سیرت کا تنقیدی جائزہ: محمد ناصر الدین البانی، ترجمہ: ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی

(iii) رسول عظیم اور روایات سقیم: ملک غلام مصطفیٰ

(xiv) حضرت اویس قرنی کے دانت توڑنے کا قصہ:

واعظین کے ہاں معروف روایت ہے کہ غزوہ احد میں نبی کریم ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ حضرت اویس قرنی نے اس وجہ سے اپنے دانت توڑ ڈالے۔ کیلا کا پھل اللہ نے ان کے لیے پیدا کیا۔ یہ روایت اُن اکاذیب میں سے ہے جن کے تذکرہ سے موضوعات کی کتب بھی خالی ہیں۔ اس قصہ کی بنیاد اس پر ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوگئے وہ ہی صحیح نہیں۔ غزوہ احد میں آپ کے دندان مبارک کے زخمی ہونے کا ذکر ان الفاظ سے کیا گیا ہے۔ ''وکسرت رباعیتہ'' [صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب ما اصاب النبی ﷺ من الجراح یوم احد رقم الحدیث: ۴۰۷۵]

ان جملوں کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عسقلانی لکھتے ہیں:

''المراد بکسر الرباعیۃ. وھی السن التی بین الثنیۃ والناب انھا کسرت فذھب منھا خلقۃ ولم تقلع من اصلھا.'' [فتح الباری، جلد ۷، ص: ۳۶۶]

(اس حدیث میں) رسول اللہ ﷺ کے رباعیۃ ٹوٹنے کا ذکر ہے۔ جو سامنے کے نچلے دانت اور ڈاڑھ کے درمیان ہوتا ہے، اس دانت کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا تھا، یہ دانت جڑ سے نہیں نکلا تھا۔

جب آپ کے دندان مبارک نکلے ہی نہیں تو کوئی کیوں اپنے دانت نکال ڈالے، صحابہ نے اس موقعہ پر یہ طرز عمل اختیار نہیں کیا۔ حضرت اویس کے دانت توڑنے کی روایت کو ''تذکرۃ الاولیاء'' میں فرید

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الدین عطار نے نقل کیا۔ حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما سے ملاقات کے حوالہ سے ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

''حضرت اویس نے کہا اگر آپ اصحاب نبی ہیں تو یہ بتائیے کہ جنگ احد میں حضور کا کون سا دانت مبارک شہید ہوا تھا اور آپ نے اتباع نبوی میں اپنے تمام دانت کیوں نہ توڑ ڈالے؟ یہ کہہ کر اپنے تمام ٹوٹے ہوئے دانت دکھا کر کہا کہ جب دانت مبارک شہید ہوا تو میں نے اپنا ایک دانت توڑ ڈالا، پھر خیال آیا کہ شاید کوئی دوسرا دانت شہید ہوا ہو، اسی طرح ایک ایک کر کے جب تمام دانت توڑ ڈالے اس وقت مجھے سکون ہوا۔ [تذکرۃ الاولیاء، ص:۱۴]

یہ واقعہ فریدالدین عطار (م:۶۱۸ھ) نے بغیر کسی حوالہ کے نقل کیا ہے اور متقدمین کی کتب میں نہ مل سکا۔ ان سے پہلے شیخ علی ہجویری (م:۴۶۹ھ) نے کشف المحجوب (ص:۱۲۸) اور ابن جوزی (م:۵۹۷ھ) نے صفۃ الصفوۃ (جلد۲، ص:۲۵) میں حضرت اویس کا ذکر کیا مگر یہ واقعہ درج نہیں۔

علاوہ ازیں اطاعت اور اتباعِ رسول کا معیار صحابہ کرام کی ذوات مقدسہ ہیں، ان کو یہ معیارات کوئی نہیں سکھا سکتا۔ اسی لیے اس واقعہ پر ملا علی قاری نے یہ تاریخی جملے لکھے:

''ثم اعلم ان ما اشتهر على السنة العامة من: أن أويسا قلع اسنانه لشدة أحزانه حين سمع أن سن رسول الله ﷺ أصيب يوم احد، ولم يعرف خصوص أي سن كان بوجه معتمد؛ فلا أصل له عند العلماء، مع أنه مخالف للشريعة الغراء. ولذا لم يفعله أحد من الصحابة الكبراء، على أن فعله هذا عبث لا يصدر الا عن السفهاء.''

[المعدن العدني في فضل اويس القرني /مجموع رسائل العلامة الملا على القارى، ص:۳۶۸، رقم:۵۰]

''عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے غزوۂ احد میں آپ ﷺ کے دندان مبارک کی خبر سن کر شدتِ غم سے اپنے تمام دندان توڑ ڈالے، کیونکہ یہ معلوم نہ تھا کہ آپ ﷺ کا کون سا دندان مبارک شہید ہوا ہے۔ علماء کے نزدیک اس واقعہ کی کوئی اصل نہیں۔ علاوہ ازیں یہ شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی بھی ہے اس لیے اکابر صحابہ میں سے کسی نے ایسا نہیں کیا۔ مزید براں یہ فعل عبث ہے سفیہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے علاوہ اس کا کسی سے صادر ہونا ممکن نہیں۔"

فتاویٰ بریلی شریف [ص:۳۰۱] اور فتاویٰ شارح بخاری میں بھی اس روایت کا انکار کیا گیا ہے۔

مفتی محمد شریف الحق کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں: "یہ روایت بالکل جھوٹ اور افترا ہے کہ جب حضرت اویس قرنی نے یہ سنا کہ غزوۂ احد میں حضور اقدس ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے تو انہوں نے اپنے سب دانت توڑ ڈالے۔" [فتاویٰ شارح بخاری، جلد۲، ص:۱۱۵]

ان دلائل کی روشنی میں یہ واقعہ یقیناً وضعی ہے۔

(xv) بڑھیا کا واقعہ:

نصابی کتب میں ایک واقعہ درج ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک بوڑھی عورت آپ پر کوڑا پھینکا کرتی تھی۔ ایک دن اس نے ایسا نہ کیا، آپ نے معلوم کیا تو وہ بیمار تھی۔ آپ اس کی تیمارداری کے لیے تشریف لے گئے۔ حسنِ اخلاق سے متاثر ہو کر وہ اسلام لے آئی۔

اسی طرح ایک بوڑھی عورت کا سامان اٹھا کر اس کی منزل پر پہنچایا تو اس نے آپ کو نصیحت کی کہ مکہ میں ایک جادوگر ہے اس سے بچنا۔ جب آپ نے اپنا تعارف کروایا تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔

نبوی تصورِ اخلاق کی تشریح و توضیح کے لیے یہ واقعات پیش کیے جاتے ہیں۔ حکمران عوام کو یہ قصے ضرور سناتے ہیں مگر کتبِ سیرت میں ان کا وجود نہیں۔

(xvi) حضرت حسان رضی اللہ عنہ اور منبر رسول:

نعت خوانوں کے ہاں معروف حضرت حسان رضی اللہ عنہ منبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر مدحِ رسول بیان کرتے تھے۔ جب کہ سنن ابی داود کی حدیث کے الفاظ "یَضَعُ لِحسانَ منبراً" [سنن ابی داود، کتاب الادب، باب ماجاء فی الشعر، رقم الحدیث:۵۰۱۵] کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی علیحدہ منبر رکھا جاتا تھا نہ کہ منبر رسول ﷺ۔ علاوہ ازیں رشید وارثی کا یہ اقتباس بھی ملاحظہ فرمائی:

"حضور اکرم ﷺ کے لیے ۸ھ میں مسجد نبوی میں جھاؤ کی لکڑی کا منبر بنایا گیا، استوانہ کو دفن کر دیا گیا۔ (فتح الباری)۔ اور اسی سال فتح مکہ کا واقعہ ہے۔ ۹ھ میں جب بنو تمیم کے وفد نے مدینہ منورہ آ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مفاخرت کی تو ان کے ایماء پر آپ نے ان کے شاعر کا جواب دینے کے لیے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے کھڑے ہو کر اسلام کی مدافعت میں اشعار سنائے۔ اس کے بعد ایک چوکی نما منبر تیار کیا گیا۔ حضور اکرم ﷺ مسجد نبوی میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت کے لیے یہ منبر رکھواتے تھے تاکہ وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور اکرم ﷺ کی مدحت بیان کریں (مدارج النبوت)۔ اس طرح اب یہ بات سمجھ لینا چاہیے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ جس منبر کو اشعار سنانے کے لیے استعمال کرتے تھے وہ منبر رسول ﷺ نہیں تھا بلکہ ایک چوکی نما Portable (نقل پذیر) منبر تھا جس پر وہ بیٹھ کر نہیں بلکہ کھڑے ہو کر مدحت گوئی فرماتے تھے۔ رہا رسول اکرم ﷺ کا منبر شریف، تو وہ تین زینوں پر مشتمل تھا۔ زمین سے پہلے دو زینے Steps قیام کے لیے استعمال فرماتے تھے اور تیسرے زینے پر آپ نشست فرماتے تھے۔ آپ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی نشست والے حصہ پر بیٹھنے کے بجائے آپ کے قدم مبارک رکھنے والے دوسرے زینہ پر نشست فرماتے اور ان کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ادب کی وجہ سے زمین سے پہلے حصہ پر نشست فرماتے تھے۔ (یہ تمام باتیں متفقہ علیہ ہیں)۔ لہٰذا منبر رسول ﷺ پر حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے بیٹھنے کی بات بالکل غلط ہے۔ اس کو ذہن سے محو کر دینا چاہیے۔ کیوں کہ اس میں حضور اکرم ﷺ کی بے ادبی کا پہلو ہے۔"

[نعتیہ ادب مسائل ومباحث، ص: ۲۲۵۔۲۲۶]

(xvii) صفر کا آخری بدھ (آخری چہار شنبہ):

"یہ صفر کا آخری بدھ ہے جس دن جاہل مسلمان خوشی مناتے ہیں مٹھائیاں بانٹتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس دن رسول اللہ ﷺ نے غسل صحت کیا تھا، غالباً یہ دشمنان اسلام کی پھیلائی ہوئی خبر ہے کیونکہ اس دن سے آپ کی اس بیماری کی ابتداء ہوئی تھی جس میں آپ کی روح قبض کر لی گئی تھی۔" [تبیان القرآن، جلد ۷، ص: ۵۶۰]

☆ رواتِ سیرت:

علم اسماء الرجال مسلمانوں کے ایجاد کردہ علوم کی وہ زریں کڑی ہے کہ اس کی دوسری مثال علوم انسانی کی تاریخ میں نہیں ملے گی۔ رواۃ کی مختلف جہات پر علوم الحدیث کی کتب میں تیس سے زائد درج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذیل انواع موجود ہیں، ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ راویوں کی چھان بین کے جتنے معیارات ہو سکتے تھے سب کے ذریعہ ان کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

- ☆ معرفة صفة من تقبل روايته ومن ترد.
- ☆ معرفة الصحابة.
- ☆ معرفة التابعين.
- ☆ معرفة رواية الأكابر عن الأصاغر.
- ☆ معرفة رواية الأقران.
- ☆ معرفة الأخوة.
- ☆ معرفة رواية الآباء عن الأبناء.
- ☆ معرفة رواية الأبناء عن الآباء.
- ☆ معرفة من اشترك في الرواية عنه اثنان تباعد ما بين وفاتيهما.
- ☆ معرفة من لم يرو عنه الا واحد.
- ☆ معرفة من ذكر بأسماء أو صفات مختلفة.
- ☆ معرفة المفردات من الأسماء والكنى والألقاب.
- ☆ معرفة الأسماء والكنى ومن اشتهر بها.
- ☆ معرفة كنى المعروفين بالأسماء.
- ☆ معرفة ألقاب المحدّثين والرواة.
- ☆ معرفة المؤتلف والمختلف.
- ☆ معرفة المتفق والمفترق.
- ☆ معرفة المنسوبين الى غير آبائهم.
- ☆ معرفة النسب التي على خلاف ظاهرها.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ معرفة المبهمات من الرجال والنساء.

☆ معرفة الثقات والضعفاء.

☆ معرفة من اختلط من الثقات.

☆ معرفة طبقات العلماء والرواة.

☆ معرفة الموالي والمنسوبين الى القبائل منهم.

☆ معرفة أوطان الرواة وبلدانهم.

☆ معرفة رواية الصحابة بعضهم عن بعض والتابعين بعضهم عن بعض.

☆ معرفة ما رواه الصحابة عن التابعين عن الصحابة.

☆ معرفة من وافقت كنيته كنية زوجه.

☆ معرفة من وافق شيخه اسم أبيه.

☆ معرفة من اتفق اسمه واسم أبيه وجده.

☆ معرفة من اتفق شيخه والراوي عنه.

☆ معرفة من وافق اسمه نسبه.

☆ معرفة الأسماء التي يشترك فيها الرجال والنساء.

☆ معرفة من لم يرو الا حديثا واحدا.

☆ معرفة الحفاظ وما اختص به كل منهم من ناحية العلم.

پھر محدثین نے الگ الگ حدیث کی کتب کے رواۃ پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس حوالہ سے چند کتب کے نام درج ذیل ہیں:

(i) الایثار بمعرفة رواة الآثار: احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م:۸۵۲ھ)

(ii) النشأة. المصطلحات. المصنفات: عواد بن حمید الرویثی

رواۃ کے عمومی قواعد اور احوال پر کثیر کتب کے باوجود مختلف کتب کے راویوں پر علیحدہ بحث کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گئی مگر رواتِ سیرت کو علیحدہ سے زیر بحث نہ لایا گیا۔شاید اس لیے کہ درج بالا کتب میں وہ سارے راوی شامل ہیں جو روایاتِ سیرت میں بھی شامل ہیں۔اس حقیقت کو نظر انداز کیا گیا ہے۔دونوں میادین کے معیارات میں قدرے فرق ہے۔اگر اس حقیقت کو پیش نظر رکھا جاتا تو واقدی مطعون ومظلوم نہ ٹھہرتا۔ محدثین، امام سیرت واقدی پر تنقید کا کوئی موقعہ جانے نہیں دیتے مگر ابن حجر (۲۵۰ر سے زائد)، علامہ عینی (۲۸۰ر سے زائد) اور خطابی (۷۰ر سے زائد) کا اس کی روایات سے استدلال واستشہاد کرتے نظر آتے ہیں۔اس کا یہی مفہوم ہے کہ روایاتِ سیرت اور حدیث کے معیارات، محدثین کے ہاں جداگانہ ہیں۔مگر عملاً اس اصول کا اطلاق نہ ہوسکا۔تاہم کتبِ سیرت کے رواۃ پر درج ذیل کتب کے نام ملتے ہیں:

(i) رواة محمد بن اسحاق يسار في المغازي والسير وسائر المرويات: مطاع الطرابیشی

(ii) مراقي اللحاق برجال سيرة ابن اسحاق: دکتور عبدالرزاق بن محمد مرزوک

(iii) تراجم رجال رواہ محمد بن اسحاق: *August Fisher*

(iv) سیرت ابن ہشام کے رجال کے احوال (تعارف وتبصرہ): محمد شہباز

اس میں ابن ہشام کے ۸۲ر رجال کا جائزہ لیا گیا ہے اور کل رواۃ ۲۴۰ر ہیں۔یہ ایم فل کا مقالہ ہے جو راقم کی نگرانی میں لکھا گیا۔

بعض مجہول رواۃ کی روایات کو بھی مختلف الفاظ سے نقل کیا گیا ہے۔کتبِ سیرت کے اس پہلو پر کام کی ضرورت ہے۔ان روایات کی مکمل اسناد کتبِ احادیث / دلائل سے تلاش کی جاسکتی ہیں۔ابن ہشام نے جن الفاظ سے ان روایات کو بیان کیا وہ درج ذیل ہیں:

(i) قال ابن اسحاق: وحدثني آلِ ام كلثوم ابنة ابي بكر انها قالت... [السيرة النبوية، جلد۲، ص:۴۸]

(ii) قال ابن هشام: حدثني بعض اهل العلم... [ایضاً، جلد۲، ص:۴۸]

(iii) قال ابن اسحاق: حدثني رجل من اسلم... [ایضاً، ص:۵۱]

(iv) قال ابن اسحاق: فذكرلي بعض اهل العلم... [ایضاً، ص:۲۴۶]

(v) قال ابن اسحاق: وحدثني بعض اصحابنا عن... [ایضاً، ص:۲۶۴]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(vi)قال ابن اسحاق: فحدثني من لا اتهم عن... [ایضاً،ص:۳۴۱]

(vii)قال ابن اسحاق: وحدثني بعض بني سعد بن بكر... [ایضاً،جلد۴،ص:۲۴۶]

(viii)قال ابن اسحاق: وحدثني بعض اهل العلم... [ایضاً،جلداول،ص:۳۴۲]

☆ اصولِ سیرت:

اصولِ سیرت پر عموماً نہیں لکھا گیا۔ اصول وضع کر کے سیرت نگاری کا آغاز کسی نے نہیں کیا۔ مگر سیرت نگاروں کی آراء، روایات نقل کرنے میں اسلوب، کتبِ سیرت پر اعتماد جیسے امور سے اصول وضع کیے جا سکتے ہیں۔ ذیل میں چند ایسے ہی اقتباسات کو جمع کیا گیا ہے جن کی روشنی میں اصول سازی کے کام کا آغاز کیا جا سکتا ہے۔

(i) جمیع کمالات وکرامات اصلاً نبی کریم ﷺ کے لیے ہیں:

امام شعرانی لکھتے ہیں کہ یہ عبارت فضائل وکمالات نبوی کے دلیل کی نوعیت کو سمجھنے کے لیے بنیادی اصول فراہم کرتی ہے:

”أن جميع الكرامات والخصائص الواقعة في هذا العالم منذ خلق الله تعالىٰ الدنيا لنبينا محمد ﷺ بحكم الأصالة وان شيء منها لخواص الخلق فذلك بحكم التبعية في الأرث له ﷺ أعلم أن كل ما مال الى تعظيم رسول الله ﷺ لا ينبغي لأحد البحث فيه ولا المطالبة بدليل خاص فيه، فان ذلك سوء أدب، فقل ما شئت في رسول الله ﷺ على سبيل المدح ولا حرج، وما ضبط العلماء رضي الله عنهم هذه الخصائص الا تنبيهاً على علو مقامه ﷺ عن التحجير الواقع على أمته وصيانته لغيره أن يدعي ما ليس له.“ [كشف الغمة عن جميع الأمة،جلد۲،ص:۵۳]

”جب سے یہ کائنات تخلیق ہوئی تمام کرامات اور خصائص جو اس دنیا میں ظہور پذیر ہوئے وہ اصل ہیں۔ ہمارے سیدنا محمد ﷺ کے لیے ہیں۔ دوسرے میں جو خصائص پائے جاتے ہیں وہ تبعاً ہیں اصالتاً نہیں۔ ہر وہ کلام جس میں آپ ﷺ کی تعظیم کا پہلو ہو اس پر بحث اور دلیل خاص کا مطالبہ نہیں کرنا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

چاہیے کیوں کہ یہ سوءِ ادب ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ کی مدح میں جو چاہو کہو کوئی حرج نہیں ہے اور علماء نے جو ان خصائص کو ضبط کیا ہے صرف اسی لیے کہ آپ کے بلند مقام سے آگاہ کریں اور کوئی یہ دعویٰ نہ کر سکے کہ یہ کمالات اس میں پائے جاتے ہیں۔"

یہاں علامہ عینی کی یہ عبارت بھی فضائل و کمالات نبوی کے لیے اصول وضع کرنے کے لیے مدد دے گی۔ وہ فضلاتِ نبوی کی طہارت کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بعض علماء کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"وقال بعضهم: الحق أن حكم النبي، عليه الصلوة والسلام، كحكم جميع المكلفين في الأحكام التكليفية: الا فيما يخص بدليل. قلت: يلزم من هذا أن يكون الناس مساويين للنبي، عليه الصلوة والسلام، ولا يقول بذلك الا جاهل غبي، وأين مرتبته من مراتب الناس؟ ولا يلزم أن يكون دليل الخصوص بالنقل دائما، والعقل له مدخل في تميز النبي، عليه الصلوة والسلام، من غيره في مثل هذه الأشياء، وأنا اعتقد أنه لا يقاس عليه غيره، وان قالوا غير ذلك فاذني عنه صماء." [عمدة القاری، جلد ۳، ص: ۳۵]

"کہ احکام تکلیفیہ میں نبی ﷺ کا حکم تمام مکلفین کی طرح ہے ماسوا ان چیزوں کے جن میں دلیل سے آپ کی خصوصیت ثابت ہے، میں کہتا ہوں کہ اس سے یہ لازم آئے گا کہ لوگ نبی ﷺ کے مساوی ہو جائیں اور یہ بات کوئی جاہل غبی ہی کہہ سکتا ہے کہاں آپ کا مرتبہ اور کہاں لوگوں کے مراتب، اور یہ ضروری نہیں ہے کہ خصوصیت کی دلیل، ہمیشہ نقل سے ثابت ہو کیونکہ اس قسم کی چیزوں میں نبی ﷺ کو دوسروں سے ممتاز کرنے کے لیے عقل کا بھی دخل ہے، اور میرا یہ اعتقاد ہے کہ نبی ﷺ پر دوسروں کو قیاس نہیں کیا جا سکتا اور اگر یہ لوگ اس کے سوا کوئی اور بات کہیں تو میرے کان اس سے بہرے ہیں۔"

ان دونوں عبارتوں سے فضائل و کمالات نبوی کے حوالہ سے درج ذیل اصول سامنے آتے ہیں:

(i) فضائل کے لیے دلائل کی نوعیت دیگر مسائل / احکامات کی طرح نہیں ہے۔

(ii) تمام کمالات کی اصل ذات رسالت مآب ﷺ ہے۔ جس میں جو کمال ہے اس کا مبدا و منشا ذات مصطفیٰ ﷺ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(iii) ذات نبوی کو کسی پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے۔

(iv) خصوصیات کے دلائل صرف نقلی نہیں عقلی بھی ہیں۔

(ii) الفاظ کا انتخاب:

قرآن کریم نے سیرت نگار کے لیے زبان و بیان میں حد درجہ احتیاط کا اصول بتایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ'' [البقرۃ:۱۰۴] (اے ایمان والو (میرے حبیب ﷺ سے کلام کرتے وقت) راعنا مت کہا کرو بلکہ انظرنا کہو، اور (ان کی بات پہلے ہی) غور سے سنا کرو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔)

لہٰذا جن الفاظ میں شان رسالت میں ادنیٰ سی گستاخی کا احتمال بھی نکلتا ہو وہ استعمال نہیں کیے جائیں گے۔ اس آیت سے سیرت نگاری کے تناظر میں درج ذیل مسائل / احکام / آداب کا علم ہوتا ہے:

''(۱) جن الفاظ و کلمات کا استعمال دوسری زبانوں میں غلط اور حقارت انگیز معنی میں ہوتا ہو، خواہ ہماری زبان میں وہ الفاظ صحیح المعنی ہی ہوں۔ ان کا استعمال بھی حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی تصور کیا جائے گا کیونکہ دشمن اسی لفظ کو اپنے بغض و حسد کی بنا پر حضور ﷺ کی گستاخی کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔

(۲) جن کلمات سے ملتے جلتے معروف الفاظ کسی دوسری یا اپنی زبان میں واضح طور پر اہانت و تنقیص کا معنی رکھتے ہوں ان کا استعمال بھی لفظی مناسبت و مشابہت کی بنا پر گستاخی پر محمول ہوگا۔

(۳) جس لفظ میں معمولی سے لہجے کی تبدیلی کے ساتھ بولنے سے واضح اہانت اور گستاخی کا معنی پیدا ہو جائے اس کا استعمال بھی شان رسالت مآب ﷺ میں بے ادبی تصور ہوگا۔

(۴) جن کلمات کا استعمال مختلف معانی میں ہوتا ہو یعنی وہ ایسے ذو معنی لفظ ہوں کہ ان میں اچھے مفہوم کے علاوہ برا مفہوم بھی معلوم اور متعارف ہو، ان کا استعمال بھی صریح گستاخی ہوگا۔

(۵) ایسے الفاظ و کلمات جن سے کسی بھی امتی کی حضور ﷺ سے مساوات اور برابری کا پہلو نکلتا ہو، ان کا استعمال بھی شان رسالت مآب ﷺ میں گستاخی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں صریح حکم ہے ''لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا'' [النور:۶۳] (جس طرح تم ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کو آپس میں پکارتے ہو خبردار اس طرح رسول ﷺ کو نہ بلایا کرو۔)

(۶) ایسے الفاظ و کلمات۔۔۔ جن میں حضور ﷺ کا معناً ادب اور تعظیم و توقیر کا فقدان یا کمی ہو اور ان میں مخاطب کی عظمت کا لحاظ نہ پایا جاتا ہو، خواہ ان میں ظاہراً کوئی اہانت اور بے ادبی کا معنی بھی موجود نہ ہو، ان کا حضور ﷺ کی شان اقدس میں استعمال کرنا بھی بے ادبی اور گستاخی ہے۔

(۷) ایسے الفاظ و کلمات جو خود گستاخانہ نہ ہوں مگر ان سے حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی، بے ادبی اور اہانت کا دروازہ کھلتا ہو، راہ ہموار ہوتی ہو، ان کا استعمال بھی فی نفسہ گستاخی کے حکم میں تصور کیا جائے گا۔

سو ایسے تمام الفاظ و کلمات جو خود تو گستاخانہ اور اہانت انگیز نہیں مگر موہم تحقیر و اہانت (اہانت و تحقیر کا گمان پیدا کرنے والے) اور موہم مساوات (حضور ﷺ سے برابری کا گمان پیدا کرنے والے) ہیں ان کا حضور ﷺ کی شان میں بولنا اور لکھنا بھی منع ہے، اسے بھی گستاخی قرار دیا گیا ہے۔

(۸) حضور اکرم ﷺ کی شان اقدس میں معمولی سی گستاخی بھی خواہ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ، صریح ہو یا کنایۃً حتی کہ وہ کلمہ فی نفسہ ظاہراً مبنی بر اہانت ہو یا فقط مبہم اہانت، شریعت اسلامی میں کفر ہے۔ یہ نکتہ بھی ذہن نشین رہے کہ موہم اہانت کلمہ گستاخی و اہانت کی نیت کے بغیر بولنا بھی صریح حرام ہے اور اس پر مطلع ہو جانے کے بعد اسے ارادۃً یا تکراراً بولنا یا قائم رکھنا صریح کفر ہے۔

(۹) اس آیت کریمہ اور دیگر قرآنی احکام سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا مرتکب کافر اور مرتد ہے اور شرعاً واجب القتل ہے۔'' [تفسیر منہاج القرآن، پارہ اول، ص: ۱۳۱-۱۳۲]

حضرت پیر مہر علی شاہ کی یہ عبارت بھی سیرت کے حوالے سے اس اصول کی وضاحت کرتی ہے:

''ذکر آنحضرت ﷺ بالاسماء المعظمہ ہوا بخلاف غیر عارف کے کہ اس کے لیے بغیر انضمامِ کلماتِ تعظیم صرف لفظِ بشر ذکر کرنا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ آیتِ کریمہ میں بشر کے بعد یوحی الیّ اور تشہد میں عبدہٗ کے بعد رسولہٗ اور کلامِ اہلِ فضیلت و عرفان میں ہے۔

فمبلغ العلم فیہ انہٗ بشر وانہٗ خیر خلق اللّٰہ کلّھم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر ہیں اور بے شک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔)

''لفظ بشر کا اطلاق بغیر انضمامِ کلماتِ تعظیم نہ چاہیے کہ بوجہِ شیوع عرف وقصد فرقہ ضالّہ صرف بشر کہنے میں ایہام امرِ ناجائز کا ہے۔'' [فتاویٰ مہریہ،ص:۵۔۶]

(iii) معارضة الروايات والترجيح منها:

محدثین اور سیرت نگاروں میں کسی تاریخی مسئلہ پر اختلاف ہو تو کس کو ترجیح دی جائے گی۔ عموماً کہا جاتا ہے کہ حدیث کی روایت کو ترجیح ہوگی مگر یہ بات علی الاطلاق درست نہیں۔ یہاں دونوں کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

(ا) ''عن عائشة ان بعض ازواج النبی ﷺ قلن للنبی ﷺ اینا اسرع بك لحوقا قال اطولكن يدا فاخذوا قصبة يزرعونها فكانت سودة اطولهن يدا فعلمنا بعد انما كانت طول يدها الصدقة وكانت اسرعنا لحوقا به ﷺ وكانت تحب الصدقة''

[صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب فضل صدقة الشحيح الصحيح، رقم الحدیث:۱۴۲۰]

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی بعض ازواج نے آپ سے عرض کیا کہ حضور آپ کی ازواج میں سے کون سب سے پہلے آپ کے ساتھ واصل ہوگی، فرمایا: جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے، یہ سن کر سب اپنے اپنے ہاتھ ماپنے لگیں اور ان میں لمبے ہاتھ سودہ کے تھے اور بعد میں ہم کو معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھوں کی لمبائی سے صدقہ مراد ہے اور سودہ کا سب سے پہلے انتقال ہوا اور وہ صدقہ سے محبت رکھتی تھیں۔''

اس حدیث کے جملہ ''كانت اسرعنا لحوقا به'' میں کانت کی ضمیر سودہ کی طرف راجع ہے۔ جس کا مفاد یہی ہے کہ آپ کے بعد ازواج میں سب سے پہلے سودہ کا وصال ہوا اور یہ بات تمام اصحاب سیر اور اربابِ تاریخ کی شہادت سے قطعاً باطل ہے کیونکہ آپ کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش کا ۲۰ھ میں وصال ہوا اور حضرت سودہ کا وصال تو اس کے بہت بعد ۵۴ھ میں ہوا ہے۔ اس حدیث میں راوی سے زینب کا لفظ چھوٹ گیا ہے۔ عبارت یوں ہونا چاہیے تھی۔ ''وكانت زينب اسرع

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لحوقا بہ" صحیح مسلم میں یہ جملہ اس طرح ہے" وکانت زینب اطول یدا لانھا کانت تعمل وتتصدق" بہرحال یہ امام بخاری کا کام تھا کہ وہ اس راوی کی روایت کو اپنی صحیح میں درج کرتے جس کی روایت میں یہ تاریخی غلطی نہیں ہوئی جیسا کہ امام مسلم نے کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بھی ایک طویل بحث کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس روایت میں ابوعوانہ کو وہم ہوا۔ [تذکرۃ المحدثین،ص:۲۱۴۔۲۱۵] سیرت نگاروں میں ابن اسحاق (جلد اول،ص:۲۵۸)، بیہقی (دلائل النبوۃ، جلد ۶،ص:۳۷۱)، سہیلی (الروض الانف، جلد ۴،ص:۳۹۳) نے بھی لکھا کہ پہلے سیدہ زینب کا وصال ہوا۔

(ii) باب احداد المراۃ علی غیر زوجھا کے تحت امام بخاری نے یہ حدیث وارد کی ہے:

"قالت لما جاء نعی ابی سفیان من الشام دعت ام حبیبہ بصفرۃ فی یوم الثالث فمسحت عارضیھا وذراعیھا."

"زینب بنت سلمہ کا بیان ہے کہ جب شام سے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر آئی تو حضرت ام حبیبہ نے تین دن کے بعد سوگ ختم کردیا۔"

اس حدیث میں امام بخاری نے یہ بیان کیا ہے کہ ابوسفیان کی وفات کی اطلاع شام سے آئی تھی حالانکہ یہ بات تاریخی طور پر قطعاً غلط ہے کیونکہ باتفاق مؤرخین ابوسفیان کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا تھا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

"ولی قولہ من الشام نظر لان اباسفیان مات بالمدینۃ بلا خلاف بین اھل العلم بالاخبار والجمھور علی انہ مات اثنتین وثلاثین وقیل سنۃ ثلاث ولد فی شیی من طرق ھذا الحدیث تقبیدہ بذالک الا فی روایتہ سفیان بن عینیہ ھذہ واظنھا وھما."

[فتح الباری، جلد ۳،ص:۳۸۸]

"اس روایت میں شام کے لفظ پر اعتراض ہے کیونکہ مؤرخین میں سے کسی کا اس بات پر اختلاف نہیں ہے کہ ابوسفیان کا انتقال مدینہ میں ۳۲ھ یا ۳۳ھ میں ہوا تھا اور اس واقعہ میں شام کی قید میں نے سفیان بن عیینہ کی روایت کے سوا اور کہیں نہیں دیکھا اور میرا گمان یہ ہے کہ یہ راوی کا وہم ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کو درج کرنے میں امام بخاری نے کامل غور وخوض اور تحقیق وتتبع سے کام نہیں لیا۔[تذکرۃ المحدثین، ص:۲۱۶] یہاں بھی سیرت نگاروں کی روایت کو ترجیح دی گئی کیوں کہ تاریخی طور پر یہی صحیح ہے۔

(iii) صحیح مسلم میں ہے:''حدثنی عباس ابن عبدالعظیم العنبری واحمد بن جعفر المعقری، قالا: حدثنا النضر (وهو ابن محمد اليمامی)، حدثنا عكرمة، حدثنا ابوزميل، حدثنی ابن عباس، قال: كان المسلمون لا ينظرون الى ابی سفيان ولا يقاعدونه، فقال للنبی ﷺ: يا نبی الله ثلاث اعطنيهن، قال: (نعم). قال: عندی احسن العرب واجمله ام حبيبة بنت ابی سفيان، ازوجكها، قال: (نعم). قال: ومعاوية تجعله كاتبا بين يديك، قال: (نعم). قال: وتؤمرنی حتی اقاتل الكفار كما كنت اقاتل المسلمين. قال: (نعم). قال ابوزميل: ولو لا انه طلب ذالك من النبی ﷺ ما اعطاه ذالك، لانه لم يكن يسال شيئا الا قال (نعم).''[صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل ابی سفیان، رقم الحدیث:۲۵۰۱]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسلمان نہ ابوسفیان کے ساتھ بیٹھتے تھے اور نہ ہی اُن کی طرف نظر التفات کرتے تھے، تو ابوسفیان نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے تین چیزیں عطا فرما دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، تو ابوسفیان نے کہا کہ میں ام حبیبہ بنت ابی سفیان جو کہ عرب کی سب سے خوب صورت عورت ہیں، کا نکاح آپ سے کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ ابوسفیان نے کہا: آپ معاویہ کو اپنا کاتب بنا لیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ ابوسفیان نے کہا: آپ مجھے حکم کریں کہ میں کفار سے بھی ایسے ہی لڑائی کروں جیسے میں مسلمانوں سے کرتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ ابوزمیل کہتے ہیں کہ اگر ابوسفیان یہ طلب نہ کرتے تو رسول اللہ ﷺ انہیں یہ چیزیں عطا نہ کرتے، اس لیے کہ آپ ﷺ نے ہر سوال کے جواب میں صرف نعم کہا ہے۔''

صحیح مسلم کی یہ روایت سیرت نگاروں کی روایت کے خلاف ہے۔ کیوں کہ ابن اسحاق (جلد اول، ص:۲۵۹)، ابن ہشام (جلد اول، ص:۲۲۴) اور ابن حزم (جوامع السیرۃ، ص:۲۸) میں ہے کہ یہ نکاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتح مکہ سے پہلے حبشہ میں ہوا۔

قاضی عیاض ''اکمال المعلم'' میں اس حدیث کی شرح میں رقم طراز ہیں:

''وقول ابی سفیان حین سال النبی علیه السلام بعد اسلامه ان یزوجه ابنته ام حبیبة، کذا ذکره المسلم من روایة ابی زمیل عن ابن عباس، والمعروف ان تزویج النبی ﷺ لها کان قبل الفتح... والذی وقع فی مسلم من هذا غریب جدا عند اهل الخبر.'' [اکمال المعلم، جلد۷،ص:۵۴۶]

مسلم نے ابوزمیل عن ابن عباس کی روایت میں ابوسفیان کا قول ذکر کیا ہے جب انہوں نے اسلام لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ وہ ان کی بیٹی ام حبیبہ سے شادی کر لیں، جب کہ معروف بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ سے پہلے اُن سے شادی کر لی تھی۔۔۔ چنانچہ مؤرخین کے مطابق مسلم میں مذکور روایت شدید ضعیف ہے۔

(iv) صحیح مسلم میں ہے:

''عن انس، ان رسول الله ﷺ شاور حین بلغه اقبال ابی سفیان، قال: فتکلم ابوبکر، فاعرض عنه، ثم تکلم عمر، فاعرض عنه، فقام سعد بن عبادة، فقال: ایانا ترید یا رسول الله! والذی نفسی بیده لو امرتنا ان نخیضها البحر لاخضناها...الخ''
[صحیح مسلم، کتاب الجهاد والسیر، باب غزوة بدر، رقم الحدیث:۱۷۷۹]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کو جب ابوسفیان کے (شام سے واپس) آنے کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے صحابہ سے مشورہ کیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی، آپ ﷺ نے توجہ نہ فرمائی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بات کی، آپ ﷺ نے توجہ نہ فرمائی، پھر حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ ہماری رائے جاننا چاہتے ہیں، اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں کودنے کا حکم دیں گے تو ہم سمندر میں کود جائیں

''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"انما یعرف عن سعد بن معاذ کذلک رواہ ابن عقبۃ، ابن اسحاق، وابن سعد وابن عائذ وغیرہ والصحیح ان سعد بن عبادہ لم یشہد بدراً فان سعدا کان منہیا للخروج فنہش قبل ان یخرج فاقام." [سبل الهدیٰ والرشاد، جلد۴، ص:۸۰]

(v) صحیح بخاری میں ہے: "وکان خبیب ہو قتل الحارث بن عامر یوم بدر." [صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب ھل یستا سر الرجل ومن لم ۔۔۔، رقم الحدیث: ۳۰۴۵] اور خبیب نے ہی غزوہ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ حارث کو بدر میں خبیب بن اساف نے قتل کیا اور امام بخاری جس خبیب کا ذکر کر رہے ہیں وہ خبیب بن عدی ہیں۔ علامہ شامی لکھتے ہیں:

"الحافظ ابو محمد دمیاطی اور العیون میں ہے کہ اہل مغازی میں سے کسی نے یہ تذکرہ نہیں کیا کہ حضرت خبیب نے غزوۂ بدر میں شرکت کی ہو۔ نہ ہی کسی نے یہ تذکرہ کیا ہے کہ حارث بن عامر کا کام انہوں نے تمام کیا ہو۔ انہوں نے یہ تذکرہ کیا ہے کہ حارث بن عامر کو حضرت خبیب بن اساف رضی اللہ عنہ نے تہ تیغ کیا تھا یہ خبیب بن عدی ان کے علاوہ ہیں۔ خبیب بن اساف خزرجی ہیں جبکہ حضرت خبیب بن عدی اوسی ہیں۔" [سبل الهدیٰ والرشاد، جلد۶، ص:۴۶/ عمدۃ القاری، جلد۱۷، ص:۱۰۰]

(vi) امام مسلم نے "عدد غزوات النبی" کے تحت لکھا: کہ زید بن ارقم سے پوچھا گیا کہ:

"فما اول غزوۃ غزاھا قال ذات العسیر او العشیر."

[صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب عدد غزوات النبی ﷺ، رقم الحدیث:۱۲۵۴]

مگر ابن ہشام نے غزوۃ الابواء پر لکھتے ہوئے کہا: "وھی اول غزوۃ غزاھا."

[السیرۃ النبویۃ، جلد اول، ص:۵۹۱]

اسی طرح ابن سعد (جلد۲، ص:۵)، ابن حبان (السیرۃ النبویۃ والاخبار الخلفاء، جلد اول، ص:۱۵۲) اور ابن کثیر (السیرۃ النبویۃ، جلد۲، ص:۳۵۵) نے بھی غزوہ الابواء کو پہلا غزوہ قرار دیا۔ عصرِ حاضر کے سیرت نگاروں میں ڈاکٹر محمد لقمان سلفی نے لکھا: "یہ نبی کریم ﷺ کا پہلا غزوہ تھا۔" [الصادق والامین، ص:۳۴۰]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: ''فمات زید بن ارقم ذکر ثنتین منها ولعلهما الابواء وبواط...'' [فتح الباری، جلد ۷، ص: ۲۸۰] یہاں بھی اہل سیر کی روایت کو ترجیح دی گئی ہے۔

(vii) غزوۂ بدر میں حضرت علی کے مقابل کون تھا۔ سنن ابوداؤد میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابل شیبہ تھا۔ [سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب في المبارزة، رقم الحدیث: ۲۶۶۵] مگر حافظ ابن حجر وهذا اصح الروایات لکھنے کے بعد کہتے ہیں کہ تاریخی روایات میں یہ ہے کہ حضرت علی کے مقابل ولید تھا۔ وہ عقلی دلیل دیتے ہوئے کہتے ہیں: ''لکن الذی فی السیر من ان الذی بارزه علی هو الولید هو المشهور وهوا للائق بالمقام لانّ عبیدة وثیبة کانا شیخین کعتبة وحمزة بخلاف علی والولید فکانا شابین.'' [فتح الباری، جلد ۷، ص: ۲۹۸]

لیکن کتبِ سیر میں مشہور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں ولید تھا۔ عقلاً یہ زیادہ مناسب ہے کیوں کہ عبیدۃ وشیبہ، عتبۃ وحمزہ کی طرح بوڑھے تھے۔ جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ولید دونوں نوجوان تھے۔ یہاں صحیح حدیث کی موجودگی میں سیرت نگاروں کی روایت کو ترجیح دی گئی ہے۔

ان مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ تاریخی روایات کے حوالے سے اسی روایت کو قرائن کی روشنی میں ترجیح دی جائے گی جس پر اہلِ سیر کا اتفاق واجماع ہے۔

گویا درج بالا شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ کتبِ حدیث کی روایات پر روایاتِ سیرت کو ترجیح دی جا سکتی ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ ہر جگہ ترجیح ہی دی جائے۔ اس حوالہ سے چند امثلہ ملاحظہ فرمائیں۔

اصحابِ سیر کا خیال ہے کہ مرحب کو محمد بن مسلمہ نے قتل کیا۔ صاحب سبل الھدیٰ لکھتے ہیں:

''جزم جماعة اصحاب المغازی بأن محمد بن مسلمة هوالذی قتل مرحبا ولکن ثبت فی صحیح مسلم کما تقدم عن سلمة بن اکوع ان علیاً رضی اللّٰہ عنه هوالذی قتل مرحبا.'' [سبل الهدیٰ والرشاد، جلد ۵، ص: ۱۲۸]

''جماعة من اصحاب المغازی'' میں انہوں نے یہ نام درج کیے ہیں:

''رواه البیهقی عن عروة، وعن موسی بن عقبه، وعن الزهری، وعن ابن

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسحاق، وعن محمد بن عمر عن شیوخه،...'' [سبل الھدیٰ والرشاد، جلد۵، ص:۱۲۷]

اس قول کو ترجیح دینے کی یہ دو وجوہ جسٹس محمد کرم شاہ نے تحریر کی ہیں:

''حدیث بریدہ بن الحصیب اور ابی نافع کی حدیث سے اس قول کی تائید ہوتی ہے اور جابر کی روایت سے امام مسلم کی حدیث زیادہ قوی اور اس پر دو وجوہ سے مقدم ہے۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ جس سند سے صحیح مسلم کی حدیث مروی ہے وہ دوسری سند سے اصح ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت جابر خیبر کی جنگ میں شریک نہ تھے، ان کی روایت دید پر نہیں شنید پر موقوف ہے۔ لیکن حضرت سلمہ، بریدہ اور ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہم، یہ تینوں اس جنگ میں شریک تھے اور انہوں نے چشم دید واقعہ بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے بھی اسی روایت کی تصحیح کی ہے کہ سیدنا علی مرتضیٰ نے مرحب کو قتل کیا تھا۔ اور علامہ ابن اثیر کا یہی قول ہے۔'' [ضیاء النبی ﷺ، جلد۴، ص:۲۳۳]

علاوہ ازیں سیرت نگاروں کا بھی اتفاق نہیں تھا کہ محمد بن مسلمہ نے قتل کیا۔ علامہ ابن اثیر نے لکھا کہ اکثر محدثین اور سیرت نگاروں کا اتفاق ہے کہ مرحب کو حضرت علی نے قتل کیا تھا۔

''الصحیح الذی علیه اکثر اهل الحدیث واهل السیر ان علیاً هو قاتله.'' [المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، جلد۱۲، ص:۱۸۶]

ابن اثیر نے ''الکامل فی التاریخ'' میں یہ جملہ لکھا:

''ان الذی قتل مرحبا واخذ الحصن علی بن ابی طالب وهو الا شهر والاصح.'' [الکامل فی التاریخ، جلد۲، ص:۹۸]

ان واضح اور قاطع دلائل کی بنیاد پر صحیح مسلم کی روایت کو بعض اہل سیر پر ترجیح دی گئی۔ بہر صورت اہلِ سیر / علماء حدیث کی روایت کو ترجیح دینا قرائن / دلائل / حقائق کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ ابن اثیر کے جملہ سے یہ بھی واضح ہو گیا ہے:

(i) پہلا درجہ اتفاق اہل الحدیث اور اہل السیر ہے۔

(ii) یہ دو مختلف علمی گروہ ہیں۔

(iii) اشهر عند اهل العلم اور اصح ہونا بھی ترجیح کے اسباب سے ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

محدثین اور سیرت نگاروں کی روایات میں ترجیح کی ایک مثال غزوہ ذی قرد ہے۔ سیرت نگاروں میں ابن اسحاق، واقدی، سہیلی، ابن حزم اور ابن سعد اسے صلح حدیبیہ سے پہلے مانتے ہیں۔ بلکہ مقریزی نے تو لکھا:

''لا یختلف اھل السیر ان غزوۃ ذی قرد کانت قبل الحدیبیۃ.''

[امتاع الاسماع، جلد۸، ص:۳۸۰]

مگر ترجیح اہلِ سیر کے قول کو نہ دی گئی۔ ابن حجر کہتے ہیں:

''ما فی الصحیح من التاریخ لغزوۃ ذی قرد اصح مما ذکر اھل السیر.''

[فتح الباری، جلد۴، ص:۴۶۱]

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''قال البیھقی الذی لا نشك فیه ان غزوۃ ذی قرد کانت بعد الحدیبیۃ وخیبر.'' [فتح الباری، جلد۷، ص:۴۲۱]

ان اقوال سے پتا چلا کہ اہل سیر کے ہاں یہ غزوہ حدیبیہ سے پہلے ہے مگر صحیح مسلم کی روایت (صحیح مسلم، کتاب الجھاد والسیر، باب غزوۃ ذی قرد وغیرھا) کی وجہ سے، محدثین کے قول کو ترجیح دی ہے۔ اس کے باوجود دلچسپ امر یہ کہ سیرت نگاروں کے مزاج کا اندازہ عبدالرؤف دانا پوری کے ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ ''تمام اصحابِ سیر اس غزوہ کو حدیبیہ سے پہلے لکھتے ہیں، اسی لیے میں نے بھی یہاں لکھا لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ غزوہ، غزوۂ حدیبیہ کے بعد ہوا۔ [اصح السیر، ص:۱۹۴]

(iv) روایات میں تطبیق:

سیرت نگاروں نے بظاہر متعارض روایات میں ترجیح کے علاوہ تطبیق کے اصول کو بھی اپنایا ہے۔ اس میں وہ ہر روایت کا الگ محل متعین کر کے تعارض کو دور کرتے ہیں۔ حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد کس عورت نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی لکھتے ہیں:

''یہ چاروں بیٹیاں رضی اللہ عنہن اس وقت ایمان لائیں جب ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حلقہ بگوشِ اسلام ہوئیں۔ زرقانی نے سیرت ابن اسحاق اور سیرت شامی سے مواہب اللدنیہ کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح میں اسی طرح نقل فرمایا ہے۔اس صورت میں علمائے سیرت کے اس ارشاد:''ان فاطمة بنت الخطاب اول امراة اسلمت بعد خديجة ''(ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے ایمان لانے والی عورت حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا ہیں۔) کا معنی یہ ہوگا کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اوران کی بیٹیوں کے بعد سب سے پہلے ایمان لانے والی خاتون حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا ہیں۔'' [بذل القوة في حوادث سني النبوة،ص:۲۱۹]

سب سے پہلے اسلام کس نے قبول کیا؟اسی سوال میں مختلف روایات میں تطبیق دیتے ہوئے پیر محمد کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں:

''اس کے بارے میں عرض ہے کہ اس امر پر تمام ائمہ متفق ہیں کہ ساری اُمت اسلامیہ میں سب سے پہلے ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ان کے بعد اولیت کا شرف حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا یا صدیق اکبر کو اس کے بارے میں متعدد روایات ہیں علماء ربانیین نے ان مختلف روایات میں یوں تطبیق کی ہے کہ عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لانے کا شرف حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہوا، بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے کا شرف حضرت علی مرتضیٰ کو حاصل ہوا اور بالغ عربی مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے کی سعادت حضرت ابوبکر صدیق کو نصیب ہوئی۔انہوں نے اسلام قبول بھی کیا اور اس کا اعلان بھی کیا۔غلاموں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے زید بن حارثہ تھے۔'' [ضیاء النبی ﷺ،جلد۲،ص:۲۲۸]

نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کے بعثت مبارکہ کے مہینہ میں اختلاف ہے۔اس اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی لکھتے ہیں:

''ایک قول یہ ہے کہ آپ کی بعثت ربیع الاول میں ہوئی اور دوسرا قول یہ ہے کہ رمضان المبارک میں آپ کی بعثت ہوئی۔پہلا قول زیادہ مشہور ہے:دونوں اقوال کے درمیان تطبیق جیسا کہ علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب لدنیہ کی شرح میں بیان کی،اس طرح کی گئی ہے کہ خوابوں کے ذریعے وحی کی ابتداء ربیع الاول میں ہوئی۔خوابوں کے ذریعے سے وحی کا سلسلہ چھ ماہ تک رہا،پھر قرآن مجید کی وحی نازل ہوئی اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

غارِ حرا میں حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نازل ہوئے۔ یہ رمضان المبارک کی لیلۃ القدر کا واقعہ ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ... الخ'' [البقرۃ:۱۸۵] (رمضان المبارک کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔)''

[بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ، ص:۲۱۵]

غزوہ بنی سلیم میں آپ کا نائب کون تھا۔ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی لکھتے ہیں:

''ایک قول یہ ہے کہ آپ نے حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر فرمایا تھا۔ صحیح اور اکثر علماء کے قول کے مطابق آپ کا اسم گرامی ''عمرو'' تھا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ ان کا اسم مبارک عبداللہ تھا۔ مدینہ منورہ پر نیابت کے دونوں قولوں کے درمیان تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ فیصلوں کے لیے نائب حضرت سباع رضی اللہ عنہ تھے اور نماز کی امامت کے لیے نائب حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ تھے۔'' [بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ، ص:۳۱۳]

اسی طرح فتح مکہ کے موقع پر آپ کے نائب کا ذکر کرتے ہوئے مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی لکھتے ہیں:

''ایک قول کے مطابق مدینہ منورہ پر حضرت ابن اُم مکتوم نائب تھے۔ جب کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں حضرت ابورھم کلثوم بن حصین غفاری رضی اللہ عنہ نیابت کے مقام پر فائز تھے۔ اور ایک قول کے مطابق یہی صحیح ہے۔ دونوں اقوال کے درمیان تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ امور مالیہ وغیرہا میں حضرت ابورھم رضی اللہ عنہ اور نمازیں پڑھانے میں حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ نائب تھے۔''

[بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ، ص:۳۳۵]

غزوۂ تبوک میں صحابہ کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے ''بذل القوۃ'' کے مصنف لکھتے ہیں:

''اس غزوہ میں محبوبِ خدا ﷺ کے ساتھ تیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہ تھے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ ستر ہزار تھے۔ دونوں کے درمیان تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ پہلی تعداد سربرآوردہ اور پکی عمر کے افراد کو ظاہر کرتی ہے اور دوسری تعداد ان اتباع (غلاموں اور بچوں وغیرہ) کو شامل کرکے بنتی ہے۔''

[بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ، ص:۳۳۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت شیبہ بن عثمان کے قبولِ اسلام کی روایات پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ محمد ہاشم ٹھٹھوی لکھتے ہیں:

"فتح مکہ کے دنوں میں (کلید بردار کعبہ) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی حضرت شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ ایک قول کی رو سے آپ رضی اللہ عنہ غزوۂ حنین کے موقعہ پر ایمان لائے۔ ہر دو اقوال میں تطبیق اسی طرح دی گئی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے ایمان کی ابتداء تو فتح مکہ کو ہوئی لیکن غزوۂ حنین کے دنوں میں وہ قوی ہو گیا۔"

[بذل القوة فی حوادث سنی النبوة، ص:۲۲۱]

اسی طرح آنحضور ﷺ کی تاریخ روز وصال اور عمر مبارک کے بارے میں صاحب "بذل القوة" لکھتے ہیں:

"مشہور قول کی رو سے نبی کریم ﷺ کا وصال ۱۲ ربیع الاول کو ہوا۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ دن پیر کا تھا۔ وقت کے بارے میں دو روایتیں ہیں: (۱) ایک یہ کہ سورج سخت گرم ہو چکا تھا۔ (۲) دوسری یہ کہ سورج ڈھل چکا تھا۔ دونوں روایتوں میں تطبیق یوں کی جا سکتی ہے۔ سورج کے گرم ہونے سے مراد سر پر آنے کے بعد کا وقت ہے نہ کہ پہلے کا۔ وصالِ مقدس کے روز عمر مبارک تریسٹھ برس تھی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق پینسٹھ برس تھی۔ ان دونوں کے درمیان تطبیق کی صورت یہ ہے کہ دوسری روایت میں ولادت مبارک اور وصال مبارک کے سال شامل کیے ہیں اور پہلی میں ان کو شامل نہیں کیا گیا۔"

[بذل القوة فی حوادث سنی النبوة، ص:۴۳۶]

(۷) روایاتِ سیرت کے مآخذ کی درجہ بندی:

درج ذیل اقتباس میں علامہ مناظر احسن گیلانی نے بظاہر حدیث اور تاریخ کے فرق پر روشنی ڈالی ہے مگر ساتھ ہی سیرت میں تاریخی روایات کی جانچ پرکھ کے اصول بھی واضح کیے ہیں۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ عقائد / فقہی احکامات اور تاریخی روایات کی جانچ پرکھ کی کسوٹی ایک نہیں ہو سکتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”لیکن حدیث اور تاریخ میں فرق کرنا ضروری ہے۔ حدیث سے عقائد اور احکام پیدا ہوتے ہیں اس لیے اس میں شدید احتیاط کی ضرورت ہے لیکن تاریخ سے فقط واقعات معلوم ہوتے ہیں پھر جس معیار پر عموماً تاریخی روایتیں جانچی جاتی ہیں ان ہی پر میلاد مبارک کی روایتوں کو بھی چاہیے کہ جانچا جائے کیونکہ میلادی روایتوں سے نہ عقیدہ کا پیدا کرنا مقصود ہے اور نہ کسی قانونی حکم کے استنباط میں ان سے کام لیا جاتا ہے۔ ایک واقعہ ہوا ہے بس اتنا ہی ظاہر کرنا ہے اور اس کے لیے صرف یہ دیکھ لینا چاہیے کہ گرد و پیش کے حالات اس کے مؤید ہیں یا نہیں؟ اور یہ کہ واقعہ کے امکان کے لیے قریبی قرائن موجود ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں اور اس کے بعد ایسے ذرائع جن پر تاریخ میں اعتماد کیا جاتا ہے ان کے توسط سے ہم تک کسی واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کی اطلاع پہنچتی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس کے انکار کی گنجائش عقل ہو یا منطق، آخر خواہ مخواہ کیسے اور کیوں پیدا کرے گی؟ یہ ایک بڑا مغالطہ ہے کہ محدثین کی کڑی تنقید کا حربہ تاریخی روایتوں پر بھی چلا دیا جائے۔ حالانکہ اگر ایسا کیا جائے گا تو دنیا کی تمام تاریخیں نہ صرف قدیم زمانہ کی بلکہ زمانہ حال کے متعلق جو تاریخی روایتیں جمع کی جاتی ہیں۔ یقین کیجئے کہ یکا یک ان کا سارا دفتر بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔ آخر کس قوم کی تاریخ اس طریقہ سے مرتب ہوئی ہے کہ اس کے ہر واقعہ کی سند شاہد عینی تک مسلسل پہنچتی ہو پھر سلسلہ کا ہر روای صدوق (سچا)، متقی (پارسا)، قوی الحافظہ، عادل، ضابط، الغرض ہر قسم کی اخلاقی کمزوریوں سے بلند ہو اور حفظ روایت کے لیے اس کے پاس تمام فطری قوتوں سے ممکنہ حد تک آراستہ و پیراستہ ہو، اس کے حافظہ میں بیان کرنے میں، سمجھنے میں کسی قسم کا جھول نہ ہو، اللہ اکبر، یونان و روما، ایران و ہند، عرب و اندلس کی تاریخیں تو خیر ہمارے زمانہ کی عالم گیر جنگوں کے حوادث جو گزر رہے ہیں، کیا ان میں پیش آنے والے واقعات جن کا مؤرخین اپنی کتابوں میں ذکر کر رہے ہیں یا آئندہ کریں گے۔ محدثین کے تنقیدی معیار پر واقعہ تو یہ ہے کہ ان کی تصحیح آسان نہیں ہے۔ احکام و قوانین جن حدیثوں سے پیدا ہوتے ہیں، ان کو اپنے مقررہ معیار پر جانچ جانچ کر محدثین نے مسلمانوں تک جو پہنچایا ہے میرے نزدیک تو یہ بھی عظیم الشان معجزہ ختم نبوت کا اسی طریقہ سے ہے جیسے قرآن مجید کا ہزار ہا فتنوں اور مصائب سے بچ کر پاک وصاف نکل آنا اور دنیا میں اعتماد و اطمینان کی پوری ضمانتوں کے ساتھ باقی رہنا اس آخری نبوت کے معجزہ کے سوا اور کچھ نہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہے۔" [فیوضات گیلانی، ص: ۸۴-۸۵]

تاریخی واقعات کے لیے کس طرح کی سند کافی ہے۔ اکرم ضیاء العمری کے یہ الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

"واذا لم تثبت رواية في تفاصيل دخول المسلمين شعب ابی طالب، فان اصل الحادث ثابت." [السيرة النبوية الصحيحة، ص: ۱۸۱]

"اگرچہ شعب ابی طالب میں مسلمانوں کے داخلے کی تفصیلات کی روایت پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی تاہم واقعہ کی حقیقت اپنی جگہ ثابت شدہ ہے۔"

اور حاشیہ میں ابن حجر کے حوالہ سے یہ بھی وضاحت کر دی کہ:

"چونکہ اس قصہ کے بارے میں بخاری کے ہاں کوئی بات صحیح ثابت نہیں ہے اس لیے انہوں نے ابوہریرہ کی حدیث لانے پر ہی اکتفا کیا کیونکہ اس میں اصل واقعہ دلالت پر ہے اور اس لیے بھی کہ اہل مغازی نے اسی حدیث کو نبی ﷺ کے فرمان 'تقاسموا علی الکفر" کی شرح کے طور پر وارد کیا ہے۔"

اس سے پتا چلا کہ ابن حجر عسقلانی کے ہاں تاریخی روایات کے لیے اُس کی صحت کا درجہ کیا ہونا چاہیے۔ مگر یہ امر ملحوظ رہے کہ پھر ایسے واقعات سے کلامی وفقہی مسائل / فرض وواجب کے درجہ کی چیزوں کا استنباط نہ کیا جائے۔

اکرم ضیاء العمری میثاق مدینہ ہی کے حوالہ سے لکھتے ہیں، یہ اقتباس بھی تاریخی روایات کے لیے معیار متعین کرتا ہے:

"ولكن نصوصاً من الوثيقة وردت في كتب الأحاديث بأسانيد متصلة، وبعضها أوردها البخاري ومسلم، فهذه النصوص هي أحاديث صحيحة، وقد احتج بها الفقهاء وبنوا عليها أحكامهم. كما أن بعضها ورد في مسند أحمد وسنن أبي داؤد وابن ماجه والترمذي. وهذه النصوص جاء ت من طرق مستقلة عن الطرق التي وردت منها الوثيقة، واذا كانت الوثيقة بمجموعها لا تصلح للاحتجاج بها في أحكام الشريعة سوى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ما ورد منها في كتب الحديث الصحيحة. فانها تصلح أساساً للدراسة التاريخية التي لا تتطلب درجة الصحة التي تقتضيها الأحكام الشرعية خاصة أن الوثيقة وردت من طرق عديدة تتضافر في اكسابها القوة، كما أن الزهري علم كبير من الرواد الأوائل في كتابة السيرة النبوية. ثم ان أهم كتب السيرة ومصادر التاريخ ذكرت موادعة النبي ﷺ لليهود وكتابته بينه وبينهم كتاباً. كما ذكرت كتابته كتاباً بين المهاجرين والأنصار أيضاً.'' [السيرة النبوية الصحيحة، ص:۲۷۵]

''لیکن اس دستاویز کی بعض نصوص احادیث کی کتابوں میں متصلہ اسانید کے ساتھ نقل ہوئی ہیں اور ان میں سے بعض کو بخاری و مسلم نے ذکر کیا ہے۔ لہٰذا یہ نصوص صحیح احادیث ہیں۔ فقہاء نے ان سے استشہاد کیا ہے اور انہیں احکام کی بنیاد بنایا ہے۔ نیز ان میں سے بعض مسند احمد، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ اور ترمذی میں آئی ہیں اور یہ نصوص دستاویز کی روایات کے علاوہ دیگر اسانید کے طور پر نقل ہوئی ہیں۔ اگرچہ مجموعی طور پر دستاویز احکامِ شریعت میں بطور ثبوت نہیں لائی جاسکتی سوائے اس کے جو اس میں سے صحیح احادیث کی کتابوں میں آیا ہے تاہم یہ دستاویز تاریخی تحقیق کی صحیح بنیاد بنتی ہے جسے اس درجے کی صحت کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، جس کا احکام شریعت تقاضا کرتے ہیں بالخصوص جب کہ دستاویز متعدد طرق سے وارد ہوئی ہے جس سے وہ زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ نیز زہری رحمۃ اللہ علیہ سیرت نبوی کی کتابت میں اولین راویوں میں سے بڑے عالم ہیں۔ پھر یہ کہ سیرت کی عام کتابیں اور تاریخ کے مصادر نبی ﷺ کی یہود کے ساتھ امن پسندی اور آنحضور ﷺ اور ان کے درمیان ایک دستاویز کی تحریر کا ثبوت ہیں۔ جیسا کہ وہ مہاجرین وانصار کے درمیان دستاویز کی تحریر کا ثبوت ہیں۔''

میثاقِ مدینہ کی روایات کا جائزہ لیتے ہوئے اکرم ضیاء العمری نے ایک روایت کے راویوں کا یوں ذکر کیا:

''وجادة وفي الاسناد رجال فيهم ضعف مثل عثمان فهو صدوق له أوهام ويونس بن بكير يخطيء. والعطار ضعيف وتحمله للسيرة صحيح. فالرواية على

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ضعفها صالحة للاعتبار وقد توبعت.'' [السيرة النبوية الصحيحة،ص:۲۷۵]

اوراس کی اسناد میں عثمان کی طرح کے دیگرراوی بھی ہیں جن میں ضعف ہے حالانکہ وہ سچا ہے مگر وہم کا شکار ہے۔یونس بن بکیر غلطی کرجاتا ہے اور عطار ضعیف ہے مگر سیرت کے لیے صحیح سمجھا جاتا ہے لہٰذا ضعف کے باوجود ان کی روایات پر اعتماد کرنا صحیح ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا قصہ معروف ہے جس میں وہ تلوار لے کر نکلتے ہیں۔یہ قصہ کسی صحیح سند کے ساتھ روایت نہیں ہوا جو محدثین کے نزدیک قابل قبول ہو۔اگرچہ اس قصہ کے کچھ اجزاء حسن سندوں کے ساتھ منقول ہیں۔اسے وصی اللہ ہمام اور ابو صُعَیلیك کے علاوہ دیگر محققین نے ضعیف کہا ہے۔[السیرة النبویة فی ضوء المصادر الاصلیه،جلداول،ص:۲۳۶]

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے دکتور مہدی رزق اللہ لکھتے ہیں:

''والقصة رواها هنا ابن اسحاق بدون اسناد، واستفاضة ذكر هذه القصة عند اهل المغازی والسير دليل على ان لها اصلا تاريخياً فلا مانع من قبولها تاريخياً''یعنی یہ واقعہ ابن اسحاق نے بلا سند بیان کیا ہے۔مؤرخین اور سیرت نگاروں کا عام طور پر اس واقعہ کو بیان کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ اس کی کوئی نہ کوئی تاریخی حیثیت ضرور ہے۔چنانچہ ایک عام تاریخی واقعہ کے طور پر اسے قبول کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔[ایضاً]

غزوۂ خندق کب پیش آیا۔ابن سعد کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی دعا قبول کی اور بدھ کے دن ذوالقعدہ ۵ ہجری کو باطل لشکروں کو شکست دی۔اس روایت پر ڈاکٹر مہدی رزق اللہ کا نوٹ ملاحظہ فرمائیں:

''الطبقات (۲/۶۵،۷۳) باسناد متصل، وفيه كثير بن زيد وهو صدوق يخطئ، فالاسناد ضعيف، يقبله بعض العلماء الذين لا يرون بأساً من الاستشهاد بالضعيف غير الشديد الضعف فی الامور التی لا تتعلق بالاحكام او العقائد.''

[السیرة النبویة فی ضوء المصادر الاصلیه،جلداول،ص:۵۴۶]

اس میں کثیر بن زید ہے جو صدوق تو ہے لیکن خطا کرتا ہے اس طرح یہ سند ضعیف ہے۔بعض علماء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان امور میں، جو احکام اور عقائد کے متعلق نہیں ہوتے، معمولی ضعف کو قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

نبی ﷺ بنو قریظہ کی طرف نکلے اور مدینہ میں ام مکتوم کو نائب مقرر فرمایا۔ ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری لکھتے ہیں:

"واستخلف علی المدینة عبداللّٰہ بن ام مکتوم وان لم یثبت بحدیث صحیح لکنه یتساهل فی قبوله." [السیرۃ النبویة الصحیحة،ص:۳۱۴]

گویا ام مکتوم کا واقعہ صحیح سند سے ثابت نہیں مگر اس میں تساہل کے باوجود قبول کرنا تاریخی روایات/واقعات میں سند کی کمزوریوں کو نظر انداز کرنے کا جواز فراہم کرتا ہے۔ البتہ اس حقیقت کو بھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیا جائے کہ عہد نبوی کے تاریخی واقعات کو بھی عام تاریخ پر قیاس کر کے رطب و یابس کا مجموعہ بھی نہیں بنایا جا سکتا۔ [مزید نمبر (iii) ملاحظہ فرمائیں۔]

(vi) روایات سیرت میں تلقی بالقبول:

"جب کسی بات میں اختلاف ہو اور کسی رائے کی ترجیح پر کوئی دلیل قائم نہ ہو تو بظن غالب وہ قول صحیح ہوگا جس پر عمل درآمد ہو اور جو لوگوں میں مقبول ہو۔" [سیرت النبی ﷺ، جلد ۳، ص: ۲۶۶] اس اصول پر ولادت، معراج اور دیگر واقعات کی تاریخیں متعین کی جا سکتی ہیں۔ یہ سطور علامہ زرقانی کی تحریر سے لی گئی ہیں۔ علامہ زرقانی نے اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

"فان المسألة اذا کان فیها خلاف للسلف ولم یقم دلیل علی الترجیح واقترن العمل بأحد القولین أو الاقوال، وتلقی بالقبول فان ذلك مما یغلب علی الظن کونه راجحا." [شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة، جلد۲، ص:۷۱]

مولانا نقی علی خاں نے "اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد" میں قاعدہ ۸/اور ۹/ کے تحت جو لکھا وہ بھی اسی اصول کی وضاحت ہے۔ یہ دونوں قواعد درج ذیل ہیں:

"(قاعدہ:۸) تعاملِ خواص وعوامِ اہلِ اسلام اصلِ شرعی ہے، کتب فقہ میں صدہا جزئیات اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے متفرع اور بہت امورِ دینی اس پر مبنی، قال اللہ عزّ وجلّ: ''وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ ۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا'' [النساء: ۱۱۵] (جو شخص (اللہ کے) رسول کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ اس کے لیے ہدایت کی راہ روشن ہو گئی اور اس راہ پر چلے جو مسلمانوں کی راہ سے الگ ہے تو ہم اسے پھرنے دیں گے جدھر وہ خود پھرا ہے اور اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور یہ پلٹنے کی بہت بری جگہ ہے۔) (قاعدہ:۹) قولِ جمہور و اکثر مثلِ قولِ کل حجتِ شرعی ہے، غالب الامر یہ کہ وہ قطعی، یہ ظنّی ہے۔ آیت کریمہ ''وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ'' اور حدیث ''ابن ماجہ'' اور اثرِ ابن مسعود اِس قاعدہ کے اثبات میں بھی کافی کہ جس طرح رسم و رواجِ اکثر کو سبیل و سنتِ مسلمین کہتے ہیں، اسی طرح قولِ جمہور و اکثر پر اِطلاق اُس کا صحیح ہے۔ اور یہی حال اثرِ ابن مسعود کا ہے کہ اُسے ''ما رآہ المسلمون'' کہنا صحیح اور بجا ہے اور حدیث تو اتباعِ اکثر میں (قول میں ہو یا فعل میں) صریح ہے کہ سوادِ اعظم سے جماعتِ کثیرہ متبادر۔ [اصول الرشاد لقمع مباني الفساد، ص:۱۶۷۔۱۸۴]

کسی ایک علاقے کے عرف کی بنیاد پر ایسے فیصلے نہیں کیے جائیں گے بلکہ یہ بلاد المسلمین میں جمہور/اکثریت/اہلِ علم کی آراء کی روشنی میں ہو گا نہ کہ عامۃ الناس کی خواہشات کی تکمیل میں، ایسے اعمال و اقوال کی قبولیت ہو گی۔

(vii) واقعہ کا امہات کتبِ سیرت میں ذکر ہونا:

کسی نے بنو قینقاع کے بازار میں ایک مسلمان عورت کے تہبند کے کونے کو گرہ دے دی، جب اٹھی تو برہنہ ہو گئی۔۔۔ اس واقعہ پر اکرم ضیاء العمری لکھتے ہیں:

''وهذه الرواية ضعيفة في اسنادها انقطاع بين ابن هشام و عبدالله بن جعفر المخرمي ثم انها موقوفة على تابعي صغير مجهول الحال هوا بوعون ولكن يستأنس بها من الناحية التاريخية فقد أوردتها معظم مصادر السيرة.''

[السيرة النبوية الصحيحة، ص:۳۰۰]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

25

''اس روایت کی اسناد ضعیف ہیں۔ ابن ہشام اور عبداللہ بن جعفر الحرمی کے درمیان انقطاع ہے اور پھر یہ ایک چھوٹی عمر کے غیر معروف تابعی ابوعون پر موقوف ہے۔ لیکن تاریخی پہلو سے اسے اختیار کیا جا سکتا ہے اور سیرت کے بڑے مآخذ نے اسے بیان کیا ہے۔''

اسی اصول کی دوسری مثال یہ ہے:

''ان خبر اجلاء بنی قینقاع صحیح وقد أورد ابن اسحق بروایته عن عاصم ابن عمر بن قتادة. والواقدی. دون اسناد. تفاصیل حصار المسلمین لبني قینقاع، وتابعهم المؤرخون وكتاب السيرة في ذلك، ورغم أن هذه التفاصيل لم تثبت صحتها من الناحية الحديثية ولكنها مما يتساهل في نقله عند المحدثين ومما يعتمد عليه وفق مناهج النقد التاريخي التي لا تشترط الاسناد وصحته، ولا يعقل اهمال هذه الأخبار في الدراسات التاريخية الا اذا تعلقت بالعقيدة أو الشريعة فانه لا يعتمد في ذلك الا على الروايات الصحيحة والحسنة التي تنهض للاحتجاج بها.'' [السيرة النبوية الصحيحة ، ص:۳۰۱]

''بنوقینقاع کی جلاوطنی کی خبر درست ہے۔ ابن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اور واقدی سے اسناد کے بغیر روایت کے ساتھ بنوقینقاع کے محاصرہ کی تفصیلات بیان کی ہیں۔ مؤرخین اور سیرت نگاروں نے ان سے اتفاق کیا ہے باوجود کہ ان تفصیلات کی صحت فن حدیث کی رُو سے ثابت نہیں لیکن یہ وہ خبر ہے جس سے محدثین کے ہاں اس کی نقل میں نرمی اختیار کی جاتی ہے، نیز تاریخی تنقید کے مناہج کے مطابق اس پر اعتماد کیا جاتا ہے، جو اسے اسناد اور صحت کے ساتھ مشروط نہیں کرتے اور تاریخی تحقیقات میں ان روایات سے چشم پوشی عقل میں آنے والی بات نہیں سوائے اس کے کہ ان کا تعلق عقیدہ سے ہو یا شریعت سے۔ کیونکہ عقیدہ و شریعت کے بارے میں صرف ان صحیح اور حسن روایات پر اعتماد کیا جاتا ہے جو حجت ہوں۔''

اسی طرح بنونضیر کی ریشہ دوانیوں کی روایت ہے۔ جو غزوۂ خیبر کا محرک بھی بنا۔ اس پر تبصرہ بایں الفاظ کیا ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"(اس واقعہ کو) تمام ائمہ سیرت سے ان کی اپنی اپنی اسناد کے ساتھ یہ بات نقل کی گئی ہے۔ان اسانید میں مجہول راوی ہیں اور علت ارسال کی بنا پر معلول بھی مگر اس قسم کے اخبار کے لیے تساہل برتنا درست ہے اور انہیں قبول کرنے کے لیے احادیث کے درجہ صحت تک پہنچنے کی شرط نہیں لگائی جاتی۔"

[السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ، ص:۲۵۰]

اس سے پتا چلا کہ وہ واقعات/ مکاشفات جو امہات کتب کے بعد منظر عام پر آئیں لائق اعتماد نہیں۔واقعہ کا امہات کتب سیرت/ حدیث میں ہونا ضروری ہے۔کوئی واقعہ جو آپ ﷺ کے عہد مبارک میں ہوا اور اس کو جمہور سیرت نگاروں نے کسی طرح کی سند سے نقل کیا۔اس کے قبول وعدم قبول کی بات تو ہوگی مگر جو صدیوں بعد کسی کتاب میں نظر آئے اور ان کتب میں اس کا وجود تک نہ ہو قابل قبول نہ ہوگا۔

(viii) رد النص بالقیاس کا عدم جواز:

جو چیز نص سے ثابت ہوگی اس واقعہ کا قیاس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔مواخات مدینہ میں نبی کریم ﷺ نے حضرت علی کو اپنا بھائی بنایا۔علامہ ابن تیمیہ نے مہاجرین کے مابین مواخات کا انکار کیا ہے۔ خصوصاً نبی کریم ﷺ اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مابین مواخات کو تسلیم نہیں کیا۔[منہاج السنۃ النبویۃ، جلد ۷، ص: ۳۵۸۔۳۶۴] اس واقعہ کے پس منظر میں حافظ ابن حجر عسقلانی نے اسی اصول کے تحت علامہ ابن تیمیہ کا رد کیا ہے۔اعتراض اور جواب دونوں پیر محمد کرم شاہ کے الفاظ میں درج ذیل ہیں:

"حافظ ابن تیمیہ نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی مرتضیٰ کو اپنا بھائی بنایا ہو۔وہ کہتے ہیں کہ اس مؤاخات کا مقصد یہ تھا کہ دونوں ایک دوسرے کی مدد کرسکیں اور مشکلات میں ہاتھ بٹاسکیں تاکہ دلوں میں مزید الفت پیدا ہو، یہ مقصد اس مؤاخات سے حاصل نہیں ہوتا کیونکہ حضور کی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی مہاجر تھے اور مالی لحاظ سے بھی ان کی حالت قابل رشک نہ تھی اس لیے حضور ﷺ کا حضرت علی کو اپنا بھائی قرار دینا اس لحاظ سے قطعاً مفید نہ تھا۔لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن تیمیہ کے اس قول کی تردید کی ہے۔آپ لکھتے ہیں:"ھذا رد للنص بالقیاس" "ایک چیز جو نص سے ثابت ہے علامہ ابن تیمیہ اس کو اپنے قیاس سے رد کررہے ہیں اور یہ درست نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ فرماتے ہیں کہ علامہ ابن تیمیہ کا یہ کہنا کہ اس مؤاخات سے وہ مقصد نہیں پایا جاتا جس مقصد کے حصول کے لیے یہ مؤاخات کا نظام قائم کیا گیا تھا یہ درست نہیں۔ انہوں نے خود اس حکمت کو نظر انداز کر دیا ہے فرماتے ہیں:

"واغفال عن حكمة المؤاخاة لان بعض المهاجرين كان اقوٰى من بعض بالمال والعشيرة والقوة فواخى بين الاعلى والادنى. ليرتفق الادنى بالاعلى ويستعين الاعلى بالادنى وبهذا تظهر حكمة مؤاخاته ﷺ لعلى رضى الله عنه لانه هو الذى كان يقوم بعلى من عهد الصبا وقبل البعثة واستمر وكذلك مؤاخاة حمزة بن عبدالمطلب وزيد بن حارثة لان زيداً مولاهم وقد ثبتت اخوتهما وهما من المهاجرين." [سبل الهدیٰ والرشاد، جلد۳، ص:۳۶۸]

"نیز انہوں نے اس حکمت کو فراموش کر دیا جو دو مہاجروں میں اخوت قائم کرنے میں تھی کیونکہ سارے مہاجر مال، قبیلہ اور قوت میں یکساں نہ تھے بعض کی مالی حالت دوسرے مہاجرین سے بہتر تھی۔ ان کے قبیلہ کی کافی تعداد ہجرت کر کے آ گئی تھی۔ وہ دوسرے مہاجروں سے زیادہ با اثر اور بارسوخ تھے اس لیے نسبتہ غریب، کمزور اور بے سہارا مہاجر کی اخوت کا رشتہ ایسے مہاجر سے قائم کر دیا گیا جو اس سے فائق تھا اس طرح وہ اپنے بھائی کی مالی امداد کے ساتھ سماجی تعاون کر کے اس کے لیے باعث تقویت بن سکتا تھا حضرت علی کے ساتھ مؤاخات قائم کرنے کی حکمت یہ ہے کہ حضور بچپن سے ہی آپ کی سرپرستی فرما رہے تھے جو باہمی انس تھا اس کے باعث حضور نے ان کو اپنا بھائی بنایا اور حضرت علی کو اپنا بھائی بنانے سے جو تقویت نصیب ہوئی اگر کسی بڑے سے بڑے انصاری کے ساتھ یہ رشتہ مؤاخات قائم کیا جاتا تو وہ انہیں نصیب نہ ہوتا۔ اس لیے یہ اعتراض کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ نیز حضور ﷺ نے حضرت حمزہ اور حضرت زید بن حارثہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا حالانکہ وہ دونوں مہاجر تھے۔" [ضیاء النبی ﷺ، جلد۳، ص:۱۷۷۔۱۷۹/فتح الباری، جلد۷، ص:۲۷۱/سبل الهدیٰ والرشاد، جلد۳، ص:۳۶۸]

ان اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ کسی صحیح واقعہ کا انکار قیاس سے نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ کوئی داخلی قرائن/خارجی شہادتیں ایسے ہوں تو ان کی بنیاد پر رد ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ix) واقعاتِ سیرت سے عبر ونصائح کا استنباط:

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ "واغفال عن حکمة المواخاة." سے یہ اصول بھی سامنے آتا ہے کہ واقعات کے درایتی/اطلاقی/نتائج/عبر ونصائح والے پہلوؤں کو بھی دیکھ کر واقعہ کے صحیح یا غلط ہونے کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مگر حکمت کے اس پہلو سے آگاہی صرف روایات کی بنیاد پر نہ ہوگی سیرت کے مجموعی نظام اور سیرت نگاروں کے اتفاق سے ہوگی۔ اسی ایک واقعہ میں دونوں اہل علم نے حکمت کے اصول کے تحت ہی دو مختلف نتائج نکالے ایک سے واقعہ ثابت نہیں ہوتا اور دوسرے سے ثابت ہوتا ہے۔ اسی اصول کے تحت صاحب ضیاء النبی نے کثرت ازدواج کے تعلیمی، تشریعی، سماجی اور سیاسی مقاصد بیان کیے ہیں۔ [ضیاء النبی ﷺ، جلد ۷، ص: ۴۷۹۔۴۸۸]

مختلف غزوات کے واقعات/حادثات کی حکمتیں بھی سیرت کے اطلاق پہلو کے لیے تلاش کی جاتی ہیں۔

(x) بلاغاتِ سیرت:

بلغنا/بلغنی کے الفاظ سے منقول روایات اصل میں ضعیف کے درجہ میں ہیں مگر کتبِ سیرت کی منقطع/ضعیف روایات سے اہل سیر کا استدلال بتاتا ہے کہ ان کا ضعف کسی اور طرق/ذریعہ سے دور ہوگیا ہے یا ان کے نزدیک وہ روایت پایۂ ثبوت کو پہنچی ہوتی ہے۔ ابن اسحاق کی کتنی ہی بلاسند روایات کا ان سیرت نگاروں کا قبول کرنا جنہوں نے روایات صحیحہ کا التزام کیا ہو اور ساتھ کتب احادیث کے حوالہ کا ذکر کرنا اس بات کی علامت ہے کہ روایاتِ امہات کتبِ سیرت کا انقطاع ہر صورت میں قابل رد نہیں ہوتا۔ اسی لیے مہدی رزق اللہ نے ابن اسحاق کے بارہ میں یہ جملہ لکھا: ابن اسحاق نے اسے بلاغی روایت بیان کیا ہے۔ ابن ہشام (جلد ۳، ص: ۳۵۲) وروا‌ه غیره، صحیح بخاری کے پہلو بہ پہلو ہم نے ابن اسحاق کی روایت کی طرف بھی اشارہ کیا تاکہ معلوم ہو کہ ابن اسحاق بھی دیگر اہل سیرت کی طرح اس فن میں باکمال ہیں۔ ان کی بلاغی، منقطع اور دیگر ضعیف روایات کے متعلق یہ امکان ہے کہ صحیح کی کتابوں میں ان کی کوئی نہ کوئی بنیاد ہو۔ [السیرة النبویة فی ضوء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المصادر الاصلیۃ، جلد اول، ص:۵۶۳] گویا ایسی بلاغات سیرت پر کام ان روایات کے انقطاع کو ختم کرنے کے لیے ضروری ہے۔ان بلاغات کا انقطاع کتب احادیث کی مدد سے دور ہو سکتا ہے۔

دکتور مہدی رزق اللہ کی کتاب میں اس کی بکثرت مثالیں موجود ہیں۔اس انقطاع کے خاتمہ کے لیے وہ کتبِ احادیث کا حوالہ دیتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ ابن اسحاق میں یہ روایت منقطع/ضعیف/بلاسند موجود ہے۔

چند حوالہ جات درج ذیل ہیں:

(i) غزوۂ بدر میں بارش قریش کے لیے مصیبت بن گئی اس کے لیے درج ذیل حوالہ جات دیے ہیں:

خبر هذا المطر عند احمد (۱۹۳/۲،شاکر)وقد سبق الكلام عليه وعند ابن اسحاق، ابن هشام (۳۱۲/۲)،دون اسناد.

(ii) حجر اسود کی تنصیب کے واقعہ کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

المسند (۴۲۵/۳)وحسن الالبانی اسناده، حاشية فقه السيرة للغزالی ،ص:۸۴/ ابن اسحاق بدون اسناد، ابن هشام (۲۵۴/۱۔۲۵۵)ويشهد له حديث احمد والحاكم والذهبی وغيرهم.

اگر سیرت ابن اسحاق کی ایسی روایات کو جمع کر کے ان کے اجزاء کتبِ احادیث سے تلاش کیے جائیں تو سیرت نگاروں کے اسلوب پر محدثین کے بعض اعتراضات کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔سیرت ابن ہشام میں ’’بلاغاتِ سیرت‘‘ کی بکثرت مثالیں موجود ہیں۔جیسے:

(i)صفة رسول الله ﷺ من الانجيل کے تحت سیرت ابن ہشام میں ہے:قال ابن اسحاق وقد كان فيما بلغني...[السیرۃ النبویۃ، جلد اول، ص:۴۳۲]

(i)شعر ابن لقيم في فتح خيبر کے تحت لکھا:قال ابن اسحاق: وكان رسول الله ﷺ فيما بلغني..[ایضاً، جلد ۴، ص:۹۶]

(i)أسر ثمامه بن اثال الحنفي واسلامه... کے تحت یہ نقل کیا:بلغني عن ابی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سعید...[ایضاً، جلد۴، ص:۴۴۳]

سیرت ابن ہشام میں بلاغات ابن اسحاق اور بلاغات ابن ہشام موجود ہیں۔ ان پر بھی تحقیق کی ضرورت ہے۔ [بلاغات کی مثالوں کے لیے ملاحظہ فرمائیں: السیرة النبویة لابن ھشام، جلداول، ص:۴۳۲، ۴۷۱/ جلد۲، ص:۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۴، ۲۰۲، ۲۰۹، ۲۱۱، ۲۲۴، ۲۳۲، ۲۴۴/ جلد۳، ص:۶، ۱۳۸، ۲۶۷، ۳۰۵/ جلد۴، ص:۶۳، ۹۹، ۱۲۱، ۱۴۵، ۲۴۴، ۳۳۲]

(xi) کثرت طرق سے قبولیت کا جواز:

بعض واقعات کئی ضعیف اسانید سے مروی ہوتے ہیں۔ ہر سند اپنی جگہ کمزور مگر مجموعہ سے یہ واقعات لائق استدلال ہو جاتے ہیں۔ بنو قریظہ کی غداری کی تصدیق کے لیے آپ ﷺ نے ایک وفد بھیجا۔ اس روایت پر دکتور مہدی رزق اللہ نے لکھا:

”رواه ابن اسحاق معلقاً، ابن هشام (۳۳۹/۳۔۳۴۰) والطبری فی التفسیر (۲۱/ ۱۲۸۔۱۵۵)، مرسلاً عن بعض التابعین، وهی عدة آثار، وهی بمجموعها تتقوى ببعضها البعض وترتقی الی درجة الحسن لغيره.“

[السیرة النبویة فی ضوء المصادر الاصلیه، جلداول، ص:۵۵۷]

یہ ابن اسحاق کی معلق روایت ہے۔ طبری نے بھی اسے روایت کیا ہے جو بعض تابعین کی مرسل روایات ہیں۔ مجموعی طور پر یہ روایات ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں اور حسن لغیرہ کے درجہ کو پہنچ جاتی ہیں۔

(xii) المحاكمة العقلية للحوادث / مشكلات السيرة / درایت سیرت:

واقعات سیرت کا درایتی جائزہ بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی واقعہ سند کے اعتبار سے صحیح ہو مگر درایتاً ٹھیک نہ ہو تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہاں درایت سے مراد محض عقل نہیں ہے بلکہ علم سیرت میں زندگی گذارنے کے بعد، مزاج و مقام رسالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے علم اور عقل کے ذریعہ ایک ملکہ پیدا ہو جاتا ہے، جس کی روشنی میں حقائق و واقعات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہاں درایت سے مراد قطعاً مغربی عقلیت کا معیار نہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

چونکہ نبی کو عام انسانوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا اور مغرب کی نام نہاد فلاسفی میں "مساوات" کی اصطلاح موجود ہے جس کے تحت سب برابر ہیں۔

ابن حجر عسقلانی نے بعض اسناد کو صحیح کہا تو انہیں درایتی بنیاد پر سخت تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ قاسمی نے اسی وجہ سے ابن حجر پر سخت تنقید کی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا قصہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے زینب کی محبت کو دل میں چھپایا ہوا تھا۔ ابن کثیر نے روایتی جائزہ اس جملہ میں پیش کیا ہے:

"ذكر ابن ابى حاتم وابن جرير ههنا آثارا عن بعض السلف رضى الله عنهم، احببنا ان نضرب عنها صفحا لعدم صحتها فلا نوردها."

[تفسیر القرآن العظیم، جلد۳، ص:۶۴۲]

اور درایتی جائزہ کے لیے مفسرین کے یہ الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

ابوحیان اندلسی لکھتے ہیں: "لبعض المفسرين كلام فى الآية يقتضى النقص من منصب النبوة ضربنا عنه صفحا." [البحر المحیط، جلد۸، ص:۴۸۲]

بعض مفسرین نے یہاں ایسی باتیں لکھی ہیں جو شان رسالت کے منافی ہیں۔ اس لیے ہم نے انہیں نظر انداز کر دیا۔

امام قرطبی لکھتے ہیں:

"اما ما روى ان النبى ﷺ هوى زينب امرءة زيد وبما اطلق بعض المجان لفظ عشق فهذا انما يصدر عن جاهل لعصمة النبى ﷺ على مثل هذا او مستخف بحرمته." [الجامع لاحکام القرآن، جلد۱۶، ص:۱۹۱]

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے کہ حضور ﷺ حضرت زید کی بیوی سے محبت کرنے لگے اور بعض نے اس کے لیے لفظ عشق استعمال کیا، یہ ایسے آدمی سے صادر ہو سکتا ہے جو عصمت نبوی سے جاہل ہے یا آپ کی ناموس پامال کرنے والا ہے۔

درایتی نقطہ نظر سے جسٹس پیر محمد کرم شاہ کا یہ نکتہ بھی لائق مطالعہ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

’’اگر حضرت زینب ایک اجنبی خاتون ہوتیں، کسی غیر قبیلہ کی فرد ہوتیں جنہیں حضور نے کبھی نہ دیکھا ہوتا پھر ان کی اس بے سروپا حکایت کو ماننے کی وجہ بھی ہوتی۔۔۔‘‘ [ضیاء القرآن، جلد ۴، ص: ۶۱]

مفسرین کے ان اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقعاتِ سیرت پر روایتاً اور درایتاً دونوں طرح جرح کرنے کے بعد ہی اس کے قبول و عدم قبول کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ روایات تاریخی کو بھی درایت کے مرحلہ سے ضرور گذرنا ہے، ہوسکتا ہے کہ سند صحیح کے باوجود اس میں کچھ الفاظ ایسے آ گئے ہوں جو منصب نبوت کے منافی ہوں۔

ایک واقعہ کے کئی درایتی پہلو ہو سکتے ہیں مگر اسی کو قبول کیا جائے اور مستحسن سمجھا جائے گا جس سے منصب نبوت کی عظمت اور علوم اسلامیہ کی اہمیت اور قرائن تاریخی پر زد نہ پڑے۔ اس سلسلہ میں تعمیر کعبہ کے حوالہ سے ایک واقعہ کے مختلف درایتی پہلو پیش خدمت ہیں۔ جید علماء کی آراء نقل کرنے پر اکتفا کر رہا ہوں فیصلہ قارئین خود فرمائیں۔

تعمیر کعبہ کے وقت نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک ۳۵ رسال تھی۔ صحیح بخاری میں آپ کے اس تعمیر میں حصہ لینے کا ذکر جابر بن عبداللہ کی روایت میں ان الفاظ میں آیا:

’’جابر بن عبداللّٰہ یحدث ان رسول اللّٰہ ﷺ کان ینقل معھم الحجارۃ للکعبۃ، وعلیہ ازارہٗ، فقال لہ العباس عمہ یا ابن اخی، لو حللت ازارک، فجعلت علی منکبیک دون الحجارۃ، قال فحلہ فجعلہ علٰی منکبیہ، فسقط مغشیا علیہ، فما روی بعد ذلک عریانا ﷺ‘‘ [صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب کراھیۃ التعری فی الصلوۃ، رقم الحدیث: ۳۶۴]

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کی تعمیر کے لیے لوگوں کے ساتھ پتھر اٹھا کر لا رہے تھے اور آپ نے تہبند باندھا ہوا تھا، آپ سے آپ کے چچا عباس نے کہا: اے میرے بھتیجے! اگر تم اپنے تہبند کو اتار دو اور اس کو اپنے کندھوں کے اوپر پتھر کے نیچے رکھ دو، حضرت جابر نے کہا: پھر آپ نے تہبند اتار کر اپنے کندھوں پہ رکھ لیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کو کبھی برہنہ نہیں دیکھا گیا۔‘‘

علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ نے درایت کے نقطۂ نظر سے اس روایت کا تفصیل سے

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

جائزہ لیا ہے۔ سعیدی صاحب کا نقطۂ نظر سمجھنے کے لیے اس روایت پر انہوں نے علمائے سابقین کی جو آراء نقل کی ہیں وہ بھی ضروری ہیں۔ اس لیے یہ تفصیلی بحث تبیان القرآن سے بعینہ نقل کی جاتی ہے:

''اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ آپ نے اپنا تہبند اتار دیا تھا اور آپ معاذ اللہ برہنہ ہو گئے اور اسی کی دہشت سے آپ بے ہوش ہو گئے۔ یہ حدیث آپ کے بلند منصب، آپ کی عظمت اور شان اور آپ کے مقام نبوت کے خلاف ہے۔ علامہ نووی، علامہ عینی اور علامہ عسقلانی میں سے کسی نے بھی اس اشکال کو دور کرنے کی کوشش نہیں کی۔ علامہ قرطبی نے اس حدیث کو المفہم میں شامل نہیں کیا۔ صرف علامہ محمد بن خلیفہ وشتانی ابی مالکی (م: ۸۲۸ھ) نے اپنی شرح میں اس اشکال کو دور کرنے کی سعی کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں: اس حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ آپ کا ستر کھل گیا تھا، کیونکہ آپ اول امر میں تہبند کھلتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے اور غالباً اس وقت آپ پر کسی کی نظر نہیں پڑی تھی اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے یہ عزت اور کرامت دی ہے کہ میں مختون پیدا ہوا اور میری شرم گاہ کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ (المعجم الصغیر، رقم الحدیث: ۹۳۶، المعجم الوسیط، جلد ۷، رقم الحدیث: ۶۱۴۴، دلائل النبوۃ لابی نعیم، جلد ۱، رقم الحدیث: ۹۱، مجمع الزوائد، جلد ۸، ص: ۲۲۴، کنز العمال، جلد ۱۱، رقم الحدیث: ۳۱۹۲۴، ۳۲۱۳۴۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی سفیان بن محمد فزاری متفرد ہے۔ علامہ ابن جوزی نے اس پر جرح کی ہے۔ العلل المتناهیه، جلد ۱، ص: ۱۶۵، حافظ ابن کثیر نے بھی اس حدیث کا ذکر کیا ہے، البدایہ والنہایہ، جلد ۲، ص: ۲۶۵)

اور بعض روایات میں ہے کہ فرشتہ نازل ہوا اور اس نے میرا تہبند باندھ دیا۔

(اکمال المعلم، جلد ۲، ص: ۱۹۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۵ھ)

ہر چند کہ یہ حدیث جس میں آپ کے تہبند کھولنے کا ذکر ہے، سند صحیح کے ساتھ مروی ہے لیکن اول تو یہ مراسیل صحابہ میں سے ہے جن کا مقبول ہونا بہرحال مختلف فیہ ہے۔ ثانیاً یہ حدیث درایت کے خلاف ہے۔ کیونکہ قریش نے بعثت سے پانچ سال پہلے کعبہ بنایا تھا۔ اس وقت آپ کی عمر پینتیس سال تھی اور پینتیس سال کے مرد کے لیے اس کے چچا کا ازراہ شفقت یہ کہنا کہ ''تم اپنا تہبند اتار کر اپنے کندھے پر رکھ لو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تاکہ تم کو پتھر نہ چبھیں۔'' درایتاً صحیح نہیں ہے۔ یہ بات کسی کم سن بچہ کے حق میں تو کہی جا سکتی ہے، پینتیس سال کے مرد کے لیے صحیح نہیں ہے اور علامہ بدرالدین عینی، علامہ ابن حجر وغیرہما نے امام ابن اسحاق سے یہی نقل کیا ہے کہ قریش کے کعبہ بنانے کا واقعہ بعثت سے پانچ سال پہلے کا ہے۔

علامہ احمد بن علی بن حجر عسقلانی (م: ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں: امام عبدالرزاق نے اور اسی سند کے ساتھ امام حاکم اور امام طبرانی نے نقل کیا ہے کہ قریش نے وادی کے پتھروں سے کعبہ کو بنایا اور اس کو آسمان کی جانب بیس (۲۰) ہاتھ بلند کیا اور جس وقت نبی ﷺ اجیاد سے پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اس وقت آپ نے ایک دھاری دار چادر کا تہبند باندھا ہوا تھا۔ آپ نے اس چادر کا پلو اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لیا اور اس چادر کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے آپ کی شرم گاہ ظاہر ہو گئی۔ اس وقت ایک آواز آئی: اے محمد! (ﷺ) اپنی شرم گاہ ڈھانپ لیں، اس کے بعد آپ کو عریاں نہیں دیکھا گیا، اس وقت آپ کی بعثت میں پانچ سال تھے۔ اس کے بعد علامہ ابن حجر نے امام عبدالرزاق کی سند سے لکھا کہ مجاہد نے کہا کہ یہ بعثت سے پندرہ سال پہلے کا واقعہ ہے۔ (اس وقت آپ کی عمر پچیس سال تھی) امام عبدالبر نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے اپنی مغازی میں اسی پر اعتماد کیا ہے۔ لیکن مشہور پہلا قول ہے (یعنی بعثت سے پانچ سال پہلے کا) (فتح الباری، جلد ۳، ص: ۴۴۱۔ ۴۴۲، مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیۃ، لاہور، ۱۴۰۱ھ)

علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی (م: ۸۵۵ھ) لکھتے ہیں: طبقات ابن سعد میں محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے جس وقت رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ بیت اللہ کی تعمیر کے لیے پتھر لا رہے تھے، اس وقت آپ کی عمر پینتیس سال کی تھی۔ لوگوں نے اپنے اپنے تہبند اپنے اپنے کندھوں کے اوپر رکھے ہوئے تھے۔ سو رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا کیا، پھر آپ گر پڑے اور آپ کو ندا کی گئی ''اپنی شرم گاہ کو ڈھکیے۔'' اور یہ آپ کو پہلی ندا کی گئی تھی۔ ابو طالب نے کہا: اے بھتیجے! اپنا تہبند اپنے سر کے نیچے رکھ لو۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: مجھ پر جو مصیبت آئی ہے، وہ صرف برہنہ ہونے کی وجہ سے آئی ہے۔

(عمدۃ القاری، جلد ۹، ص: ۲۱۵، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ، ۱۳۴۸ھ)

امام عبدالملک بن ہشام (م: ۲۱۳ھ) لکھتے ہیں: امام ابن اسحاق نے کہا ہے کہ جب رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کی عمر پینتیس سال کی ہوئی تو قریش نے کعبہ کے بنانے پر اتفاق کیا۔

علامہ ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ السہیلی (م: ۵۸۱ھ) لکھتے ہیں: کعبہ کو پانچ مرتبہ بنایا گیا، پہلی بار شیث بن آدم نے بنایا۔ دوسری بار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان ہی بنیادوں پر بنایا اور تیسری بار اسلام سے پانچ سال پہلے قریش نے بنایا۔ چوتھی بار حضرت عبداللہ بن زبیر نے بنایا اور پانچویں بار عبدالملک بن مروان نے بنایا۔ (الروض الانف، جلد ۱، ص: ۱۲۷، مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ، ملتان)

علامہ ابی مالکی (م: ۸۲۸ھ) نے بھی علامہ سہیلی کے حوالے سے اس عبارت کو نقل کیا ہے۔
(اکمال اکمال المعلم، جلد ۲، ص: ۱۸۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۵ھ)

علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی (م: ۹۴۲ھ) لکھتے ہیں: حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ مجاہد سے منقول ہے کہ یہ آپ کی بعثت سے پندرہ سال پہلے کا واقعہ ہے اور امام ابن اسحاق نے جس پر جزم کیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ آپ کی بعثت سے پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے اور یہی صحیح ہے۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، جلد ۲، ص: ۱۷۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۴ھ)

ہم نے متعدد مستند کتب کے حوالہ جات سے یہ بیان کیا ہے کہ قریش نے جس وقت کعبہ کی تعمیر کی تھی، اس وقت آپ کی عمر پینتیس سال تھی اور پینتیس سال کے کسی عام مہذب انسان کے حال سے بھی یہ بہت بعید ہے کہ وہ اپنا تہبند اتار کر اپنے کندھے پر رکھ لے۔ چہ جائیکہ وہ شخص ہو جس کی حیا اور وقار تمام دنیا میں سب سے عظیم اور مثالی ہو۔ اس لیے یہ احادیث ہر چند کہ سنداً صحیح ہیں لیکن درایتاً صحیح نہیں ہیں، جبکہ اس حدیث کے راوی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ہیں اور اس واقعہ کے وقت ان کی عمر دو سال تھی۔ کیونکہ یہ ۹۴ سال کی عمر گزار کر ۷۴ھ میں فوت ہوئے تھے۔ (الاستیعاب علی ھامش الاصابہ، جلد ۱، ص: ۲۲۲) اس حساب سے ہجرت کے وقت ان کی عمر ۲۰ سال تھی اور بعثت کے وقت ان کی عمر سات سال تھی اور یہ بعثت سے پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے تو اس وقت ان کی عمر دو سال تھی اور اس وقت یہ مدینہ میں تھے حالانکہ یہ مکہ کا واقعہ ہے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ انہوں نے یہ واقعہ کسی سے سنا ہوگا جس کے نام کی انہوں نے تصریح نہیں کی اور رسول اللہ ﷺ کی حیا اور وقار پر کوئی حرف آنے کی بہ نسبت ہمیں یہ زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

روایت کو مسترد کر دیا جائے کیونکہ روایت حدیث میں امام بخاری اور امام مسلم کی جو عظمت اور مقام ہے، اس کی بہ نسبت کہیں زیادہ بلکہ سب سے زیادہ عظمت اور شان رسول اللہ ﷺ کی حیاء اور وقار کی ہے۔"

[تبیان القرآن، جلد۴،ص:۱۰۳۔۱۰۴/ نعمۃ الباری، جلد۲،ص:۸۵۔۸۷]

تبیان میں ایک دوسرے مقام پر یہ جملے بھی لکھے:

"۔۔۔اس عمر میں رسول اللہ ﷺ کا بے لباس ہو جانا ہمارے نزدیک لائق قبول نہیں ہے اور یہ ناموس رسالت کے منافی ہے اور ہر ایسی حدیث لائق قبول نہیں ہے۔" [تبیان القرآن، جلد۶،ص:۳۸۔۷]

البتہ علامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ تعمیر کعبہ کا یہ واقعہ بچپن کا ہے مگر یہ بات تاریخی طور پر درست نہیں البتہ بچپن کی اس طرح کی ایک اور روایت موجود ہے جس میں تہبند اتارنے کا ذکر ہے مگر وہ سنداً صحیح نہیں۔ [سیرت انسائیکلوپیڈیا، جلد۲،ص:۲۰۰]

علامہ کاظمی کی رائے سے، درایت کا ایک دوسرا پہلو سامنے آتا ہے جس میں بخاری کی روایت کا انکار لازم نہیں آتا، بھی پیش خدمت ہے:

"قریش مکہ کی بناء کعبہ کے وقت حضور ﷺ کی عمر شریف کے تعین کے متعلق امہات کتب حدیث میں سے کسی بات میں ایسی کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی جس میں اس وقت حضور ﷺ کی عمر شریف کا تعین صراحۃً مذکور ہو۔ البتہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ بعض تابعین کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، نیز محدثین و مفسرین کرام کے اقوال بعض کتبِ حدیث و تفسیر اور شروح حدیث میں پائے جاتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بنیان کعبہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نزول وحی کے درمیان پانچ سال کا عرصہ تھا۔ اس قول کے مطابق بناء کعبہ کے وقت حضور ﷺ کی عمر شریف پینتیس سال قرار پائی۔ قرطبی نے کہا اس قول کو عبدالرزاق نے بروایت معمر عن عبداللہ بن عثمان حضرت ابوالطفیل سے روایت کیا۔ محمد بن اسحٰق اور محمد بن جبیر بن مطعم سے بھی یہ قول مروی ہے۔

(۲) ابن اسحٰق وغیرہ نے کہا کہ قریش کی بناء کعبہ کے وقت حضور ﷺ کی عمر شرف پچیس سال تھی۔ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قول مجاہد، عروہ بن زبیر اور محمد بن جبیر بن مطعم وغیرہم سے بھی منقول ہے۔

(۳) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس وقت حضور ﷺ نوجوان تھے۔

(۴) ابن بطال اور ابن تین کا قول ہے کہ بناء کعبہ کے وقت حضور ﷺ کی عمر شریف پندرہ سال تھی۔

(۵) امام زہری نے فرمایا بناء کعبہ کے وقت حضور ﷺ لڑکے تھے، ابھی جوان نہ ہوئے تھے۔ ازرقی نے بھی یہ قول نقل کیا کہ بناء کعبہ کے وقت حضور لڑکے تھے جوان نہ ہوئے تھے۔

(۶) امام زہری نے یہ بھی فرمایا کہ قریش کی بناء کعبہ کے وقت حضور ﷺ حد بلوغ کو نہ پہنچے تھے۔

یہ مختلف اقوال ہمارے سامنے ہیں اِن میں ایک قائل کے دو مختلف قول بھی موجود ہیں۔ ہمارے نزدیک ان اقوال میں امام زہری کا یہ قول سب سے زیادہ پسندیدہ اور راجح ہے کہ حضور ﷺ اس وقت حد بلوغ کو نہ پہنچے تھے یعنی نوعمر تھے۔ امام زہری کا یہ قول اس لیے راجح ہے کہ اس کی بناپر حضور ﷺ کی طرف کسی عیب اور قبح کی نسبت نہیں ہوتی، نہ حضور ﷺ کے کمال حیاء کی نفی لازم آتی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ علامہ عینی نے بھی اِسی قول کے تحت حسب ذیل کلام کر کے ہمارے مؤقف کی تائید فرمائی۔ وہ فرماتے ہیں: ''ذکر ما فیه من الفوائد'' منها ان النبی ﷺ کان فی صغره محمیا عن القبائح واخلاق الجاهلية منزها عن الرذائل والمعائب قبل النبوة وبعدها. ومنها انه کان ﷺ جبله الله تعالٰی علی احسن الاخلاق والحياء الکامل حتی کان اشد حياء من العذراء فی خدرها فلذلك غشی عليه وما رأی بعد ذلك عريانا. اھ (عمدة القاری، جلد۴، ص:۷۲، طبع: مصر)

یعنی اس حدیث میں حسب ذیل فوائد پائے جاتے ہیں:

(۱) نبی کریم ﷺ اپنے بچپن میں سب قباحتوں اور اخلاقِ جاہلیت سے محفوظ تھے۔ نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد تمام رذائل اور معائب سے منزہ تھے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو احسنِ اخلاق اور حیاء کامل پر مخلوق فرمایا تھا۔ حتی کہ حضور ﷺ ان کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیادار تھے جو اپنے پردے کے اندر چھپی ہوئی ہوں۔ اس لیے چادر شریف اتارتے ہی حضور ﷺ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ اس کے بعد حضور ﷺ کبھی عریاں نہ دیکھے گئے۔ (عمدة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

القاری، جلد۴، ص:۲۷، طبع منیریہ، مصر) اس وقت بھی حضور کو عریاں دیکھے جانے کا یہ مفہوم نہیں کہ حضور ﷺ کی شرم گاہ مبارک پر کسی کی نظر پڑی ہو کیوں کہ عریاں اسے کہتے ہیں جس کے بدن پر کپڑا نہ ہو۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''انکم محشورون حفاۃ عراۃ غرلا۔'' یعنی قیامت کے دن تمہارا حشر اس حال میں ہوگا کہ تمہارے پاؤں میں جوتا ہوگا نہ بدن پر کپڑا۔ نہ تم ختنہ شدہ ہو گے۔ حضرت عائشہ نے عرض کی ''حضور! مرد عورتیں ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھیں گے۔'' فرمایا: ''ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی۔ کوئی کسی (کی شرم گاہ) کو نہ دیکھ سکے گا۔'' (صحیح بخاری، جلد۲، ص:۹۶۶)۔ یہ حدیث صحیح مسلم اور سنن نسائی میں بھی ہے۔ حاکم اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا۔ ثابت ہوا کہ عارٍ اور عریان اسے کہتے ہیں جس کے بدن پر کپڑا نہ ہو۔ ضروری نہیں کہ اس کی شرم گاہ پر کسی کی نظر بھی پڑے۔ لہٰذا حضور ﷺ کے عریاں ہونے سے ہرگز لازم نہیں آتا کہ حضور کی شرم گاہ مبارک کو کسی نے دیکھا ہو۔ شاید کوئی کہے کہ قیامت پر دنیا کا قیاس صحیح نہیں۔ میں عرض کروں گا کہ ہم نے قیامت پر دنیا کا قیاس نہیں کیا بلکہ یہ ثابت کیا ہے کہ عریان اسے کہتے ہیں جس کے بدن پر کپڑا نہ ہو۔ اگر اس کی شرم گاہ پر کسی کی نظر نہ پڑے پھر بھی وہ عریاں ہے۔ جن لوگوں نے حضور ﷺ کے غیر پر حضور کا قیاس کیا وہ بتائیں کہ ان کا یہ قیاس کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔ کیا یہ حقیقت ان کے سامنے نہیں کہ ہجرت کی رات کفار کے درمیان سے حضور ﷺ نکلے اور وہ حضور کو نہ دیکھ سکے۔ غارِ ثور میں حضور ﷺ جلوہ فرما رہے اللہ تعالیٰ نے حضور کو دشمنوں کی نگاہوں سے محفوظ رکھا۔ پھر بتائیے اگر اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی عورتِ مقدسہ کو لوگوں کی آنکھوں سے محفوظ رکھا ہو تو اس میں کون سا استحالہ لازم آتا ہے۔ یہ حفاظت حضور ﷺ کے کمالِ حیاء اور عظمت و کرامت پر مبنی تھی۔ حتیٰ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''ما رایت فرج رسول اللّٰہ ﷺ قط'' یعنی میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی مبارک شرم گاہ کو کبھی نہیں دیکھا۔ (شمائل ترمذی، ص: ۲۶) حضور ﷺ کے اِسی واقعہ سے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی کی ایک منقولہ روایت میں ''عریانا'' کی بجائے ''عورتہ'' وارد ہوا ہے۔ جو ہمارے نزدیک حقائقِ مذکورہ کی روشنی میں فہم راوی کے مطابق روایت بالمعنیٰ پر محمول ہے۔ مختصر یہ کہ حقائق مذکورہ کے پیش نظر ہمارے نزدیک امام زہری کا قول کہ اس وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ حد بلوغ کو نہ پہنچے تھے راجح اور پسندیدہ امر ہے۔" [التبیان، جلداول، ص:۳۳۴۔۳۴۸]

ایک تیسرا انداز جسٹس پیر محمد کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، وہ لکھتے ہیں:

"اس سے کسی کو یہ وسوسہ نہ ہو کہ پینتیس سال کی عمر میں چادر اتار کر کندھے پر ڈال لینے سے تو عریانی لازم آتی ہے اس کے بارے میں عرض ہے کہ عرب کا عام لباس یہ تھا کہ نیچے تہبند، اوپر لمبی ٹخنوں تک لٹکی ہوئی قمیص۔ اگر کسی نے قمیص نہ پہنی ہو صرف تہبند باندھا ہو پھر تو تہبند کھولنے سے وہ ننگا ہو جاتا ہے۔ لیکن جس نے اتنی لمبی قمیص پہنی ہوئی ہو تو اگر وہ تہبند اتار بھی دے تو عام حالات میں ننگا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ اس حالت میں یہ امکان ضرور ہے کہ پتھر اٹھانے کے لیے انسان بیٹھے یا کھڑا ہو تو ستر عورت کا اہتمام نہ رہے، اللہ تعالیٰ جو بچپن سے ہی اپنے محبوب بندے کا مربی اور مؤدب ہے اس کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ اس کا حبیب ایسے لباس میں ہو جہاں کسی صورت میں بھی عریانی کا امکان تک بھی پایا جاتا ہو۔ اس لیے فوراً تنبیہ کر دی گئی، حضور نے تہبند کندھے سے اٹھا کر کمر سے باندھ لیا۔"

[ضیاء النبی ﷺ، جلد ۲، ص:۱۵۱]

روایات کے درایتی معیار کے تینوں اسالیب میں بنیادی نقطہ جس کا تحفظ کیا گیا ہے وہ عزت و عظمت رسول ہے مگر دلائل کی قوت کے اعتبار سے علامہ سعیدی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے راجح معلوم ہوتی ہے۔

(xiii) معجزات کے لیے قبول روایات کا معیار:

معجزات کے لیے بھی روایات کا وہ معیار نہیں جو عقائد و احکام کی احادیث کے لیے ہے۔ زرقانی نے بیہقی، صابونی، خطیب اور ابن عساکر نے حضرت عباس سے ایک روایت نقل کی کہ انہوں نے آپ کو پنگھوڑا میں دیکھا کہ چاند آپ کی انگلی کے اشارے پر چلتا۔ اس پر دیگر اعتراضات کے علاوہ یہ بھی اعتراض کہ حضرت عباس سب سے چھوٹے چچا تھے۔ اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ زرقانی نے لکھا:

"ولکن الخوارق لا یقاس علیها "فهو فی المعجزات حسن "لان عادة المحدثین التساهل فی غیر الاحکام والعقائد ما لم یکن موضوعا۔"

[شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة، جلداول، ص:۲۷۶]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(xiv) اہلِ سیر کے اقوال میں ترجیح:

جب دو سیرت نگاروں کے اقوال میں تطبیق ممکن نہ ہو تو کسی ایک کو قرائن کی روشنی میں ترجیح دی جاتی ہے۔ اگر اس مسئلہ کا تعلق تقویم سے ہے تو تب بھی فلکیات کی مدد سے نئی تاریخ، جو قدیم سیرت نگاروں کے ہاں نہ ہو، متعین نہیں کی جاسکتی۔ موجود اقوال میں کسی ایک کو ترجیح دی جائے گی۔ ابن اسحاق نے غزوہ خیبر کی تاریخ محرم ۷ھ لکھی جبکہ واقدی صفر یا ربیع الاول ۷ھ بتاتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی ابن اسحاق کے قول کو ترجیح دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قال ابن اسحاق خرج النبی ﷺ فی بقیة المحرم سنة سبع فاقام یحاصرها بضع عشرة لیلة الی آن فتحها فی صفر... والراجح منها ما ذکره بن اسحاق."

[فتح الباری، جلد ۷، ص:۴۶۴]

اس سے کتبِ سیرت میں روایات کے اخذ و استنباط میں درجہ بندی کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔
اسی بنا پر اکرم ضیاء العمری نے لکھا کہ "ابن اسحاق، بخاری اور مسلم کی شرائط پر نہیں چلتے۔" [السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ، ص:۷۵]

علامہ عبدالرؤف داناپوری کے یہ الفاظ کتب میں ترجیح کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

"متاخرین یہ کرتے ہیں کہ پہلے موسیٰ بن عقبہ، محمد بن اسحاق یا ابن سعد میں سے جس جس کی روایت ملے اس کو لکھتے ہیں۔ پھر ان کی تائید یا مخالفت میں دوسرے اصحابِ سیرۃ میں سے کسی کی تقیید یا توثیق ہو تو اس کو درج کرتے ہیں اور پھر اس کے موافق یا مخالف حدیث کی روایتیں ہوں تو اس کو لکھتے ہیں۔ پھر رجال و اسناد کی امداد سے کسی روایت کو راجح، کسی کو مرجوح قرار دیتے ہیں۔ شراح حدیث بھی یہی کرتے ہیں اور فی الواقع دونوں کا کام ایک ہوتا ہے۔ صرف ترتیب کا فرق ہوتا ہے۔ حدیث کی کتابیں فقہی ابواب پر تقسیم ہوتی ہیں اور سیرت کی کتابوں کی سنین پر واقعات کی ترتیب ہوتی ہے۔ تحقیق کی یہی صورت ہے مگر اس سے لازمی طور پر کتاب کا طویل ہو جانا ضرور ہے۔ اس لیے اس سے عام فائدہ حاصل نہیں ہوسکا۔ سب سے بہتر صورت اب یہ ہے کہ تحقیق کے بعد جو باتیں راجح قرار پائیں صرف انہیں روایتوں کو جمع کیا جائے۔" [اصح السیر، ص:۴۴]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس اصول کا اُردو کتابوں پر بھی اطلاق ہو سکتا ہے۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حمزہ کے قبول اسلام کی روایت نقل کرنے کے بعد قاضی سلیمان منصور پوری کے حوالہ سے لکھا:

''قاضی صاحب نے اس کا حوالہ نہیں دیا۔ میرے پاس جتنے مراجع ہیں مجھے ان میں سے کہیں اس کا سراغ نہیں ملا۔ لیکن قاضی صاحب کی ثقاہت کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ یقیناً ان کے پاس اس کا مستند حوالہ ہوگا۔'' [ضیاء النبی ﷺ، جلد ۲، ص: ۲۵۵]

عرب عالم دکتور مہدی رزق اللہ نے بھی ایک موقعہ پر حضرت عثمان کی اذیتوں کا ذکر کرتے ہوئے قاضی صاحب کا حوالہ دیا اور لکھا ''ولم تقف علی مصدر المنصور فوری'' [السیرۃ النبویۃ، جلد اول، ص: ۲۰۶]

(xv) نصوص سے متصادم روایت کی عدم قبولیت:

واقعہ غرانیق کا رد کرتے ہوئے نضرۃ النعیم کے مؤلفین نے لکھا:

''والحق فی ان هذه القصة تصطدم بنصوص القرآن الکریم وعصمة النبوة فی قضیة الوحی، وتتعارض مع عقیدة التوحید وهی الاصل فی العقیدة الاسلامیة''

''یہ بات ثابت ہے کہ یہ واقعہ نصوص قرآنی اور قضیہ وحی میں عصمتِ نبوت کے متصادم اور عقیدہ توحید کے متعارض ہے۔ توحید عقائد اسلامیہ کی اصل ہے۔''

[موسوعة فی نضرة النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم، جلد اول، ص: ۲۳۹]

اسی طرح علامہ سیوطی لکھتے ہیں:

''وخالف القرآن والمتواتر من السنة وجب تاویله وان لم یقبل التاویل کان باطلا.'' [انباء الاذکیاء، ص: ۱۰]

''کہ جو حدیث قرآن کریم اور متواتر حدیث کے مخالف ہو اس کی تاویل کرنا واجب ہے، اگر تاویل ممکن نہ ہو تو وہ حدیث خود باطل ہو جائے گی۔''

ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری بخاری کی حدیث جس میں آپ پہاڑی پر تشریف لے جاتے۔۔۔ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”ولكن بلاغ الزهری لا يصلح لاثبات الحادث لتعارضه مع عصمة النبی۔“

[سیرة النبویة الصحیحة، ص:۱۲۶]

”لیکن زہری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان عصمت نبوی ﷺ سے متعارض ہونے کے باعث واقعہ کے اثبات کے لیے صحت کے درجے میں نہیں۔“

اس اصول اور پہلے بیان کردہ ضوابط سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ روایات کی جانچ پرکھ/ان سے استدلال واستشہاد/انتہاء کی محنت کا کام ہے۔ کسی جگہ ضعیف سند بھی قبول ہوگی اور کہیں کسی علت کی بنا پر صحیح الاسناد کو بھی تسلیم نہ کیا جائے گا۔

(xvi) متنی تحقیق:

میثاق مدینہ کی حیثیت کی قطعیت ثابت کرنے کے لیے تاریخی حوالوں کے علاوہ میثاق کے متن کا معاہدات/احادیث کے متن سے موازنہ کیا ہے اور اس موازنے کے نتیجہ کو بھی اس کے صحیح ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ یہی موازنہ دیگر تحریرات کے بارہ میں کیا جاسکتا ہے جن کے بارہ میں شک ہو۔ اکرم ضیاء العمری کے الفاظ یہ ہیں:

”كذلك فان أسلوب الوثيقة ينم عن أصالتها ((فنصوصها مكونة من جمل قصيرة بسيطة وغير معقدة التركيب، ويكثر فيها التكرار، وتستعمل حتى أصبحت مغلقة على غير المتعمقين في دراسة تلك الفترة. وليس في هذه الوثيقة نصوص تمدح أو تقدح فرداً أو جماعة، أوتخص أحداً بالاطراء أو الذم لذلك يمكن القول بأنها وثيقة أصلية وغير مزورة.)) ثم ان التشابه الكبير بين أسلوب الوثيقة وأساليب كتب النبي ﷺ الأخرى يعطيها توثيقاً آخر.“ [السیرة النبویة الصحیحة، ص:۲۷۶]

”دستاویز کا اسلوب اس کی اصالت کی غمازی کرتا ہے، اس کی نصوص سادہ اور چھوٹے چھوٹے جملے ہیں اور ترکیب میں غیر واضح ہیں اور اس میں تکرار کی کثرت ہے اور ایسے کلمات اور جملے استعمال کیے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں معروف تھے۔ پھر بعد میں ان کا استعمال گھٹ گیا۔ حتیٰ کہ اس دور کے مطالعہ میں گہری نظر نہ رکھنے والوں کے لیے وہ دھندلا گئیں۔ اس دستاویز میں ایسی نصوص نہیں ہیں جو کسی جماعت یا فرد کی تعریف یا تنقید کرتی ہوں یا کسی کی عزت افزائی یا مذمت کرتی ہوں۔ لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ دستاویز اصلی ہے اور جھوٹ پر مبنی نہیں۔ پھر نبی ﷺ کی دیگر تحریروں کے اسلوب کے ساتھ اس کی بڑی مشابہت بھی اس کی توثیق کرتی ہے۔"

(xvii) اعتذاری اسلوب سے اجتناب:

علامہ محمد ادریس کاندھلویؒ سیرت المصطفیٰ کے مقدمہ میں سیرت نگاری کے مطلوب اسلوب کی نشان دہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس لیے اس ناچیز نے یہ ارادہ کیا کہ سیرت میں ایک ایسی کتاب لکھی جائے کہ جس میں اگر ایک طرف غیر مستند اور غیر معتبر روایات سے پرہیز کیا جائے تو دوسری طرف کسی ڈاکٹر یا فلاسفر سے گھبرا کر نہ کسی روایت کو چھپایا جائے اور نہ کسی حدیث میں اُن کی خاطر سے کوئی تاویل کی جائے اور نہ راویوں پر جرح کر کے اُس حدیث کو غیر معتبر بنانے کی کوشش کی جائے۔ اس ناچیز کا مسلک یہ ہے جو آپ کے سامنے پیش کر دیا۔

فاش می گویم و از گفتہ خود دل شادم
بندۂ عشقم و از ہر دو جہاں آزادم

ترجمہ: "علی الاعلان کہتا ہوں اور اس کیے پر خوش ہوں کہ میں عشق کا بندہ ہوں اور دو جہاں سے آزاد ہوں۔"

مسئلہ جہاد اور غلامی اور جزیہ پر مثلاً خدا کے باغیوں کے شور و غوغا اور مسئلہ حجاب پر مثلاً شہوت پرستوں کا ہنگامہ میرے نزدیک یہی اُن کے حق اور عین حق ہونے کی دلیل ہے۔

وَاِذَا اَتَتْكَ مَذَمَّتِیْ مِنْ نَاقِصٍ
فَهِیَ الشَّهَادَةُ لِیْ بِاَنِّیْ كَامِلٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”اور جب تیرے پاس کسی ناقص العقل کی جانب سے میری مذمت پہونچے تو یہی میرے کامل ہونے کی شہادت ہے۔“

جس طرح بیوقوفوں کا اعتراض کسی شئے کے معقول ہونے کی دلیل ہے اسی طرح اہل باطل کا اعتراض حقانیت کی دلیل ہے۔ جب تم اس نبی امی فداہ نفسی وابی وامی کو خدا کا بھیجا ہوا رسول مانتے ہو اور تمام اقوال وافعال اور تمام حرکات وسکنات میں اُس کو معصوم اور مؤید من اللہ مانتے ہو تو پھر اس کی حدیث سننے کے بعد کسی ڈاکٹر یا فلاسفر کی طرف کیوں جھانکتے ہو اور آیات اور احادیث میں اُن کو دیکھ کر کیوں تاویل کرتے ہو۔“ [سیرۃ المصطفیٰ، مقدمہ،ص:۳۴]

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیرت میں مسلمات پر کسی بھی قدیم وجدید مفکر سے مرعوب نہیں ہوا جاتا اور نہ ہی مسلمات پر سمجھوتہ کیا جاتا ہے۔

اسی اعتذاری فکر سے اجتناب کا ذکر اکرم ضیاء العمری نے غزوۂ بدر میں فرشتوں کے نزول کے حوالہ سے بعض مصنفین کی کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے کیا۔ وہ لکھتے ہیں:

”وقد یتحاشی بعض الکتاب المسلمین الاشارۃ الی مشارکۃ الملائکۃ ببدر وهذا من مظاهر الهزیمة امام الفکر المادی الذی لا تؤمن الا بالمحسوسات والایمان برسالة محمد ﷺ یقتضی الایمان بالملائکۃ“[السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ،ص:۳٦٦]

”بعض مسلمان مصنفین کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ غزوۂ بدر میں فرشتوں کی شرکت کا حوالہ دینے سے گریز کریں۔ اس قسم کا گریز، مادہ پرستانہ سوچ، جو صرف محسوسات پر یقین رکھتی ہے، کے آگے شکست کھانے کا مظہر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ذات پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ فرشتوں پر بھی یقین رکھا جائے۔“

(xvii) غیر مسلم کی روایاتِ سیرت کی قبولیت:

قرآن کریم میں ہے: ”وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ“ [النحل:۴۳] (اور ہم نے آپ سے پہلے نہیں بھیجا (رسول بنا کر) مگر مردوں کو، ہم وحی بھیجتے ہیں ان کی طرف پس دریافت کرلو اہل علم سے اگر تم خود نہیں جانتے۔)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

یہ آیت مکی سورتوں میں دو مقامات پر آئی ہے۔ اہل مکہ اس غلط فہمی کا شکار تھے کہ رسول جنس بشر میں سے کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کا براہِ راست جواب دینے کی بجائے اہل مکہ سے کہا گیا کہ تم اہل کتاب (یہود، نصاریٰ یا بعض کے نزدیک صابئین) سے پوچھ لو کہ سابقہ الٰہی سنت کیا ہے؟ رسول ہمیشہ بشر میں مبعوث ہوتے رہے ہیں، یہ جواب ان اہل کتاب سے لینے کا کہا جا رہا ہے جو ابھی ایمان نہیں لائے۔[الجامع لاحکام القرآن، جلد۱۰،ص:۱۰۸/مفاتیح الغیب، جلد۲۰،ص:۲۱۱/تفسیر القرآن العظیم، جلد۵،ص:۳۳۳وجلد۴، ص:۵۷۳/فتح القدیر، جلد۳،ص:۱۹۷/ تفسیر الوسیط، جلد۲،ص:۱۲۶۴/التحریر والتنویر، جلد۱۴،ص:۱۶۱]

عبارۃ النص سے یہ ثابت ہوا کہ یہ آیت بشریت رسول کا پتا دیتی ہے اور اس بارے میں اہل کتاب کی گواہی معتبر ٹھہرائی گئی مگر اشارۃ النص سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس رسول کے فضائل/شمائل/خصائص کے لیے اہل کتاب کی روایات پر اعتماد و اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ اس حوالہ سے بحیرا راہب اور ورقہ بن نوفل کی کہی ہوئی باتوں سے بھی استشہاد کیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس معراج کے بعد جو لوگ ''خبر معراج'' دینے آئے تھے وہ مشرکین تھے اور عظمت نبوی کے حوالے سے آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی بات پر اعتماد کیا۔

''رجال من المشرکین'' [المواھب اللدنیۃ، جلد۲،ص:۵۰۴] اور ''ناس من قریش'' [دلائل النبوۃ، جلد۲،ص:۳۶۰] حضرت ابوبکر سے آکر استفسار کرتے ہیں کہ ''ھل لك الی صاحبك، یزعم انه اسری به...؟'' آپ رضی اللہ عنہ نے صرف یہ پوچھا ''وقد قال ذلك؟'' اور پھر اپنا فیصلہ سنا دیا۔ اس سے بھی پتا چلا کہ اگر فضائل و کمالات نبوی کا بیان غیر مسلم بھی کرے تو قابل قبول ہوگا۔ مگر اس روایت میں کوئی جز مسلمات سے نہ ٹکراتا ہو۔ یہ عمل آج بھی جاری ہے، ہم مستشرقین کی کتب سے محامد و محاسن نبوی، بیان کرتے ہیں تو قدیم اہل کتاب کی فضائل پر مبنی روایات کو اسرائیلیات کہہ کر جان نہیں چھڑانی چاہیے بلکہ روایت و درایت کے معیار پر، پرکھ کر قبول کرنے میں حرج نہیں۔ قیام مکہ کا دور بالخصوص اعلانِ نبوت سے پہلے، کی بہت سی روایات کو اس اصول پر، پرکھنے کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اصولِ سیرت سے متعلقہ بعض امور کا ذکر اوصافِ سیرتِ ذاتیہ میں بھی ہوا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

☆ اسناد الجمعی:

اسناد الجمعی سے مراد "یحدث عن الجماعة بالحدیث الواحد ولا یفصل کلام ذا من کلام ذا." [تہذیب التہذیب، جلد ۹، ص:۴۳]

یہ امام احمد بن حنبل کا ابن اسحاق کے بارہ میں قول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ابن اسحاق ایک جماعت سے حدیث اس طرح بیان کرتا کہ ایک کا کلام دوسرے سے جدا نہیں ہوتا۔ ابن الصلاح نے مدرج الاسناد کے تحت اس کو بایں الفاظ بیان کیا ہے۔"ان یروی الراوی حدیثا عن جماعة بینھم اختلاف فی اسناد، فلا یذکر الاختلاف فیه بل یدرج روایتھم علی الاتفاق." راوی ایک حدیث ایک ایسی جماعت سے روایت کرے جس کے درمیان اس کی سند میں اختلاف ہو اور راوی اس اختلاف کو بیان نہ کرے بلکہ ان کی روایت متفقہ حیثیت سے بیان کرے۔

ان تعریفات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جمع الاسناد کو محدثین کے ہاں مستحسن خیال نہیں کیا جاتا۔ امام احمد کو واقدی پر یہی اعتراض تھا۔"لیس انکر علیه شیئا الا جمعه الاسانید ومجیئه بمتن واحد علی سیاقه واحدة عن جماعة وربما اختلفوا." [تاریخ بغداد، جلد ۳، ص:۱۵] وہ تمام اسانید کو جمع کر کے سب لوگوں سے ایک ہی سیاق پر متن بیان کر دیتے حالانکہ بعض اوقات ان لوگوں میں باہم اختلاف ہوتا۔

محدثین کے ہاں اس کا عیب ہونا سمجھ آتا ہے کہ ان کا مقصود احادیث کا بیان ہے مگر سیرت نگاروں کا مقصد مورخین کے اسلوب پر واقعہ کی جزئیات کی مدد سے تفصیلات بیان کرنا ہوتا ہے۔ اس لیے علماء سیر کے ہاں یہ عیب نہیں۔ یہاں سے محدثین اور سیرت نگاروں کے مابین فرق بھی واضح ہو جاتا ہے۔ عموماً واقدی کو اس بارے میں مطعون کیا جاتا ہے مگر ابن اسحاق، عاصم بن عمر، عبداللہ بن ابی بکر، زہری، سب ایسا کرتے تھے۔ [تاریخ بغداد، ص:۱۷۔۱۸]

زہری کے بارہ میں محمد العواجی لکھتے ہیں:

"عند ما یتحدث عن غزوة او سریة فانه یوصل الحدیث بعضه ببعض حتی نهایة الحدیث دون ان یفصله بالکلام عن حدیث اخر ثم العودة الیه کما یفعل ابن اسحاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والطبری مما بجعلك تعیش مع الحدث بانسجام تام۔"

[مرویات امام زہری فی المغازی،ص:۱۵۹]

وہ جب کسی غزوہ یا سریہ کو بیان کرتے ہیں تو ایک روایت کو دوسری کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ دوسری روایت کو مکمل بیان کرنے کے بعد پہلی روایت کی طرف لوٹ آتے اور روایت کے درمیان کوئی ایسا کلام نہیں لاتے جس سے ایک روایت دوسری سے جدا ہو سکے، جیسا کہ ابن اسحاق اور طبری نے کیا ہے۔ اس طرح واقعہ ایک مربوط شکل میں سامنے آجاتا ہے۔

گویا جس طرح محدثین نے بیان حدیث کے مختلف اسالیب اختیار کیے۔ سیرت نگاروں کی حسین اختراع اور بدعت حسنہ "اسناد الجمعی" ہے۔ یہ اختراعی اسلوب ہے جو واقعات سیرت کے بیان میں اختیار کیا گیا۔ اس اختراع کی اہمیت اس واقعہ سے سمجھ آتی ہے کہ واقدی سے مسجد نبوی میں درس کے دوران بعض شاگردوں کی غزوۂ احد سے متعلقہ روایات کی اسناد الجمعی کے اسلوب پر تسلی نہ ہوئی اور درخواست کی کہ روایتی اسلوب پر اس کو بیان کیا جائے۔ ایک ہفتہ کے بعد دوبارہ آئے تو یہ بیس جلد کا مواد تھا۔ یہ دیکھ کر طلباء نے کہا "ردنا الی الامر الاول" [تاریخ بغداد، جلد۳،ص:۱۸] کہ پہلے ہی طریقہ کو اختیار کیجئے۔

اس واقعہ سے کئی امور سامنے آتے ہیں:

(i) امام واقدی کا مسجد نبوی میں درسِ سیرت (ii) اس درس کے لیے محنت
(iii) طلباء کا مزاج (iv) سیرت کے لیے اسناد الجمعی کے اسلوب کی افادیت

اس طریقہ کو محدثین نے بھی اپنے اسلوب کے مطابق اختیار کیا ہے۔ صرف ایک مثال درج ذیل ہے:

"عبدالرحمٰن بن مهدی، ومحمد بن كثير العبدی، عن الثوری، عن منصور، والاعمش وواصل الاحدب، عن ابی وائل، عن عمرو بن شرحبيل، عن ابن مسعود قال: قلت يا رسول الله ای الذنب اعظم عند الله؟ قال: ان تجعل لله ندا وهو خلقك قلت: ثم ای؟ قال ان تقتل ولدك من ان يطعم معك قلت: ثم ای؟ قال: ان تزانی حليلة جارك." [تدریب الراوی، جلد اول،ص:۳۱۴۔۳۱۵]

"عبدالرحمٰن بن مہدی اور محمد بن کثیر العبدی سفیان ثوری سے، وہ منصور، اعمش اور واصل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الاحدب کے ذریعہ ابووائل سے اور وہ عمرو بن شرحبیل کے واسطہ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تو اللہ کا ہمسر مانے حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: تو اپنے بچے کو اس لیے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہوگا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرے۔"

اس میں واصل کی روایت منصور اور اعمش کی روایت کی وجہ سے مدرج ہے اس لیے کہ واصل عمرو کا ذکر نہیں کرتے بلکہ "عن ابی وائل عن عبداللّٰہ" بیان کرتے ہیں۔ امام بخاری نے دونوں روایتیں نقل کی ہیں۔ ایک میں عمرو بن علی عن یحیٰی، عن سفیان، عن منصور اور اعمش روایت کرتے ہیں۔ اور یہ دونوں حضرات ابووائل سے اور وہ عمرو بن شرحبیل کے ذریعہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں واصل عن ابی وائل عن عبداللّٰہ کی سند سے روایت کرتے ہیں۔ اس میں عمرو شامل نہیں ہیں۔ امام بخاری لکھتے ہیں:

"قال عمرو فذکرته لعبد الرحمٰن و کان حدثنا عن سفیان عن الاعمش ومنصور وواصل عن ابی وائل عن ابی میسرة قال: دعه دعه."

[صحیح بخاری، کتاب المحاربین، باب اثم الزناة، رقم الحدیث:٦٨١١]

"عمرو بن علی کہتے کہ میں نے عبدالرحمٰن سے سفیان بذریعہ اعمش، منصور اور واصل کی روایت جو ابووائل عن ابی میسرہ سے بیان کی ہے۔ جب ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ اسے چھوڑو۔"

جب تینوں شیوخ کو ایک سند میں جمع کر دیا گیا تو ان تمام طرق کے اتفاق کا گمان ہوا جو درست نہیں۔

امام زہری کی ایک سند امام بخاری نے ان الفاظ میں نقل کی: "عن ابن شھاب قال اخبرنی عروة بن الزبیر وسعید بن المسیب وعلقمة بن وقاص وعبیداللّٰہ بن عبداللّٰہ بن عتبة بن مسعود، عن حدیث عائشة رضی اللّٰہ عنھا زوج النبی ﷺ." [صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم الحدیث:٤٧٥٠]

سند کے بعد وہ لکھتے ہیں، ابن شہاب الزہری لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''وکل حدثنی طائفۃ من الحدیث وبعض حدیثھم یصدق بعضنا وان کان بعضھم اوعی لہ من بعض...''

ان راویوں میں سے ہر ایک نے مجھے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا ہے اور ان راویوں کی بیان کردہ حدیث کا ایک ٹکڑا دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اگرچہ ان راویوں میں بعض ایسے ہیں جو اس حدیث کو دوسرے بعض سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں۔

ان معروضات کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ سیرت نگاری میں ''اسنادالجمعی'' عیب ہے نہ قابل طعن بلکہ سیرت نگاری میں اصولی طور پر اس کے جواز کی سند ملتی ہے۔

☆ مکاتب سیرت:

سیرت کے مکاتب کو مختلف اعتبارات سے دیکھا جا سکتا ہے۔ علمی اعتبار سے اس کے مکاتب کو مکتب محدثین، مؤرخین، متکلمین، عارفین کہہ سکتے ہیں۔ ادبی اعتبار سے منظوم، منثور، غیر منقوط کہا جا سکتا ہے۔ لسانی اعتبار سے مکاتب کے اسالیب کا جائزہ لیں تو دنیا کی ہر زبان کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ اس میں سیرت کا کام ہوا، اور اس وجہ سے ہونا چاہیے تھا کہ آپ ﷺ کی رسالت عالمین کے لیے ہے۔ زمانی مکاتب کا ذکر کریں تو اب تک کی ہر صدی ایک مکتب کی صورت میں جلوہ گر ہو کر سیرت کے نور سے انسانیت کو منور کرتی نظر آئے گی۔ مذہبی بنیادوں پر مسلم اور غیر مسلم مکاتب کی تقسیم کی جا سکتی ہے۔

مکانی اعتبار سے دیکھیں تو سیرت کے تین مکاتب بہت نمایاں اور واضح ہیں کہ جن کے اثرات ہر جگہ نمایاں اور ظاہر ہیں۔ یہ اثرات جغرافیائی اور لسانی حد بندیوں کی وجہ سے بھی محدود نہ کیے جا سکے۔ یہ تین مکاتب سیرت درج ذیل ہیں:

(۱) مدنی مکتب　　(۲) اندلسی مکتب　　(۳) ہندی مکتب

(i) مدنی مکتب:

یہ حقیقت ہے کہ جس شہر نے اسلام کی اشاعت اور اہل اسلام کے لیے محبت کے دروازے کھولے وہ مدینہ منورہ ہے۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے صرف اس شہر کا نام ہی نہیں حقیقت و ماہیت اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مقام ومرتبہ بھی بدل گیا۔ اقبال نے اسی لیے کہا:

تو باش ایں جا وبا خاصان بیامیز
کہ من دارم ہوائے منزل دوست

(ارمغان حجاز)

(آپ حرم میں اپنے خاص بندوں سے محبت رکھیں، میں تو اپنے محبوب کے شہر کی خواہش رکھتا ہوں۔)

تو فرمودی رہ بطحا گرفتیم
وگرنہ جز تو مارا منزلے نیست

(ارمغان حجاز)

(آپ نے فرمایا تو میں مکہ مکرمہ چلا گیا۔ ورنہ آپ ﷺ کے سوائے ہماری کوئی منزل نہیں۔)

لوگ بارگاہ رسالت میں نذرانہ سلام پیش کرنے حاضر ہوتے تو یہاں کے اہل علم سے بھی ملتے۔ اہل علم کی ایک کثیر تعداد یہاں رہتی، لوگوں کو نبوی علوم کے فیضان سے بہرہ ور کرتی۔ صحابہ کی اولادیں یہاں موجود تھیں جو آثار نبوی کے متعلق لوگوں کو آگاہ کرتے۔ ان اصحاب نے خود بھی شام، عراق اور مصر کے اسفار سے اس علم کو منتقل کیا۔ سیرت کے نقوش یہاں جابجا موجود، زبانی روایات کے امین موجود تھے اور یہ معلومات نسل درنسل منتقل ہوتی رہیں۔ سابقہ صفحات میں دکتور محمد یسری سلامہ کے حوالے سے گذر چکا کہ طبقہ ثانیہ کے ۲۷/ افراد ایسے ہیں جنہوں نے سیرت کی روایات بیان کیں۔ یہ طبقہ اصول ہے کیوں کہ:

”معظم مرویات السیر والمغازی جاء من طریق ھذہ الطبقة اما بالروایة والنقل او بصیانة الخبر بلفظھم وترتیبھم، وھو الخبر الذی کانوا یتلقونه عن الصحابة والطبقة الاولی من التابعین ثم یخرجونه فی سیاق واحدٍ منتظم مرتب، وھو ما یعد مستھل کتابة التاریخ فی الاسلام، وبدایة التمییز بین الروایة الحدیث وروایة التواریخ والاخبار.“ [مصادر السیرۃ النبویة ومقدمه فی تدوین السیرۃ، ص:۸۴]

”کیونکہ روایاتِ مغازی وسیرت کا معتدبہ حصہ اسی طبقہ سے مروی ہے، یا تو روایت ونقل کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ذریعے یا پھر خبر کے الفاظ و ترتیب کو تشکیل دے کر۔ یہ وہ خبریں ہیں جو انہوں نے صحابہ اور تابعین کے طبقہ اولیٰ سے حاصل کیں، پھر ان کو ایک منظم انداز سے سیاق کے مطابق ترتیب دیا۔ اسی طریقہ کار کو تاریخ اسلام کی کتابت کے لیے ابتداء میں اختیار کیا گیا۔ روایتِ حدیث اور روایتِ تواریخ و اخبار کے درمیان تمیز کی ابتداء ہوئی۔"

سیرت نگاری کے حوالہ سے اس بنیادی/اساسی طبقہ کے بارہ میں محمد یسریٰ سلامہ نے یہ بھی کہا:

"اسی طرح یہ ملاحظہ کیا جاسکتا ہے کہ اس طبقہ کے لوگ عام طور پر اہل مدینہ ہیں۔ کیونکہ عہدِ نبوی، پھر عہد خلافت میں مدینہ طیبہ بہت سے وقائع و حوادث کا مرکز تھا اور وہاں کے باسی، وہاں کی تاریخ اور خبروں کے متعلق زیادہ بہتر جانتے تھے اور ان کو باتیں دوسروں کی نسبت زیادہ حفظ تھیں۔ انہیں سے یہ علم نشر ہوا اور انہیں سے پھیلا۔ یا تو لوگ ان کی طرف ان روایات کو لینے کے لیے دوسرے علاقوں سے آئے یا ان اصحاب نے خود شام، عراق اور مصر کی طرف سفر کر کے اس علم اور روایات کو منتقل کیا۔"

[مصادر السیرۃ النبویۃ ومقدمہ فی تدوین السیرۃ، ص:۸۷۔۸۸]

ان میں سے عروہ بن الزبیر، ابی حمید الساعدی، ابن عباس، ابو ھریرۃ، مغیرہ بن شعبہ، عائشہ، عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں الزھری، یزید بن رومان، عبداللہ بن ابی بکر بن حزم، عمرو بن دینار ہیں۔ [تھذیب التھذیب، جلد۶، ص:۱۱۸]

ان کے بارہ میں ابن کثیر یہ قول نقل کرتے ہیں:

"کان فقیھا عالما حافظا ثبتا حجۃ عالماً بالسیر، وھو اول من صنف المغازی." [البدایۃ والنھایۃ، جلد۹، ص:۱۰۱]

دکتور محمد مصطفیٰ الاعظمی نے "مغازی عروۃ بن الزبیر بروایۃ ابی الاسود عنہ" پر کام کیا۔

مغازی عروہ کی کام کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے محمود الحسن لکھتے ہیں:

"عروہ کی تحریروں کو پڑھتے ہی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا طرز بیان سادہ اور بے تکلف تھا جس میں مبالغے کا نام بھی نہیں تھا۔ ایک بہت اہم خوبی جو ان کی مغازی میں پائی جاتی ہے یہ ہے کہ ہر واقعے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے اس کا پس منظر بیان کرتے ہیں جس سے واقعے کے اسباب پر روشنی پڑتی ہے۔ مثال کے طور پر غزوۂ بدر کو لے لیجیے۔ عروہ اس واقعہ کو بیان کرنے سے پہلے مسلمانوں اور قریش کی باہمی کشاکش کا ذکر مختصر مگر جامع طور پر کرتے ہیں۔ اس طرح ہجرت حبشہ کا واقعہ بیان کرتے وقت پہلے قریش اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس طرزِ تحریر سے عروۃ کے منطقی اندازِ فکر اور تجزیاتی ذہن کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ عروہ نے اس تالیف کے ذریعے مغازی پر کام کرنے والوں کے لیے بڑی آسانیاں پیدا کر دیں اور یہ بھی اپنی جگہ پر صحیح ہے کہ انہوں نے واقعات کا جو خاکہ اس کتاب کی صورت میں پیش کیا تھا۔ اس میں رنگ بھرنے کا سہرا ان کے جلیل القدر شاگرد محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب الزہری کے سر ہے۔" [عربوں میں تاریخ نگاری کا آغاز وارتقاء، ص:۴۴۔۴۵]

اسی طرح شرحبیل بن سعد کے بارہ میں کہا گیا:

"لم یکن احد اعلم بالمغازی والبدریین منه." [الجرح والتعدیل، جلد۴، ص:۴۸۴]

زہری کی تصنیف کے بارہ میں امام سہیلی نے لکھا: "هي اول سيرة الفت في الاسلام."

[الروض الانف، جلد۲، ص:۲۰۵]

علم سے محبت کا عالم یہ تھا کہ مشغولیت علم کو بھی عبادت سمجھتے تھے۔ [صفة الصفوة، جلد۱، ص:۳۷۷]

سیرت میں عروہ اور زہری کے امتیازات پر روشنی ڈالتے ہوئے دکتور عطیہ مختار لکھتے ہیں:

"بے شک ان دو شخصیات (عروہ اور زہری) نے بہت سے ایسے قواعد وضع کیے جن کو بعد میں آنے والے سیرت نگاروں نے اختیار کیا۔ جیسا کہ مکمل واقعہ بیان کرنے کے لیے مختلف اسناد کو جمع کرنا (اسناد الجمعی)، سیرت میں مرسل روایات نقل کرنا، بعض اوقات زمانی ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے بغیر اسناد کے روایت کرنا، جتنا ممکن ہو واقعہ کی تاریخ کی تحدید کرنا، سیرت کی اہم مہمات کے شرکاء کے ناموں کو شمار کرنا جیسے عقبہ اولیٰ، عقبہ ثانیہ اور غزوۂ بدر وغیرہ، قرآنی آیات سے استشہاد کرنا، اشعار و دیگر چیزیں نقل کرنا۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان دو شخصیات نے سیرت مبارکہ کے لیے ایسے قواعد معروفہ وضع کیے جنہیں آنے والے سیرت نگاروں نے اختیار کیا خواہ وہ ان کے تلامذہ تھے یا ان کے علاوہ سیرت نگار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے۔" [مصادر السیرۃ النبویۃ بین المحدثین والمؤرخین،ص:۲۳]

تیسرے طبقے سے موسیٰ بن عقبہ کو عیون الاثر، السیر اعلام النبلاء، زادالمعاد، الاصابۃ، امتاع الاسماع، جیسی کتب میں نقل کیا گیا ہے۔ محمد بن اسحاق بن یسار کی کتاب آج تک حوالہ جاتی اور اسلوب کے اعتبار سے مستند خیال کی جاتی ہے۔ اس طرح واقدی مطعون سہی مگر اس کے بغیر سیرت نگاروں کا چارہ نہیں۔

ان دلائل/ بیانات/ شواہد/ آراء کی روشنی میں کہہ سکتے ہیں کہ سیرت نگاری کے فروغ میں "اصل الاصول" مکتب/ مدرسہ "مدنی" ہے اور عقلی طور پر ہونا بھی یہی چاہیے تھا کیوں کہ اہل مدینہ نے محبت و وفائے رسول کی مثال قائم کی تھی۔ اس لیے علوم وفنون اور محبت و وفا کے چشمے قدرت نے "وجود مصطفیٰ کریم ﷺ" کی برکت سے اس سرزمین سے جاری کردیے۔

مدنی سیرت نگاروں نے جو اصول وقواعد وضع کیے اور ضابطہ ہائے تحریر کے نقوش ترتیب دیے وہ ہی آج تک سب کے لیے مشعل راہ اور نمونہ ہیں۔ اس تابندہ روایت کو بعد کے اہل قلم نے بھی قائم رکھا۔ ان مؤلفین کی کتب کے کئی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں یا ان سے اخذ واستفادہ کے ذریعہ دیگر زبانوں کے مؤلفین نے مضامین سیرت کو تحریر کیا ہے۔ چند ایسے اسماء درج ذیل ہیں:

(۱) احمد بن زینی دحلان الحسنی (م:۱۳۰۴ھ) کی درج ذیل کتاب:

(i) السیرۃ النبویۃ الانوار السنیۃ بفضائل ذریۃ خیر البریۃ:

(۲) السید احمد یاسین احمد الخیاری (م:۱۳۸۰ھ) کی درج ذیل کتب بھی تاریخی حوالہ سے اہم ہیں:

(i) تاریخ معالم المدینۃ المنورۃ قدیما وحدیثاً

(ii) امراء المدینۃ وحکامھا من عھد النبوۃ وحتی الیوم

(iii) الاوائل فی تاریخ المدینۃ المنورۃ

(iv) تاریخ المدینۃ فی الشعر العربی قدیماً وحدیثاً

(۳) سید محمد بن علوی المالکی (م:۱۴۲۵ھ) کی سیرت پر درج ذیل کتب ہیں:

(i) محمد ﷺ الانسان الکامل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ii)تاریخ الحوادث والاحوال النبویة

(iii)الذخائر المحمدیة

(iv)وهو بالافق الاعلٰی

(v)حول الاحتفال بذکری المولد النبوی

(vi)الانوار البهیة من اسراء ومعراج خیر البریة ﷺ

(vii)الزیارة النبویة بین الشرعیة والبدعیة

(viii)البیان والتعریف فی ذکری المولد النبوی الشریف

(ix)شفا الفواد بزیارة خیر العباد ﷺ

(۴) ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر کی سیرت پر درج ذیل کتب ہیں:

(i)الخصائص التی انفرد بها ﷺ من سائر الانبیاء علیهم السلام

(ii)عظیم قدره ﷺ ورفعة مکانته عند ربه عزوجل

(iii)شمائل الرسول الأمین ﷺ

(iv)سیرة الرسول ﷺ. العهد المکي. کما وردت في کتب السنة.

(v)الاشارة، للحافظ مغلطائي (تحقیق)

(vi)فضائل النبي الکریم ﷺ کما وردت في القرآن العظیم

(vii)الشوق الی رسول اللّٰه ﷺ من الجذع الی ثوبان.

(viii)مع رسول اللّٰه ﷺ في رمضان

(ix)الصلوة علی النبي ﷺ مکانتها، أحادیثها، مواطنها، حکمها، فوائدها، وثمراتها

(x)فضائل المدینة المنورة

(xi)مختصر فضائل المدینة المنورة

(xii)فضائل مکة المکرمة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(xiii)أمية النبي المصطفٰی ﷺ

(xiv)مكانة النبي الكريم ﷺ بين الأنبياء عليهم السلام

(xv)الشفاعة: الرد على منكريها

(xvi)مختصر فضائل مكة المكرمة

(xvii)ساكن مكة المكرمة، منزلته و مسئوليته

(xviii)ساكن المدينة المنورة، منزلته و مسئوليته

(xix)الرحمة المهداة ﷺ

(xx)الآيات الربانية في السيرة النبوية

(xxi)الحب المتبادل (بين رسول اللّٰه ﷺ والمدينة المنورة)

(xxii)رحمة النبي الكريم ﷺ بالكفار

(xxiii)السنة النبوية وحي

(xxiv)مختصر السنة النبوية وحي

(xxv)شبهات حول السنة ودحضها

(xxvi)زواج السيدة عائشة رضى اللّٰه عنها ومشروعية الزواج المبكر

(xxvii)شوق الجمادات واستجابتها له ﷺ

(xxviii)محبة النبي ﷺ وطاعته بين الانسان والجماد

(ii)اندلسی مکتب:

اندلسی مکتب فکر کے جائزہ کے لیے اندلسی مزاج سے آگاہی ضروری ہے۔ ابن غالب نے اپنے رسالہ "فرحة النفس" میں لکھا:

"اور اہل اندلس انساب، عزت، فخر، بلند ہمت، فصیح اللسان اور نیک دل ہونے کے معاملے میں عرب لوگوں کی مانند ہیں اور علوم کی سرپرستی کرنے اہل علم سے محبت، علم کا ضبط اور اس کی روایت کے معاملہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں ہندوستانیوں کی مانند ہیں۔ پاکیزگی، ظرف، اخلاق، بیداری، ذکاوت، حسن نظر، سخاوت، لطافت اذہان، حدت افکار اور خیالات کے اثر ورسوخ کے معاملہ میں بغدادی ہیں۔'' [نفح الطیب، جلد۳، ص: ۱۵۰]

اس سے اہل اندلس کی فکری اٹھان، ذہنی بلندی اور خصائل ومحامد کا اندازہ لگا سکتے ہیں اور المقری اہل اندلس کے ذوق نظافت کے بارے میں کہتے ہیں:

''اہل اندلس اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ نظافت لباس وفراش اور متعلقات کا خیال رکھنے والے ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پاس کھانے کے لیے ایک دن کی غذا بھی نہیں ہوتی، وہ دن روزے کی حالت میں گذار دیتے ہیں، لیکن وہ تنگ دست بھی صابن خریدتے ہیں اور اس سے کپڑے دھوتے ہیں، ایک لمحہ کے لیے بھی آنکھ ان کی اصل حالت کی خبر نہیں دیتی۔'' [نفح الطیب، جلد اول، ص: ۲۲۳]

۲۷ر ہجری [تاریخ الرسل والملوک، جلد۴، ص: ۲۵۵] سے جو تگ ودو شروع ہوئی وہ ۹۲ر ہجری میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ ۸۹۷ھ تک کے عرصہ میں اہل اندلس کی جو علمی کاوشیں منظر عام پر آئیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ بلاشبہ علمی مسابقت ان کا حصہ بنی اگرچہ وہ شامل بعد میں ہوئے۔ اندلس کی فتح ایک فکر ونظریے کی فتح تھی اور یہ نظریہ اور فکر یہاں سے علمی شکل میں رُوپذیر ہوئی۔ اہل اندلس کے ہاں مرد وخواتین کے حوالہ سے ایک مربوط علمی روایت موجود تھی۔ امہات کتب سیرت کے مطالعات / سماعات / اور قراءات کا اندازہ محمد بن خیر الاشبیلی (م: ۵۷۵ھ) کی فہرست ابن خیر الاشبیلی، عبداللہ بن محمد الازدی معروف بہ ابن الفرضی (م: ۴۰۳ھ) کی تاریخ العلماء والرواۃ للعلم بالأندلس، احمد بن یحییٰ الضبی (م: ۵۹۹ھ) کی بغیۃ الملتمس فی تاریخ رجال اھل اندلس، عبداللہ بن الحسن النباھی المالقی کی تاریخ قضاۃ الاندلس، لسان الدین ابن الخطیب (م: ۷۷۶ھ) کی الاحاطۃ فی اخبار غرناطۃ، سے لگایا جا سکتا ہے۔

اندلسی سیرتی ادب کا شمار غیرت کے رجحان ساز ادب میں ہوتا ہے۔ اندلسی علماء نے پہلے سے موجود مواد سیرت کو نئے انداز ونہج سے مرتب کیا۔ اس مکتب کی نمائندہ کتب درج ذیل ہیں:

(i) العقد الفرید: ابو عمر احمد (م: ۳۲۸ھ)

(ii) جوامع السیرۃ: امام حزم علی بن احمد (م: ۴۵۶ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(iii) الدرر فی اختصار المغازی والسیر: ابن عبدالبر یوسف بن عبداللہ (م:۴۶۳ھ)

(iv) الشفاء بتعریف حقوق المصطفی: قاضی عیاض (م:۵۴۴ھ)

(v) القربۃ الی رب العالمین فی فضل الصلوۃ علی سید المرسلین ﷺ:

ابن بشکوال، ابوالقاسم خلف بن عبدالملک (م:۵۷۸ھ)

(vi) الروض الانف: عبدالرحمن بن عبداللہ السہیلی (م:۵۸۱ھ)

(vii) نہایۃ السول فی خصائص الرسول ﷺ: ابن دحیہ عمر بن حسن کلبی (۶۳۳ھ)

(viii) کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر: ابن دحیہ عمر بن حسن کلبی (۶۳۳ھ)

(ix) الاکتفا فی مغازی المصطفی والثلاثۃ الخلفاء: ابوالربیع سلیمان بن موسیٰ بن سالم الکلاعی اندلسی (م:۶۳۴ھ)

(x) عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر: امام ابن سید الناس (م:۷۳۴ھ)

سیرت کے جن پہلوؤں پر اندلسی سیرت نگاروں نے تصنیفات تحریر کیں، ان کا جائزہ لیتے ہوئے ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''اندلسی سیرت نگاروں نے تیسری صدی ہجری اور بعد کی صدیوں کے مشرقی سیرت نویسوں کی مانند سیرتِ نبوی ﷺ کے تقریباً تمام موضوعات پر قابل قدر کتابیں اور رسالے لکھے۔ وہ موضوعات خواہ بعثت نبوی سے قبل کی حیات طیبہ سے تعلق رکھتے ہوں جیسے: قبلِ نبوت عصرِ نبوی، ولادت وجائے ولادتِ نبوی، اسماء ونسبِ نبوی، اسلاف وآباء واجدادِ نبوی، رضاعتِ نبوی وغیرہ یا بعثتِ نبوی اور اس کے متعلقات جیسے: وحی ونزول وحی، قرآن کریم نبوتِ محمدی، اعلام ومبشرات نبوت، دلائل واثبات نبوت، معجزات بالخصوص اسراء ومعراجِ نبوی وغیرہ۔ یا مدنی دور طیبہ کے اہم سنگ میل ہوں جیسے: ہجرت وجائے ہجرتِ نبوی، تنظیم معاشرہ وتعمیر مسجدِ نبوی، مغازی ومشاہد وفتوحِ نبوی، عام صحابہ کرام ہوں یا حکومتِ نبوی کے عمال وسفراء اور کتابِ نبوی یا تنظیم وتاسیس حکومت الٰہی کے اہم کارنامے صلح ناموں، معاہدوں، اموال واقطاع، وفود وعہود وغیرہ کی شکل میں ہوں۔ اور سب سے اہم یہ کہ پوری حیاتِ نبوی ﷺ پر شامل جامع سیرت کی کتب نادرہ ہوں۔ سیرت وشخصیت نبوی کے مختلف پہلو ہوں جیسے: حلیہ وصفات نبوی، عصمت واخلاق نبوی، خصائص ومناقب ہوں یا فضائل وشمائل، افعال والفاظ ہوں یا جوامع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الکلم واحادیث وسنن ہوں، شجاعت وفروسیت ہو یا شرف وفضل نبوی یا آپ کی ذات والا صفات سے متعلق اشیاء ہوں جیسے: لباس وآلات واسلحہ، نعال وخیل واعلام ہوں یا جملہ متروکاتِ نبوی، یا آپ سے متعلق افراد واولاد ہوں یا ازواج ومطہرات واخلاف واہل بیت۔ یا آپ ﷺ کے ادا کردہ فرائض عبادت ہوں جیسے: حج ونماز وغیرہ۔ یا آپ کے احکام وفرامین واذکار وادعیہ ہوں جیسے: قرآن کی قراءت وتفسیر، فتاویٰ وفیصلے خطبات واقوال، حکم وامثال، اجتہاد وفقہ، احکام ووصایا یا طب وعلاج کے طریقے ہوں۔ اندلسی سیرت نگاروں نے آپ کے احسانات کی یاد وتذکیر کی خاطر آپ پر درود وصلوٰۃ اور مدح ونعت سے متعلق کتابیں و قصائد بھی لکھے، آپ کی رویت آپ سے شکویٰ، آپ کی شفاعت کی طلب، زیارت واستغاثہ وغیرہ پر بھی کتابیں تالیف کیں اور سب سے بڑھ کر کہ آپ کے حقوق وآداب بھی امت اسلامی کو بتائے۔ غرض کہ انہوں نے تقریباً ہر پہلوئے سیرت نبوی پر تالیف وتصنیف کی۔" [مقالات سیرت، جلد اول، ص: ۱۹۳۔۱۹۴]

سیرت نگاری میں اساسی اور اصولی کام اگر مدنی سیرت نگاروں نے کیا تو اس میں عملیت، آفاقیت، ندرت اور معنویت کے عناصر اندلسی سیرت نگاروں کی کاوشوں کا مظہر ہیں۔ اب کوئی سیرت نگار قاضی عیاض، سہیلی اور ابن سید الناس سے استفادہ کیے بغیر کار سیرت مکمل نہیں کرسکتا۔ تلخیص اور شرح دونوں میں وہ امتیازات قائم کیے، مشرق میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

(iii) ہندی مکتب:

ع میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

برعظیم پاک وہند کا خطہ سرزمین محبت ہے۔ روایات کی استنادی حیثیت زیر بحث نہیں مگر کتب روایات، اسماء الرجال اور غریب الحدیث میں "ہند" کا ذکر بہر حال کسی حقیقت کا اعلان ضرور ہے۔ سراندیپ میں ہبوط آدم، غزوہ ہند، عود ہندی، سرہند میں مزارات انبیاء کا کشف مجددی، صحابہ کی آمد جیسے کتنے نظائر ہیں جو اس خطہ کے خمیر میں جذبہ محبت کی فراوانی کو ظاہر کررہے ہیں پھر یہ جذبہ خواجہ اجمیری، زکریا ملتانی، شیخ سرہندی، محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ اور اقبال جیسے لوگوں کی صورت میں ظاہر ہوا۔ غازی علم الدین کا عشق اسی سرزمین کی عطا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہاں سیرت نگاری کا آغاز یقیناً بہت بعد میں ہوا مگر سیرت کے حوالہ سے قابل فخر اور قابل ذکر کام ہوئے۔ میلاد ناموں کی روایت اس دھرتی کی قدیم روایت ہے۔ یہ ہی روایت سیرت سے جوڑنے اور صاحب سیرت کی محبت پیدا کرنے کا ذریعہ تھی۔ اس کی مخالفت کرنے والے یقیناً محافظت شریعت کے لیے ایسا کرتے ہوں گے مگر صاحب سیرت سے جوڑنے کا آزمودہ عملی طریقہ بھی تو بتائیں۔ عادل شاہی خاندان کے حکمران ابراہیم عادل شاہ دوم (۹۸۸ھ۔۱۰۳۷ھ/۱۵۸۰ء۔۱۶۲۷ء) نے نبی کریم ﷺ کے آثار مبارک کو محفوظ رکھنے کے لیے ایک عمارت تعمیر کروائی جو آثارِ شریف یا آثار محل کہلاتی تھی۔ [علم حدیث میں برعظیم پاک و ہند کا حصہ، ص:۱۱۸] گویا محبت رسول کی روایت سازی کا مرکز یہ خطہ ہی تھا۔

ابتدائی دور میں مختلف علاقوں میں اہل علم نے جو کتب تحریر کیں اس کی اجمالی فہرست درج ذیل ہے:

(i) مناقب السادات: قاضی شہاب الدین دولت آبادی (م:۸۴۹ھ)

(ii) رسالہ سیرت النبی ﷺ: سید محمد گیسو دراز (م:۸۲۵ھ)

(iii) عین الوفا ترجمۃ شفا: ابوبکر بن محمد بھروچی (م:۹۱۵ھ)

(iv) شرح شمائل النبی ﷺ: مصلح الدین اللاری (م:۹۷۹ھ)

(v) شرح علی شمائل النبی ﷺ: شیخ عبداللہ سلطان پوری (م:۹۹۰ھ)

(vi) عصمت الانبیاء: شیخ عبداللہ سلطان پوری (م:۹۹۰ھ)

(vii) الحقیقۃ المحمدیۃ: وجیہ الدین علوی گجراتی (م:۹۹۸ھ)

(viii) مغازی النبی ﷺ: یعقوب کشمیری (م:۱۰۰۳ھ)

(ix) شرح شمائل النبی ﷺ: حاجی محمد کشمیری (م:۱۰۰۶ھ)

(x) شرح شمائل: شیخ عاشق بن عمر ہندی (م:۱۰۳۲ھ)۔

(xi) اثبات النبوۃ: شیخ احمد سرہندی (م:۱۰۳۴ھ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(xii)اتحاف الحضرة العزیزة بعیون السیرة الوجیزة:
شیخ محی الدین عبدالقادر العیدروس گجراتی احمد آبادی (م:۱۰۳۸ھ)

(xiii) شرح الشمائل: شیخ حسین الحسینی بردی (م:۱۰۴۵ھ)

(xiv)مدارج النبوة: شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ)

(xv)جذب القلوب الی دیار المحبوب: شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م:۱۰۵۲ھ)

(xvi)مطلع الانوار البهية فی الحلية النبوية: شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م:۱۰۵۲ھ)

(xvii)جامع المعجزات: محمد واعظ الرھاوی الدہلوی (م:۱۰۶۴ھ)

(xviii)نظم الدرر والمرجان مرزا جان برکی (م:۱۱۰۰ھ)

(xix)خلاصة السیر فی بیان ابتداء العالم و بعض احوال خیر البشر: محمد بیگ بن یار محمد بخاری (م:۱۱۱۰ھ)

(xx)بذل القوة فی حوادث سنی النبوة: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (م:۱۱۷۴ھ)

(xxi)فتح العلی فی حوادث سنی نبوة النبی: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (م:۱۱۷۴ھ)

(xxii)النور المبین فی جمع اسماء البدریین: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (م:۱۱۷۴ھ)

(xxiii)حیات القلوب فی زیارت المحبوب: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (م:۱۱۷۴ھ)

(xxiv)سرور المحزون: شاہ ولی اللہ (م:۱۱۷۶ھ)

(xxv)انباء الابناء فی حیاة الانبیاء: غلام حسین المعروف ابوالحسن سندھی صغیر (م:۱۱۸۷ھ)

(xxvi)تاریخ محمدی: مرزا محمد بن رستم بدخشی (م:۱۱۹۵ھ)

(xxvii)التنبیهات النبوية فی سلوك الطريقة المصطفوية: ولی اللہ بن غلام محمد سورتی (م:۱۲۰۷ھ)

(xxviii)ریاض السیر: محمد باقر آگاہ (م:۱۲۲۰ھ)

(xxix)خلاصة السیر: قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م:۱۲۲۵ھ)

(xxx) رسالہ تقدیس والدی المصطفی ﷺ: قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م:۱۲۲۵ھ)

(xxxi)شمائل و اخلاق نبوی: قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م:۱۲۲۵ھ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(xxxii)رسالہ در نسب اطہر و ازواج مبارکہ و اولاد عالی: قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م:۱۲۲۵ھ)

(xxxiii)رسالہ در ذکر طعام: سراج احمد مجددی (م:۱۲۳۰ھ)

(xxxiv)امیر السیر فی حال خیر البشر: بہادر علی خان دہلوی (م:۱۲۵۳ھ)

(xxxv)السیرۃ المحمدیۃ والطریقۃ الاحمدیۃ: کرامت علی (م:۱۲۷۷ھ)

(xxxvi)تواریخ حبیب اللہ: مولانا عنایت احمد کاکوروی (م:۱۲۷۹ھ)

(xxxvii)فوائد بدریہ: قاضی بدر الدولہ (م:۱۲۸۰ھ)

(xxxviii)انوار جمال مصطفی ﷺ: مولانا نقی علی خاں (م:۱۲۹۷ھ)

(xxxix)الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم: محمد عبد الحق الہ آبادی (م:۱۳۳۳ھ)

(xl)انوار احمدی: انوار اللہ قادری (۱۳۳۵ھ)

یہ ادھوری فہرست ظاہر کرتی ہے کہ برعظیم میں صرف میلاد ناموں کا رواج ہی نہ تھا۔ دیگر جہات سیرت اور تراجم کی روایت بھی موجود تھی۔

برعظیم میں سیرت نگاری کی روایت کا نیا جنم عہد سرسید ہے۔ سرسید کی فکر اور منہج سے اختلاف ہوسکتا ہے بعض مسلمات پر ان کی رائے سے اتفاق نہیں ہوسکتا، مگر ولیم میور (Sir William Muir) کی کتاب کا جواب تحریر کرنے کے لیے جس جذبہ کا اظہار کیا، جیسی فکرمندی سے کام کیا وہ لائق تحسین ہے۔ تاریخ میں اس کی کوئی دوسری مثال نہ ہوگی۔ سرسید نے "الخطبات الاحمدیہ فی العرب والسیرۃ المحمدیۃ" لکھ کر بلاشبہ رد استشراق کی علمی بنیاد ڈالی۔ سیرت النبی ﷺ پر سرسید کی درج ذیل تحریرات بھی ہیں:

(i) ازواج مطہرات رسول خدا ﷺ (مقالات سرسید، جلد نمبر ۴)

(ii) آنحضرت اور صدور معجزات (مقالات سرسید، جلد نمبر ۱۳)

(iii) آنحضرت کی بشارت توریت وانجیل میں (مقالات سرسید، جلد نمبر ۱۱)

(iv) آنحضرت کے حسب ونسب کی تحقیق (مقالات سرسید، جلد نمبر ۱۱)

(v) آنحضرت کی ولادت اور طفولیت (مقالات سرسید، جلد نمبر ۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(vi) آنحضرت کی پشین گوئیاں اور بشارت توریت اور انجیل میں (مقالات سرسید، جلد نمبر ۱۵)

(vii) اہل عرب اور ان کے مذہب (اسلام سے قبل) (مقالات سرسید، جلد نمبر ۱۱)

(viii) جغرافیہ ملک عرب اور اس کی اقوام وقبائل (مقالات سرسید، جلد نمبر ۱۱)

(ix) جلاء القلوب بذکر المحبوب (مقالات سرسید، جلد نمبر ۷)

(x) غزوۂ بدر اور نزول ملائکہ (مقالات سرسید، جلد نمبر ۱۴)

(xi) غزوۂ بدر کا واقعہ قرآن مجید میں (مقالات سرسید، جلد نمبر ۱۴)

(xii) واقعہ معراج کی حقیقت واصلیت (مقالات سرسید، جلد نمبر ۱۳)

سرسید سے لے کر قیام پاکستان تک سیرت النبی ﷺ کی مختلف جہات پر بہت لکھا گیا بعض ایسے کام بھی ہوئے جو بعد میں آنے والوں کے لیے حیثیت بن گئے۔ ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں نے بھی لکھا، کہیں ناموس رسالت پر حملے بھی ہوئے۔ غازی علم دین کا تاریخی واقعہ بھی پیش آیا۔ غیر مسلم سیرت نگاروں کے اپنے اپنے مقاصد تھے جن کے تحت وہ لکھتے تھے، ان کے اٹھائے گئے اعتراضات پر مسلمان اہل قلم حقیقت مسئلہ کی وضاحت کرتے۔ اس طرح مناظرانہ ادب سیرت تخلیق ہوا۔ مناظرانہ ادب میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد پیدا ہونے والے احوال و واقعات کی اثراندازی بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ مسلمانوں میں مختلف مکاتب فکر وجود میں آئے اور انہوں نے مناظرانہ ادب میں نئی جہات کا اضافہ کیا۔

اسی طرح معذرت خواہانہ رویہ سیاسی مغلوبیت کی وجہ سے پیدا ہوا مگر اس کے اثرات کار علم و تحقیق پر بھی ہوئے۔ دیگر زبانوں سے کتب سیرت کے تراجم کی روایت بھی پڑ چکی تھی مگر بیسویں صدی کے آغاز میں بھرپور انداز میں کام کا آغاز ہوا۔ اسی دور میں سیرت النبی ﷺ کے ایک نمایاں پہلو ختم نبوت پر بھی کام کا آغاز ہوا اور پھر برصغیر میں اس موضوع پر اتنا کام ہوا کہ اس کی کوئی دوسری مثال نہیں۔ رسائل و جرائد کے سیرت نمبر کا آغاز بھی ۱۹۱۳ء میں پندرہ روزہ "النجم" لکھنؤ سے ہوا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ سیرت کے تمام علمی / فکری مکاتب جو برعظیم میں تشکیل پائے ان کی بنیاد اسی دور میں رکھی گئی۔ تقسیم ہند کے بعد جو کام ہوا وہ انہی بنیادوں کو آگے بڑھایا گیا اور بیسویں صدی کے نصف آخر میں اُردو زبان میں سیرت النبی ﷺ پر اتنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کام ہوا کہ زبانوں میں اُردو زبان اس پر فخر کر سکتی ہے۔ پاکستان کے خطہ میں بے مثال علمی و تحقیقی کام ہوا اور ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی نے ایک انٹرویو میں پاکستانی کام کے معیار کو ہندوستان سے بہتر قرار دیا۔ جامعات میں سیرت کانفرنسز اور "مسندِ سیرت" کا قیام اکیسویں صدی میں نمایاں پیش رفت کہا جا سکتا ہے۔ ان میں فروغِ سیرت کے لیے انعامات کا اجراء بھی کیا گیا۔

اصحابِ علم نے سیرت پر لائبریریاں قائم کیں اور کوشش کی کہ ہر زماں و مکاں کی کتاب اس میں رکھی جائے۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے سرکاری ادارہ سمیت نجی طور پر بھی یہ کام کیا گیا۔ عبدالجبار شاکر کی لائبریری بیت الحکمت، پروفیسر گل محمد شاہ بخاری (شہدادکوٹ) [اس لائبریری کی عربی کتب فہرست حافظ محمد عارف گھانچی نے مرتب کی، جہانِ سیرت، شمارہ: ۳، ص: ۹۶۔۱۱۲] کی لائبریری، ڈاکٹر محمد حمید اللہ لائبریری (اسلام آباد) [اس لائبریری کی اُردو کتب کی فہرست جہانِ سیرت شمارہ: ۵، ص: ۲۱۔۹۳ پر شائع ہوئی۔] اور ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن کی لائبریری سیرت سٹڈی سنٹر سیالکوٹ، کو بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے۔

برصغیر کی سیرت نگاری کا جائزہ کئی ضخیم جلدوں کا متقاضی ہے البتہ درج ذیل نکات سے اس کام کے عمق و وسعت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

(الف) سیرت نگاروں کے اعتبار سے:

☆ مسلم سیرت نگار

☆ غیر مسلم (ہندو، سکھ، عیسائی) سیرت نگار

(ب) صنفی اعتبار سے:

☆ مرد سیرت نگار

☆ خواتین سیرت نگار

(ج) ادبی اعتبار سے:

☆ منثور سیرت نگاری

☆ منظوم سیرت نگاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ غیر منقوط سیرت نگاری

(د) کتبِ سیرت کی انواع کے اعتبار سے:

☆ سیرتِ زمانی کے طریق پر لکھی گئی کتب

☆ سیرتِ موضوعی

☆ رسائل وجرائد کے خاص نمبر/اخبارات کے خصوصی ایڈیشن

☆ سیرت کانفرنسز/سیمینارز

☆ سندی تحقیق کے مقالات

☆ انعامی مقابلہ جات کے لیے تحریر شدہ کتب

☆ الیکٹرانک میڈیا پر پروگرام

☆ مسانید سیرت

(ہ) زبان کے اعتبار سے:

☆ فارسی

☆ اُردو

☆ انگریزی

☆ عربی

☆ علاقائی زبانیں

☆ تراجم [محمد عارف گھانچی نے ایک فہرست "اُردو تراجم عربی کتبِ سیرت" کے عنوان سے شائع کی ہے۔]

(و) مسلکی اعتبار سے:

☆ بریلوی مسلک کی کتبِ سیرت

☆ دیوبندی مسلک کی کتبِ سیرت

☆ اہل حدیث مسلک کی کتبِ سیرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ شیعہ مسلک کی کتبِ سیرت

☆ جماعت اسلامی کی کتبِ سیرت

☆ فراہی مکتبِ فکر کی کتبِ سیرت

ان تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے برصغیر کا سیرتی ادب بلاشبہ تاریخ عالم میں اپنی اہمیت کے معلومات اور اسالیب کے تنوع، عصری مسائل پر اطلاقات اور جذبہ حب رسول کی اشاعت و ترویج کے زاویہ سے دنیا بھر میں بے مثال ہے، اگر درج بالا اجمال پر غور کریں تو محسوس ہوتا ہے کہ مدنی مکتب کی روایات اور اندلسی مکتب کے ذوق جمیل کا ترجمان ہندی مکتب فکر ہے۔

برصغیر میں سیرت نگاری کی جان کاری کے حوالہ سے درج ذیل کتب اہم ہیں:

(i) برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری: ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

(ii) ہندوستان میں سیرت نگاری: (مجموعہ مقالات) عبیداللہ فہد، ضیاء الدین فلاحی

(iii) مرقع سیرت: پروفیسر عبدالجبار شاکر

(iv) اُردو نثر میں سیرت: ڈاکٹر انور محمود خالد

(v) اُردو میں میلاد النبی ﷺ: ڈاکٹر مظفر عالم جاوید صدیقی

(vi) دورِ جدید میں سیرت نگاری کے رجحانات: (مجموعہ مقالات) مبشر حسین / عبدالکریم عثمان

(vii) برصغیر کے ہندو اور سکھ سیرت نگاروں کے کام کا تحقیقی مطالعہ: حافظ محمد نعیم

(viii) ادارہ علومِ اسلامیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی سیرت نگاری نذر پروفیسر یٰسین مظہر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ: عبیداللہ فلاحی / ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی

مستشرقینِ سیرت:

تحریک استشراق، اس کے اغراض و مقاصد ظاہر و باہر ہیں۔ ان کی علمی دیانت / غیر جانبداری / عقلیت پسندی، صرف ایک سراب ہے۔ تھامس آرنلڈ کے بارہ میں اقبال نے جو کہا وہ حقیقت استشراق / مقاصد استشراق / منہج استشراق / سب آشکارا کر رہا ہے، سید نذیر نیازی، تھامس آرنلڈ کی وفات کے حوالہ سے، اقبال کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اتنے گہرے روابط اور تعلق خاطر کے باوجود جب میں نے آرنلڈ کے مرتبہ استشراق اور اسلام سے ان کی عقیدت کا ذکر چھیڑا تو فرمایا: اسلام! اسلام سے آرنلڈ کا کیا تعلق! میں نے کہا جب کوئی شخص یہ تحقیق اور طالب علمانہ اسلام پر نظر اٹھاتا ہے تو اس سے یہی توقع ہوتی ہے کہ اسلام کے بارے میں اس کی رائے اچھی ہوگی۔ بلکہ شاید وہ خود بھی اس کی طرف مائل ہو، جیسے مثلاً نپولین یا گوئٹے کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ پھر آرنلڈ تو ''دعوتِ اسلام'' بھی لکھ چکے ہیں۔ فرمایا: ''دعوتِ اسلام'' اور اس قسم کی کتابوں پر نہ جاؤ۔ آرنلڈ کی وفاداری صرف خاکِ انگلستان سے تھی۔ وہی ان کا دین تھا اور وہی اُن کی دنیا۔ انہوں نے جو کچھ کیا انگلستان کے مفاد کے لیے کیا۔ میں جب انگلستان میں تھا تو انہوں نے مجھ سے براؤن کی تاریخ ادبیات ایران پر کچھ لکھنے کی فرمائش کی تھی۔ لیکن میں نے انکار کر دیا، کیونکہ مجھے اِس قسم کی تصنیفات میں انگلستان کا مفاد کام کرتا نظر آتا تھا۔ دراصل یہ بھی ایک کوشش تھی ایرانی قومیّت کو ہوا دینے کی اس مقصد سے کہ ملت اسلامیہ کی وحدت پارہ پارہ ہو جائے۔ بات یہ ہے کہ مغرب میں فرد کی زندگی صرف ملک کے لیے ہے اور وطنی قومیّت کا تقاضا بھی یہ ہے کہ ملک اور قوم (دونوں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں) کو ہر بات پر مقدم رکھا جائے۔ لہٰذا آرنلڈ کو مسیحیت سے غرض تھی نہ اسلام سے، بلکہ سیاسی اعتبار سے دیکھا جائے تو آرنلڈ کیا ہر مستشرق کا علم و فضل وہی راستہ اختیار کر لیتا ہے جو مغرب کی ہوسِ استعمار اور شہنشاہیت کے مطابق ہو۔ ان حضرات کو بھی شہنشاہیت پسندوں اور سیاست کاروں کا دست و بازو تصور کرنا چاہیے۔

پھر علی بخش کو بلایا اور اُسی وقت لیڈی آرنلڈ کو تعزیت کا تار بھیجا۔'' [مکتوبات اقبال، ص:۹۶-۹۷]

استشراق کا ایک غیر علمی / غیر سنجیدہ / استہزائی / مفروضاتی، دور تھا جس کے اسلوب میں William Muir سے تبدیلی آئی، مقاصد تبدیل نہیں ہوئے۔ Post Orientalism, Modernity, Post Modernity--- یہ سب تاریخی Phase آئے مگر ان کے مقاصد میں تبدیلی نہ آئی بلکہ انہوں نے دیسی مستشرقین کی شکل میں ایک فوج بھی تیار کر لی۔ ہر مرحلہ میں اسلوب قدرے تبدیل ہوا، ہدف متعین

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رہا۔ یہ ہدف علوم دینیہ پر مختلف انداز سے اعتراضات کرنا تھا۔ ایک اعتراض کرتا تو دوسرا اس کی تردید کر کے نیا افسانہ پیش کر دیتا۔ وہ اعتراضات کی حتمی فہرست خود بھی تیار نہ کر سکے وجہ یہی کہ علمی اعتراض مقصود نہیں بلکہ تشکیک پیدا کرنا ہے۔ یہ تشکیک ذات رسالت مآب ﷺ کے بارہ میں ہے۔ قرآن، حدیث، فقہ، تصوف اور دیگر تمام پر اعتراضات کا مقصد سیرتِ نبوی کے بارہ میں شکوک وشبہات پیدا کرنا ہے۔ تحریک استشراق کی فکری بنت، لفظی خیال آفرینیاں، واقعات / جملوں سے خود ساختہ نتائج، سب تشکیک میں ملفوف ہی ملے گا۔ سابقہ ادوار میں جو الفاظ کی شکل میں تضحیک آمیز رویہ تھا اب علمی واخلاقی گراوٹ سے کارٹونوں کی شکل میں ظاہر ہونے لگا ہے۔ چند مستشرقین کی کتب درج ذیل ہیں:

(i) The Life of Mohammed: Founder of the Religion of Islam, and of the Empire of the Saracens: George Bush, (d.1831)

(ii) The Life of Mohammad, from Original Sources: Aloys Sprenger, (d.1893)

(iii) Das Leben und die Lehre des Mohammad: Aloys Sprenger, (d. 1893)

(iv) The Life of Muhammad and History of Islam to the Era of the Hegira: William Muir, (d. 1905)

(v) Mohammed: The Man and His Faith: Tor Andrae, (d. 1933)

(vi) The Life of Mahomet: E Dermenghem, (d. 1971)

(vii) Mohammad: Maxime Rodinson, (d. 2004)

(viii) Muhammad at Mecca and Muhammad at Medina: William Montgomery Watt, (d.2006)

(ix) Muhammad and the Christian, a question of response: Kenneth Cragg, (d. 2012)

(x) Muhammad: A Biography of the Prophet: Karen Armstrong, (B. 1944)

(xi) The First Muslim: The Story of Muhammad: Lesley Hazleton, (B. 1944)

(xii) In search of Muhammad: C Bennett, (B. 1955)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسلم اہلِ قلم نے ان فکری مغالطوں اور ذہنی کجیوں کا بھرپور جواب دیا ہے۔ برصغیر میں اولین کوشش سرسید احمد خاں کی ہے۔ اس حوالہ سے مابعد تمام سیرت نگاروں نے سرسید کے تمام تر اختلافات کے باوجود، بعض افکار سے استفادہ بھی کیا۔ ضیاء النبی ﷺ اُردو زبان میں واحد کتاب ہے جس کی دو جلدوں میں مستشرقین کی خرافات اور اوہامات کا جواب دیا گیا ہے، میں بھی سرسید کے حوالہ جات موجود ہیں۔ دارالمصنفین اعظم گڑھ کا ۲۱، ۲۲، ۲۳ فروری ۱۹۸۲ء کا سیمینار بھی ایک اہم کوشش ہے۔

جن مسلم اہل علم نے سیرت النبی ﷺ کے تناظر میں مستشرقین کا جواب دیا ہے ان کی کتب درج ذیل ہیں:

(i) آراء المستشرقین حول مفهوم الوحی عرض و نقد: ادریس حامد

(ii) براهین النبوة و الرد علی اعتراضات المستشرقین و المنصرین: سامی عامری

(iii) الجوانب المظلمة فی کتابات المستشرقین البریطانیین فی السیرة النبویة: محسن راشد طریم

(iv) الرسول فی الدراسات الاستشراقیة: محمد شریف الشیبانی

(v) السیرة النبویة و اوهام المستشرقین: عبدالمتعال محمد الجبری

(vi) اثر المناهج الاستشراقیة علی واط فی دراسة للسیرة النبویة: سمیر صالح حسن العمر

(vii) موقف الاستشراق من السنة و السیرة النبویة: اکرم ضیاء العمری

(viii) السیرة النبویة فی کتابات المستشرقین البریطانیین: اُمل بنت عواض

(ix) السیرة النبویة و کیف حرفها المستشرقون: محمد عبدالعظیم علی

(x) موقف الاستشراق المعاصر من نبوة محمد ﷺ: عبدالعزیز المفکر

(xi) شبهات المستشرقین حول الدعوة الاسلامیة فی العهد المکی جمعا و دراسة: احمد محمد

(xii) المستشرقون و السیرة النبویة المطهرة: فتیحہ عبدالفتاح

(xiii) الاستشراق و السیرة النبویة: مصطفی المسلوتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(xiv) الاستشراق في السيرة النبوية دراسة تاريخية: عبداللہ محمد الامین

(xv) الرسول في الدراسات الاستشراقية: محمد شریف الشیبانی

(xvi) اخلاقيات و سلوكيات الحرب عند رسول الله: دراسة مقارنة مع القانون الدولی لدحض افتراء ات المستشرقين ومن والاهم: دکتور ولید نور

(xvii) الادلة على صدق النبوة المحمدية ورد الشبهات عنها: ھدیٰ عبدالکریم

(xviii) امہات المؤمنین اور مستشرقین: ظفر علی قریشی

(xix) اسلام، پیغمبر اسلام ﷺ اور مستشرقین مغرب کا انداز فکر: ڈاکٹر عبدالقادر جیلانی

بعض مسلم دانشور اور ''مرعوب ذہن'' اپنی تصانیفِ سیرت میں فضائل وکمالاتِ نبوی کے لیے مستشرقین کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ غیر محتاط رویہ ہے۔ مستشرقین نے جو کچھ لکھا وہ ''انسان کامل'' کے بارہ میں لکھا اور مسلمان اپنے نبی کا ''اُسوۂ حسنہ'' دیکھتا ہے۔ جب اُسوۂ حسنہ کے تمام کمالات ومحامد کے بنیادی ذرائع ہمارے پاس ہیں تو ان لوگوں کی آراء کو کیوں نقل کریں جن کی آراء/ نظریات/ افکار کا بعد میں رد کرنا ہے۔

اطلاقیاتِ سیرت:

ممتاز دانشور، سیرت نگار، صاحب طرز ادیب، استاذ العلماء ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی لکھتے ہیں:

''رسول اکرم ﷺ ہر انسان کے لیے ہر دور کے لیے اور ہر حال کے لیے راہنما وجود ہیں انسان زندگی کی بوقلمونی کسی سطح پر ہو اور گردش دہر کے تنوع کے کسی موڑ پر ہو، اُسے ایک ہی حسین تر نمونہ ملے گا، یہ اشارہ دے دیا گیا کہ نمونے اور بھی بنا سکتے ہو اور کئی افراد ایسا دعویٰ بھی کریں گے مگر راہنمائی کا حُسن اور دستگیری کا مربوط وحسین تعلق ایک ہی ہو گا۔ جس عمل میں اور جس کردار میں احسن کی تمنا کرو گے تو سامنے ایک ہی وجود آئے گا۔ رسوائیوں سے نجات کی خواہش ہو یا آسودگیوں کی تمنا۔ تحفظ ذات کا مرحلہ در پیش ہو یا تعمیر سیرت کا، تعلقات کا گھمبیر پن ہو یا اجتماعی کفالت کا، معاشی مسائل ہوں یا سماجی ہیجانات سب کو پابند آداب بنانے اور ان میں اخلاق وکردار اُجالنے کا ایک ہی ذریعہ ہو گا اس لیے کہ حضور اکرم ﷺ کا اسوہ اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ کا لایا ہوا پیغام جامع بھی ہے اور بے لاگ بھی، فطرت کے مقاصد کا امین بھی اور اس کا پاسدار بھی، حضور اکرم ﷺ نے حیاتِ انسانی کی یوں کفالت کی ہے کہ وحدت ذات کا جو ہر پیدا ہوا ہے معاش و معاد میں آشتی اور مادہ و روح میں پیوستگی آپ کی تعلیمات کا حُسن ہیں کہ ان میں روحانی و اخلاقی قدروں کی صیانت کا سامان بھی ہے اور مادی احتیاج کی کفالت کا بھی، غرضیکہ:

اُس محسنِ عالم نے حساں کیا کیا نہ دیا انسانوں کو
دستور دیا، منشور دیا کچھ راہیں دیں کچھ موڑ دیئے''

[نفحاتِ سیرت، ص:۱۲۴]

اب ہر موڑ پر رہبری کے لیے، صرف ایک ہی وجود ہے جس کے قول میں صداقت، عمل میں امانت، تعلیمات میں حقانیت، اس کی عطا فرمودہ اسوۂ حسنہ میں نجات۔ اطلاقیاتِ سیرت سے یہ مراد ہے کہ اس اُسوۂ حسنہ کو سامنے رکھ کر ہر دور کے مسائل کا جائزہ لیا جائے اور تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں راہ عمل متعین کی جائے۔ اصل میں یہ پہلو ''فقہ السیر ۃ'' ہے۔ ہم عمومی طور پر فقہیاتِ سیرت کو ''فقہ السیر ۃ'' سے ملا دیتے ہیں۔ پچھلے صفحات میں اس کی تفصیل گذر چکی ہے۔ تعلیماتِ نبوی کے اطلاقی پہلو ہی سے آج مسائل میں گھری ہوئی اُمت کے لیے راہِ نجات ہے۔ اسی لیے مختلف، جدید/قدیم مسائل (معاشرتی، معاشی، سیاسی، فنونِ لطیفہ) کے حل کے لیے اہلِ مسلم نے سیرت کی روشنی میں جائزہ لیا۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

(i) اسالیب خصوم الدعوۃ فی العهد المدنی ومظاهرها فی العصر الحاضر: عبداللطیف بن عبدالعزیز

(ii) صفات الداعیة فی ضوء سیر دعاۃ النبی ﷺ: احمد الخلیفی

(iii) الشجاعة فی ضوء السنة النبویة دراسة موضوعیة: خالد بن فلاح

(iv) اخلاقیات الطبیب المسلم فی ضوء السنة النبویة: نبیلة بنت زید

(v) الاحسان فی ضوء السنة الشریفة: خالد بن مرغوب

(vi) الامن الفکری فی ضوء السنة النبویة: عبدالرحمٰن بن معلا اللویحق

(vii) تربیة البنات فی ضوء السنة النبویة الشریفة: ایمان محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(viii)اخلاقیات التعامل الاسری فی السیرة النبویة: عبداللہ ناصر

(ix)استمتع بحیاتك فنون التعامل مع الناس فی ظل السیرة النبویة: محمد بن عبدالرحمن العریفی

(x)اخلاقیات الحرب فی السیرة النبویة: صالح علی احمد

(xi)اخلاقیات الحرب فی السیرة النبویة: صالح بن علی الشمرانی

(xii)فنون التعامل فی ظل السیرة النبویة: محمد العریفی

(xiii)قرأة السیاسیة لخروج الرسول الکریم الی الطائف: عبدالحکیم الصادق الفیتوری

(xiv)مناهج الدعوة الحدیثة من خلال کتابات السیرة النبویة المعاصرة: نحیلة بسیونی

(xv)رسول اکرم ﷺ اور سماجیات: پروفیسر اختر الواسع

(xvi)عصرِ حاضر میں اُسوۂ رسول ﷺ کی معنویت: پروفیسر ڈاکٹر محمد سعود عالم قاسمی

(xvii)استحکام مملکت اور بدامنی کا انسداد تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں: ڈاکٹر حافظ محمود اختر

(xviii)رسول اللہ ﷺ کا سفارتی نظام: ڈاکٹر حافظ محمد یونس

(xix)سیرت وسفارت رسول ﷺ: مولانا مجاہد الحسینی

(xx)نبی کریم ﷺ بہ طور ماہر نفسیات: ڈاکٹر سعیدہ غزنوی

(xxi)پیامِ سیرت عصرِ حاضر کے پس منظر میں: خالد سیف اللہ رحمانی

مقاصدِ شریعت کا جائزہ بھی سیرت کے تناظر میں لیا جا سکتا ہے اور یہ جائزہ عصری مسائل کی تفہیم اور تطبیق کے لیے اہم ثابت ہوسکتا ہے۔

عرفانیاتِ سیرت:

عجائباتِ سیرت اور جہاتِ سیرت، ایک ایسا جہاں ہے جہاں کائنات کا ہر انسان اپنی ضروریاتِ دنیوی واُخروی کے بعد بھی دیکھتا ہے تو حیرت کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ آپ کو ہر آنکھ نے اپنے ظرف کے مطابق دیکھا۔ مگر حقیقتِ محمدی کو کوئی بھی نہ جان سکا۔ مفسرین، محدثین، فقہاء، سب نے اپنے دائرہ علمی میں بھی دیکھا حیرت کی فراوانی کے علاوہ کچھ نہ ملا۔ جتنا سمجھا اسے عوام کے سامنے رکھ دیا اور اپنی بے بسی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اعتراف سب نے یہ کہہ کر کیا:

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور بقول قاآنی:

الذی ردت الیہ الشمس وانشق القمر

کان امیا ولکن عندہ ام الکتاب

گروہ صوفیہ نے بھی دیگر ماہرین علوم کی طرح اپنے علم کے مطابق سیرت النبی ﷺ کو پڑھا اور بیان کیا۔ اس گروہ کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ جب آپ کے اسوۂ حسنہ کو راہ نجات وسعادت سمجھ کر اپنی زندگیوں کو اس پیکر جمال وکمال کے رنگ میں رنگ لیتے ہیں، تو راہ کشف کے ذریعہ ان پر سیرت النبی ﷺ کے نئے باب وا ہوتے ہیں۔ اسی بنیاد پر صوفیہ کے ہاں سیرت نگاری کی کچھ نئی جہات سامنے آئیں۔ سیرت نگاری کا یہ طریق صوفیہ، عرفانیات سیرت کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ شیخ محمد المہدی الفاسی نے طریقِ صوفیہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ محدث کے دلائل احادیث ہوتی ہیں۔ صوفی یہ دلائل بھی ذکر کرتا ہے اور مزید بھی بیان کرتا ہے۔ [جواہر البحار، جلد۲، ص:۴۱۵]

صوفیہ کے ہاں سیرت نبویہ سے عرفانی اشراقات اور روحانی اذواق حاصل ہوتے ہیں اور شریعت، طریقت، حقیقت زیر بحث آتے ہیں، جس سے حقیقت محمدیہ سامنے آتی ہے جو جزئیات سیرت کا مقصود ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ جلد۲، کے اختتام پر تکملہ کے عنوان سے جو لکھا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عرفانیاتِ سیرت کے حوالے سے ان کا نقطہ نظر کیا ہے وہ لکھتے ہیں:

''بدانکہ احوال واوصاف شریف آنحضرت ﷺ دو قسم اند یکے از انچہ مذکور ند در احادیث و اخبار کہ ماثورند بنقل ثابت و مسطور ند در کتب سیر از اخلاق وصفات کہ کافی ووافی اند و نبوت ورسالت وی وافضلیت و اکملیت وی از سایر انبیاء ورسل قسمی دیگر است کہ مکاشفان اسرار حقیقت ومشاہدان انوار وحدت بدیدہ بصیرت دریافتہ وبراہ ابراز واظہار آن شافتہ اند وچون قسم اول بعون عنایت الٰہی در ابواب سابق ترتیب یافت وقسم دیگر نیز تتمیم وتکمیل آن نمود۔'' [مدارج النبوۃ، جلد۲، ص:۷۰۲]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ کے احوال واوصاف شریف دو قسم کے ہیں ایک تو وہ ہیں جو ثقہ راویوں کے ساتھ احادیث واخبار میں منقول ہیں اور سیر کی کتابوں میں جو اخلاق وصفات مذکور و مسطور ہیں وہ آپ کی نبوت ورسالت اور تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام سے آپ کے افضل واکمل ہونے میں بہت کافی ووافی ہیں دوسری قسم وہ ہے جو مکاشفانِ اسرار حقیقت اور مشاہدانِ انوار وحدت نے دیدۂ بصیرت سے پایا ہے اوران کے اظہار وابراز کی طرف گئے ہیں۔ چونکہ قسم اوّل بعونِ عنایتِ الٰہی، ابوابِ سابقہ میں مرتب ہو چکی۔ اب قسم دوم کی بھی تتمیم وتکمیل ہونے جا رہی ہے۔''

اس عنوان سے صوفیہ نے براہِ راست کوئی کتاب نہیں لکھی۔ کتبِ تصوف میں یہ مباحث منتشر حالت میں مختلف عنوانات کے تحت ملتے ہیں۔ بعض اہل علم نے کسی ایک کے مباحث کو یکجا کیا ہے۔

صوفیہ جب عالم ارواح کی بات کرتے ہیں وہاں روح محمدی اور دیگر ارواح کا فرق نظر آتا ہے۔

''۔۔۔لیکن وہ (ارواح) قوت اور ضعف کے اعتبار سے متفاوت ہیں۔ سب سے قوی وہ روح ہے جس کا ذوق عرش، فرش اور دیگر عوالم کو چیر کر نکل جائے اور یہ طاقت آنحضرت ﷺ کی روح کو ہی ہے۔ کیوں کہ یہ سلطان الارواح ہے اور یہ روح آپ کے جسم مبارک میں رضا، محبت اور قبول کی طرح ساکن ہو چکی ہے اور دونوں کے درمیان سے حجاب اٹھ چکا ہے، چنانچہ آپ کی روح مقدس کا ذوق آپ کے کمال کے مطابق ہے اور آپ ﷺ کے طاہر ترابی جسم کا عوالم چیر کر نکل جانا ثابت ہے اور یہی وہ کمال ہے جس سے بڑھ کر کوئی اور کمال نہیں ہوسکتا۔'' [خزینۂ معارف، ص:۱۲۷]

پھر روحِ محمدی ﷺ سے کوئی چیز محجوب نہیں، کی وضاحت بھی کی ہے۔ عبدالکریم جیلی نے لکھا کہ روح محمدی ﷺ، قلم اور عقل ایک ہی وجود کے مختلف نام ہیں۔ [جواہر البحار، جلد اول، ص:۲۵۴]۔ نابلسی کے بقول: تمام حضرات انبیاء کرام کی روحانیت حضور سرور کائنات ﷺ کی روح اعظم سے بنائی گئی ہے۔ وہ روح اعظم جو تمام موجودات کے وجود کی روح ہے۔ [جواہر البحار، جلد ۳، ص:۸۶۴]

آپ کی ولادت، وقتِ ولادت، ارہاصات اور دیگر موضوعات پر کتبِ تصوف میں مباحث موجود ہیں۔ ولادت کے حوالہ سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''جاننا چاہیے کہ حضرت محمد ﷺ کی پیدائش دوسرے تمام افرادِ انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں بلکہ افرادِ عالم میں سے کوئی بھی فرد ان کی پیدائش کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتا کیونکہ آپ ﷺ باوجود عنصری پیدائش کے حق جل وعلا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''خلقت من نور اللہ.'' ''میری پیدائش اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوئی۔'' [دفتر سوم، مکتوب:۱۰۰]

اس سلسلہ میں آپ ایک غلط فہمی کا رد فرماتے ہوئے، بعض عرفانی مباحث کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''حاصل کلام یہ ہے کہ اس جہان میں آنحضرت ﷺ کی عنصری پیدائش کو آپ کی ملکی پیدائش پر غالب کیا ہوا تھا تاکہ مخلوقات کے ساتھ کہ جن میں بشریت زیادہ غالب ہے ان کے لیے وہ مناسبت جو افادہ واستفادہ کا سبب ہے زیادہ سے زیادہ پیدا ہو جائے، یہی وجہ ہے کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کو اپنی بشریت کے ظاہر کرنے کے لیے بڑی تاکید سے حکم فرماتا ہے: ''قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ'' [الکہف:۱۱۰] (فرمادیں کہ میں تمہاری طرح بشر ہوں لیکن میری طرف وحی کی جاتی ہے۔) اور لفظ ''مثلکم'' کالانا بشریت کی تاکید کے لیے ہے۔ وجودِ عنصری سے رحلت فرمانے کے بعد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانیت غالب آگئی اور آپ کی بشریت کی مناسبت کم ہوگئی اور دعوت کی نورانیت میں تفاوت پیدا ہوگیا۔ چنانچہ بعض اصحاب کرام نے فرمایا ہے کہ ہم ابھی آں سرور علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے دفن سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ ہم نے اپنے دلوں میں ایک فرق محسوس کیا۔ ہاں (فرق کیوں نہ ہو) ایمان شہودی بایمان غیبی مبدل گشت ومعاملہ از آغوش بگوش کشید واز دیدن بشنیدن آمد۔'' [دفتر اول، مکتوب:۲۰۹]

اسماء نبوی پر بھی صوفیہ نے سیر حاصل بحث کی۔ موسوعۃ الکنز ان میں ۲۵۰۰ر سے زائد اسماء کو ''فهرس الصلوات على الذات المحمدية ﷺ خاص باسماء والقاب وكنى وصفات حضرة الرسول الاعظم ﷺ الواردة ضمن ادعية واحزاب واوراد ونصوص وصلوات الصوفية على الحضرة المحمدية المطهرة.'' [موسوعۃ الکنز ان، جلد۲۴،ص:۷۔۴۳] کے عنوان سے جمع کیا گیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

2

حضرت امام ربانی نے اسماء نبوی سیدنا احمد اور محمد ﷺ کا ان الفاظ میں ذکر کیا:

''دونوں مبارک اسماء کی ولایت علیحدہ علیحدہ ہے۔ ولایت محمدی آپ کے ہی مقام محبوبیت سے پیدا ہوئی اور ولایتِ احمدی، محبوبیت صرف سے پیدا ہوئی ہے اور یہ ولایت پہلی سے مقدم ہے۔ حضرت شیخ سرہند نے اسم مبارک احمد میں ''م'' کے بارے میں فرمایا کہ یہ ''طوق عبودیت'' ہے۔ [دفتر سوم، مکتوب:۹۶] اس میم کو آپ نے قرآن مجید کے حروف مقطعات سے بھی قرار دیا۔ [دفتر سوم، مکتوب:۹۴] ان اسماء کے بارے میں عارفانہ نکات بیان کرنے کے بعد یہ شعر لکھا ہے:

؎ چونام ایں ست نام آورچہ باشد
مکرم تر بود از ہر چہ باشد

[دفتر سوم، مکتوب:۹۴]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کی بشارت ''اسم احمد'' سے دی، اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے آپ نعمان بدخشی کو لکھتے ہیں: ''اور وہ نبوت جو حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق سے پہلے آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل تھی اس مرتبہ کی نسبت خبر دیتے ہوئے فرمایا: ''کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین.'' [یہ الفاظ معروف ہیں۔ مگر حدیث صحیح میں بین الروح والجسد (سنن الترمذی، کتاب مناقب، رقم الحدیث: ۳۶۰۵)] ''میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔'' یہ بات باعتبار حقیقت احمدیہ کے تھی اور اس کا تعلق عالم امر سے ہے اور اس اعتبار سے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جو کلمۃ اللہ ہوئے ہیں اور عالم امر سے زیادہ مناسبت رکھتے ہیں، نے آں سرور ﷺ کی تشریف آوری کی بشارت ''اسم احمد'' سے دی ہے اور فرمایا: ''وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ'' [الصف:٦] [دفتر اول، مکتوب:۲۰۹]

الابریز میں آپ کی ولادت کے بعد شمائل کا تذکرہ بڑے احسن پیرایہ میں کیا گیا۔ [خزینۂ معارف، ص:۲۴۲۔۲۴۷] اسی طرح لطائف اشرفی میں لطیفہ ۵۲ رمیں سیرت النبی ﷺ کا اختصار سے بیان موجود ہے۔ ان دونوں میں بعض نفیس نکات، علمی تحقیقات کو بیان کیا گیا ہے۔ ابریز میں واقعہ غرانیق کا رد جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خوبصورتی سے کیا گیا لائق مطالعہ ہے۔ اسی طرح شمائل کے حوالہ سے حلیہ شریف کو مستحضر رکھنے کی وجہ شیخ عبدالکریم جیلی کے الفاظ میں یوں بیان کی گئی ہے:

"لیستحضر المبتدی حالها فی قلبه فلیشهده من خیال هذه الصورة مالا یحصل بدون ذلك، ومتی تعقل العبد هذه الصورة فی قلبه و كان دائم الملاحظة لها، حصلت له السعادة الكبری وانفتح بینه وبین النبی ﷺ طریق الاستمداد من غیر واسطة، حتی انه اذ تصفی وتزكی وتطهر وتخلص من خواطره النفسیة والعقلیة وما دونها فانه یرتقی من ذالك الی أن تفاجته الصورة المحمدیة فی عالم الارواح فتظهر له كما هی علیه ویناجیها فتكلمه، فیأخذ من رسول اللّٰه ﷺ كما یأخذ منه اصحابه، ومتی كان هذا العبد من اهل التوحید الخالص فانه یشهد بعد ذلك كما لاته المعنویة وبها یتقوّی بالاتصاف بما یقدر له منها، ولا یزال كذالك حتی یشهده فی الملكوت الاعلی ثم یشهده فی الافق المبین، فاذا شهده فی الافق المبین انطبع بالخاصیة المحمدیة فی قابلیة الولی كمالات محمدیة من مقام المحمدی فیها یكمل وجوده ویتحقق فی صفات معبوده." [جواہر البحار، جلد اول، ص:۲۶۲۔۲۶۳]

"تاکہ (راہِ سلوک) مبتدی کے دل میں اس صورت کا حال مستحضر رہے۔ اور پھر اس صورت کے خیال میں رکھنے سے اس شے کا مشاہدہ کر سکے جس کا اس کے بغیر نہیں کر سکتا، اور جب بندہ اس صورت کا تصور اپنے دل میں باندھ لے گا اور مسلسل اس کے مشاہدہ میں رہے گا تو اسے جہاں سعادتِ کبریٰ ہاتھ آئے گی وہیں اس کے اور سید عالم ﷺ کے درمیان استمداد کی راہ بھی بغیر کسی واسطہ کے کھل جائے گی۔ حتی کہ جب انسان اپنے نفسیاتی و عقلی کھٹکوں وغیرہ سے چھوٹ جائے گا اور اپنے آپ کو مصفّٰی مزکّی اور مطہر بنا لے گا تو پھر وہ اس منزل پر پہنچ جائے گا جہاں عالمِ ارواح میں صورتِ محمدیہ ﷺ فوراً اس کے پاس تشریف لایا کرے گی اور اپنی پوری حقیقت میں عیاں ہو کر اس سے بالمشافہ خصوصی گفتگو کیا کرے گی اور پھر وہ شخص سید عالم ﷺ سے اس طرح فیض لے سکے گا جیسے صحابہ کرام آپ ﷺ سے فیض بار ہوا کرتے تھے اور اگر وہ شخص

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مخلص صوفی ہوا تو پھر اس کے بعد اس کے لیے سید عالم ﷺ کے معنوی کمالات کا مشاہدہ ہوگا اور ان کمالات کی وجہ سے جو بھی اس کے لیے مقدر ہے، ان کمالات سے متصف ہو کر عرفانی توانائی حاصل کرتا رہے گا اور اس کی یہ حالت مسلسل برقرار رہے گی۔ حتیٰ کہ اپنے آپ کو ملکوتِ اعلیٰ اور اُفقِ مبین میں پائے گا اور جب اپنے آپ کا افق مبین میں مشاہدہ کرے گا تو پھر خاصیتِ محمدیہ ﷺ کے باعث ولی کی قابلیت میں مقام محمدی ﷺ سے کمالاتِ محمدیہ ﷺ منطبع ہوں گے۔ (یعنی پھر ایسا شخص مظہر کمالاتِ محمدیہ ﷺ بن جائے گا۔) اور ان کمالات کی بدولت اس کے وجود کی تکمیل ہو جائے گی اور جب اس کا وجود کامل ہو جائے گا تو پھر وہ اپنے معبود کی صفات کا مظہر بن جائے گا۔"

فضائل و کمالات کا ذکر شیخ مذکور نے بایں الفاظ کیا:

"فكل كما تشهده بالمحسوسات فهو من فيض صورته الظاهرة وكل كمال تعلقه من المعنويات فهو من فيض معانيه الباطنة، فهو في المثل معدن كمالات العالم باطنها وظاهرها فمحسوسات العالم تستمد من ظاهره ومعقولات العالم تستمد من باطنه فهو هيولى الصورة والمعاني الوجودية، فعالم الشهادة فيض ظاهره وعالم الغيب عبارة عن حقيقته ﷺ". [جواہر البحار، جلد اول، ص: ۲۵۷]

"لہٰذا ہر وہ کمال جس کا تو محسوسات میں مشاہدہ کرتا ہے تو وہ سید عالم ﷺ کی ظاہری صورت کا فیض ہے اور ہر وہ کمال جس کا تعلق معقولات سے ہے تو وہ سید عالم ﷺ کے احوال باطنی کا فیض ہے۔ پس سید عالم ﷺ کی دنیا کے کمالات ظاہرہ و باطنہ میں معدن کی سی مثال ہے۔ اسی لیے تمام محسوسات میں آپ ﷺ کے ظاہر کی فیض رسانی ہے جبکہ عالم معقولات آپ ﷺ کے باطن کا فیض یافتہ ہے۔ لہٰذا سید عالم ﷺ صورت اور معانی وجودیہ کا مادہ ہیں۔ پس عالم شہادت سید عالم ﷺ کے ظاہر کا فیض ہے اور عالمِ غیب آپ ﷺ کے باطن کا پرتو ہے (نیز) عالم غیب سید عالم ﷺ کی حقیقت سے بھی تعبیر ہے۔"

محمود محمود الغراب نے ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب سے احادیث کی شروح کو جمع کیا ہے۔ ہر مبحث کو انہوں نے کتاب کا عنوان دیا ہے۔ جلد دوم میں درج ذیل عنوانات، سیرت سے متعلقہ ہیں:

(۱) کتاب خصائص الرسول ﷺ: (۴۷/احادیث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲) کتاب الامۃ المحمدیۃ: (۱۲/احادیث)

(۳) کتاب الصحابۃ: (۳۴/احادیث)

(۴) باب الشفاعۃ: (۲/احادیث)

(۵) کتاب وصایا نبویۃ: (۱۱۳/احادیث)

(٦) محمد رسول اللہ: اس میں فضائل نبوی پر تفصیل بیان کی۔

اس شعر پر اختتام کیا:

أَلَا بِـأَبِـي مَـن كَـان مَلِكـاً وسيّداً — وَآدَمُ بَيـنَ الْـمَـآءِ وَالـطِّيـنِ وَاقِفٌ
فَذَاكَ الـرَّسُـوْلُ الْأَبْـطَحِيُّ مُحَمَّدٌ — لَـهُ فِي الْـعُـلى مَـجْدٌ تَلِيدٌ وَطَارِفٌ
أَتـى بِزَمَانِ السَّعْدِ فِي آخرِ الْمَدٰى — وَكَـانَـتْ لَـهُ فِـيْ كُـلِّ عَصْـرٍ مَوَاقِفُ
أَتـى لانْكِسَـارِ الدَّهْرِ يَجْبُرُ صَدْعَهُ — فَـأَثْـنَـتْ عَلَيْـهِ أَلْسُنٌ وَعَـوَارِفُ
إِذَا رَامَ أَمْـراً لَا يَـكُـوْنُ خِلَافَـهُ — وَلَيْسَ لِذَاكَ الْأَمْرِ فِي الْكَوْنِ صَارِفٌ

[الحديث في شرح الحديث من كلام الشيخ الاكبر محى الدين ابن العربي ،جلد۲،ص:۳۸۹]

"میرا باپ قربان ہو اس ہستی پر جو اس وقت سزاوار سیادت تھی جب آدم علیہ السلام ابھی مراحل تخلیق طے کر رہے تھے۔ وہ ہستی رسول بطحا محمد ﷺ ہیں۔ جو شان دار عظمتوں کے مالک ہیں۔ وہ اخیر زمانہ کی خوش بخت گھڑیوں میں تشریف لائے۔ اور ہر زمانے میں ان کے تذکرے ہوتے رہے۔ وہ شکستگی زمانہ کی تلافی کے لیے جلوہ افروز ہوئے۔ سوز بانیں ان کی مدح سرا ہیں اور اہل معرفت ان کے ثنا گستر۔ جب وہ کسی کام کا تہیہ کر لے تو وہ ہو کے رہتا ہے۔ اور پوری کائنات میں کوئی اسے ٹال نہیں سکتا۔"

اطاعت نبوی کو عبدالرحمٰن السلمی نے ان الفاظ میں بیان کیا:

"طاعة الرسول ﷺ طاعة الحق تعالى، لفنائه عن اوصافه، وقيامه باوصاف الحق، وفنائه عن رسومه، وبقائه بالحق ظاهرا وباطنا، فطاعته طاعته وذكره ذكره وفيه يصل العبد الى الحق، وبمخالفته ينقطع عنه." [موسوعة الكسنزان، جلد۹، ص:۲۵۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت مجدد الف ثانی کا اتباع کے درجات کا ذکر بھی اس موضوع پر لائق مطالعہ ہے۔

[دفتر دوم، مکتوب:۵۴]

حقیقتِ محمدیہ اور اس طرح کے دیگر مباحث حقائق حضرت شیخ اکبر اور مجدد الف ثانی کی تصانیف میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اصولِ سیرت سے متعلقہ مباحث بھی ادب صوفیہ میں موجود ہیں۔ اس حوالہ سے رسالہ قشیریہ، کتاب اللمع، کشف المحجوب، شاہ ولی اللہ کی تصانیف تصوف، کے علاوہ تذکار صوفیہ پر لکھی گئی ہر کتاب کا آغاز نبی رحمت ﷺ کے ذکر مبارک سے ہوتا ہے۔ مزید براں صوفیہ کے مکتوبات/ملفوظات میں سیرت پر نادر نکات مل جاتے ہیں۔

امام نابلسی کے یہ الفاظ اصولِ سیرت کے حوالہ سے ملاحظہ فرمائیں:

''اور تم جانتے ہو کہ صخرہ بیت المقدس وغیرہ میں حضور سرور کائنات ﷺ کے قدم مبارک کے اثر کے ثبوت کے لیے ''شہرت عامہ'' ایک دلیل کافی ہے۔ اس لیے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ نشان واقعی آپ ﷺ کے قدم مبارک کا ہے تو اس سے کسی حکم شرعی کے ثبوت کا تقاضا نہیں ہوتا۔ یعنی کسی حرام کو حلال کر دینا یا حلال کو حرام کر دینا ثابت نہیں ہوتا۔ حتی کہ اس میں علماء کرام مکمل طریقہ سے غور وخوض کریں اور اس کے ثبوت کے لیے اسناد صحیحہ تلاش کریں۔ اس میں اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو وہ برکت، خیر، فضیلت، کمال خشوع وخضوع، حضور اور نبی کریم ﷺ کی تعظیم ہی ثابت ہوتی ہے۔ پھر خاص طور پر جب یہ آثار مبارکہ علماء متقدمین میں مشہور رہے۔ انہوں نے نظم ونثر میں انہیں بیان کیا تاکہ لوگ ان سے حصول برکت کریں اور ان کی فضیلت جانیں۔ لہٰذا اسے کس طرح ''حکم شرعی'' بنایا جاسکتا ہے اور پھر اس کے لیے سند قوی کا مطالبہ کیا جائے۔ جیسا کہ ''احکام شرعیہ'' کے لیے سند قوی طلب کی جاتی ہے؟'' [جواہر البحار، جلد سوم، ص:۸۷۰]

اگر صوفی ادب مکتوبات/ملفوظات/شاعری کا جائزہ لیں تو سیرت النبی ﷺ کا صوفیانہ تجزیہ/مکشوفی معلومات/ بآسانی دیکھی جاسکتی ہیں۔ سیرت نگاری کے اس پہلو پر عمومی طور پر توجہ نہ دی گئی۔ صوفی مزاج سیرت نگار اور صوفی ادب میں سے اس حوالہ سے معلومات اکٹھی کی جاسکتی ہیں۔ اس حوالہ سے درج ذیل کتب کی مراجعت مفید ہوگی:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(i)الانسان الکامل: عبدالکریم جیلی قادری (۸۲۶ھ)

(i)قاب قوسین وملتقی الناموسین فی معرفۃ سید الکونین ﷺ: عبدالکریم جیلی قادری (۸۲۶ھ)

(ii) جواھر البحار فی فضائل النبی المختار: یوسف بن اسماعیل نبہانی (م: ۱۳۵۰ھ)

(iii)محمد رسول اللہ ﷺ: این میری شمل (م:۲۰۰۳ء)

(iv)مقام نبوت: ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

(v)ذکر رسول ﷺ (مثنوی رومی میں): ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی

(vi)الاحسان (جی سی یو فیصل آباد) کی خصوصی اشاعت

وحدت الوجود کے زیر اثر صوفی ادب میں بعض ایسے واقعات اور اشعار ذکر ہوئے ہیں جن کے مضامین پایہ ثبوت کو نہیں پہنچے ہیں۔ علماء نے شاعری/نثر میں ایسے مضامین کی تردید کی ہے۔ سیرت النبی ﷺ کے حوالہ سے یہ ضروری ہے کہ تاریخی واقعات وضع نہ کیے گئے ہوں۔ یہاں امکانات سے بحث نہ ہوگی فی الواقع وقوع زیر بحث آئے گا۔ وقوع پذیر ہونے والے واقعہ کی توضیح/توجیہ/تشریح، اسی صورت میں قابل قبول ہوگی۔

(i) قرآن وحدیث سے معانی ومفہوم متصادم نہ ہو۔

(ii) اس واقعہ کے الفاظ سے وہ تعبیر خاص کی گنجائش نکلتی ہو۔

اس پہلو کے اعتبار سے بھی ''الروایات الموضوعۃ فی السیرۃ / دخیلات فی السیرۃ'' کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ موجود ہے۔ تذکرہ غوثیہ نامی کتاب کے بارے میں امام احمد رضا خاں نے لکھا: ''تذکرہ غوثیہ جس میں غوث علی شاہ پانی پتی کا تذکرہ ہے ضلالتوں، گمراہیوں بلکہ صریح کفر کی باتوں پر مشتمل ہے۔''

[فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۵، ص:۲۷۹]

ایک دوسری کتاب ''گلزار وحدت'' کے بعض اقتباسات کا سوال پوچھا گیا، اس کے جواب میں لکھتے ہیں: ''یہ کلمات الحاد میں اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کی نسبت جو وہ ملعون حکایت نقل کی ہے محض کذب وافتراء وساختہ ابلیس لعین ہے۔'' [فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۵، ص:۲۸۲]

ایک حکایت کتب تصوف میں بیان کی جاتی ہے۔ کسی نے سوال میں اس کو ان الفاظ میں لکھ کر

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جواب پوچھا:

''ایک روز جبرئیل علیہ السلام حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اخی! تم کو اپنے مقام سے یہاں تک آنے میں کتنا وقفہ ہوتا ہے؟ عرض کیا: حضور دستار مبارک کا پیچ تمام نہیں فرمانے پائیں گے کہ غلام اپنے مقام سے یہاں حاضر ہو جائے گا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جہاں سے تم کو حکم ملتا ہے وہاں پردہ پڑا ہے جاؤ اس کو اٹھا کر دیکھو، ادھر آنحضرت ﷺ نے دستار مبارک زیبِ سر فرمانا شروع کی، جبرئیل علیہ السلام نے مقامِ مذکور پر پردہ اٹھا کر دیکھا تو حضور پٹکا زیبِ سر فرما رہے ہیں، پھر زمین پر آ کر اسی طرح پٹکا زیبِ سر فرماتے ہوئے دیکھا، اسی استعجاب میں چند مرتبہ آئے گئے، حیران ہو کر عرض کیا کہ حضور! پھر مجھے کیوں دوڑایا جاتا ہے جب یہاں بھی آپ اور وہاں بھی آپ، اور مثل ان کے، لہٰذا ایسے مضامین کا پڑھنا اور سننا شرع شریف میں کیا حکم رکھتا ہے؟'' [فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۵، ص: ۲۹۸]

اس کے جواب میں امام احمد رضا خاں نے لکھا: ''یہ روایت محض کذب و باطل و مردود و موضوع و افتراء و اختراع ہے۔ قاتل اللہ واضعھا (ایسی روایت گھڑنے والے کو اللہ برباد کرے۔) اور اس کا ظاہر سخت کفر ملعون ہے، ایسے تمام مضامین کا پڑھنا سننا سب حرام ہے۔'' [فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۵، ص: ۳۰۱]

اسی طرح درج ذیل اشعار بھی قابل قبول نہیں۔

(۱) اٹھا کر میم کا پردہ سب الا اللہ کہتے ہیں
احد میں میم کو ضم کر کے صلی اللہ کہتے ہیں

(۲) ظہور ہو کر کے دنیا میں یہ فرمانا کہ بندہ ہوں
تو سب ناسُوت میں حضرت رسول اللہ کہتے ہیں

(۳) ہوئے ممکن سے جب واجب نبی ملکوت میں پہنچے
وہاں سب دیکھ احمد کو ظہور اللہ کہتے ہیں

(۴) جو پہنچا مرتبہ جبروت میں مسجود عالی کا
تو اس جسمِ مطہر کو وہ نور اللہ کہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۵)الست مرتبہ لاہُوت سمجھو ذات احمد کا
سب اس رتبہ میں آنحضرت کو عین اللہ کہتے ہیں
(۶) خدا فرمائے گا محشر میں بخشا لو تم اب احمد
گنہ گارانِ امت کو شفیع اللہ کہتے ہیں
(۷) نزول از تا عروج حضرت کا لکھا ہے حقیقت سے
خدا پہچان لو سب سے حسن للہ کہتے ہیں

[فتاویٰ رضویہ، جلد۱۵،ص:۳۰۱۔۳۰۲]

ان کے بارہ میں بھی فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

''ان اشعار کا پڑھنا حرام حرام سخت حرام ہے، ان میں بعض کلمہ کفریہ ہیں اگر چہ تاویل کے سبب قائل کو کافر نہ کہیں اور بعض موہمِ کفر ہیں، اور یہ بھی حرام ہے۔ ردالمحتار میں ہے: ''مجرد ایھام المعنی المحال کاف فی المنع.'''' منع کے لیے محض محال معنی کا ایہام ہی کافی ہوتا ہے۔''

ہاں بعض جیسے شعر چہارم و ششم ایہامِ کفر سے خالی ہیں پھر بھی ششم میں مصرعہ دوم ''گنہ گاران امت الخ'' کو حضرت عزت کی طرف نسبت کرنا صحیح نہیں، اور چہارم میں مسجود کا لفظ مناسب نہیں۔''

[فتاویٰ رضویہ، جلد۱۵،ص:۳۰۲]

ان معروضات سے کتبِ تصوف کا بطور مآخذ سیرت ہونا بھی معلوم ہوا اور ان معلومات کی فنی حیثیت اور نوعیت کی بھی جانکاری ہوئی۔ روایاتِ سیرت کے انتقادی پہلو سے آگاہی کے علاوہ صوفیہ کے رجحاناتِ سیرت بھی سامنے آئے۔

''اطرافِ سیرت'' کے مباحث نے اس حقیقت کو واضح کر دیا کہ علوم دینیہ میں سیرتِ نبی اُمی کا مقام ''ام العلوم'' کا ہے۔ سیرت نگاری کی ذمہ داریوں اور سیرت نگاری کے تقاضوں کو اس اہمیت کے پس منظر میں سمجھنا ضروری ہے۔

''علوم السیرۃ'' کی انواع سے فنِ سیرت کی وسعت، موضوعات کا تنوع، حیاتِ انسانی پر اطلاقات،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حیاتِ روحانی کی احتیاج، فکر انسانی کی تشکیل، رویوں کا تزکیہ، فنی عمق اور علمی و عملی اعجاز کا اندازہ ہوتا ہے۔ سیرتِ نبوی ہی علوم دینیہ کی تشریح و توضیح کے لیے معیار اور فہم دین کے لیے کلید کی حیثیت رکھتا ہے۔ مطالعہ علوم و فنون نامکمل، ادھورا، تشنہ اور مقصود سے دور ہو گا جب کہ سیرت کو اساسی فن/علم کے طور پر نہ جانا جائے۔

اس کتاب میں معروف اسماء الٰہیہ کی تعداد کے موافق [صحیح بخاری، کتاب الشروط، باب ما یجوز من الاشراط۔۔۔ رقم الحدیث: ۲۷۳۶] علوم السیرۃ کی ۹۹/انواع کا ذکر کیا گیا ہے۔

ان میں سے بعض کا تعارف نہیں کروایا گیا مگر وہ فہرست میں شامل ہیں۔ انواع کی تعداد میں مزید اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ ''لباس النبی ﷺ'' ایک نوع ہے جب کہ اسی سے ۶/انواع مزید بنائی جا سکتی ہیں۔ اماکن والی نوع کو مزید انواع میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح بعض انواع کا ذکر ہی نہیں کیا جیسے عہد نبوی ﷺ کے حفاظ، حجام النبی ﷺ، اسفار النبی ﷺ، وہ اصحاب النبی ﷺ جن کی قبر میں آپ ﷺ اترے، عہد نبوی ﷺ میں حدود قائم کرنے والے، مرتد ہونے والے، آپ ﷺ کے قتل کے ارادے سے آنے والے، معافی پانے والے، آپ ﷺ کے حکم سے قتل ہونے والے، آپ ﷺ کو قبر اطہر میں اتارنے والے، عہد رسالت کی مجالس شوریٰ، عہد رسالت کے پیشے، عہد رسالت کے زرعی آبادکار، عہد نبوی میں ہنسانے والے مرد اور عورتیں، آپ ﷺ کی تشریف آوری سے قبل اہل عرب کی سماجی، سیاسی، مذہبی زندگی کا مطالعہ، سیرت اور علوم جدید، واقعاتِ سیرت کا سبب ورود، سیرت نگاروں کے متقدمین، متوسطین، متاخرین اور معاصرین کے اعتبار سے تقسیم، سیرت نگار کی شرائط،۔۔۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ انواع کی تعداد کم و بیش ہو سکتی ہے۔ مگر وہ سب انواع چار بنیادی ابواب۔ سیرتِ ذاتیہ، اوصافِ سیرتِ ذاتیہ، متعلقاتِ سیرت اور اطرافِ سیرت، کے تحت ہی آئیں گی۔ ان انواع کے تحت ۱۳۰۰ سے زائد کتبِ سیرت کے اسماء بھی درج ہو گئے ہیں۔ اس طرح یہ کتاب اسمائے کتبِ سیرت کی فہرست بھی ہے۔

''ضرورت یہ ہے کہ سیرتِ مطہرہ کو حقائق کی اساس پر تالیف کیا جائے تا کہ یہ اُسی کے حساب سے کسبِ فیض کی اساس بنے، چند گزارشات لائق توجہ ہیں:

ا۔ سیرت کو لائق اعتماد روایات کے سہارے مدوّن کیا جائے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۲۔ سیرت نگاری صادق وامین کا تذکرہ ہے اس لیے صداقت کو راہنما بنایا جائے۔

۳۔ پسند و ناپسند کو سیرت نگاری میں دخل اندازی سے روکا جائے۔

۴۔ مسلکی اختلافات کو سیرت کی تفہیم میں حائل نہ ہونے دیا جائے۔

۵۔ سیرت نگاری پر قلم اٹھانے والے ہر صاحبِ علم کو قرآن، حدیث اور سیرت کے مطالعہ پر مداومت کرنی چاہیے تاکہ چند واقعات دیگر حقائق کی نفی کا سبب نہ بنیں۔

۶۔ ایک سیرت بورڈ قائم کیا جائے جس کے اراکین مسلکی تعصب سے ہٹ کر علمی و تحقیقی بنیاد پر انتخاب کیے جائیں۔

۷۔ حالات کی نزاکت تقاضا کرتی ہے کہ ہر شائع ہونے والی کتاب کو اس مجوزہ بورڈ کے سامنے لایا جائے تاکہ غیر مستند واقعات فروغ پذیر نہ ہوسکیں۔ [نخاتِ سیرت، ص:۲۹۴]

"رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ "

اللهم ارزقنا عفوك وعافيتك ومغفرتك ورضاك ورحمتك ورزقك وتوفيقك وحفظك وتيسيرك وسترك وكرمك ولطفك وامنك وامانك

اللهم اجعل هذه الايام تمر ولا تضر واكفنا شر الاوبئة والامراض والاسقام واحفظنا فأنت خير الحافظين برحمتك يا ارحم الرحمين.

وصلى الله على حبيبه وسيدنا محمد وآله وسلم

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

۱۹ر نومبر ۲۰۲۰ء / ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ بروز جمعرات

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاثرات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿۱﴾ ”رجحان ساز اور فن پرور کتابِ تحقیق“

ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا)

کتاب کا ایک عنوان سمجھ میں آیا۔ ہمایوں نامہ سیرت۔ مبارک باد قبول کیجئے۔ بہت عمدہ کام کیا ہے۔ وہ صرف آپ کی نگارشاتِ سیرت، تدوین کتب، نگرانی مقالات تحقیق اور انوکھے موضوعات پر انتہائی وقیع کام ہے۔ ان میں سے بیشتر میں آپ کی تحقیقات عالیہ شامل ہیں۔ وہ قدیم دور سے جدید دور کی بیشتر کتب وتحقیقات کی جامع ہیں۔ اس رجحان ساز اور فن پرور کتابِ تحقیق سے معاصرین اور بعد کی نسلوں کو سیرتِ نبوی ﷺ پر بلند پایہ تحقیقات کرنے کا موقعہ ملے گا اور آپ کو اجر وسعادت دارین۔ و اللہ الی التوفیق

☆☆☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

﴿۲﴾ ''علوم سیرۃ اور ژرف نگاہی''

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی (پاکستان)

سیرت النبی ﷺ ایسا موضوع ہے جو سدا بہار ہے۔ مومن کی زندگی کے لیے یہ اُسوۂ حسنہ ہے مگر عمومی انسانیت کے لیے بھی انسانیت کے جوہر کا تابندہ حوالہ ہے۔ اس ہمہ جہتی مرکز ہونے کے سبب ہر علاقے اور ہر دور کا انسان اس سے کسب فیض کا متمنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلسل اس موضوع پر لکھا جا رہا ہے۔ ہزار کتابیں لکھی جائیں مگر تشنگی کا احساس مزید لکھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ تو صاحب قلم کا ذوق ہے کہ وہ کس حوالے سے گفتگو کر رہا ہے۔ کوئی خصائص وشمائل کو موضوع بناتا ہے تو کوئی ظاہری حیات کے مختلف پہلوؤں کو پیش نظر رکھتا ہے۔ وجود ایک ہے مگر اس کی جہتیں ان گنت ہیں۔ صدیوں سے انسانی فکر اس کا احاطہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے مگر نارسائی کا احساس ہمہ وقت دامن گیر رہتا ہے۔ اس موضوع میں کسی زبان کی بھی قید نہیں ہے۔ جو جس زبان میں مہارت رکھتا ہے اُسی کو وسیلہ نور بناتا ہے۔ یہ حیرت انگیز حقیقت ہے کہ اپنے بھی محو ثنا ہیں تو بے گانے بھی اس حقیقت کا اعتراف برملا کر رہے ہیں۔ عصرِ حاضر میں تحقیق ایک خاص لبادے میں نمو پا رہی ہے اسی لیے موضوعات کی بوقلمونی نہایت درجہ نمایاں ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ اس موضوع کے حوالے سے گفتگو میں سہولت میسر ہے جو نیک نیتی سے حاضر دربار ہونا چاہے اس کے لیے جولاں گاہ وسیع ہے مگر اس سہولت کے باوجود حد درجہ کی دشواریاں بھی سد راہ بنتی ہیں۔

عصرِ حاضر میں تحقیق کے میدان میں کام کرنے والے سیرت کے موضوع کے حوالے سے راہنمائی کے محتاج ہیں۔ یونیورسٹیوں کے طلبہ اس احتیاج میں بہت سرگرم تجسس ہیں۔ وہ دربدر اس تلاش میں ہیں کہ سیرت کے حوالے سے مفید راہنمائی کے ساتھ ایسے عنوانات مل جائیں تا کہ وہ اس میدان میں اپنا تحقیقی عمل جاری رکھ سکیں۔ یہ ایک مشکل تھی اور ہے مگر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس نے اپنے تدریسی تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک وسیع جولاں گاہ مہیا کر دی ہے۔ سیرت کے مختلف پہلوؤں کے حوالے سے لائق تحقیق عنوانات مرتب کر دیئے ہیں۔ ان عنوانات کو مختلف شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیات مبارک کے انسانی پہلو، روحانی پہلو، خصائص وشمائل کے مختلف شعبے، لواحقین کے تذکرے، خدام و معاونین کے حالات، پرسکون ماحول میں رویے، حالت جنگ میں پیدا ہونے والے واقعات۔ غرضیکہ پیدائش سے سفر آخرت تک نجی زندگی سے معاشرتی حیات تک، اپنوں سے حسن سلوک سے معاندین کے ساتھ برتاؤ تک، ایک ایک لمحہ شمار کیے جانے والے واقعات تک، زمینی رویوں سے آسمانی رفعت تک، نہایت دردمندی سے سب عناصر کو ترتیب دیا گیا ہے۔ طلبہ کو سہولت مل گئی ہے کہ وہ جس پہلو میں دلچسپی رکھتے ہوں وہ انتخاب کر سکتے ہیں۔ ''علوم السیر ۃ'' کے عنوان سے ترتیب پانے والی کتاب محققین کے لیے سہولت کا سامان ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کوشش کی ہے کہ ہر ممکن عنوان کو شمار کر لیں اور قارئین کو فراہم کر دیں جو ہر پہلو میں راہنمائی فراہم کرے۔ مجھے امید ہے کہ اس تحریر سے کئی متلاشیان علم مستفید ہوں گے اور بہت کامیابی سے اپنا راستہ تلاش کر سکیں گے۔

ڈاکٹر صاحب نے سیرت کے عمومی حوالوں کے ساتھ ایسے موضوعات کو بھی پیش کیا ہے جو باریک بینی اور ژرف نگاہی کے متقاضی ہیں۔ مثلاً مختلف کتب کی روایات میں اختلاف نظر آتا ہے۔ جن میں ہمیں ایک موضوع یا ایک واقعہ کے حوالے سے ایسی مطابقت نظر نہیں آتی۔ ایسی صورت حال دیکھ کر ظاہر بین نظریں ان روایات پر شک کرنے لگتی ہیں حالانکہ یہ ایک ہی حقیقت کے دو مختلف رُخ ہوتے ہیں۔ ان میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے اصحاب بصیرت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ایسے موضوعات کی بھی نشاندہی کر دی ہے اور ان میں تطبیق پیدا کر کے راہ متعین کر دی ہے تاکہ محققین اس کے اختلاف کی حقیقت جان سکیں۔ یہ ایک مشکل مرحلہ ہے اور ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے مگر جن کو ملکہ حاصل ہے اُن کے لیے بھی راہنمائی مہیا ہو گئی ہے۔ صاحبِ نظر محقق کی یہ جولاں گاہ ہے۔

تحقیق کا میدان ہر کسی کو دعوت دے رہا ہے اور ڈاکٹر صاحب اسی دعوت کی کمان کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مزید وسعت اور سہولت عطا فرمائے تاکہ یہ خیر کا راستہ دراز ہوتا رہے۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿۳﴾ ”علوم السیر ۃ“

پروفیسر ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی (شعبہ عربی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، انڈیا)

پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس ہندوپاک کے ارباب علم میں غیر معروف نہیں بالخصوص ہندوستانی جامعات اور ماہرین اسلامیات ہند، ان کے خصائص اور مطالعہ اسلامیات سے بخوبی واقف ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی خصوصی ترجیح ہیں۔ تصوف سے متعلق آپ کی تحریروں سے اغماض برتنا آسان نہیں۔ مطالعۂ سیرت آپ کا خصوصی میدان ہے۔ اس حوالے سے آپ کے مقالات، معارف، علوم القرآن، تحقیقات اسلامی، فکر ونظر اور دیگر رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کے سیرتی مقالات اور خطبات سے مترشح ہے کہ علوم سیرہ سے جہاں آپ کی گہری دلچسپی ہے وہیں آپ کا اس پر عمودی ارتکاز بھی جس کا اعتراف دنیائے سیرت کے امام پروفیسر ڈاکٹر لیسین مظہر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔ پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ پروفیسر ہمایوں نے سیرت پر اتنا مواد فراہم کر دیا ہے کہ تاریخ سیرت ان کے کاموں کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ نیز انہوں نے یہ بھی صراحت کی کہ میرے سیرتی مقالات کو ”مقالات سیرت“ کے نام سے تین جلدوں میں ترتیب دے کر شائقین سیرت کے لیے ایک علمی اہتمام کیا ہے۔ پروفیسر ہمایوں کے اندر سیرتی اشتیاق پیدا کرنے والوں میں دو صاحب علم وفضل کا ذکر کرنا ناگزیر ہے۔ ایک تو پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب جن کی تقاریر سے سیرت پاک کے فیوض ابلتے ہیں۔ آپ کا ہر لفظ اور ہر جملہ سیرت پاک کے جہانِ تازہ کی سیر کراتا ہے۔ دوسرے پروفیسر صدیقی نے آپ کے اندر سیرت پاک کی جستجو القاء کرتے ہوئے آپ کو محقق مبین بنا دیا۔

پروفیسر ہمایوں کے سیرتی اضطراب نے انہیں ”علوم السیر ۃ“ کی ترتیب پر اس طرح لگایا کہ اُردو میں سیرت کے موضوع پر ایک موسوعہ تیار ہو گیا۔ اُردو اور عربی مآخذ کو مختلف موضوعات کے تحت اس انداز سے تقسیم کیا ہے کہ سیرت پاک پر کام کرنے والوں کو آسانیاں ہوں اور مختلف مراجع ومصادر سے اپنے کاموں کو آگے بڑھا سکیں۔ یقیناً یہ ایک دقت طلب کام ہے۔ لیکن آپ کی علمی ریاضت اور تصنیفی مشقت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نے اسے پائے تکمیل تک پہنچایا۔ یہ ایک نیا انداز اور نئی جہت کی تلاش ہے، اس سے سیرت کا دائرہ وسیع ہو گا۔ نیز اس میں آئندہ ابھی بہت گنجائش ہے۔ اضافوں کا سلسلہ غیر منتہی ہے۔ سیرتی لٹریچر کی ایک بڑی دنیا ہے۔ آئندہ اشاعتوں میں وہاں تک رسائی کی کوشش جاری ہے۔ مثلاً طرح ہندوستان میں منظر عام پر آنے والے سیرتی لٹریچر سے اس میں وسعت ممکن ہے۔ خاکسار کو اس کا شدید احساس ہے کہ اگر اس میں مخطوطات کی شمولیت ہوتی تو اس کے وقار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا۔ مختلف کتب خانوں رضا لائبریری رام پور، خدا بخش پٹنہ اور مولانا آزد لائبریری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے مخطوطات کی فہرست مرتب ہو چکی ہے۔ یہ بھی اس تعلق سے ضرور ممد و معاون ہو گی۔ اس ضمن میں ''جائزہ مخطوطات اُردو'' (مرتب از مشفق خواجہ) مفید ثابت ہو گی۔ اسی طرح آئندہ ایڈیشن میں اضافے کے لیے ضروری ہے کہ ان اشاریوں کو ملاحظہ کیا جائے جو ایم فل اور پی ایچ ڈی مقالات پر مشتمل ہیں۔ اس تعلق سے ڈاکٹر جمشید احمد ندوی اور ڈاکٹر شبیر احمد کی خدمات بھی لائق اعتناء ہیں۔ جو شعبہ عربی اے۔ ایم۔ یو۔ علی گڑھ سے شائع بھی ہو چکی ہیں۔ اسی طرح نئے ایڈیشن کے لیے الرشاد، فکر ونظر (اسلام آباد)، الاصلاح، الندوہ، تحقیقات اسلامی، ثقافۃ الہند، آج کل، زندگی، ترجمان القرآن اور برہان (حمیرا ناز، کراچی یونیورسٹی) کے اشاریوں کی ورق گردانی سے سیرتی ادب کا خاصا ذخیرہ دستیاب ہو سکتا ہے۔ ''علوم السیرۃ'' کی آراستگی کے لیے ضروری ہے کہ حج ناموں کا احاطہ کیا جائے، حج ناموں کا سب سے بڑا ذخیرہ امریکہ میں رہنے والے مرحوم عبدالوہاب خاں کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ (اُردو میں حج کے سفرنامے) کے عنوان سے شعبہ اُردو کے ڈاکٹر محمد شہاب الدین نے اچھا کام کیا ہے۔

''علوم السیرۃ'' کے حوالے سے یہ صراحت بھی ضروری ہے کہ اس میں ان شعراء کو بھی جگہ دی جائے جنھوں نے سیرت رسول ﷺ کو اپنا موضوع بحث بنایا۔ اس کا ایک آئیڈیا ''شعراء الرسول ﷺ'' (از مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی) سے مل سکتا ہے۔ اس میں ان دواوین کو بھی جگہ دی جاسکتی ہے جو نعتیہ قصائد پر مبنی ہیں۔ پروفیسر مسعود الحسن (اے ایم یو) نے اپنی ایک کتاب میں ان شعراء کو موضوع بحث بنایا ہے جنھوں نے بزبان انگریزی اللہ کے رسول ﷺ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ نعتیہ شاعری اور نعت گو شعراء

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے تعلق سے ’’نعت رنگ‘‘ (مدیر: صبیح رحمانی) اور دبستان نعت (مدیر: سراج قادری ہندوستان) انتہائی مفید ہیں۔ جدید ایڈیشن میں غیر مسلم نعت گو شعراء کے لیے ایک باب مخصوص ہو۔ اس موضوع پر مرحوم نور میرٹھی کی زبردست خدمات ہیں۔ اس موضوع پر آپ کی تین تصانیف بہت پہلے کراچی سے منظر عام پر آچکی ہیں۔ عبداللہ گرلز کالج اے۔ ایم۔ یو کے بانی پاپا میاں عبداللہ کی سیرت پر ایک مکمل کتاب ہے۔ جس کے ذکر سے سیرتی لٹریچر خالی ہے۔ یہ چند باتیں تھیں جو ارتجالاً نوک خامہ پر آ گئیں۔ پروفیسر ہمایوں کی ’’علوم السیرۃ‘‘ ایک بڑا کام ہے جس میں محبین سیرت کے لیے نئے نئے انکشافات ترتیب دیے گئے ہیں۔ سیرتی مراجع اور مصادر تک دسترس اسی وقت ممکن ہے جس نے سیرت کو وظیفہ حیات بنایا ہو۔ پروفیسر ہمایوں کی شخصیت اور ان کی ترجیحات سے واقف ہوں۔ ان کی اولین ترجیح مطالعہ سیرت اور یہی زندگی کا مقصد وحید ہے۔ یہی چیز ان کا تشخص بن گئی ہے۔ آپ کی پیہم یہی کاوش کہ اپنے تشخص مزید ہیرے جواہرات جڑتے رہیں۔ آپ کا یہ شوق بے پایاں احقر کے لیے باعث رشک ہے۔ کیوں نہ ہو یہی تو حوض کوثر کا راستہ ہے۔

(۲۶ رستمبر ۲۰۲۰ء)

☆☆☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

﴿۴﴾ ''عظیم الشان اور جلیل القدر کام''

پروفیسر ڈاکٹر سید علیم اشرف جائسی

(ڈین بہبودی طلبہ وصدر شعبہ عربی، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد (دکن) انڈیا)

الحمد للّٰہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وبفضلہ تتحقق الغایات والصلاۃ،السلام علی الرحمۃ المھداۃ و النعمۃ المسداۃ سید الخلق واشرف الموجودات، و علی آلہ واصحابہ دلائل الخیرات ومطالع المسرات.

گرامی وقار ڈاکٹر ہمایوں عباس کا نام علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں ہے۔ میں بھی ان کا ایک دیرینہ قدرداں ہوں۔ غائبانہ طور پر میں انھیں ایک عرصے سے جانتا ہوں۔ البتہ ان سے پہلا علمی تعارف ان کے زیرنگرانی تیارشدہ پی ایچ ڈی مقالے ''الادب الصوفی فی ضوء الرسالہ القشیریۃ وعوارف المعارف'' کے ذریعے ہوا جس کا میں بیرونی ممتحن تھا اس مقالے نے مجھے ان کے تئیں بوئے ہم نفسی کا احساس دلایا، اس کے بعد ان کی متعدد نگارشات نظر سے گزریں اور میرا یہ احساس قوی تر ہوتا گیا۔ ان کے اشہب قلم کا تازہ شاہکار ''علوم السیر ۃ'' ہے۔ یہ ایک موسوعی عمل ہے، اُردو زبان میں جس کی شدید ضرورت ہے۔ سیرت نبوی ﷺ کی اہمیت، ضرورت اور انفرادیت ایک ایسے ہی عمل کی متقاضی ہے، موفق ازل نے اس امر عظیم کے لیے ڈاکٹر صاحب موصوف کا انتخاب کیا اس سعادت بے غایت کے لیے ان پر خدائے بخشندہ کی سپاس گزاری اور ہم پر ان کی تہنیت گزاری واجب ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ سیرت طیبہ کو اللہ تعالی نے ہمارے لیے نمونہ عمل بنایا (الاحزاب:۲۱)، اور ظاہر ہے کہ کسی سیرت کو نمونہ عمل بنانے کے لیے اس سے بھرپور واقفیت ضروری ہے۔ قرآن کریم نے آپ کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا (النساء:۸۰)، اطاعتِ رسول کو رحمت الٰہی کا موقوف علیہ ٹھہرایا (آل عمران:۱۳۲)، آپ کے فرمان کو بلا رنج وکلفت قبول کرنے کو ایمان کی شرط بتایا (النساء:۶۵)۔ اور ایسی بے شمار آیات الٰہیہ میں اطاعتِ رسول کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور بلاشبہ سیرت رسول کی معرفت اطاعت رسول کا ذریعہ اور وسیلہ ہے، اور شرعی قاعدے کے مطابق ہر شے کے وسائل وذرائع کا وہی حکم ہوتا ہے جو حکم خود اس شے کا ہوتا ہے لہٰذا اگر اطاعتِ رسول فرض ہے تو اس کا وسیلہ یعنی معرفت سیرت بھی فرض ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

☆ قرآن کریم مسلمانوں کا دستور حیات اور آئین زندگی ہے لیکن اس میں مندرج احکام کی توضیح و تشریح سیرت رسول سے ہوتی ہے۔ نماز جیسے اہم ترین رکن اسلام کا بھی مفصل ذکر قرآن میں موجود نہیں ہے۔ آپ ﷺ قرآن کے مبلغ بھی ہیں اور اس کے معلم وشارح بھی ہیں اور منصب رسالت کے ان دونوں پہلوؤں کا ذکر قرآن کی متعدد آیتوں میں ہوا ہے (دیکھئے: البقرۃ: ۱۲۹، آل عمران: ۱۶۴، الجمعۃ: ۲)، یعنی قرآن کے احکام پر عمل کے لئے بھی سیرت کی معرفت ضروری ہے۔

☆ سیرت رسول سے تعلق و شغف محبتِ رسول کی دلیل بھی ہے اور اس میں زیادتی کا موجب بھی، عربی کی کہاوت ہے کہ: "من احب شیئا اکثر ذکرہ" جو جس چیز سے محبت کرتا ہے اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے، محبتِ رسول کا تقاضہ ہے کہ ہم آپ کے ذکر سیرت سے زیادہ سے زیادہ وابستگی رکھیں کیونکہ سیرت رسول سے بے اعتنائی یا قلت رغبت دعویٰ محبت رسول کو کھوکھلا قرار دیتی ہیں۔

☆ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی سیرت اچھے اخلاق کا درس دیتی ہے، برائیوں سے دور کرتی ہے، نیکیوں کی رغبت دلاتی ہے، ایمان کو مستحکم کرتی ہے، یقین کو پختگی عطا کرتی ہے، صبر و استقامت کی تعلیم دیتی ہے، شکر و رضا کا پیغام دیتی ہے اور دین و دنیا میں کامیابی کی راہیں ہموار کرتی ہے۔ یہ سیرت نظر کو بلندی، فکر کو گہرائی و گیرائی، سخن کو دل نوازی اور جان کو پرسوزی عطا کرتی ہے۔

☆ چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی سیرت کو تمام انسانوں کے لئے نمونہ عمل بنایا ہے لہٰذا اس کو وہ جامعیت عطا کی ہے کہ انسانی زندگی کے تمام گوشے اس میں سمٹ کے اکٹھا ہوگئے ہیں، انسانی سماج کا ہر فرد آپ کی سیرت سے ہدایت حاصل کرسکتا ہے، بادشاہ ہو، حاکم ہو، سیاستداں ہو، فوجی کمانڈر ہو، افسر ہو، جج ہو، معلم ہو، تجارت پیشہ ہو یا بکریاں چرانے والا ہو ہر ایک کے لیے آپ کی سیرت نمونہ عمل ہے اور ہر حیثیت سے ہے باپ بیٹا بھائی عزیز رشتہ دار دوست رفیق کسی بھی حیثیت سے ہو۔ خدا کی خدائی میں کسی کی بھی سیرت اتنی جامع اور مکمل نہیں ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے جس سیرت کو تمام انسانوں کے لیے نمونہ عمل بنایا ہے اس کی حفاظت کا ایسا انتظام کیا ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر گوشہ آئینے کی طرح صاف وشفاف ہے اور آپ کی زندگی کا ہر لمحہ آفتاب نیم روز کی مانند روشن اور واضح ہے۔ دوسری طرف عام آدمی تو کجا انبیاء و مرسلین میں سے بیشتر کا تاریخی وجود بھی ثابت کرنا مشکل ہے۔ کمپیوٹر سائنس اور ذرائع ابلاغ کی اس غیر معمولی ترقیوں کے باوصف کسی بڑے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بڑے معاصر سیاسی لیڈر، فوجی قائد یا سماجی رہنما کی سوانح حیات اس قدر مفصل اور منظم طور پر مرتب نہیں کی جا سکی ہے جیسا کی رسول عربی ﷺ کی سیرت ہے۔

☆ یہ سیرت ایک سادہ اور قابل عمل سیرت ہے، یہ کسی شاعر کا تخیل نہیں جسے صرف سوچا جا سکے، یہ کسی فلسفی کا نظریہ نہیں جو صرف بحث و مناظرہ کی جولاں گاہ بن سکے، یہ برصغیر کی کوئی دیو مالائی سوانح نہیں جو صرف بھجن کیرتن کے کام آ سکے، بلکہ یہ اللہ کے سب سے برگزیدہ اور سب سے محبوب بندے کی ایسی سیرت ہے جو زمان و مکان سے ماوراء اس کے تمام بندوں کے لئے لائق تقلید اور قابل عمل ہے۔ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ وبارك وسلم.

سیرت رسول ﷺ مسلمانوں میں تاریخ نویسی کی عظیم الشان اور فلک بوس عمارت کی خشت اول ہے۔ اگرچہ صحابہ کرام نے سیرت کی تدوین کا باضابطہ آغاز نہیں کیا لیکن انہوں نے سیرت کے پورے ذخیرے کو زبانی روایت کے ذریعے تابعین تک پہنچا دیا۔ اولین سیرت نگاروں میں عروۃ بن زبیر متوفی ۹۲ھ، ابان بن عثمان متوفی ۱۰۵ھ، وہب بن منبہ متوفی ۱۱۰ھ، شرحبیل بن سعد متوفی ۱۲۳ھ اور ابن شہاب زہری متوفی ۱۲۴ھ وغیرہ ہیں۔ ان حضرات کی اپنی تمام تحریریں ضائع ہو گئیں لیکن اس کا بہت بڑا حصہ بعد کے مصنفین نے اپنی کتابوں میں شامل کر لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ابن منبہ کی سیرت کے بعض اجزا جرمنی کے شہر ہائڈلبرگ کی لائبریری میں اب تک موجود ہیں۔ دوسرے طبقے کے سیرت نگاروں میں سب سے نمایاں نام ابن اسحاق متوفی ۱۵۲ھ کا ہے جن کی مغازی کو ابن ہشام متوفی ۲۱۸ھ نے تہذیب و تنقیح کے ساتھ اپنی سیرت کی کتاب میں شامل کر لیا۔

قدیم سیرت نگاروں نے سیرت کی تصنیف و تالیف میں جس طریقے کو استعمال کیا اسے فن تاریخ نویسی (Historiography) میں موضوعی طریقہ (Objective Method) کہا جاتا ہے، اس میں کسی بھی قسم کی ذاتی اور شخصی رائے کی آمیزش سے پوری طرح اجتناب کیا جاتا ہے۔ انیسویں صدی میں تاریخ و سیرت نویسی کے متعدد مناہج معرض وجود میں آئے جن میں سے اکثر کا منشا و مآل وہ طریقہ ہے جسے ''ذاتی مذہب'' یا ''شخصی طریقہ'' کہتے ہیں اس میں مؤرخ کو پوری آزادی ہوتی ہے کہ وہ واقعات و حوادث کی تحلیل و تجزیے میں اپنی شخصی رائے، ذاتی فکر، نظریاتی میلان اور سیاسی رجحان کا بے محابہ استعمال کرے۔ انیسویں اور بیسویں صدی کے مستشرقین اور ان کی ثقافت سے مرعوبیت کا شکار مستغربین کی سیرت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابوں میں بھی اسی منہج کی اتباع کی گئی ہے، سیرت نگاری کے اس منہج میں معجزات، خوارق اور غیبیات پر مشتمل مزعومہ خلاف "عقل وعادت" تمام واقعات کی توجیہ وتاویل کی جاتی ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو سرے سے ان کا انکار کر دیا جاتا ہے۔ عام قاری کی نظر کو وحی ونبوت کی حقیقت سے پھیرنے کے لیے نبی اسلام ﷺ کے لیے عبقریت اور عظمت جیسی صفتیں استعمال کی جاتی ہیں۔ حضور ﷺ کو انسان مصلح، حکیم اور بعید النظر سیاسی رہنما قرار دیا جاتا ہے۔ اسلامی ثقافت کی تعریف وتوصیف کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ صریح اور واضح آیات کی موجودگی میں "طیرا ابابیل" کی تفسیر چیچک کے مرض سے کی جاتی ہے، اسراو معراج کو روح کی سیاحت قرار دیا جاتا ہے اور غزوۂ بدر میں ملائکہ کی مدد کو معنوی نصرت سے تعبیر کیا گیا ہے اور بعض مقام پر تو یہ تاویلیں غلطیوں کے حدود سے تجاوز کر کے مضحکہ خیزی کی حد میں داخل ہو گئیں ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ کہ آنحضرت ﷺ کے ذریعے لائے گئے دین کو بائیں بازو کا اقتصادی انقلاب باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے اور اسلامی فتوحات کو غریبوں کا ردعمل بتانے کی سعی کی گئی ہے۔

مستشرقین اور مستغربین کے اعمال سیرت کا مطالعہ علوم سیرت کا ایک مستقل موضوع ہونا چاہیے، ان اعمال نے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں نہ صرف اہلِ مغرب کی فکر کو تشکیل دینے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے بلکہ مغربی تعلیم یافتہ مسلمانوں، جیسے: ڈاکٹروں، انجینئروں، وکلا، جج حضرات اور ہمارے قانون سازوں وغیرہ کو بھی متاثر کیا ہے۔ ان حضرات کے ذہنوں کو سیرت کے صحیح تصور سے آشنا کرنے کے لیے یہ امر بے حد ضروری ہے سیرت سے متعلق غلط افکار کا علمی طور پر ازالہ کیا جائے۔ اور اس کام کو تین حصوں میں تقسیم کر کے کیا جاسکتا ہے:

۱۔ عہدِ وسطی کے مستشرقین کے اعمال سیرت کا مطالعہ اور محاسبہ۔

۲۔ عہدِ جدید (انیسویں، بیسویں اور اکیسویں صدی) کے مستشرقین کے اعمال سیرت کا مطالعہ اور محاسبہ۔

۳۔ مستغربین کے اعمال سیرت کا مطالعہ اور محاسبہ۔

پہلے حصے پر بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت نہیں وہ اکثر وبیشتر بے بنیاد الزامات سے عبارت ہے اور اس کی علمی اہمیت اور تاثیری قیمت نہ کے برابر ہے۔ البتہ دوسرے اور تیسرے حصوں پر بہت کام کرنے کی ضرورت ہے اور بڑے اہتمام سے کرنے کی ضرورت ہے۔ ان میں ولیم میور، کوسن ڈی پرسیوال، نولڈکہ، مرگلیوتھ، اسپرنگر، کارلائل، ڈوزی وغیرہ انیسویں صدی کے مستشرقین اور کایتانی، ماسینیون، فادر لامینس، ایڈورڈ مونٹیٹ، ہوڈاس، گلیلیوم، مونٹگمری واٹ، آرنلڈ، کارل بروکلمان، ڈرمنگھم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ولہاوزن وغیرہ بیسویں صدی کے مستشرقین شامل ہیں۔ یہ سب استشراق اور مغرب کے بڑے سیرت نگار ہیں۔ دنیا کے لاکھوں لوگوں کی ذہن سازی اور اسلام و نبی اسلام ﷺ کے سلسلے میں ان کی رائے بنانے میں ان کا نمایاں کردار ہے۔ ان کے افکار و آراء کا شمولی اور ہمہ جہتی جائزہ لیے بغیر، ان کے اغلاط واوہام کی تصحیح اور ان کے اسباب و علل کی توضیح و تشریح کے بغیر علوم سیرت کے موضوع پر کما حقہ عہدہ برائی ممکن نہیں ہے۔

عہد جدید کے سیرت نگار مستشرقین میں سب سے زیادہ توجہ ان پر دینے کی ضرورت ہے جنہیں علمی حلقوں میں اعتدال پسند کہا اور مانا جاتا ہے جن کی تحریروں میں اسلام، نبی اسلام اور تہذیب اسلامی کی بظاہر مدح سرائی ہوتی ہے۔ مگر وحی الٰہی اور غیبیات کی اسی طرح نفی ہوتی ہے جیسی عام مستشرقین کے یہاں ہوتی ہے، مالک بن نبی نے اپنے رسالے ''انتاج المستشرقین واثرہ فی الفکر الاسلامی الحدیث'' میں ڈوزی، غوسٹاولی بان اور رینو وغیرہ مستشرقین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ''یہ لوگ افتخار کے ایک جذبہ بے فیض کو ہوا دیتے ہیں، اسلامی تہذیب کے لیے اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں لیکن ان کے بھی بنیادی افکار بھی زہر آلود ہی ہوتے ہیں۔''

علوم سیرت میں ایک مرکزی جگہ مستغربین اور نام نہاد روشن خیال مصنفین کے اعمال سیرت کو بھی ملنی چاہیے کیوں کہ یہ حضرات بھی اپنی ہر دو تاثیر و تزویر میں مستشرقین سے کم نہیں ہیں۔ اس کی ایک مثال محمد حسین ہیکل کی کتاب ''حیات محمد'' ہے، جس میں مستشرقین پر متعدد مقامات پر سخت تنقید کی ہے، ان کی غلطیوں کے اسباب گنائے ہیں۔ مگر خود کو ان کے طریقے اور منہاج سے علاحدہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں، تمام معجزات کا انکار کیا ہے یا ان میں شک وشبہ کا اظہار کیا ہے، اور کئی امور کا صراحت سے انکار نہ کر سکنے کے سبب فکری تناقضات کا شکار ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں بھی اس نوعیت کے کئی کام ہوئے ہیں۔ ان سب کا تفصیلی اور قرار واقعی تنقیدی جائزہ لینا علوم سیرت کی ضروریات اور اس کے مہمات میں سے ہے۔

امید ہے کہ علوم سیرت کا یہ پہلو بھی ڈاکٹر ہمایوں عباس کے ذریعے مفصل طور پر پائے تکمیل کو پہنچے گا۔ ایک بار پھر اس عظیم الشان اور جلیل القدر کام پر دل کی گہرائیوں سے ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور ان کے لئے مزید توفیقات اور علمی فتوحات کا متمنی ہوں۔ ربِ قدیر اس کام کی نفعیت کو عام و تام فرمائے، اور انہیں جزائے کافی ووافی سے سرفراز فرمائے۔ (۱۰/اکتوبر ۲۰۲۰ء)

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿۵﴾"A Novel Contribution"

PROF DR ISRAR AHMAD KHAN(ASBU, ANKARA, TURKEY)

PROFDRHUMAYUNABBASis a prolific writer and researcher in the field of Islamic Studies, particularly in the SIRAHSTUDIES. His new research on SIRAH SCIENCES appears from all angles an entirely novel contribution. Urdu of the book is excellently eloquent. It is full of highly academic style. Right from the beginning till the end the style of expression in this work speaks volumes of the serious scholarship of the author. The book seeks to explain various segments of the Sirah literature. Ithink this classification is the first adorable endeavor of its kind. I must wholeheartedly appreciate the author's insightful and incisive discovery concerning various dimensions of Sirah Sciences. As it appears from the discussions in the book, the author's methodology is critical description. Narration and quotation dominate the information given throughout the book. Very sparsely the reader could find critical analysis of some controversies over some well-known incidents related to the Prophet's (s.a.w) mission. The book merits appreciation. I personally congratulate the author PROF DR HUMAYUN ABBAS for such a great discovery in academic field.

PROF DR ISRAR AHMAD KHAN

ASBU, ANKARA, TURKEY

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿۶﴾ ''گنج گراں مایہ''

ڈاکٹر غلام زرقانی قادری (ہیوسٹن، امریکہ)

نحمده ونصلي على رسوله الكريم وعلى اله وصحبه اجمعين.

میرے دیرینہ کرم فرما اور پاکستان کی گراں قدر علمی شخصیت جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس مدظلہ العالی کی کتاب ''علوم السیرۃ'' میری نگاہوں کے سامنے ہے۔ ویسے تو سرسری طور پر میں نے پوری کتاب دیکھی ہے، لیکن بعض ابواب ایسے بھی تھے، جو میری توجہ کا مرکز بن گئے اور مجھے انہیں بالاستیعاب پڑھنا ہی پڑا۔ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ موصوف کی یہ کتاب سیرت مصطفیٰ ﷺ پر تحقیق کرنے والوں کے لیے گنج گرانمایہ ہے۔ ابتدا میں سیرت کے مفہوم و معانی پر تفصیلی گفتگو ہے، جو موضوع کتاب کے پس منظر میں نہایت ضروری بھی تھی، پھر سیرت النبی ﷺ کے مختلف ادوار، علوم سیرت کی اقسام اور سیرت کے جملہ مآخذ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ موصوف نے ہر موضوع سے متعلق مستند کتابوں کی تفصیلات بھی شامل کر دی ہیں، جن سے اجنبی قاری کے لیے زیر بحث عنوان کے حوالے سے مزید مطالعہ کی راہ نہایت آسان ہو جاتی ہے۔

اخیر میں سرکار دو عالم ﷺ سے منسوب شخصیات، مقامات اور ہر اس چیز کے تذکرے کے لیے وافر مواد فراہم کر دیا گیا ہے، جو کسی نہ کسی جہت سے آپ کی ذات گرامی کے پس منظر میں یاد کی جاتی ہے اور پھر سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے مشہور و معروف کئی بے بنیاد واقعات پر محدثین اور مستند علماء کرام کی کتب سے استدلال کرتے ہوئے گفتگو کی گئی ہے، جو نہایت ہی قیمتی ہے۔ بلاشک و شبہ پیش نگاہ کتاب عالم سیرت کی سیر کے لیے نہایت ہی مستند رفیق ہے، جو طلبہ، اساتذہ اور علماء کرام کے ساتھ ساتھ عوام کے لیے بھی یکساں مفید ہے، بلکہ یوں کہیے کہ اُردو زبان میں سیرت پر لکھنے، پڑھنے اور بولنے والے اسے پہلی منزل بنالیں، تو میرے خیال میں وہ سالوں کی تگ و دو اور مشقت و محنت سے نہ صرف بچ جائیں گے، بلکہ متعلقہ موضوع کے حوالے سے بے بنیاد روایات، رکیک معلومات اور افراط و تفریط سے بھی محفوظ رہیں گے۔ اس طرح یہ کتاب علم سیرت کے لیے صراط مستقیم کی حیثیت رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور کتاب کو قبولیت عام کے شرف سے نوازے۔

(۱۹ رمحرم الحرام، ۱۴۴۲ھ)

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿۷﴾ ”بحرِ محبت کے کنارے“

ڈاکٹر دُرمُش بُلگُر (استاد شعبہ اُردو، استنبول یونیورسٹی، ترکی)

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں آنحضرت ﷺ کی ذات کو بہترین نمونہ قرار دے کر آپ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا ہے اور یہ سیرتِ نبوی ﷺ کو جانے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو سیرت کا مطالعہ محض ایک علمی مشغلہ ہی نہیں بلکہ اہم دینی ضرورت بھی ہے۔ نیز اگر ہمیں اپنی زندگی کو خوبصورت بنانا ہے تو سیرتِ مصطفیٰ ﷺ میں ڈوبنا پڑے گا۔ محمد ہمایوں عباس شمس صاحب نے اپنی کتاب علوم السیر ۃ میں مطالعہ سیرت کے فنی، اصولی اور عملی پہلوؤں کو زیرِ بحث لایا ہے۔ میں نے ان کی تعلیمی پس منظر کے ساتھ اس علمی کاوش کا مطالعہ کیا تو مجھے ایک شعر یاد آیا جو عین مصنف پر صادق آتا ہے:

؎ عبث ہے جستجو بحر محبت کے کنارے
بس اس میں ڈوب مرنا ہی ہے اے دل پار ہو جانا

میں سمجھتا ہوں کہ اس مفید اور خوبصورت کاوش کے ساتھ ہمایوں صاحب کی ذات اس جذبہ الفت کا زندہ پیکر بن گئی ہے۔

(۲۶/اگست ۲۰۲۰ء)

☆☆☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿٨﴾"زهرة فواحة في بستان السيرة"

أ.د. ابراهيم محمد ابراهيم السيد (القاهرة)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف المرسلين، سيدنا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين. وبعد

فان مجال السيرة النبوية - على صاحبها أفضل الصلاة وأتم التسليم. مجال واسع ممتد بقدر سعة الزمان وامتداده؛ كتب فيها من قبل عدد من العلماء يصعب حصره، وسيكتب فيها من بعد عدد يخرج عن الحصر، ذلك لأنها ليست مجرد سيرة لخاتم النبيين ﷺ فقط، وانما هي ركن أصيل من أركان فهم الاسلام وتطبيقه، وزرع المحبة له بين أهله وغير أهله على السواء، ووسيلة لا مثيل لها في التقرب الى الله تعالى والى رسوله عليه الصلاة والسلام، ولم تعد السيرة النبوية مجالاً وجدانياً تسبق فيه العاطفة والوجدان العقل والفكر والتأمل، بل أصبحت عنواناً كبيراً لمجموعة من العلوم تعرف باسم (علوم السيرة)، وهو المسمى الذي اعتمده الأستاذ الدكتور (محمد همايون عباس شمس) أستاذ ورئيس قسم الدراسات الاسلامية بجامعة الكلية الحكومية بمدينة فيصل آباد العريقة على غرار (علوم القرآن).

لقد من الله تعالى على الأستاذ الدكتور (محمد همايون عباس شمس) بانجاز هذا العمل المبارك واتمامه في فترة من أصعب الفترات التي مرت - ولا تزال تمر - على العالم أجمع بسبب (وباء الكورونا) الذي انتشر في ربوع الدنيا منذ أوائل العام الحالي ٢٠٢٠م فأحزن بني الانسان وآلمهم، ولكن الله أعان الأستاذ الدكتور (محمد همايون) على هذا العمل المبارك الذي ينير أمام بني الاسلام - عامتهم وخاصتهم على السواء. طريق الهداية والاقتداء بسيد البشر وحبيب رب العالمين ﷺ، فتحدث فيه عن السيرة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

النبوية معرفاً بها تعريفاً علمياً ومحدداً مصادرها الأساسية وأنواعها وطبقاتها، وتحدث بعدها عن علوم السيرة وتدوينها، وجمع في ثنايا هذا كله روايات كتاب السيرة النبوية والمفسرين والمحدثين والفقهاء وأهل التصوف.

وكتاب (علوم السيرة) كتاب فريد في مجاله، يتميز بمعلوماته المتدفقة طبقاً لمنهج علمي واضح وصياغة لغوية محددة لا ابهام فيها، وأسلوب يجذب اليه القلوب والأنظار معًا، وهو الأسلوب الصوفي الذي يتميز به مؤلف الكتاب الأستاذ الدكتور (محمد همايون عباس شمس) على المستوى الحياتي والعملي، فقربه الى قلوب معارفه وأصدقائه وتلاميذه وقرائه.

والأستاذ الدكتور (محمد همايون عباس شمس) في الحقيقة ليس جديداً على ميدان السيرة النبوية وعلومها ولا غريباً عليه، فهو واحد من فرسان هذا الميدان بما قدم من كتب وأبحاث ذات قيمة علمية كبيرة في هذا المجال، وبما أشرف عليه من رسائل الباحثين في السيرة النبوية في مراحل الدراسات العليا، وسيجد القارئ العزيز تفصيل هذا كله في ثنايا الكتاب الذي بين أيدينا.

وبعد فان هذا الكتاب الذي بين أيدينا يعد اضافة طيبة الى دراسات السيرة النبوية وعلومها، وزهرة فواحة في بستان المهتدين بسيد الأنبياء والمرسلين ﷺ، وأدعو اللّٰه تعالى أن يتقبل هذا العمل الجليل (كتاب علوم السيرة) من هذا الأستاذ الجليل (الأستاذ الدكتور محمد همايون عباس شمس) ، وأن يجعله في ميزان حسناته، وأن ينفع به، ويجعله خطوة الى الأمام في طريق دراسات السيرة النبوية وعلومها على صاحبها الصلاة والتسليم.

(٢٧ أغسطس ٢٠٢٠م)

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿۹﴾ "نقشِ اول"

محمد رضی الاسلام ندوی مدیر معاون سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی علی گڑھ (انڈیا)

سیرتِ نبوی کے مختلف پہلوؤں پر برابر کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ گزشتہ کچھ عرصے میں ماشاءاللہ اس میں بہت اضافہ ہوا ہے، لیکن ان میں سے بیش تر کتابیں روایتی موضوعات پر ہیں۔ ایسے میں اگر کسی کتاب میں سیرت کے نئے مباحث پیش کیے گئے ہوں اور ان پر دادِ تحقیق پیش دی گئی ہو تو اسے دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس کی "علوم السیرۃ" ایسی ہی کتاب ہے۔

اسلامی علوم میں علوم القرآن، علوم الحدیث اور علوم الفقہ کو مدوّن کرنے کی قابلِ قدر کوششیں کی گئی ہیں اور ان علوم پر کافی علمی سرمایہ موجود ہے، لیکن علوم السیرۃ پر اب تک خاطر خواہ کام نہیں ہو سکا ہے۔ ڈاکٹر ہمایوں کا مذکورہ کام اس میدان میں نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں سیرت کی تعریف، تحدید، مآخذ، انواع، طبقات اور تاریخی و تدوینی مراحل پر اظہارِ خیال کرنے کے بعد علومِ سیرت کی مختلف انواع پر تفصیل سے بحث کی ہے اور ان پر دست یاب علمی سرمایہ کی نشان دہی کی ہے۔ آئندہ سیرت کے کسی پہلو پر کام کرنے والے اس کتاب سے بے نیاز نہ رہ سکیں گے۔

ڈاکٹر ہمایوں عباس سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی علی گڑھ کے مؤقر مقالہ نگاروں میں سے ہیں۔ راقم سطور کو اسلام آباد کے بین الاقوامی سیرت سمینار ۲۰۱۱ء میں ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ ان کے تواضع، انکسار اور شرافت نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ ان کی یہ کتاب ان کے علمی وقار اور سیرت کے موضوع پر ان کی عبقریت کا ثبوت پیش کرتی ہے۔ میں اس کی تالیف پر انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے ان کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔

(۱۰/ اکتوبر ۲۰۲۰ء)

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿۱۰﴾ ’’علوم السیرۃ‘‘

ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن (پاکستان)

علوم اسلامی میں سب سے پہلے الگ سے مدون ہونے والا علم ’’علم السیر‘‘ ہے، جسے آج کی زبان میں قانون بین الممالک کہہ سکتے ہیں، سیر کے لفظ سے بعض حضرات کو یہ مغالطہ بھی ہوا کہ شاید یہ سیرت کا ہم معنی ہے، یعنی لفظ سیر ان ہی معنی میں استعمال ہوا ہے، جن معنی میں آج لفظ سیرت استعمال ہوتا ہے، یہ بات درست نہیں، اس لیے کہ ان معنی میں اس وقت لفظ مغازی استعمال ہوتا تھا۔ آج بھی ایک بڑا طبقہ مغازی کے لغوی معنی دیکھ کر یہ تصور رکھتا ہے کہ فن مغازی میں محض غزوات نبوی اور سرایا کا بیان ہوتا ہے، جب کہ ابتدائی عہد کی کتب مغازی اگر دیکھ لی جائیں تو یہ مغالطہ دور ہوسکتا ہے۔ شاید یہ بھی ایک سبب ہو کہ یہ اصطلاح بعد میں مرکب صورت میں استعمال ہونے لگی اور ’’فن سیر و مغازی‘‘ کہا اور لکھا جانے لگا۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ فن سیر ایک الگ، مستقل اور جداگانہ فن ہے، جو مصادرِ سیرت میں ضرور شمار ہوتا ہے کہ اس میں معلومات سیرت مذکور ہیں، لیکن یہ فن سیرت کا ہم معنی نہیں۔

فن سیرت کے بعد دوسرا اہم ترین فن جو مدون ہوا، اور عہد صحابہ میں ہی اس کے لیے الگ سے مجموعے مرتب ہونا شروع ہوئے اور تحریریں لکھی جانے لگیں، وہ یہی فن سیر و مغازی ہے، جس کے لیے ابتدائی کاوش کرنے کا شرف خاندان نبوت اور ان کے وابستگان کو حاصل ہوا۔ اس ضمن میں تین نام نہایت نمایاں ہیں اور تینوں آپ ﷺ کے قریب ترین افراد شمار ہوتے ہیں۔

۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، (م: ۶۸ھ) رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی، ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے اور معروف محدث، مفسر، فقیہ اور سیرت نگار۔

۲۔ عروہ بن زبیر، (م: ۹۴ھ) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے صاحب زادے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے، معروف تابعی، فقیہ اور سیرت نگار۔

۳۔ ابان بن عثمان۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے، (م: ۱۰۵ھ) معروف تابعی، فقیہ اور سیرت نگار۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ان میں حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت ابان بن عثمان رحمہ اللہ دونوں نے مغازی پر کتب تحریر کیں، اور دونوں کی ہی اصل کتب ہم تک نہ پہنچ سکیں، مگر خاص طور پر حضرت عروہ بن زبیر کی مغازی اپنے تلامذہ کے توسط سے دوسری کتب میں نقل ہو کر کسی حد تک ہم تک پہنچنے میں کامیاب ہوئی۔

مغازی یا سیرت کا یہ سفر جب آگے بڑھا، تو اس نے موضوعاتی وسعت اختیار کرنا شروع کی، یہ سوال اپنی جگہ نہایت اہم ہے کہ مضامین سیرت میں وسعت، خصوصاً فنی اور معنوی وسعت کیسے پیدا ہوئی، اور کیسے ایک فن سے متعدد فنون نکلتے چلے گئے۔ اس لیے کہ یہ علوم و فنون کا فطری سفر ہے، جب بھی کوئی فن اپنا ارتقائی سفر طے کرتا ہے، اور برگ و بار لاتا ہے، تو وہ اپنی نئی نئی شاخیں نکالتا چلا جاتا ہے، پھر اس میں پھوٹنے والی نئی نئی کونپلیں آگے بڑھ کر جب شاخوں اور شاخچوں کی صورت اختیار کرنے لگتی ہیں تو ان میں بعض تو اس قدر توانا ہو جاتی ہیں کہ جڑ سے ہی الگ ہو کر جداگانہ تشخص کی حامل قرار پاتی ہیں۔ اصلاً تو ابتدا میں سب کچھ فن حدیث کے ہی ماتحت تھا۔ پھر حدیث، فن سیر اور مغازی یہ تین عنوان الگ الگ قرار پائے اور اب تو فن سیرت میں یہ عالم ہے کہ اس کے ذیلی علوم و فنون کی فہرست سازی بھی شاید ممکن نہ ہو، چند عنوانات دیکھیے:

۱۔ علم الانساب

۲۔ شمائل

۳۔ دلائل و خصائص

۴۔ اصول السیرۃ

۵۔ معالم السیرۃ (جغرافیہ سیرت)

۶۔ فہارس السیرۃ وغیرہ

۷۔ توقیت

اور کتنے ہی عنوان ایسے ہیں جو ابھی تشنہ تحقیق ہیں، یا رجال کار کے منتظر، مثلاً مشکلات السیرۃ۔ غرائب السیرۃ اور رجال السیرۃ وغیرہ۔ سیرت نگاری کو جہاں بہت سے حوالوں سے اختصاص و امتیاز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہے، وہیں یہ بھی اس کی اولیات میں شمار ہوگا کہ پہلی بار اسی زبان میں سیرت نگاری کی فن ابحاث نے اس قدر وسعت اختیار کی ہے اور متعدد علمی مذاکروں میں سیرت نگاروں نے اس جانب توجہ کی ہے۔ چناں چہ اصول سیرت اور اس کے متعلقات پر جو بحث اردو میں انیس ویں صدی میں شروع ہوئی تھی، آج اس کے بہت سے پہلو روشن ہو چکے ہیں، گو کہ کام ابھی بہت باقی ہے، اور اس لیے باقی ہے کہ یہ سفر ختم ہونے کے لیے نہیں، جاری رہنے اور قیام قیامت تک چلتے رہنے کے لیے شروع ہوا تھا، سفر جاری ہے، کاررواں بن رہا ہے، سعادت منداس میں شامل ہو رہے ہیں، اور اپنے حصے کا کام مکمل کر کے واپس لوٹتے جا رہے ہیں۔

زیر نظر کتاب بھی اس سلسلے کے بعض مباحث کو آگے بڑھاتی ہے۔ خاص طور فہارس سیرت کے حوالے سے تو اسے ایک دائرۃ المعارف کہہ سکتے ہیں۔ اضافوں کی گنجائش تو ایسے ہر کام میں رہتی ہے، وہ یہاں بھی ہے، خوشی اور مسرت کی بات یہ ہے کہ یہ قدرے خشک اور عوامی دل چسپی نہ رکھنے والے موضوعات اب اہل علم کی توجہ پا رہے ہیں۔ اور اہل قلم انہیں اپنی جولان گاہِ تحقیق قرار دے رہے ہیں۔

فاضل مؤلف ہمارے کرم فرما جناب ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس علم سیرت سے سنجیدہ دلچسپی رکھنے والے حضرات کی مختصر ترین فہرست میں متعدد حوالوں سے شامل ہیں اور نمایاں ہیں۔ یہ سعادتوں کا سفر ہے اور اس سفر کا حصہ بننا ہی سعادتوں کی علامت ہے۔ ان کی عنایت کہ وہ اس سفر میں ہمیں بھی ان بے مایہ سطور کے ذریعے شریک فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سعادتوں کو ابدی سعادتوں میں تبدیل فرمائے، اور ہم سب کو صاحب سیرت علیہ الف الف التحیۃ والسلام کی شفاعت وقربت عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین.

(۲۱ر ستمبر ۲۰۲۰ء/ ۳ر صفر المظفر ۱۴۴۲ھ)

☆☆☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(۱۱) ''سیرتِ نگاری کی زریں روایت''

ڈاکٹر طاہر حمید تنولی (اقبال اکیڈمی، لاہور)

مسلم معاشرے کے لیے قرآن حکیم اور سیرتِ مبارکہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر ہدایت کے بنیادی سر چشمے ہیں۔قرآن حکیم وحی الٰہی ہے مگر اس کی تفہیم حضور اکرم ﷺ کے فرامین اور آپ کی حیاتِ پاک سے آگہی کے بغیر ناممکن ہے۔یہی بنیادی سبب ہے کہ صدر اول سے سیرت الرسول ﷺ کی تفصیلات کو مدون اور محفوظ کیا گیا۔ اسلام کی تاریخ کے ہر دور میں اہل علم نے اپنے اپنے ذوق، علمی پس منظر اور معاشرتی تقاضوں کے مطابق سیرتِ رسول ﷺ پر کتب تصنیف کیں۔زیر نظر کتاب ''علوم السیرۃ'' پروفیسر ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس کی کاوش ہے جو نہ صرف کتب سیرت کی صدیوں پر پھیلی ہوئی زریں روایت کے سلسلے کی ایک حسین کڑی ہے بلکہ ہمیں دورِ حاضر میں سیرت کی تفہیم کے نئے گوشوں سے بھی آشنا کرتی ہے۔ڈاکٹر صاحب کا امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ سیرت کی تدریس و تصنیف میں صرف کیا ہے۔اپنے وسیع علمی، تدریسی اور تحقیقی پس منظر کے باعث ڈاکٹر صاحب کے ہاں موضوعات سیرت کا ایسا جامع تنوع ہے کہ ان سے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ علوم سیرت کو بیان کرتے ہوئے تاریخ تصانیف سیرت کی روایت کا معاصر تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے جامع احاطہ کریں۔ڈاکٹر صاحب کی سیرت پر تحقیقی، تدریسی اور تصنیفی خدمات سیرت کی اعتقادی، فقہی و قانونی، تاریخی و جغرافیائی، سماجی و معاشرتی، عملی و دعوتی اور مقامی و بین الاقوامی موضوعات پر مشتمل ہیں۔سیرت نگاری کی تاریخ کا جائزہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ تا حال سیرت پر لکھی جانے والی جملہ کتب کا موضوع ''کیا؟'' تھا۔جب کہ دور حاضر کے چیلنجز اور درپیش مسائل کا تقاضا ہے کہ توضیحِ سیرت کی جہات کو وسیع کیا جائے اور سیرت کے بیان میں ''کیا؟'' کے ساتھ ساتھ ''کیوں؟، کیسے؟ اور کس لیے؟'' کو بھی شامل کیا جائے۔

ڈاکٹر صاحب کا اسلوب کئی لحاظ سے منفرد ہے۔مثلاً جب انہوں نے سیرت کے ثانوی مآخذ کا ذکر کیا تو اس کا دائرہ اتنا وسیع کر دیا کہ اس سے تفہیم سیرت اور مختلف میادین علم و عمل پر سیرت کے اثرات کے مطالعے کا باب کھل گیا۔کیونکہ ثانوی مآخذ کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ان میں جن مزید مآخذ کی نشاندہی کی ہے انہیں پیش نظر رکھے بغیر ہم نہ تو مختلف میادین حیات اور طبقاتِ معاشرہ پر سیرت کے اثرات کو سمجھ سکتے ہیں اور نہ ہی سیرت کی روایت میں ہونے والے ارتقاء اور توسیع کے محرکات کا جائزہ لے سکتے ہیں۔سیرت سے متعلق بہت سے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ایسے مباحث ہیں جن کو ایک نئے انداز سے شاید پہلی مرتبہ ڈاکٹر صاحب علوم السیر ۃ میں زیر بحث لائے ہیں۔
سیرت اور تاریخ میں فرق پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف سیرت کو تاریخ سے زیادہ جامع اور مستند قرار دیا بلکہ سیرت کے مستند ہونے کے اس معیار کو بھی بیان کیا جو تاریخ کو مستند بنانے کے لیے مسلم اہل علم نے علمی دنیا میں متعارف کروائے۔ معاصر تقاضوں کے پیش نظر سیرت کے باب میں اعتذاری اور دفاعی سیرت کے آغاز کے اسباب بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے اس علمی مغالطے کا بھی ازالہ کر دیا کہ سر سید احمد خان جیسی شخصیات نے اگر اپنے دور میں سیرت کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کئی بنیادی حقائق کے بیان پر سمجھوتا کیا تو اس کا سبب ان کے اخلاص کی کمی یا راہ راست سے ان کا انحراف نہیں تھا بلکہ مسلم معاشرے کے لیے اس دور کے مغربی معاشرے کی طرف سے سامنے آنے والے علمی چیلنج اور ان میں علمی وتہذیبی بعد تھا جس کے باعث اس دور کے مسلم معاشرے کی علمی اور تہذیبی پسماندگی ان کے سامنے مسلم دانش کے اعتماد سے کھڑا ہونے میں حائل ہوگئی۔ پھر اس کوتاہی کا ازالہ علامہ اقبال جیسی شخصیات نے کیا۔ انہوں نے اپنی علمی برتری سے مغرب کے اس تہذیبی اور علمی مرعوبیت کے بت کو پاش پاش کرتے ہوئے اس بنیادی اصول کی تبلیغ کی:

مُکسل از ختم الرسل ایامِ خویش
تکیہ کم کن بر فن و برگامِ خویش

صلوٰۃ وسلام پر لکھی جانے والی کتب کو ماخذ سیرت کے طور پر بیان کرنا بھی ڈاکٹر صاحب کا امتیاز اور دقتِ نظری کا ثبوت ہے۔ اس باب میں انہوں نے حضرت خواجہ محمد عبدالرحمٰن چھوہروی کی تصنیف مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے اس نکتے کی وضاحت کی کہ باوجود صلوٰۃ وسلام کی کتاب ہونے کے یہ کتاب سیرت کی تفصیلات بیان کرتی ہے۔ یعنی اس کا آغاز حضور اکرم ﷺ کی ولادت پر پہلے باب فی نورہ وظہورہ سے ہوتا ہے اور اس کا اختتام آپ کے افضل الخلائق اور آپ کی اُمت کے تمام اقوامِ عالم اور اُمتوں سے افضل ہونے کی تفصیلات پر مشتمل باب ''فی خیر خلقہ و خیر امتہ'' پر ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ فرمانا بالکل درست ہے کہ سیرت کی ان گنت جہات پر لکھی جانے والی سیکڑوں تصانیف کے باوجود اصول سیرت کا موضوع ابھی بھی تشنہ تکمیل ہے اور اس باب میں ہمیں ابھی بہت علمی کاوشیں کرنے کی ضرورت ہے۔
اُصولِ سیرت کی تفصیلات طے کرتے ہوئے دور جدید میں سائنسی اور سماجی علوم میں نئی جہات کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اضافے کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔ آج ہمیں سیرت کے باب میں ان امور کا جائزہ لینا ہے کہ:

(۱) انتہائی کسمپرسی کے عالم میں شروع ہونے والی دعوت دین کی جدوجہد عالم گیر دین میں کیسے بدل گئی؟

(۲) دعوتِ دین کی جدوجہد میں ترکِ وطن کا فیصلہ اور اس کا زمانی و مکانی تعین کس طرح ہوگا؟

(۳) جدوجہد نبوی میں ہونے والی ہجرتوں کے کیا دعوتی (Religious)، سماجی و معاشرتی (Social)، آبادیاتی (Demographic)، ثقافتی (Cultural)، سیاسی (Political)، معاشی (Economic)، علاقائی (Regional)، تشکیلی (Formative)، تکمیلی (Establishing) اور عالمی (International) اثرات مرتب ہوئے؟

(۴) ہجرتِ حبشہ اور ہجرتِ مدینہ کے نتیجے میں آنے والی سماجی تبدیلیوں کے دَوری (Cyclic)، ارتقائی (Evolutionary)، تفاعلی (Functional) اور آویزشی (Conflict) تناظرات کیا ہیں؟

(۵) ریاست مدینہ کے قیام کے عمل کا اِعادہ سیرتِ نبوی کی روشنی میں کیوں کر ممکن ہے؟

(۶) خطبہ حجۃ الوداع میں اُمت کو دیے گئے "فلیبلغ الشاھد الغائب" کے فریضہ کے مذہبی، سماجی اور سیاسی مضمرات کیا ہیں؟ اور ان کی عملی تعبیر کیوں کر ممکن ہے؟

(۷) فہم سیرت کے خالص مذہبی طرزِ فکر کو عملی اور حیاتیاتی طرزِ فکر میں بدلنے کی سبیل کیا ہو سکتی ہے؟

ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس کی تصنیف "علوم السیرۃ" سیرت کی اطلاقی تفہیم اور اُصولِ سیرت کے ابتدائی خدوخال متعین کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی اور تاریخ سیرت نگاری کی زرّیں روایت میں قابل قدر اضافہ ثابت ہوگی۔

(۱۱ رمحرم الحرام ۱۴۴۲ھ/۳۱ راگست ۲۰۲۰ء)

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿۱۲﴾ ’’سیرت نگاری۔ایک حساس اعزاز‘‘

ڈاکٹر عمر حیات (پاکستان)

الہامی رشد و ہدایت عالم انسانیت پر اللہ تعالیٰ کا عظیم تر احسان ہے جو عرف عام میں عظیم الشان سلسلہ نبوت و رسالت کے عنوان سے موسوم ہے۔ ہدایت کا یہ الہامی حوالہ انتہائی برگزیدہ اور معتبر ہے جس کے ساتھ انسان کی انسانیت، انسان کا مقصد حیات اور اس کی فوز و فلاح وابستہ ہے۔ سلسلہ نبوت و رسالت جس کا آغاز ابوالبشر نبی اول حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا تھا۔ تاریخ عالم کے مختلف ادوار میں سے گزرتا رہا اور ہر دور کا انسان اس سے فیض یاب ہوتا رہا یہاں تک کہ یہ عظیم تر سلسلہ نبوت مشیتِ ایزدی کے مطابق حضور اکرم محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی شکل میں اپنے نقطہ کمال کو پہنچ گیا۔ اللہ کا دین مکمل ہو گیا، نعمتِ ہدایت، نعمتِ عظمیٰ میں ڈھل کر تمام ہو گئی۔ انبیاء سابقین کو اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا جبکہ حضور اکرم محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت انسان کامل اور ختم الرسل کی حیثیت سے عالم گیر قرار پائی جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والی نسل آدم کے لیے جاری فرما دیا۔ یہ حقیقت تاریخی طور پر ثابت شدہ ہے کہ حضور ختم الرسل ﷺ کی ذاتِ اقدس پر نازل ہونے والا صحیفہ ہدایت قرآن حکیم فیصلہ کن، محفوظ ترین اور ہر لحاظ سے زندہ جاوید معجزہ ہے اور آپ ﷺ کی سیرت جامع اور انسان کامل کی سیرت ہے اور آپ ﷺ کی حدیث و سیرت کو محفوظ کرنے کا اُمت مسلمہ میں خاص اہتمام رہا ہے جس کی کوئی مثال نہیں۔ قرآن حکیم میں اہل ایمان کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ ان کی شدید ترین یعنی سب سے زیادہ محبت اللہ سے ہوتی ہے اور مشیتِ ایزدی یہ ہے کہ اس محبت کا عملی مظاہرہ محبت رسول ﷺ کی صورت میں ہو۔ یہی وہ محبت ہے کہ جو اطاعت و اتباعِ رسول کی راہ ہموار کرتی ہے۔ تقاضا ہے کہ محبت رسول ہمہ پہلو ہو اور اہلِ ایمان حسب استطاعت اور بھرپور خلوص کے ساتھ اس سلسلے میں اپنی وابستگی کا ثبوت فراہم کریں۔

محبت رسول ﷺ کے مختلف اظہارات میں سے ایک بہت مبارک اور منفرد پہلو سیرت نگاری ہے جو علم و تحقیق سے وابستہ اہل ایمان و اسلام کے لیے بالخصوص اور پورے عالم اسلام کے لیے بالعموم باعثِ فخر حوالہ ہے۔ سیرت نگاران کرام نے جس محبت و وارفتگی کے ساتھ دنیا کی کم و بیش تمام زبانوں میں فن سیرت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نگاری میں اپنے علم وقلم کے جوہر دکھائے۔ تاریخ عالم میں اس کی کوئی مثال نہیں اور اُمت مسلمہ کے اس فخر کا کوئی جواب نہیں! یہ فخر جہاں عظیم تر ہے وہاں حساس تر بھی ہے گویا تلوار کی دھار پر چلنا یا پھر شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا! بہت خوش نصیب اور خاص ہیں وہ افراد اُمت جن کے حصے میں یہ عظیم سعادت آئی۔ بقول منور بدایونی:

ع یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

ایسے سعادت مند اور خوش نصیب ہستیوں کی فہرست بحمد اللہ، بہت طویل اور عظیم الشان ہے جو صدیوں پر محیط ہے۔ انہی میں سے عصرِ حاضر کی ایک ممتاز شخصیت جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس کی ہے جو علم وتحقیق کی دنیا میں محتاج تعارف نہیں۔ موصوف متعدد تحقیقات کے مصنف ہیں اور اللہ نے انہیں حضور ختم الرسل ﷺ کی سیرتِ اقدس کے گراں قدر ذخیرۂ ادب میں ایک منفرد انداز سیرت نگاری کی صورت میں منفرد اضافہ کرنے کی توفیق سے بھی نوازا ہے۔ سیرتِ اقدس کے حوالے سے جناب ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس کی زیرِ نظر تصنیف اپنے اندر سیرت نگاری کا ایک اُچھوتا انداز لیے ہوئے ہے۔ انہوں نے سیرتِ طیبہ کے گمنام گوشوں کو منظر عام پر لانے کی سعی بلیغ کی ہے۔ سیرت نگاری کی یہی وہ جہت ہے جو انہیں دیگر سیرت نگاروں سے ممتاز کرتی ہے۔ اللہ ان کے جذبۂ سیرت نگاری کو سلامت رکھے اور شرف قبولیت سے نوازے!

ے ایک بے نام کو اعزازِ نسب مل جائے
کاش مداحِ پیمبر کا لقب مل جائے

☆☆☆☆☆

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿۱۳﴾ "مظہرِ لطافت دل"

ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی (منہاج یونیورسٹی لاہور)

رحمت دو عالم ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ ہمارے لیے عقل، شعور، ادراک، محبت، رواداری، احترامِ آدمیت، نسوانی رشتوں کی پہچان اور ان کے احترام کے علاوہ کثیر سیاسی، سماجی، معاشی، معاشرتی اور عمرانی علوم کے دروازے کھولتا ہے، ہمیں اپنے قلوب واذہان کی محدودیت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے مگر رحمت دو عالم ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں ہمیں عجب وسعت اور آفاقیت نظر آتی ہے، سیرتِ طیبہ کے مطالعہ سے ہمیں انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر پہلو پر رہنمائی ملتی ہے۔

عصرِ رواں کے ایک عالم دین علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے: "آپ دنیا کے کسی عظیم انسان کے حالات زندگی پڑھ لیں آپ اُن حالات کو بار بار نہیں پڑھ سکیں گے۔ مگر آپ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا جتنی مرتبہ چاہیں مطالعہ کر لیں آپ کو کبھی اکتاہٹ نہیں ہوگی بلکہ آپ کو ہر مرتبہ ایمان کی حلاوت، شعور وآگہی کی کرنیں اور انسان دوستی کے اجالے حاصل ہوں گے۔" اور عملی طور پر ایسا ہی ہے کیونکہ سیرتِ طیبہ نے اپنی ہمہ گیریت کے باعث مغربی دنیا کے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کے دلوں میں بھی گھر کر لیا ہے، شرار بولہبی رکھنے والے بعض غیر معتدل مزاج عناصر ناشائستہ حربوں اور جھوٹے پروپیگنڈا کے ذریعے چراغِ مصطفوی کو بجھانے کے درپے رہتے ہیں، مگر سیرت سرورِ دو عالم ﷺ کے اجالے ہیں کہ چار دانگ عالم میں پھیلتے ہی چلے جا رہے ہیں۔

؎ نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

سیرت طیبہ کا نور صبحِ قیامت تک ہر زمانے اور ہر خطے کے لوگوں کو پوری آب وتاب سے ہمہ جہت رہنمائی فراہم کرتا رہے گا۔ رحمتِ دو عالم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کی ترتیب وتدوین علوم القرآن اور علوم الحدیث کے منہج پر ایک باقاعدہ فن کی صورت میں نہیں ہو سکی، مگر انسانی تاریخ میں کسی نبی یا رسول کے احوال اور سیرت کو اس طریقے سے محفوظ نہیں کیا گیا جیسے رحمت دو عالم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کو محفوظ کیا گیا ہے۔ پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تشریعی امور سے متعلقہ اپنی تمام تر ثقاہت کے ساتھ سیرتِ طیبہ کے اہم واقعاتِ سیرت کے مختلف مصادر میں بہر حال موجود ہے، ان مصادر میں سرِ فہرست قرآنِ کریم اور حدیث نبوی ہے، اسی لیے سیرتِ طیبہ پر دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں مختلف زاویوں سے تحقیقی مطالعہ کیا جا رہا ہے، آئے دن تحقیق کی دنیا میں شعور و آگہی کے نت نئے دریچے کھل رہے ہیں۔ ہمیں دین اسلام کی ہمہ جہت وسعت اور آفاقیت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب تقابلِ ادیان میں ایم فل اور پی ایچ ڈی اسلامیات کرنے والے سکالرز اپنے مقالہ جات سے متعلقہ معلومات حاصل کرنے دوسرے مذاہب کے مذہبی مراکز پر جاتے ہیں تو انہیں ان مراکز کے منتظمین یہ کہتے ہوئے معذرت کرتے ہیں: ”ہماری مذہبی کتب میں انسانی زندگی کے سیاسی، معاشی، معاشرتی، اخلاقی پہلوؤں پر رہنمائی فراہم کرنے والا قابل ذکر مواد میسر نہیں ہے۔“

دیگر مذاہب کی کتب کی طرح ان مذاہب کی بنیاد رکھنے والوں کے حالاتِ زندگی بھی اس رہنمائی میں اُس ہمہ جہت رہنمائی مختصر ترین حصہ بھی نہیں ملتا جو ہم اہل اسلام کو قرآنِ کریم، حدیث نبوی اور رحمت دو عالم ﷺ کی سیرت طیبہ میں بہت تنوع، آفاقیت اور زندگی کے ہر شعبہ کے اعتبار سے فراہم ہوتی ہے۔ الحمد للہ آج اپنے نکتہ عروج پر سائنس نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو خراجِ عقیدت پیش کرنے پر مجبور ہے، آج اس بات کی ضرورت ہے کہ سیرتِ طیبہ سے دلچسپی رکھنے والے ڈاکٹرز اپنے تلامذہ کو سیرتِ طیبہ کے مختلف زاویوں پر تحقیق کی ترغیب دیں، ان میں سے معیاری مقالہ جات کو چھپوانے کا انتظام بھی کیا جائے۔

اسی حوالے سے ایک اور گزارش یہ ہے کہ پاکستان بھر کی یونیورسٹیز میں سیرتِ طیبہ پر لکھے گئے ایم اے، ایم فل، اور پی ایچ ڈی عربی اور اسلامیات کے مقالہ جات کی ایک جامع فہرست مرتب کی جائے تاکہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے سکالرز کو تکرار کا سامنا نہ کرنا پڑے اور مقالہ نگاران پہلے سے لکھے گئے مقالہ جات کے عناوین سے ہٹ کر نئے موضوعات کا انتخاب کرسکیں۔

اُدھر تو یہ صورت حال ہے مگر اہل اسلام کی صورت حال یہ ہے کہ ہم الحمد للہ ثم الحمد للہ دنیا کے کسی بھی تحقیقی مرکز پر کھڑے ہو کر پورے اعتماد اور فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی صورت میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جو کتاب ہدایت عطا فرمائی ہے اُس کے اجمالی احکام کو تفصیل سے بیان کرنے والے نبی کریم ﷺ کی احادیث اور سیرتِ طیبہ میں زندگی کے ہر پہلو پر واضح نظری اور عملی رہنمائی موجود ہے، آپ کی سیرت سے ایک حکمران، فوجی سپہ سالار، قاضی، معلم، تاجر، اور زندگی کے ہر شعبے کا ہر فرد رہنمائی حاصل کر سکتا ہے، رحمت دوعالم ﷺ جہالت میں ڈوبی ہوئی انسانیت کے لئے جو دین لائے تھے وہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، یہ امر ہمارے لئے باعثِ صد افتخار ہے اور ہمیں اس بات کا شعوری ادراک بھی ہونا چاہیے۔

تحقیقی بنیادوں پر مطالعہِ سیرت کے لئے ایک خاص طرح کی قلبی لطافت، ذہنی سطح اور علمی استعداد کی ضرورت ہوتی ہے، ورنہ سیرت نگاری یا مطالعہِ سیرت کا حق ادا نہیں ہوسکتا، اگر نبی کریم ﷺ کی محبت میں ڈوب کر غیر ثقہ روایات کو یکجا کر دیا جائے تو ایسا کام تحقیقی کہلانے کا حقدار نہیں ہوگا، اسی طرح اگر نبی کریم ﷺ کی محبت پر ترکیز کے بغیر آپ کی اتباع کے جذبے سے سرشار ہو کر سیرت نگاری کی کوشش کی جائے تو ایسی تحریر بھی غیر متوازن ہوگی۔ اور اگر نبوی محبت اور اتباع کے جذبوں کو نظر انداز کر کے ایک ''عبقری شخصیت'' کی حیثیت سے سیرت نگاری کے لئے قلم اٹھایا جائے یا اسی تناظر میں مطالعہء سیرت کی کوشش کی جائے تو ایسی تحریر اور ایسا مطالعہ بھی بے ثمر ہوگا۔ مخمور دہلوی نے محبت کے حوالے سے جو تخیل پیش کیا تھا وہ مطالعہ سیرت پر پوری طرح منطبق ہوتا ہے، انہوں نے کہا تھا:

محبت کے لیے کچھ خاص دل مخصوص ہوتے ہیں
یہ وہ نغمہ ہے جو ہر ساز پہ گایا نہیں جاتا

اللہ کریم نے ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس کو پاکیزہ نگاہ، سراپا لطافتِ دل، ذوق وشوق اور ویژن عطا فرمایا ہے جو مطالعہ سیرت کے لئے مطلوب امور میں سے ہیں، انہوں نے سیرت طیبہ اور تصوف کے حوالے سے بیس مضامین لکھے یہ تحقیقی مضامین ڈاکٹر صاحب کا حاصل مطالعہ ہیں، جبکہ آپ کی نگرانی میں ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی اسلامیات کے اکتیس تحقیقی مقالہ جات لکھے گئے۔ اس کے علاوہ آپ نے سیرت طیبہ پر دو کتابیں بھی لکھیں جن میں سے ایک پر آپ کو صدارتی ایوارڈ بھی ملا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کے ذوق وشوق میں بہت برکتیں عطا فرمائے، وہ خود بھی سیرتِ طیبہ کی مختلف جہتوں پر کام کریں اور اپنے شاگردوں کو بھی سیرتِ طیبہ کے حوالے سے نئی جہتوں سے آشنا کر کے سیرتِ طیبہ کے نور سے اپنا اور دیگر لوگوں کا دامن بھرنے کے ذوق سے سرشار فرمائے۔

(۲؍ستمبر۲۰۲۰ء)

☆☆☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مصادر و مراجع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصادر ومراجع

☆ آزاد، مولانا ابوالکلام، رسولِ رحمت، مرتبہ: مولانا غلام رسول مہر، شیخ غلام علی اینڈ سنز، کراچی، ۱۹۸۱ء

☆ ابوشامۃ، عبدالرحمٰن بن اسماعیل، شرح الحدیث المقتفی فی مبعث النبی المصطفٰی، مکتبۃ العمرین العلمیۃ، الامارات، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

☆ ابن ہشام، عبدالملک بن ہشام، السیرۃ النبویۃ، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفٰی البابی الحلبی واولادہ، مصر، ۱۳۷۵ھ

☆ ابن عساکر، ابوالقاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ، تاریخ دمشق، محقق: عمرو بن غرامۃ، دارالفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۱۵ھ

☆ ابن الجوزی، عبدالرحمٰن بن علی، صفۃ الصفوۃ، محقق: احمد بن علی، دارالحدیث، القاہرۃ، ۱۴۲۱ھ

☆ ابن الولید، العباس بن بکار، أخبار الوافدین من الرجال من اھل البصرۃ والکوفۃ علی معاویۃ بن أبي سفیان، محقق: سکینۃ الشھابی، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۴۰۳ھ

☆ ابن الاثیر الجزری، ابوالحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد الشیبانی، أسد الغابۃ في معرفۃ الصحابۃ، محقق: علی محمد معوض۔ عادل احمد عبدالموجود، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۵ھ

☆ ابن سعد، ابوعبداللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی، الطبقات الکبری، تحقیق: محمد عبدالقادر، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۰ھ

☆ امجدی، مفتی محمد شریف الحق، فتاویٰ شارح بخاری، مکتبہ برکات المدینہ، کراچی، ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء

☆ ارشد، علامہ عبدالرسول ارشد، شانِ حبیب کبریا ﷺ (صحاحِ ستہ کی روشنی میں)، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء

☆ ابن حزم، علی بن احمد بن سعید، جوامع السیرۃ النبویۃ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء

☆ ابرار عبدالسلام، ڈاکٹر، نعتیہ ادب مسائل ومباحث، نعت ریسرچ سینٹر، کراچی، ۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء

☆ ابن حجر عسقلانی، ابوالفضل احمد بن علی، تہذیب التہذیب، دائرۃ المعارف النظامیۃ، الھند، ۱۳۲۶ھ

☆ ابن تیمیہ، شیخ ابوالعباس تقی الدین، مجموعۃ الفتاوی، مطبوعہ دارالجلیل، بیروت، ۱۴۱۸ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ ابن حجر عسقلانی، ابوالفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۳۷۹ھ

☆ ابن حجر عسقلانی، ابوالفضل احمد بن علی، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، تحقیق: عادل احمد عبدالموجود، علی محمد، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۵ھ

☆ ابن اسحاق، محمد بن اسحاق بن یسار، کتاب السیر والمغازی، دار الفکر، بیروت، ۱۳۹۸ھ

☆ ابن ابی خیثمۃ، ابوبکر احمد، التاریخ الکبیر المعروف بتاریخ ابن أبی خیثمۃ، تحقیق: صلاح بن فتحی ہلل، الفاروق الحدیثۃ للطباعۃ والنشر، القاہرۃ، ۱۴۲۴ھ

☆ ابن جحش، عداب محمود، ثعلبۃ بن حاطب الصحابی المفتری علیہ، تحقیق: محمد جیب، مجمع البحوث الاسلامیۃ، بنارس، ۲۰۰۱ء

☆ البانی، محمد ناصر الدین، مقالات الالبانی، جمع وترتیب: نور الدین طالب، دار اطلس، الریاض، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

☆ البانی، محمد ناصر الدین، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ وأثرها السیء فی الأمۃ، دار المعارف، الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۱۲ھ

☆ البانی، محمد ناصر الدین، دفاع عن الحدیث النبوی والسیرۃ، مؤسسۃ ومکتبۃ الخافقین، دمشق، (س ن)

☆ ابن حبان، محمد بن حبان بن احمد، الثقات، دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدرآباد دکن، ۱۳۹۳ھ

☆ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الاستانبولی الحنفی الخلوتی، روح البیان، دار الفکر، بیروت، (س ن)

☆ ابن عبدالبر بن عاصم، ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد، الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب، محقق: علی محمد البجاوی، دار الجلیل، بیروت، ۱۴۱۲ھ

☆ ابن عبدالبر، ابوعمر یوسف بن عبداللہ القرطبی، الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب، محقق: علی محمد البجاوی، دار الجیل، بیروت، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء

☆ افغانی، مولانا سید شمس الحق، علوم القرآن، المکتبۃ الاشرفیہ، لاہور، (س ن)

☆ اکرم ضیاء العمری، ڈاکٹر، السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ، المدینۃ المنورۃ، مجمع الملک فہد، (س ن)

☆ البلاذری، احمد بن یحییٰ، کتاب جمل من أنساب الأشراف، تحقیق: الاستاذ الدکتور سہیل زکار، الدکتور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ریاض زرکلی، دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء

☆ البوطی، ڈاکٹر محمد سعید رمضان، فقه السيرة النبوية، مترجم: ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی، نشریات، لاہور، ۲۰۰۷ء

☆ ابن عقیلہ المکی، الزيادة والاحسان فی علوم القرآن، مرکز البحوث والدراسات، الشارقہ، ۲۰۰۶ء

☆ الازہری، پیر محمد کرم شاہ، سنت خیر الانام، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۱ء

☆ الازہری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء النبی ﷺ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۱۴۱۵ھ

☆ ابن رجب حنبلی، ابوالفرج زین الدین عبدالرحمٰن، ایقاظ الهمم المنتقی من جامع العلوم والحكم،

☆ اصلاحی، ڈاکٹر، ابوسفیان، سیرت پاک۔ مسائل ومباحث، علی گڑھ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، انڈیا، ۲۰۱۵ء

☆ الحمیدان، ڈاکٹر عصام بن عبدالحسن، السيرة النبوية من خلال اهم كتب التفسير،

☆ القاطی، سلطان بن غدیزی بن عتیق، السيرة النبوية من خلال تفسير الثعلبی من السنة الاولى حتى نهاية السنة الرابعة من الهجرة (مقالہ پی ایچ ڈی)

☆ اسماعیل علی محمد، ڈاکٹر، الاستشراق بين الحقيقة والتضليل، دارالکلمۃ، مصر، ۲۰۱۴ء

☆ العاملی السید جعفر مرتضی، الصحيح من سيرة النبی الاعظم، دارالحدیث للطباعۃ والنشر، قم، ۲۰۰۷ء

☆ اصبهانی، ابونعیم احمد بن عبداللہ، معرفة الصحابة، تحقیق: عادل بن یوسف العزازی، دارالوطن للنشر، الریاض، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

☆ اصبهانی، ابونعیم احمد بن عبداللہ، دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني، تحقیق: محمد رواس، عبدالبر عباس، دارالنفائس، بیروت، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء

☆ اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

☆ بریلوی، امام احمد رضا خاں، فتاویٰ رضویہ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ۲۰۰۵ء

☆ بریلوی، امام احمد رضا خاں. احکام شریعت، نظامیہ کتاب گھر، لاہور، ۲۰۰۹ء

☆ بخاری، سید عبدالرحمان، امہ سیرت انسائیکلوپیڈیا، امہ فاؤنڈیشن، لاہور، ۲۰۰۷ء

☆ بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، التاريخ الكبير، دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدرآباد، (س۔ن)

☆ بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، بیت الافکار الدولیۃ للنشر والتوزیع، ریاض، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

☆ باشنفر، سعید بن عبد القادر، دلائل النبوۃ، دار ابن حزم، بیروت۔ لبنان، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء

☆ توکلی، علامہ نور بخش، سیرت رسول عربی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۵ء

☆ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، بیت الافکار الدولیۃ للنشر والتوزیع، ریاض، (س۔ن)

☆ ثانی، ڈاکٹر صلاح الدین، اصول سیرت نگاری، مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان، کراچی، ۲۰۰۳ء

☆ جرجانی علی بن محمد بن علی، کتاب التعریفات، دار الکتاب العربی، ۲۰۰۲ء

☆ جعفر سبحانی، تفسیر موضوعی، مصباح القرآن ٹرسٹ، لاہور، ۲۰۱۳ء

☆ جعفر سبحانی، منشور جاوید، دار القرآن الکریم، اصفہان، (س۔ن)

☆ الجمیلی، السید، نساء النبی ﷺ، دار و مکتبۃ الھلال، بیروت، ۱۴۱۶ھ

☆ الحلبی علی بن ابراہیم بن احمد، انسان العیون فی سیرۃ الأمین المأمون، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۷ھ

☆ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت، تاریخ بغداد و ذیولہ، تحقیق: مصطفیٰ عبد القادر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۷ھ

☆ خیوری، مولانا خیر الدین، عقائد خیوریہ، ترتیب: محمد رضاء الحسن قادری، دار الاسلام، لاہور، ۲۰۱۸ء

☆ دہلوی، شیخ عبد الحق، مدارج النبوۃ، فخر المطابع باہتمام نیاز احمد، ۱۲۷۰ھ

☆ داناپوری، عبد الرؤف قادری، اصح السیر فی ھدی خیر البشر ﷺ، ادارہ اسلامیات، کراچی، ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء

☆ الذھبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان، سیر أعلام النبلاء، دار الحدیث، القاھرۃ، ۱۴۲۷ھ

☆ رضوی، ڈاکٹر خورشید، عرب ادب قبل از اسلام، ادارہ اسلامیات، لاہور، ۲۰۱۰ء

☆ رضوی، محمد عیسیٰ قادری، سیرت مصطفیٰ جان رحمت، شبیر برادرز، لاہور، ۲۰۰۷ء

☆ الزرقانی، محمد بن عبد الباقی، شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، دار الکتب العربیہ، بیروت، ۱۴۱۷ھ

☆ سہیل حسن، ڈاکٹر، معجم اصطلاحات حدیث، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ۲۰۰۳ء

☆ سعید الرحمٰن، ڈاکٹر، تحقیقات اسلامیات، العلم پبلی کیشنز، پشاور، ۲۰۱۷ء

☆ سلفی، ڈاکٹر محمد لقمان، الصادق الامین، الفرقان ٹرسٹ، خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ، (س۔ن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ سفیری، محمد بن عمر، المجالس الوعظیة فی شرح احادیث خیر البریة ﷺ من صحیح لامام البخاری، دارالکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۲۵ھ

☆ سہیلی، ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ، الروض الانف فی شرح السیرة النبویة لابن هشام، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

☆ سہیلی، عبدالرحمٰن بن عبداللہ، ابوالقاسم، الروض الانف ومعه السیرة النبویة لابن هشام، تحقیق: عبداللہ المنشاوی، دارالحدیث: القاہرۃ، ۲۰۰۸ء

☆ سخاوی، شمس الدین، فتح المغیث شرح الفیة الحدیث، مطبعة العاصمة بالقاهرة، (س۔ن)

☆ سیالوی، علامہ محمد اشرف، تحقیقات، جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام، سرگودھا، ۲۰۱۰ء

☆ سیوطی، علامہ جلال الدین بن ابی بکر، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، تحقیق: الدکتور بدیع السید اللحام، دارالکلم الطیب، دمشق، بیروت، ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء

☆ السیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، الخصائص الکبریٰ، دارالکتب العلمیة، بیروت، (س۔ن)

☆ السخاوی، شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد، المقاصد الحسنة في بیان کثیر من الأحادیث المشتهرة علی الألسنة، محقق: محمد عثمان الخشت، دارالکتاب العربی، بیروت، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

☆ السندی، محمد ہاشم بن عبدالغفور، بذل القوة فی حوادث سنی النبوة، دارالفتح للدراسات والنشر، ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء

☆ سلطانی، محمد کریم، عالم ارواح میں نبوت خیر الوریٰ، مکتبہ صبح نور، فیصل آباد، ۲۰۱۶ء

☆ سعیدی، علامہ غلام رسول، نعمة الباری فی شرح البخاری، فرید بک سٹال، لاہور، ۱۴۲۸ھ

☆ سعیدی، علامہ غلام رسول، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، لاہور، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء

☆ سعیدی، علامہ غلام رسول، تبیان القرآن، فرید بک سٹال، لاہور، (س۔ن)

☆ السجستانی، ابوداؤد سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، بیت الافکار الدولیة للنشر والتوزیع، ریاض، (س۔ن)

☆ المغناوی، الدکتور سعید، السیرة النبویة في الکتابات الألمانیة، المنظمة الاسلامیة للتربیة والعلوم والثقافة، ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء

☆ الشعرانی، عبدالوہاب بن احمد بن علی، کشف الغمة عن جمیع الامة، دارالکتب العلمیة، بیروت، لبنان، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ شرف قادری، محمد عبدالحکیم، مقالات سیرت طیبہ، امیر ملت پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۰ء

☆ شیر نوروز خان، حضرت محمد ﷺ منتخب کتابیات اُردو کتب و مقالات، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ۲۰۱۶ء

☆ شمس، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس (مرتب)، مقالات سیرت، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، ۲۰۱۵ء

☆ شمس، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس، حضرت مجدد الف ثانی کی علمی و دینی خدمات، پروگریسو بکس، لاہور، ۲۰۱۶ء

☆ شمس، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس، مقام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار کا مطالعہ)، تصوف فاؤنڈیشن، لاہور، ۱۴۳۳ھ

☆ شامی، صالح احمد، من معین الخصائص النبوۃ، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۴۲۱ھ

☆ شبلی نعمانی، علامہ، الفاروق، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، (س۔ن)

☆ صالح بن عبداللہ بن حمید/ عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ملوح، نضرۃ النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم ﷺ، دار الوسیلۃ للنشر والتوزیع، جدۃ، ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۶ء

☆ صدیقی، ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر، شاہ ولی اللہ کا رسالہ سیرت، شاہ ولی اللہ اکیڈمی، یوپی، ۲۰۰۶ء

☆ صدیقی، ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر، وحی حدیث، اسلامک بک فاؤنڈیشن، دہلی، ۲۰۰۴ء

☆ صدیقی، ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر، سیرت ابن اسحاق میں مکی احادیث، کتب خانہ سیرت، اُردو بازار، کراچی، ۲۰۲۰ء

☆ صدیقی، ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر، خطباتِ سیرت (مصادرِ سیرت کا تجزیاتی مطالعہ)، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۷ء

☆ صدیقی، ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر، عہد نبوی ﷺ کا تمدن، اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی، ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء

☆ صدیقی، ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر، مصادرِ سیرت نبوی ﷺ، کتاب سرائے، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱۶ء

☆ صدیقی، ڈاکٹر مظفر عالم جاوید، اُردو میں میلاد النبی ﷺ، فکشن ہاؤس، لاہور، ۱۹۹۸ء

☆ الضویحی، صالح بن احمد بن جابر، اتجاهات الكتابة في السيرة النبوية خلال القرن السابع الهجري عرض و نقد، جامعہ ام القریٰ (غیر مطبوعہ مقالہ)

☆ صالح بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن محمد، موسوعة فی نضرۃ النعیم، فی مکارم اخلاق الرسول الکریم، دار الوسیلۃ، سعودی عرب، ۱۹۹۸ء

☆ طبری، محب الدین ابوالعباس احمد بن عبداللہ، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، تحقیق: اکرم البوشی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ الطبری، محمد بن جریر، تاریخ الرسل والملوك، بیروت: دارالتراث، ۱۳۸۷ھ
☆ الطہطاوی۔ رفاعۃ رافع بن بدوی بن علی، نهاية الايجاز في سيرة ساكن الحجاز، دارالذخائر، القاهرة، ۱۴۱۹ھ
☆ عطیہ حسین، الدکتور عطیہ مختار، مصادر السيرة النبوية بين المحدثين والمؤرخين، ۱۴۲۷ھ
☆ عیاض بن موسیٰ بن عیاض، الشفا بتعريف حقوق المصطفى، دارالفیحاء، عمان، ۱۴۰۷ھ
☆ عبدالمجید عبدالباری، الشیخ، الروايات التفسيرية في فتح الباري جمعاً ودراسة، وقف الاسلام الخیری، ریاض، ۱۴۲۶ھ
☆ عطار، فریدالدین، تذکرۃ الاولیاء، حاجی میاں عبدالخالق تاجران کتب بازار قصہ خوانی، پشاور، (س۔ن)
☆ عینی، بدرالدین محمود بن احمد، عمدة القاری، داراحیاء التراث العربی، بیروت، (س۔ن)
☆ عزیز الرحمٰن، سید، پاکستان میں اُردو سیرت نگاری، ایک تعارفی مطالعہ، زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء
☆ علاءالدین مغلطائی بن قلیج، الاشارة الى سيرة سيدنا محمد المصطفىٰ ﷺ، مترجم: ڈاکٹر عمران نظامی، پروگریسو بکس، لاہور، ۲۰۱۸ء
☆ الغزالی، محمد، فقه السيرة، دارالکتب الحدیثۃ، ۱۹۶۵ء
☆ الغراب، محمود محمود، الحديث في شرح الحديث من كلام الشيخ الاكبر محى الدين ابن العربی، دارالایمان، دمشق، ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء
☆ فلاحی، ڈاکٹر ضیاءالدین/ فہد، ڈاکٹر عبیداللہ، سیرت نگاری نذر پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی، کتب خانہ سیرت، کراچی، ۱۴۴۱ھ/۲۰۲۰ء
☆ فلاحی، ڈاکٹر ضیاءالدین/ فہد، ڈاکٹر عبیداللہ، ہندوستان میں اُردو سیرت نگاری، دارالنوادر، لاہور، ۲۰۱۹ء
☆ فضل الرحمٰن، سید، فرہنگ سیرت، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء
☆ فاروقی، خواجہ غلام دستگیر، کتابیات ختم نبوت، پروگریسو بکس، لاہور، ۲۰۱۹ء
☆ فاروق حمادہ، ڈاکٹر، اعلام السيرة النبوية فى القرن الثانی للهجرة مضنفاتهم ومناهجم،
☆ قریشی، ظفر علی، امہات المؤمنین اور مستشرقین، ضیاءالقرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۰ء
☆ قریشی، ڈاکٹر محمد اسحاق، نفحات سیرت، الطیب گروپ، فیصل آباد، ۲۰۱۳ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ القزوینی، ابو عبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، بیت الافکار الدولیۃ للنشر والتوزیع، ریاض، (س۔ن)

☆ قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، بیت الافکار الدولیۃ للنشر والتوزیع، ریاض، (س۔ن)

☆ القنوجی، صدیق بن حسن، ابجد العلوم، المکتبۃ القدوسیۃ، لاہور، ۱۹۸۳ء

☆ قرطبی، ابو الولید سلیمان بن خلف بن سعد، التعدیل والتجریح، لمن خرج له البخاري في الجامع الصحیح، محقق: ابو لبابۃ حسین، دار اللواء للنشر والتوزیع، ریاض، ۱۴۰۶ھ

☆ کاظمی، علامہ سید احمد سعید، مقالات کاظمی، مکتبہ فریدیہ، ساہیوال، ۱۳۹۷ھ

☆ کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، سیرۃ المصطفیٰ، ادارۃ المعارف، کراچی، ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء

☆ الکسنزان، الشیخ محمد بن عبدالکریم، موسوعۃ الکسنزان فیما اصطلح علیہ اهل التصوف والعرفان، دار آیۃ، بیروت، ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء

☆ گیلانی، مولانا سید مناظر احسن، فیوضات گیلانی، تدوین و ترتیب: حافظ محمد بلال اعجاز، مکتبہ احمد، لاہور، ۲۰۰۸ء

☆ گیلانی، پیر مہر علی شاہ، فتاویٰ مہریہ، کتب خانہ درگاہ غوثیہ مہریہ، گولڑہ شریف، ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء

☆ گھانچی، حافظ محمد عارف، سیرت ایوارڈ یافتہ اُردو کتب سیرت (۱۹۸۰ء تا ۲۰۱۰ء)، کتب خانہ سیرت، کراچی، ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء

☆ گھانچی، حافظ محمد عارف، جہانِ سیرت، کتب خانہ سیرت، کراچی، ۲۰۰۸ء

☆ لکھنوی، عبدالحیٔ بن محمد عبدالحلیم، الآثار المرفوعۃ في الاخبار الموضوعۃ، محقق: محمد السعید بسیونی زغلول، مکتبۃ الشرق الجدید، بغداد، (س۔ن)

☆ محمد بن حبیب، ابو جعفر، کتاب المحبر، دار الآفاق الجدیدہ، بیروت، (س۔ن)

☆ مجددی، شاہ رؤف احمد، تفسیر رؤفی، الحقائق فاؤنڈیشن، لاہور، ۲۰۱۲ء

☆ مختار حق محمد عالم، (مرتب)، نادر رسائل میلاد النبی ﷺ، مکتبہ حنفیہ، لاہور، ۲۰۱۴ء

☆ مصطفیٰ رضا خاں، (مرتب)، ملفوظات اعلیٰ حضرت، مکتبۃ المدینہ، کراچی، (س۔ن)

☆ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، مطالعہ سیرت کے بنیادی اصول، منہاج القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۹ء

☆ المزی، یوسف بن عبدالرحمٰن بن یوسف، تہذیب الکمال في أسماء الرجال، محقق: بشار عواد، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۴۰۰ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ المقری، احمد بن محمد، نفح الطیب فی غصن الاندلس الرطیب، محقق: احسان عباس، دار صادر، بیروت، (س۔ن)

☆ مبشر حسین / عبدالکریم عثمان (مرتبین)، دور جدید میں سیرت نگاری کے رجحانات، قومی مرکز مطالعۂ سیرت و لائبریری، اسلام آباد، ۲۰۱۵ء

☆ مطہری، استاد شہید مرتضیٰ، سیرت نبوی ایک مطالعہ، دار الثقلین، کراچی، ۲۰۱۳ء

☆ المدعو، زین الدین محمد، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ، مصر، ۱۳۵۶ھ

☆ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، سیرتِ سرورِ عالم ﷺ، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۴۳۴ھ / ۲۰۱۳ء

☆ محمد عزۃ دروزۃ، التفسیر الحدیث ترتیب السور حسب النزول، دار احیاء الکتب العربیۃ، قاہرہ، ۱۳۸۳ھ

☆ مبارکپوری، قاضی اطہر، تدوین سیر و مغازی، دار النوادر، لاہور، ۲۰۰۵ء

☆ ملا علی قاری، الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ، دار الامانۃ، بیروت، (س۔ن)

☆ منصوری، قاضی محمد سلیمان سلمان، تخریج و تصحیح پروفیسر حافظ محمد اصغر، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، ۲۰۱۵ء

☆ مہاجر مکی، حاجی امداد اللہ، شائم امدادیہ، قومی پریس لکھنؤ، ۱۳۱۴ھ

☆ محمد اسحاق، ڈاکٹر، علم حدیث میں برعظیم پاک و ہند کا حصہ، مترجم: شاہد حسین رزاقی، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۱۹۷۷ء

☆ مراد آبادی، نعیم الدین، خزائن العرفان، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، (س۔ن)

☆ ملا علی قاری، شرح شرح نخبۃ الفکر، مطبعۃ اخوت، استانبول، ۱۳۲۷ھ

☆ محمد اکرام الحسن، مفتی، محفل میلاد اور علماء عرب، انجمن ضیاء طیبہ، کراچی، ۲۰۱۰ء

☆ محمد طفیل (مدیر)، نقوش رسول ﷺ نمبر، ادارہ فروغِ اُردو، لاہور، ۱۹۸۲ء

☆ نیشاپوری، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب، سنن النسائی، بیت الافکار الدولیۃ للنشر والتوزیع، ریاض، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء

☆ نیشاپوری، امام الحاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ، معرفۃ علوم الحدیث، تحقیق: السید معظم حسین، دار احیاء العلوم، بیروت، ۱۹۹۷ء

☆ النمری، الحافظ یوسف بن عبدالبر، الدرر فی اختصار المغازی والسیر، محقق: الدکتور شوقی ضیف،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دار المعارف، القاھرۃ، ۱۴۰۳ھ

☆ نوری، بدیع الزماں سعید، معجزات رسول ﷺ، مترجم: عبدالخالق ہمدرد، ہارمونی پبلی کیشنز، اسلام آباد، ۲۱۰۲ء

☆ ندوی، سید سلیمان، رحمت عالم، فاروقی کتب خانہ، لاہور، (س۔ن)

☆ نشتر فاروقی محمد عبدالرحیم/اویسی، محمد یونس رضا، فتاویٰ بریلی شریف، شبیر برادرز، اُردو بازار، لاہور، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

☆ نعیمی، سید زعیم الدین، الترویج والتزویر فی الآثار (اسلامی تبرکات میں ملاوٹ)، ادارہ سوادِ اعظم، لاہور، ۲۰۱۹ء

☆ نذر زیدی، سید، مکتوباتِ اقبال، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۵۷ء

☆ نقی علی خان، أصول الرشاد لقمع مباني الفساد، دار اھل السنۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، کراچی، ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۱ء

☆ ہجویری، علی بن عثمان، کشف المحجوب، تحقیق: دکتر محمود عابدی، سروش، تہران، ۱۳۸۷ھ

رسائل و جرائد:

☆ ششماہی السیرۃ عالمی، کراچی

☆ ماہنامہ تعمیر افکار، کراچی، فن سیرت اور علوم سیرت (اشاعت خاص)

☆☆☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

Ulūm al-Sīrah

by

Dr. Muhammad Humayun Abbas Shams

Published By:

PROGRESSIVE BOOKS
6-YOUSIF MARKET GHAZANI STREET, URDU BAZAR LAHORE
PH: 042-37352795, FAX: 042-37124354

Website www.millatpublication.com
facebook millatpublication
Instagram millatpublication
twitter millat786millat
Whatsapp 0322-9455312 / 0321-4146464 / 0323-8836776
Email millatpublication786@gmail.com
in millatpublication

Social Media
QR Code website
QR Code facebook